بسم اللہ الرحمن الرحیم

واقدی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ قسم ہے اُس اللہ کی جسکے سوا کوئی معبود نہین ہے اور وہ جاننے والا پوشیدہ اور ظاہر کا ہے کہ نہین
اعتماد کیا ہے مین نے فتوح ملک شام کی خبر مین مگر صدق و راستی کو اور نہین بیان کیا مین نے اُس خبر کو مگر طریقہ راستی سے تاکہ ثابت کرون
مین سعی بزرگیان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور خاک مین ملاؤن ہمی اُسکے سبب سے تاکین اہل بغض اور منکرین سنت اور
فرض کی اسواسطے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ خواہش اور ارادہ اللہ تعالیٰ اور بزرگ کے تو ہوتے شہر شام وغیرہ
مسلمانون کی ملکیت اور قبضہ مین اور نہ ظاہر اور بلند ہوتا نشان اس دین کا لیس واسطے اللہ کے تھی نیکو کاری اُنکی کہ بتحقیق کوشش اور
جہاد کیا اُنھون نے اور صبر دلایا اور ثابت قدمی کی اُنھون نے واسطے مقابلہ دشمن کے اور خرچ کیا اُنھون نے اپنی کوشش کو
اور نہین کمی کی اُنھون نے یہانتک کہ دور کر دیا اُنھون نے کفر کو اُسکے تخت سے اور آمادہ ہوگیا کفر اپنے چلے جانے پر اور ذلیل اور
خوار کیا اُنھون نے کسرے اور قیصر اور جلند کر لی کو تا اینکہ برتر اور ظاہر ہوگیا اسلام اور ذلیل اور خوار ہوا کفر اور پیچھے کو پھرا
اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے اُنکے حق مین یہ ارشاد فرمایا فمنھم من قضی نحبہ ومنھم من ینتظر واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے
کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مقرر کیا اور بھیجا سرداران شام کو تو بھیجا اُنھون نے ابو عبیدہ بن عامر الجراح رضی اللہ
عنہ کو بجانب حلب اور انطاکیہ اور معرہ اور اُن قلعون کے جو اِن مقامات کے نزدیک تھے اور بھیجا عمرو بن العاص کو
بجانب مصر کے اور بھیجا یزید بن ابی سفیان کو بجانب کرانہائے دریاے شام کے لیس پہونچے اور اُترے یزید بن ابی سفیان
وہان اور قیساریہ مین لوگ بکثرت گروہ در گروہ تھے اور حاکم وہان کا قسطنطین ہرقل بادشاہ کا بیٹا تھا اور اُسکے ساتھ اسی ہزار
فوج تھی رومیون اور عرب اور متنصرہ اور قوم روسیہ سے لیس جب دیکھا قسطنطین نے بجانب مسلمانون کے [illegible] ملاپ کی اسنے ہرقل سے اور بھیجا

ہرقل نے حاکم عمشلاون بن سجال کو ساتھ بیس ہزار دلیران قوم روم کے بھیجا اور بھیجین اسکے واسطے کشتیان غلّے اور کھانے کی پس جب دیکھا یزید بن ابی سفیان
نے یہ حال اور جانا انھون نے کہ نہین قدرت ہے انکو مقابلہ کی پس خط لکھا انھون نے بنام امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم
من یزید بن ابی سفیان عامل علی الجیش الشام الی امیر المومنین عمر بن الخطاب سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اما بعد یا امیر المومنین انی نزلت الی قیساریہ وہی مدینۃ اہلہا بالخلق کثیرۃ [illegible] ولیس الیہا سبیلا وان قسطنطین ابن الملک ہرقل
قد استنجد بابیہ وقد انجدہ بعسکر عمشلاون بن سجال فی عشرین الفا من الدوسیہ والمراکب ترد علیہ فی کل یوم بالعلوفۃ والطعام
والدلیل بحرہ والسلام اور بھیجا خط کو بجانب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ سالم بن حبیب النخعی کے پس جب پہونچے سالم مدینہ طیبہ مین
پہنچ گیا خط حضرت عمر کو اور سلام کیا انپر پس کہا حضرت عمر نے کہ یہ خط کہان سے ہے سالم نے کہا کہ تمھارے عامل یزید بن ابی سفیان کی طرف سے ہے
پس لیا حضرت عمر نے خط کو اور کھولا اور پڑھا اسکو پس جب پہونچے اسکی انتہا کو فکر کی یزید بن ابی سفیان کے کام اور انکی درخواست مین
اور اسی وقت حضرت علی کرم اللہ وجہہ آئے [illegible] پس حضرت عمر اور معانقہ کیا آپس اور سلام کیا ایک نے دوسرے کو پھر بیٹھ گئے وہ
دونون صحابی پس کہا حضرت علی نے کہ یا امیر المومنین کیونکر ہے حال تمھارا پس کہا حضرت عمر نے کہ مین اللہ کی طرف سے ساتھ نیکی و بہتری
کے ہون اور مین اس سے درخواست اعانت کی کرتا ہون اس کام مین جو اسنے مجھکو سپرد کیا ہے قسم ہے خدا کی کہ اگر ضائع اور رایگان جاوےگی
کوئی بکری کنارے دریاے فرات کے تو ماخوذ ہونگے اسکے سبب عمر اور یہ خط یزید بن ابی سفیان کا جو قیساریہ شام مین ہے مجھکو ابھی
مجھے آیا ہے پس کہا حضرت علی نے کہ تم مسلمانون پر کچھ رنج اور غم نہ کرو اور نہ بے صبری کرو تم اسواسطے کہ اللہ تعالی قریب ہے اسکو فتح کریگا
ہاتھ پر [illegible] لشکرین کے پس کمک کرو تم یزید بن ابی سفیان کی جس قدر تم قدرت رکھتے ہو پس خط لکھا حضرت عمر
رضی اللہ عنہ نے ابوعبیدہ بن الجراح کو حکم کمک کرنے اور مدد دینے یزید بن ابی سفیان کے اور روانہ کیا [illegible]
بیان کیا ہے کہ تعداد لشکر کی ساتھ ابوعبیدہ بن الجراح کے بیس ہزار اور ساتھ یزید بن ابی سفیان کے چھ ہزار اور ساتھ [illegible] بن العاص
کے دو ہزار تھی پس جب پہونچا خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس بھیجا انھون نے یزید بن ابی سفیان
کے پاس تین ہزار سوارون کو ہمراہ عمرو بن عدی کے اور باقی رہے ابوعبیدہ بن الجراح کے ساتھ [illegible] لہ اکثر [illegible]
اہل حمص سے تھے اور سالم یہ گذرا کہ ابوعبیدہ بن الجراح نے صلح کی تھی اہل قنسرین اور [illegible] ساتھ بحالت
ان لوگون کے پانچ ہزار اوقیہ سونے اور اسی قدر چاندی سپید اور دو ہزار کپڑون اقسام [illegible] پانسو بار
زیتون اور انگور پس جب تمام ہوئی صلح انکی اور منظور اور حاضر کی انھون نے وہ چیز [illegible] سے تھے و
شہر سے لکھدی ابوعبیدہ بن الجراح نے انکو دستاویز صلح کی اور مقرر کین انپر شرطین انکے [illegible] ہوے ابوعبیدہ
بن الجراح اور خالد بن الولید اور چند سرداران اسلام شہر مین پس کھینچا انھون نے شہر مین خط مسجد کا اور [illegible] حلب نے
قنسرین اور [illegible] انکی عرب کا اپنی جانب کو پس بہت گھیرے اور وہ تھے اہل حلب سپرد و شخص [illegible] بھائی [illegible]
تھے اور وہ رہتے [illegible] شہر مین اور اسوقت تک شہر قلعہ مین داخل نہ تھا بلکہ قلعہ سے جدا تھا اور ایک [illegible] دقیانتھا

نام یوقنا تھا اور باپ ان دونون کا مالک ہوگیا تھا شہر حلب اور اسکے اطراف و جوانب کا تا حد گھاٹی پہاڑون اور حد فرات کے اور بزن
حلب کا وہ مالک تھا کہ کسی نے اس سے جھگڑا نہین کیا اور ہرقل بادشاہ روم نے حلب کو اسکے واسطے بطور جاگیر کے جدا کر دیا تھا بسبب
ڈرنے اسکی برائی اور اوسکے بڑے مکر اور فریب سے اور لوگ روم کے اس سے ڈرتے تھے اور اسکی تعظیم کرتے تھے اور اس سے نہین لڑتے
تھے بوجہ دور رکھنے اپنی سکونت اور جمعیت کے اور اس وجہ سے کہ وہ جنگ مین بڑا تھا لوگون کو اپنے قصد سے اور ارادے سے کہ
وہ جوان کم سن تھا اور یہ خیال ہے کہ وہ مالک ہو جاوے کل سلطنت کا بسبب اپنی قوت اور تدبیرون کے اور کثرت اور شدت اپنے
بھائی بندون کے پس جب ڈر آیا وہ بخوف اسکے مین خاص کر لیا اسنے قلعہ حلب کو واسطے رہائی اور حفاظت اپنے نفس کے اور بنایا اسکو شہر پناہ
سے استوار کیا اسکو اور فراخ دستی کی اسنے شہرون مین پس جب ہلاک ہوا وہ مالک ہوا بعد اسکے بڑا بیٹا اسکا یوقنا اور وہ بڑا شجاع
اور دلیر جمع کرنے والا مال کا اور آگے آنے والا لڑائی مین تھا کہ نہین ڈرتا تھا اسکی آگ سے اور بھائی اسکا یوحنا نرم طبیعت تھا او
چھوڑ دیا تھا اسنے ملک کو اپنے ہاتھ سے اور راہب ہوگیا تھا اور وہ اپنے زمانہ کا بڑا عالم تھا اور جب سنا اسنے کہ ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے قصد انکے طرف کا کیا ہی کہا اسنے اپنے بھائی یوقنا سے کہ کس چیز کی طرف میل کیا ہی تو نے اسنے کہا کہ عرب کی لڑائی
اور نہ چھوڑونگا مین انکو کہ وہ میری زمین اور شہر کے نزدیک آوین اور دکھا دونگا مین عرب کو یہ امر کہ مین ان بطارقہ شام وغیرہ سے
نہین ہون جنکا سامنا اہل عرب نے کیا ہی اور یوحنا پڑھا تھا انجیل اور زبور کو اور نہین تھا اسکا کام مگر یاد کرنا کتاب اور بنانا دیر و
اور مضبوط کرنا صومعون اور لباس اور کپڑے دنیا سے اور قسون اور راہبون کا اور مشتغل ہوا انکے کامون پر پس جب پہونچی ان دونون بھائیون کو
خبر فتح حاضر اور قنسرین کی ہزیمت غلبہ و قہر اور ادا دے صلح کے اور یہ کہ عرب اس مقام مین اترے ہین اور لشکر انکا سرات اور عواصم اور بقاع
سے حدود تک مار دھاڑ کرتا ہی پس آیا یوحنا اپنے بڑے بھائی یوقنا کے پاس اور کہا اس سے کہ مین چاہتا ہون اس امر کو کہ خلوت کرون
تیرے ساتھ ایک رات اور مشورہ کرون تجھسے اور آگاہ کر دون تجھکو اپنی رائے سے اور اطلاع حاصل کرون تیری رائے پر پس منظور کیا یوقنا نے
اسکی درخواست کو پس جب یکجا ہوے وہ دونون اور چھپایا انکو رات نے اکٹھا ہوئے وہ دونون اپنے باپ کے ایک گھر مین جو قلعہ مین تھا پس جب
بیٹھے وہ واسطے مشورہ کے سامنے آیا یوقنا اپنے بھائی کے اور کہا اسنے کہ ای میرے بھائی آیا نہین دیکھا تو نے اس چیز کو جو اتری اور آئی
بادشاہون پر ان عرب بھوکے اور ننگون سے اور اس خبر کو جو آئی اہل شام پر انکے ہاتھون سے مار ڈالنا اور لوٹ لینا اور زبردستی لے لینا سے لو
اور نہین اترتے ہین وہ کسی شہر پر شام کے شہرون سے مگر یہ کہ فتح کر لیتے ہین اسکو اور مالک ہو جاتے ہین اور ہان کے لوگون کے پس انکے ساتھ کس امر کے
کرنے کا تو مجھکو مشورہ دیتا ہی کہ گویا مین انکے سامنے ہون اور پہونچ گئے ہین وہ ہمپر پس کہا یوحنا نے کہ ای میرے بھائی تحقیق تو نے مشورہ طلب کیا
مجھسے اپنے کام مین پس مین نصیحت خالص کرونگا تجھکو اگر قبول کرے تو میری نصیحت کو گو مین سن مین تجھسے چھوٹا ہون اور لڑائی کے کامون کو
تجھسے کم جانتا ہون پس قسم ہی حق مسیح کی کہ اگر قبول کریگا تو میرے مشورے کو تو بالا رہیگی بات تیری اور درست اور سلامت رہیگا حال اور
جان تیری پس کہا یوقنا نے کہ مین تجھکو خیرخواہ جانتا ہون پس تیری کیا رائے ہی پس کہا یوحنا نے کہ میری رائے یہ ہی کہ بھیج تو ایک ایلچی کو عرب کے
پاس اور اگر تجھکو منظور ہو تو مین خود تیری طرف سے ایلچی ہوکر انکے پاس جاؤن پس خرچ کر اور دے تو انکو کسی قدر مال اور درخواست کر

تو اسسے صلح کی اور مقرر کر تو انکے واسطے ایک مقدار مال کی کہ دیا کرے تو انکو ہر سال مین جبتک انکے واسطے غلبہ ہے پس جب سُنا یوقنا نے
یہ کلام اپنے بھائی کا خشمناک ہوا اسپر اور کہا کہ اے مسیح تیرا برا کرین کیا بُری اور عاجز رائے ہے تیری اور تیری مان نے تجکو راہب قسیس پیدا کیا ہے
اور مجکو بادشاہ اور لڑنے والا نہین پیدا کیا ہے اور راہبون کے دل نہین ہوتے ہین اسواسطے کہ غذا انکی مسور اور زیت اور ترکاری ہے
اور وہ گوشت نہین کہاتے ہین اور نعمتون کو نہین پہچانتے ہین اور انکو لڑائی مین لذت اور رغبت ہے اور نہ لوگون سے پہچانے جاتے ہین اور مین تو
بادشاہ اور بادشاہ کا بیٹا ہون اور میرے انکے بیچ مین سوائے لڑائی کے اور کچھ نہین اور تو منسوب کرتا ہے بادشاہون کو عجز کی طرف سو کیونکر
ہو سکتا ہے کہ سپرد کر دیوین ہم اپنا ملک عرب کو اور دیدیوین ہم رعیت اپنی جانون کی انکے ہاتھ مین بدون لڑائی کے پھر سے پس جب سنا یوحنا نے یہ کلام
اپنے بھائی کا منہ اسکے کلام سے متغیر ہو گیا اور کہا اسنے کہ اے میرے بھائی قسم ہے حق مسیح کی کہ مین جانتا ہون اے اسلام ہوا کہ تیری موت نزدیک
آئی ہے اسواسطے کہ تو ستمگار اور باغی ہے اور دوست رکھتا ہے تو خونریزی اور ہلاکی جانون کو اور مین تیری جماعت کو ہرقل کی اُس جماعت سے زیادہ
نہین جانتا ہون جسکو اسنے یرموک مین واسطے انکے ساتھ اکٹھا کیا تھا اور اس قوم کو ہمپر غلبہ دیا گیا ہے پس ڈر تو اللہ سے اور نہ اعانت کر تو اپنی
ہلاکی پر پس جب سنا یوقنا نے کلام اپنے بھائی کا غضبناک ہوا وہ اور کہا اسنے یوحنا سے کہ تو نے بہت بات چیت کی اور بڑی تعریف کی تو نے
اہل عرب کی اور مین مثل اُس جماعت کے نہین ہون جسکا ذکر تو نے کیا ہے اور نہین ملایا جا سکتا ہون علاوہ برین مین تو ایک کو بھی
اُن لوگون سے جنکا تو نے اہل شہرون وغیرہ سے ذکر کیا ہے نہین جانتا ہون کہ اسنے اپنے شہر کو از روئے غلبہ و قہر مسلمانون کے پیش از لڑائی کے
سپرد مسلمانون کے کر دیا ہو اور مین نے مال اسی واسطے اکٹھا کیا ہے کہ اسکے سبب سے اپنی ذلت کو دفع کرون اور مین نے اہل عرب کی لڑائی پر اتفاق
کر لیا ہے پس اگر فتحیاب کریگی صلیب مجکو انپر اور غلبہ دیویگی مجکو مسیح مسلمانون پر تو تلاش اور طلب کرونگا مین عرب کو یہانتک کہ جا ملونگا
مین انکے پیچھے حجاز مین اور ایسا ہی لگا دونگا سب بادشاہون پر اور پھر ہونگا مین ملک شام مین بادشاہ ہو کر اور ہرقل مجھسے مقابلے
اور جھگڑے کی قدرت نہ رکھیگا اور اگر شکست دیوینگے مجکو عرب تو داخل ہونگا مین اپنے اس قلعہ مین اور نہ چھوڑونگا اسکو اسواسطے کہ جمع کیا ہے
اسمین توشہ اور کہانا جو مجکو مدت تک کافی ہوگا اور رہونگا مین اسمین گرمی اور سردی تا وقت موت کے اور نہ ڈالونگا مین اپنے ہاتھ کسی
کی طرف اور نہ خرچ کرونگا مین اپنے مال کو بدون سبب کے اور نہ حد سے تجاوز کر تو میرے ساتھ بیچ کسی معاملہ کے ساتھ ایسے کلام کے جسمین تو
بلاتا ہے مجکو صلح کی طرف مگر یہ کہ سختی گیری کرونگا مین تجھپر پیشتر انکے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ تحقیق گھیر لیا تھا شیطان
نے یوقنا کے دل کو اور آراستہ کر کے دکھایا تھا اسکو برے کام کو پس جب سنا یوحنا نے کلام اپنے بھائی یوقنا کا کہا اسنے کہ تجکو مجھسے بات
چیت کرنا ہمیشہ کے واسطے حرام ہے تا اینکہ رجوع کرے تو میری رائے اور مشورے کی طرف اور ہووے انتہا کار تیرا میرے کلام کی جانب
پس اٹھ کھڑا ہوا یوحنا بحالت خشمناکی کے پس جب دوسرا دن آیا اکٹھا کیا یوقنا نے سب اپنے لشکر کو قوم ارمن اور تنصرہ وغیرہ سے اور اپنے سامنے
بلایا انکو پس جسکسی نے ہتھیار پایا نہ تھا اسکو ہتھیار دیا اور تقسیم کیا مال کو انمین اور سہل اور آسان ظاہر کیا تھا انپر معاملہ عرب کا اور کہتا تھا کہ تحقیق
کہ وہ لوگ تھوڑے ہین بہت نہین ہین اسواسطے کہ جماعت انکی جدا اور متفرق ہو گئی ہے بعض انمین سے بجانب قیساریہ شام کے روانہ ہوئے ہین
اور بعض مصر کی طرف گئے ہین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ یہ ارادہ کیا یوقنا نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کی لڑائی پر مل کے

لشکر کاٹنے میں ہم پیش کھائی دیا وہ لشکر ہماری پشتون کی طرف اور غنیمت آواز پہنچو دن کے سمون کی بلند تھین پر تھین ہم لگ چکے تھے
کو آپڑا وہ لشکر ہمپر پس یقین کیا ہمنے اپنی ہلاکی کا لیکن اسکے کہ یقین کرتے تھے ہم حصول غنیمت کا اور ہو گئے ہم گویا دن کے بیچ میں پس پیچھے ہمارے ہوگئے
پیچھے ہو گئے مسلمان تین گروہ میں ایک گروہ نے شکست کھائی اور ایک گروہ نے واسطے لڑائی لشکر کاٹنے کے قصد کیا اور ایک گروہ
بن ضمرہ کے ساتھ رہا اور وہ کوشش کرتا تھا یوقنا اور اسکے ساتھی پرستش کرنے والوں صلیب کی لڑائی میں مسعود بن عون نے بیان کیا ہو کہ واسطے
اللہ کے تھی نیکوکاری قوم کی کہ وہ بہت سخت لڑائی لڑے اور آزمائش کیے گئے وہ بڑے میدان میں اور مستعد کر دیا تھا انھوں نے اپنی جانوں کو
واسطے اللہ تعالی کے یہانتک کہ مارے گئے انمیں سے اسدن ایک سو آدمی ایک جگہ پر اور بڑا سخت کام کیا کاٹنے والے لشکر نے اور کعب بن ضمرہ
نے آرام تھے مسلمانوں کے حال پر اور لڑتے تھے مشرکین سے اور وہ گرد او دیتے تھے ساتھ نشان کے اور پکارتے تھے ان کلمات سے یا محمد یا محمد یا نصر اللہ انزل یا
معاشر المسلمین اثبتوا انما ھی ساعة و انتم الاعلون اور مسلمان آتے تھے انکے پاس یہانتک کہ اکٹھا ہو گئے وہ گرد انکے پس دیکھا کعب بن ضمرہ نے انکو اور
زخم ظاہر تھے انمیں اور مارے گئے مسلمانوں سے ایک سو ستر آدمی پس لوگ کہ تھے انمیں سے یہ لوگ تھے عباد بن عاصم یحیبی اور زمر بن عامر العیاضی اور حازم بن نبہان
اور سہیل بن سلیم الہجلی اور فاعل بن محصن النخعی اور عامر بن ذر النخعی اور قیس بن طالب النخعی اور یحیی بن دارم النخعی اور عیان بن سیف النخعی
اور لجام بن ضمرة النخعی اور محکوم بن ماجد العتکی اور شان بن عودہ اور سعید بن علیج اور جو لڑائی یوم السلاسل اور غزوہ تبوک میں ساتھ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور غیاب یمامہ میں ہمراہ خالد بن الولید کے حاضر تھے مسعود بن عون نے کہا ہو کہ قسم ہو خدا کی کہ قسم
کیا ہمنے سعید بن علیج کے قتل پر اور انمیں چالیس زخم دیکھے ہمنے کہ وہ سب انکے سینے میں تھے اور کوئی زخم انکی پشت میں نتھا الیس چودہ رئیس تھے مگر
یہ کہ کوئی شخص نہین مارا گیا یہانتک کہ مار ڈالا اسنے بہتوں کو مشرکین سے اور ظاہر ہوئی بد دلی مشرکین میں جس وقت کہ دیکھا انھوں نے ثابت قدمی
مسلمانوں کو انکی تھوڑی تعداد پر اور مارا جانا اپنے ہمراہی لوگوں کا پس قصد کیا انھوں نے شکست کھانے کا لیکن ثابت قدم کیا انکو یوقنا نے کہ اسنے
کہا کہ سختی ہو تمپر نہین ہین عرب مگر مثل مکھیون کے کہ اگر ہٹائے اور پھیرے جاتے ہین تو پھر جاتے ہین اور اگر اپنے حال پر چھوڑے جاتے ہین تو امید اور طمع کرتے ہین
اور جب دیکھا کعب بن ضمرہ نے ان لوگون کو جو انکے نشان کے نیچے مارے گئے بہت ملول اور اندوہگین ہوئے وہ اترے اپنے گھوڑے سے اور کھینچا انکی
زرہ کو زرہ پر اور مضبوط باندھا اپنی کمر کو پٹکے سے اور ہاتھ پھیرا اپنے گھوڑے کے منہ پر اور اسکے نتھنون پر اور وہ گھوڑا انکے پاس اکثر لڑائیون میں موجود
رہا تھا اور جہاد کیا تھا انھون نے اسکی سواری میں ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور اسکا نام ہلال رکھا تھا پھر سوار ہوئے اسپر اور پھیر
لائے مسلمانوں کے اور دیکھتے تھے مقتولین کی طرف اور وہ اندیشہ مند تھے اپنے کام میں اور نشان انکے ہاتھ میں تھا اور راہ دیکھتے تھے
ابو عبیدہ بن الجراح کی طرف سے کسی لشکر یا کسی طلیعہ کی جو آوے انکی جانب کو پس کوئی اثر اور نشان اسکا انھوں نے نہین دیکھا اور سبب یہ ہوا کہ ابو عبیدہ
بن الجراح کو باز رکھا تھا انکی طرف کی روانگی سے اہل حلب کا اور صورت اسکی یہ ہوئی کہ جب روانہ ہوا یوقنا واسطے لڑائی مسلمانوں کے
یکجا ہوئے رئیس اور بوڑھے آدمی حلب کے بعض انکے بعض کے پاس اور کہا کہ ای قوم تم خوب جانتے ہو کہ اہل دین صلیب نے ان عرب کی اطاعت
قبول کی ہے اور انکی ذمہ داری میں داخل ہوئے ہین اور بعض نے تمہین سے انکے دین کی طرف رجوع کیا ہے اور جو شخص انسے لڑا وہ زیانکار ہوا
پس کیا ہو سکتا ہے تمسے کہ چلو تم سب واسطے انکے پاس طلب کرو انسے صلح کو اپنے واسطے اور مصالحہ کرین ہم سب شہر کے واسطے اور دیوین انکو

وہ چیز جو ہمارا بھی ہو پہنچا ہوں لیں اگر فتحیاب ہونگے مسلمان یوقنا البطریق پر تو ہونگے ہم چیونٹیوں سے سبقت کرنیوالے صلح کے اور اگر غالب ہوگا یوقنا اور وہ
وہ بحالت سلامتی کے تو ہم آگاہ کرینگے ہم کو اپنی صلح سے اور متفق ہوئی ان ہمکی رائے اس امر پر اور نکلے تیس آدمی انکے رئیسوں سے اور روانہ ہوئے
وہ سیدھے اس راہ کے جس راہ سے یوقنا گیا تھا یہانتک کہ قریب لشکر ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پہونچے اور وہ قنسرین میں اترے تھے
اور ارادہ کوچ کا بجانب حلب رکھتے تھے پیچھے کعب بن ضمرہ کے پس جب قریب پہونچے وہ لوگ پکار کر کہا انھوں نے لغون لغون اور عرب کو
معلوم تھا کہ اس کلمہ کے معنی امان ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ خبر پہونچی تھی اور لکھ بھیجا تھا انھوں نے اپنے عمال کو جو ملک شام میں تھے یہ کہ
لغون کے معنی رومی لغت میں امان کے ہیں پس جس کسی کو تم یہ کہتے سنو اسیر تم جلدی نہ کرو ساتھ قتل کے کہ مطالبہ کریگا تمسے اللہ تعالی اسکے خون
کا قیامت کے دن اور عمر اس سے بری ہونگے پس عرب پہچانتے تھے اس کلمہ کو پس جب سنا مسلمانوں نے انکے پکارنے کو دوڑے انکی طرف اور لاکر ٹھہرایا انکو
سامنے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پس کہا خالد بن الولید نے کہ قریب ہے کہ یہ لوگ طلب کرینگے صلح اور امان کو اپنی جانوں کے واسطے اور
اہل عرب میں ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ میں اللہ سے یہی امید رکھتا ہوں اگر چاہا اللہ تعالی نے اور اگر وہ مصالحہ کرینگے مجھسے تو مصالحہ کرونگا
میں انسے راوی نے بیان کیا ہے کہ وہ لوگ جانتے تھے حال اپنے ساتھیوں کا جو یوقنا کے ہمراہ تھے اور آئے تھے وہ لوگ رات کے وقت اور
آگ روشن تھی ابوعبیدہ بن الجراح کے سامنے اور بعض مسلمان نماز میں کھڑے اور قرآن شریف پڑھتے تھے پس کہا بعض اہل حلب نے بعض سے کہ ایسی
کاموں سے مدد اور غلبہ دے گئے ہیں یہ لوگ ہم پر پس سنا ترجمان نے انکی گفتگو کو آگاہ کیا اسنے ابوعبیدہ بن الجراح کو انکی گفتگو سے پس کہا ابوعبیدہ
بن الجراح نے کہ ہم وہ قوم ہیں کہ سبقت کی ہے عنایت ہمارے خالق نے ہمارے لیے واسطے ان کاموں کے اور ہم وہ لوگ ہیں کہ نہیں بدلتے ہیں
ہم اللہ اور رسول اللہ کے دین کو اور نہیں بے صبری کرتے ہیں ہم مار ڈالنے دشمنوں سے پس آگاہ کیا مترجم نے انکو اس کلام سے اور کہا انسے کہ تم
کون لوگ ہو پس کہا انھوں نے کہ ہم حلب کے رہنے والے ہیں اور وہاں کے تاجر اور رئیس ہیں اور ہم آئے ہیں بطلب صلح کے تمسے پس کہا ابوعبیدہ
بن الجراح نے کہ کیونکر ہم تمسے مصالحہ کریں حالانکہ ہمنے سنا ہے کہ تمہارے بطریق نے ہمسے لڑنیکا ارادہ مصمم کیا ہے اور مضبوط کیا ہے اسنے اپنے قلعہ کو اور
رکھی ہے اسمیں وہ چیز جو برسوں کے کھانے کو اسکو کافی ہوگی اور بہت لشکر یکجا کیا ہے اور تمہارے واسطے ہمارے نزدیک صلح نہیں ہے پس کہا
انھوں نے کہ ای سردار ہمارا سردار یوقنا نکلا ہے ہمارے پاس سے بارادہ تمہاری لڑائی کے ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ وہ کب نکلا ہے انھوں نے کہا کہ
آج صبح کو اور ہم بعد اسکے روانہ ہوئے ہیں اور اسکی راہ کے سوا ہم دوسری راہ سے آئے ہیں اور ہم امید رکھتے ہیں کہ وہ بیشک ہلاک ہوگا اسواسطے
کہ وہ تیزی کرنے والا ہے بغاوت میں اور نہیں راضی ہوا وہ ساتھ صلح کے اور اطاعت کی ہے اسنے اپنی خواہش نفس کی اور جسنے ایسا کیا تو وہ ناچیز
کیا جاتا ہے پس جب سنا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے حال والئی البطریق کا ڈرے وہ اپنی فوج طلیعہ پر جسکو کعب بن ضمرہ کے ساتھ
بھیجا تھا اور کہا انھوں نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ہلک واللہ کعب ومن معہ انا للہ وانا الیہ راجعون پس جھکایا سر کو زمین کی
طرف اور خاموش ہو رہے اور کہا اہل حلب نے مترجم سے کہ گفتگو کر تو ہمارے واسطے سردار سے درباب صلح کے پس گفتگو کی مترجم نے پس کہا ابوعبیدہ
بن الجراح نے ساتھ اپنی بلند آواز کے کہ ہمارے نزدیک انکے واسطے صلح نہیں ہے پس ڈرے اہل حلب اپنی جانوں پر اور کہا انھوں نے کہ تحقیق
یکجا ہوئے ہیں ہمارے پاس بہت لوگ قوم اور زمینوں کے پس اگر مصالحہ کروگے تم ہمسے تو آباد کرینگے ہم تمہارے واسطے زمین اور

ہوئے ہم مدد کی تمھارے اسکی آبادی پر اور زندگانی کرینگے ہم تمھارے ساتھ اس حالت میں اور اگر تم صلح سے انکار کروگے پس البتہ آئیں گے لوگ
اور چلے جائینگے وہ تمہارا اپنی شہروں کی اور مشہور ہوجاوے گی یہ خبر کہ تم مصالحہ نہیں کرتے ہو پس باقی نہ رہیگا کوئی شخص مگر وہ تمھارے لیگا
کیا مترجم نے ابو عبیدہ بن الجراح کو انکی گفتگو سے پس لکھتے تھے ابو عبیدہ بن الجراح انکی بات اور انکی وقت تھا انمیں سے
ایک مرد پستہ قد سرخ رنگ اور وہ حکماے روم سے اور فصیح تھا زبان عرب میں پس کہا اسنے کہ ای سردار سنو تم جو بیان کرتا ہون میں تم سے
اس علم کو جو اللہ تعالی نے صحیفوں میں اپنے انبیا پر نازل کیا ہے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ کہو تم ہم سنتے ہیں پس اگر وہ حکم حق ہوگا
عمل کرینگے ہم اسپر اور اگر حق نہو گا نہ سنینگے ہم اسکو پس کہا اسنے کہ ای سردار اللہ پاک نے نازل کیا ہے اوپر اپنے انبیا کے انا الرب الرحیم خلقت الرحم
واشتققتها من اسمي والى المومنين الى الارحم من لا يرحم فمن احسن احسنت اليه ومن تجاوز تجاوزت عنه ومن عفا عفوت عنه ومن طلبني وجدني
ومن خافني امنته يوم القيامة وبسطت له في رزقه وباركت له في عمره وكثرت له ولده ونصرته على عدوه ومن شكر المحسن على احسانه
فقد شكرني اور ہم آئے ہیں تمھارے پاس بحالت تندہ اور خوف کے پس قبول کرو تم ہماری لغزشون کو اور امن دو تم
ہمارے خوف کو اور احسان اور نیکی کرو ہمارے ساتھ پس سنا ابو عبیدہ بن الجراح نے اسکے کلام کو اور پڑھا آنحضرت نے اس آیت کو ان اللہ
یحب المحسنین پھر کہا انھون نے صلی اللہ علی محمد وعلی جمیع الانبیاء فھذا واللہ رسول نبینا الی جمیع الخلق فالحمد للہ علی ہدایته لنا پھر
متوجہ ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح مسلمانون کی طرف اور وہ لوگ گرد انکے تھے اور انمیں روساے مہاجرین اور انصار تھے
اور کہا انسے یہ لوگ بازاری اور تاجر ہیں اور بدہ خواہ ہیں اور میری راے یہ ہے کہ نیکی اور مصالحہ کرو تم انکے ساتھ اور خوش
کرو انکے دلون کو سو اسلئے کہ جب شہر ہمارے قبضہ میں ہوگا اور بازاری لوگ ہمارے ساتھ ہونگے تو وہ اعانت کرینگے ہمارے
ساتھ رسد اور کھانے کی اور آگاہ کرینگے ہمکو ہمارے دشمن کی عزیمت اور ارادے سے اور ہونگے وہ جاسوس ہمارے لیکن ای گروہ مسلمانون تمھیں
کہ نیک چال رکھے تمکو اللہ تعالی ای سردار ان لوگون کا شہر حلب سے نزدیک ہے اور ہم نہیں مطمئن ہیں اس قوم سے اس امر پر کہ اتفاق
وہ دشمن کو ہمارے پوشیدہ کاموں پر اور آگاہ کریں دشمنوں کو ہمارے حال سے او نہیں آئے ہیں قوم مگر یہ ارادہ کرکے اور قریب ہے آیا نہیں
دیکھتے ہو تم اس امر کو کہ بطریق انکا کیا ہی بارادہ ہماری لڑائی کے پس کیونکر یہ لوگ ہم سے صلح چاہتے ہیں اور کچھ شک نہیں ہے اس امر میں کہ انھون نے
کعب بن ضمرہ اور انکے ہمراہیوں کے ساتھ فریب کیا ہے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ای عمرو نیک گمان کرو ساتھ اللہ تعالی کے اعتماد
کرو اللہ تعالی پر سو اسطے کہ اللہ تعالی ہمکو خوار اور ذلیل نہ کریگا اور ہمارے دشمن کو ہم پر غالب نہ دیگا پس رحم کرے اللہ تعالی اس شخص پر جسنے نیک اور بہتر
بات کہی یا سکوت کیا اور میں انسے صلح میں شرط خیر خواہی مسلمانون کی کرونگا پھر متوجہ ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح بجانب قوم حلب اور کہا
انسے کہ میں چاہتا ہوں کہ تم اپنی صلح میں اسقدر مجھکو دو جسقدر اہل قنسرین نے دیا ہے انھون نے کہا کہ ای سردار شہر قنسرین کا ہمارے شہر سے
چھوٹا ہے اور لوگ اسمین بہت ہیں اور ہمارا شہر خالی ہے لوگون سے بسبب ظلم ہمارے سردار کے پھر سو اسطے کہ اسنے لیا ہے ہمارے
مال اور لڑکون کو اور سبکو لیکر قلعہ پر چڑھ گیا ہے اور باقی رہ گئے ہیں ہمارے نزدیک ضعیف اور وہ لوگ جنکے پاس مال نہیں ہے اور ہم سوال
کرتے ہیں تمسے اس امر کا کہ بھلائی کرو تم ہم سے اور نیکی کرو ہم سے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ تم کسقدر مال کو اپنی صلح میں دوگے انھون نے کہا کہ جسقدر اہل قنسرین نے

دیا ہے انکا نصف ہم تمکو دینگے ابو عبیدہ رضی بن الجراح نے کہا کہ ہمنے منظور کیا تمھارے اس کہنے کو اس شرط پر کہ جسوقت ہم آویں تمھاری سرزمین پر
تو اعانت کرو تم ہماری ساتھ رسد کے اور جزیہ فروخت کرو تم ہمارے لشکر میں اور نہ چھپاؤ تم کسی چیز کو جو معلوم ہو تمکو ہمارے دشمنوں سے اور
نہ چھپاؤ تم کسی جاسوس کو جو تجسس اور تلاش کرے ہماری خبروں کو اور اگر پھر جاوے بطریق تمھارا شکست کھا کر تو باز رکھو تم اسکو قلعہ پر چڑھ جانے سے
انھوں نے کہا کہ اے سردار یہ امر کہ باز رکھیں ہم بطریق کو قلعہ پر چڑھ جانے سے اس کی تو کوئی راہ ہمارے واسطے نہیں ہے اور ہم تمسے اس امر کا اقرار
نہ کرینگے جسکو ہم نہ کر سکیں اسواسطے کہ اس امر میں ہمکو طاقت نہیں ہے اور نہ اسکے لشکر اور مددگاروں کے ساتھ ہم ایسا کرسکتے ہیں ابو عبیدہ رضی بن الجراح
نے کہا اگر تمھارے امکان میں نہیں ہے تو نہ باز رکھنا تم اسکو قلعہ پر چڑھنے سے اور بیچ اللہ تعالے کا عہد اور قسمیں ہیں اس امر کی کہ پورا کرو تم اس بات کو دل سے
اور پورے کرو تم ہمارے ساتھ سب شرائط کو پھر وہ قسمیں دلادیں انکو جسکو وہ جانتے تھے پس قسم کھائی ان لوگوں نے اپنے مردوں اور اولاد اور
عورتوں اور غلاموں اور سب گھر والوں کی طرف سے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے انسے کہ جتنے قسم کھائی ہیں اور جتنے تمھاری قسموں کو
منظور کیا پس اگر کوئی تم میں سے ہمارے ساتھ خلاف کریگا یا جانے گا وہ کسی حال کو بطریق سے اور نہ آگاہ کریگا ہمکو اس سے پس واجب ہوگا اسپر
قتل اور حلال ہوگا ہمکو لے لینا اسکے مال اور اولاد کا کہ نہ مطالبہ کریگا اللہ تعالے اسکی ذمہ داری کا اور جسوقت توڑوگے تم کسی ہماری
شرط کو جو ہمنے تمپر مقرر کی ہے پس باقی نہ رہیگا عہد اور ذمہ تمھارے واسطے اور ہم اگلے سال سے تمسے جزیہ لیا کرینگے سعید بن عامر التنوخی نے
بیان کیا ہے کہ راضی ہوا اہل حلب ابو عبیدہ رضی بن الجراح کی شرائط پر اور سے لیا ابو عبیدہ رضی بن الجراح نے عہد انسے اور لکھ لیے نام انکے اور ارادہ کیا قوم نے
پھر جانیکا اپنے شہر کی طرف پس کہا انسے ابو عبیدہ رضی بن الجراح نے کہ ٹھہرو تم تاکہ مقرر کروں میں تمھارے ساتھ اس شخص کو جو تمھارے ساتھ جاوے
تمھاری جای پناہ تک کہ واجب ہووے ہمپر نگہبانی تمھاری اسوقت تک کہ پھر جاؤ تم بحالت سلامتی کے اپنے شہر کی طرف پس کہا اس مرد پست قد
نے کہ اے سردار ہم اسی راہ سے چلے جاوینگے جس راہ سے ہم آئے ہیں اور ہم کسی کو اپنی ہمراہی کے واسطے نہیں چاہتے ہیں پس چھوڑا انکو ابو عبیدہ رضی
بن الجراح نے انکے حال پر اور رات کاٹی بحالت بے آرامی کے کعب بن ضمرہ اور انکے ساتھیوں کے واسطے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے
کہ پھرے اہل حلب اسی رات کو شہر کی طرف پس ہوگئی صبح اور نہیں پہونچے وہ شہر میں پس جب پہونچے وہ قریب شہر کے دیکھا انکو بعض لوگوں نے یوقنا
بطریق کے کہ وہ پھرے آتے ہیں اور آیا وہ گبر انکے سامنے اور پوچھا انسے کہ تم کہاں سے آتے ہو اور کیا کام کیا ہے تمنے پس سمجھے وہ لوگ کہ اس گبر کو
اہل حلب سے آگاہ کیا انکو کیفیت صلح سے ساتھ ابو عبیدہ رضی بن الجراح کے پس چھوڑا گبر نے انکو اور چلا گیا اور اہل حلب نے استقبال کیا اس گروہ کا اور احوال
پوچھا انسے پس آگاہ کیا انھوں نے اہل حلب کو حال صلح سے پس خوش ہوئے وہ لوگ اس امر سے اور روانہ ہوا وہ گبر تا اینکہ آیا یوقنا کے پاس اور
وہ صحابہ رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لڑ رہا تھا اور گھیر لیا تھا انکو اور وہ جانتا تھا کہ میں مسلمانوں پر قابض ہوگیا ہوں اور منتظر فتح کا تھا
کہ اسی وقت وہ گبر آیا پس کہا اس گبر نے کہ اے بطریق تو غافل ہے اس بلا اور سختی سے جو تجھپر آئی ہے اور گویا تو مسلمانوں کے سامنے ہے اور
گویا ہلاک ہوگئے ہیں وہ قلعہ کے اور لے لیا ہے انھوں نے مال اور مار ڈالا ہے عورتوں کو پس جب سنا یوقنا نے اس خبر کو جو گبر نے بیان کی
ڈرا وہ اپنے قلعہ کے واسطے کہ مالک اسکے ہوجاوینگے مسلمان اسکی غیبت میں پس توڑ دی سننے اپنے اوپر اس امید تحتانی کو جو کعب بن ضمرہ اور انکے
ساتھیوں پر رکھتا تھا اور دو سو مسلمانوں سے کچھ زیادہ مارے گئے تھے اور کعب بن ضمرہ رضی نے ٹھان لیا تھا اپنے دل میں لڑائی کو اور جانبازی کو

کہ مسلمان بیشک ہلاک ہونگے کعب بن ضمرہ نے بیان کیا ہو کہ مین ہمہ تن بذات خود لڑتا تھا اور باز رکھتا تھا مشرکین کو مسلمانون سے اور نگاہ رکھتا تھا
مین اُنکو ساتھ اپنی جان کے پس جب باز رکھا اور طول کیا مجھکو لڑائی نے پناہ لی مین نے طرف اپنے ساتھیون کے اور رہا وصف مین ساعت کے مین اللہ تعالیٰ سے
بہ کشود کاری کی رکھتا تھا اور دیکھتا تھا نشان ابو عبیدہ بن الجراح کی پس دیر کی اس امر نے ہمپر اور برابر لڑائی جاری رہی ایک دن
اور رات دوسری صبح تک پس قسم کھاتا ہون مین اللہ کی اس امر پر کہ نہ کسی کو نماز میسر ہوئی اور نہ کوئی کھانے پانی تک پہنچا اور ہم درمیان
یاس و امید کے تھے اور مین امید رکھتا تھا راہ قنسرین پر اس امر کی کہ ظاہر ہو نشان اسلام کا اس راہ سے اور نہین دیکھا مین نے کوئی اثر اُسکا کہ
دفعتہ دشمن کے لشکر نے جنبش کی اپنے کنارون سے اور ایک بڑا شور و غل اُنکا بلند ہوا پس کہا مین نے کہ نہین ہو یہ مگر کمک آن ملی ہو اُنکے شہنشاہ
کے پاس سے پس پناہ لی مین نے ساتھ اس کلمہ کے جو حالت رنج اور سختی مین کہا جاتا ہو یعنی لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پس قسم ہو عیش رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ نہین پہنچا تھا مین اس کلمہ کو تا انکہ دیکھا مین نے دشمن کے لشکر کو کہ چھوڑ دیا اُنہون نے اپنی جگہ کو اور پھیر اپنی پشت کی طرف
اُسکا مین نے الحمد للہ حمد الشاکرین اور مین گمان کرتا تھا کہ کسی آواز دینے والے نے آواز دی ہو اُنکو آسمان سے پس بھاگ اُٹھے یا ملائکہ نازل ہوے ہین
مثل جنگ بدر کے پس نہین دیکھا مین نے کوئی اثر اور نشان دشمنون کا اور ارادہ کیا مین نے اُنکے تعاقب کا پس پکار کر کہا مسلمانون نے کہ کہان جاتے ہو
اے کعب بس کچھ تم ہماری طرف آیا ہو کافی ہو تمکو یہ اور نہین ہین ہم چلو تم ہمارے ساتھ اور راحت دو ہمکو مشقت و سختی سے اور نگاہ رکھو ہمارے واسطے
فرصت کو اور آرام دو ہمارے گھوڑون کو پس پھیرا ہو اللہ تعالیٰ نے دشمنون کو ہمسے مگر اپنے ارادے اور قدرت سے پس اترے کعب بن ضمرہ اور آرام کیا
مسلمانون نے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہو کہ دیر کی خبر کعب بن ضمرہ نے ابو عبیدہ بن الجراح پر پس جب نماز پڑھی اُنھون نے
صبح کی پھرے وہ نماز سے اور متوجہ ہوے مسلمانون کی طرف اور خطاب کیا خالد بن الولید سے اور کہا کہ اے ابا سلیمان تمھارے بھائی ابو عبیدہ
نہین سوئے رات کو بسبب رنج کے اگرچہ واجب ہی ہمپر شکر کرنا اُس چیز پر جو فتح کی ہو اللہ تعالیٰ نے ہمپر اور دل میرا مجھسے یہ کہتا ہو کہ وہ لوگ جو
کعب بن ضمرہ کے ساتھ ہین ہلاک ہوے اور مارے گئے بسبب جلدی کرنے اُس گروہ کے جنہون نے کہ ہمسے درخواست صلح اور ذمہ داری کی کی تھی اس امر کو کہ
اُنکا حاکم یوقنا روانہ ہوا ہو مسلمانون کی طرف اور مین کوئی اثر اور نشان اُنکا نہین دیکھتا ہون اور گمان کرتا ہون اس امر کا کہ اُنہون نے دیکھا ہمارے
ساتھیون کو پس لڑا اُنسے اور مار ڈالا اُن سب کو پس کہا خالد بن الولید نے کہ مین بھی تمھاری طرح قسم ہو خدا کی اُنہین کیا بسبب رنج کے مسلمانون کی
پس کیا کام کرنے کا تمھارا ارادہ ہو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ مین کوچ کا قصد رکھتا ہون پھر حکم دیا لوگون کو درستی سامان سفر کا پس کوچ کیا
مسلمانون نے اور روانہ ہوے بارادہ حلب کے اور آگے لشکر کے خالد بن الولید اور پیچھے ابو عبیدہ بن الجراح تھے پس تھوڑا عرصہ نہین گذرا تھا تا انکہ آئے خالد بن الولید
مسلمانون پر اور وہ لوگ سوتے تھے اور مقرر کیا تھا اُنھون نے اپنے واسطے دیدبان تاکہ نگہبانی کرین پس جب اُنکے قریب آئے خالد بن الولید اور نشان فوج کا
اُنکے ہاتھوں مین تھا پکارا مسلمانون کو ان کلمات سے النفیر النفیر یا انصار الدین پس اُٹھ کھڑے ہوے مسلمان اپنی خوابگاہون سے مثل شیرون
ڈکارنے والون کے اور سوار ہوے اپنے گھوڑون پر اور استقبال کیا صاحب نشان کا اور پہچانا اُنکو پس پکار کر کہا بعض نے بعض سے
خوش ہو تم کہ یہ نشان مسلمانون کا ہو جسکو خالد بن الولید اُٹھائے ہین اور ملگئے لوگ اُنہین اور آئے ابو عبیدہ بن الجراح پس
جب دیکھا اُنھون نے کعب بن ضمرہ صحیح اور سالم پس حمد اور شکر اللہ کا ادا کیا اور دیکھا لڑائی کی جگہ کو اور مقتولین کی لاشون کو اور

مسلمانون نے نہین چھپایا تھا مقتولین کو مٹی مین پس جب دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے حال بدل گئی خوشی انکی ساتھ رنج کے اور کہا لاحول ولا قوة
الا باللہ العلی العظیم اور بلایا کعب بن ضمرہ کو اور کہا کہ اے کعب کیونکر مارے گئے ساتھی تمھارے اور کون شخص لڑا تھا تمسے پس کہا کعب
بن ضمرہ نے کہ یوقنا اور مین اور مسلمان ہمراہی میرے قریب ہلاکت کے پہونچے تھے کہ نہین باقی تھی انمین جنبش پس ہم اسی حال مین تھے کہ پھر
اور ملتے وہ ہماری طرف بدون لڑائی کے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ پاک ہے اللہ پیدا کرنے والا اسباب کا کاش ابو عبیدہ
مارے جاتے انکے آگے اور نہ مارے جاتے تحت نشان ابو عبیدہ کے پھر حکم کیا مسلمانون کو کہ کھودین انکے واسطے گڑھون کو زمین مین پھر
رکھا گیا انکو ابو عبیدہ بن الجراح نے اور ایک ہی نماز سب پر پڑھی اور دفن کیے گئے وہ اپنے کپڑون خون آلودہ مین پھر کہا ابو عبیدہ
بن الجراح نے کہ مین نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کہ وہ فرماتے تھے یحشر اللہ تعالی الشہداء الذین قتلوا فی سبیل اللہ
یوم القیامة ودماؤہم علی الجور ہم اللون لون الدم والریح ریح المسک والنور علیہم یتلألأ فیدخلہم الجنة بغیر حساب پس جب چھپایا لاشہا
مقتولین کو مٹی مین کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے خالد بن الولید سے کہ اگر دشمن خدا پھر گیا ہے اور جاویگا وہ کیفیت صلح قوم
پس آلی جاویگی قوم اسکی طرف سے بڑی مشقت مین پس چلونگا مین انمین کہ جب ہی ہمپر یہ امر کہ دفع کرین اور باز رکھین ہم انسے سو واسطے
کہ وہ داخل ہین ہماری ذمہ داری مین اور اسی وقت کوچ کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے بارادہ حلب کے پس جب پہونچا لشکر یوقنا کا حلب مین گھیر لیا انسے
اہل حلب کو اور یوقنا چاہتا تھا انکے ... کہا انسے اہل حلب سے کہ سختی ہے تمپر مصالحہ کیا تمنے عرب سے اپنے واسطے اور ہوگئے تم مددگار انکے
ہمپر انھون نے کہا کہ بیشک ہمنے ایسا ہی کیا ہے اسواسطے کہ ہم ... وہ غلبہ پاگئے ہین ... سختی ہے تمپر تحقیق شہر راضی ہونگے
مسیح تمھارے مولی سے پس قسم ہے حق مسیح کی کہ مین تم سب کو مار ڈالونگا یا نکلو اور چلو تم میرے ساتھ اہل عرب کی لڑائی پر اور توڑ دو تم اپنے
اور انکے بیچ کے عہد اور پیمان کو اور لاؤ تم میرے سامنے اس شخص کو جسنے اس کام مین شروع کی ہے تاکہ آغاز قتل کرون مین اسی سے پس نہ مانا انھون نے
اس امر کو پس کہا یوقنا نے اپنے غلامون سے کہ جاؤ اور لاؤ تم میرے پاس انکو تاکہ مار ڈالون مین انکو پس تحقیق خبر دی ہے مجھکو فلان بطریق نے انکے
حالات سے کہ وہ بطریق ملاقی ہوا تھا انسے اور تماشا کر دیا تھا انسے مجھکو انسے پس نا گہان آگئے غلام یوقنا کے اہل حلب اور مارتے اور ہلاک کرتے تھے انکو
انکے فرشون اور گھرون کے دروازون پر اور سنا یوحنا نے شور و غل اور وہ قلعہ مین تھا پس آیا وہ اپنے بھائی کے پاس اور دیکھا اسکو کہ قتل کرتا ہے وہ
اہل شہر کو اور تین سو مرد شہر کے مار ڈالے گئے ہین پس چلا کر انسنے اپنے بھائی سے کہا کہ ٹھہر تو اپنے ... نرم ہو اور ایسا نہ کر سو واسطے کہ مسیح خشمناک ہونگے
تجھپر اور منع کیا ہے دشمن کے مارنے سے مخالفت کی ہے پس کیونکر ہوسکتا ہے کہ ہم لوگ ہمارے دین مین ہین وہی مار ڈالے جاوین پس کہا یوقنا نے اپنے بھائی سے کہ
انھون نے مصالحہ کیا ہے عرب سے شہر کے ... اور ہوگئے ہین وہ مددگار دشمن کے ہمپر پس یوحنا نے کہا کہ اس امر مین انپر کوئی ... نہین ہے انھون نے اپنی بہتری کا
ارادہ کیا ہے سو واسطے کہ وہ لڑائی کے لوگ نہین ہین پس کہا یوقنا نے کہ قسم ہے حق صلیب کی کہ مین ہلاک کیے نہین ... تجھکو چھوڑونگا اور معلوم ہوتا ہے کہ تو نے انکو صلح پر
برانگیختہ کیا ہے اور مین پہلے تجھپر حملہ اور سخت گیری کرونگا پھر متوجہ ہوا یوقنا اپنے بھائی کی طرف اور قابض ہوگیا اسپر اور نکالا اپنی تلوار کو تاکہ قتل کرے اسکو
پس جب دیکھا یوحنا نے اپنے بھائی کی طرف کہ نکالا ہے اسنے اپنی تلوار کو جانا اسنے کہ مین ہلاک ہونگا پس بلند کیا اسنے اپنے سر کو آسمان کی طرف
اور کہا اللہم اشہد علی انی مسلم الیک مخالف لدین ہؤلاء القوم اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ وان المسیح نبی پھر کہا اسنے

بھائی سے کہ کر تو اب جو کچھ مجھکو کرنا ہو پس اگر ہے تو قاتل میرا تو مین جاتا ہون بجانب بہشت کے پس بہت گران گذرا یوقنا بطریق پر اسلام اپنے بھائی کا اور مصالحہ
اہل شہر کا اور خوف مسلمانون کا پس انگیختہ کیا غصے نے اسکو اس امر پر کہ جدا کرکے ڈالدیا اسنے سر اپنے بھائی کا اسکے بدن سے رحمت کرے اللہ اوپر یوحنا کے
بعد اسکے آمادہ ہوا وہ واسطے مار ڈالنے اہل شہر کے اور وہ لوگ فریاد چاہتے تھے پس نہین فریادرسی کرتا تھا اور سوال کرتے تھے اوسسے پس نہین
جواب دیتا تھا انکو اور نہین باز رہتا تھا انسے پس زیادہ ہوئی انکی آواز چلانے کی اور بلند ہوا شور و غل انکا اور گھیر لیا تھا یوحنا کے لشکر نے
شہر کو ہر طرف سے اور سنایا بھی گئے تھے اہل حلب اپنی جانون سے اور اسی وقت آئی انپر کشود کار اور پہونچی انکو اعانت کہ دفعتہ دکھائی دیے
انکو نشان اسلام کے اور گرد نشانون کے بہادر اور دلیر موحدین کلمۂ توحید کہتے ہوے اور خالد بن الولید انکے آگے اور ایک جانب اونکے
ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ تھے پس جب دیکھا خالد بن الولید نے اہل حلب کو اور انکے شور و غل اور رونے کو کہا ابوعبیدہ بن الجراح سے کہ اے سردار
گئے اور ہلاک ہوے قسم ہے خدا کی تمہاری صلح اور ذمہ داری کے لوگ جیسا کہ تمنے مذکور کیا تھا پھر للکارا خالد بن الولید نے اپنے گھوڑے کو اور حملہ کیا اور
نشان انکے ہاتھ مین تھا ڈالا اپنے حملہ مین قوم مشرکین کو اور کہا کہ دور ہو تم اے گروہ گبر دشمن کے ہمارے اہل صلح کے پاس سے پھر اچھی طرح سے
یکبار انہین تیر سے کو اور حملہ کیا اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور خروج کیا انھون نے تلوارون کو گردنون مین پس جب دیکھا
یوقنا نے اس حال کو بھاگا وہ اپنے قلعہ کی جانب مع اپنی سب بطارقہ کے محصن بن عمرو العدوی نے بیان کیا ہے کہ کشایش دی اور
دور کیا اللہ تعالی نے رنج ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے دل سے جیسا کہ دور کیا اسنے رنج کو ہمارے دلون سے بسبب جلانے گبرون کے
حلب کی لڑائی سے کہ دن پس جدا ہوے رومی اہل حلب سے دو گروہ ایک گروہ نے انمین سے پناہ لی بجانب قلعہ کے اور ایک گروہ نے جنگل کی
راہ لی پس جسنے پناہ لی طرف قلعہ کے وہ بچ رہا اور جو جنگل کی طرف بھاگا وہ مارا گیا اور کل تعداد انکی اہل صلح کی جنکو یوقنا نے مار ڈالا تھا
تین سو مرد تھے اور جنھنے یوقنا کے تین ہزار ہمراہیون کو مار ڈالا البتہ ایک عجیب واقعہ تھا کہ خوش ہوے مسلمان اسکے سبب سے پس جب مار ڈالے گئے
وہ لوگ جو مار ڈالے گئے اور دور کیا اللہ تعالی نے اہل حلب سے اس امر کو جسکو پایا تھا انھون نے بیان کیا انھون نے ابوعبیدہ بن الجراح سے سب
حال اپنا اور کیفیت مار ڈالنے یوقنا کی اپنے بھائی کو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب بھاگا یوقنا مسلمانون کی تلوارون سے اور داخل ہوا
وہ اپنے قلعہ مین درست کیا اسنے سامان قلعہ کا اور قائم کیا انہی ڈھلو ہیون اور مجرادات سے کو اور ظاہر کیا ہتھیارون کو قلعہ کی دیوارون پر اور بنایا
اسنے سامان قلعہ داری کا اور اہل حلب لائے ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس چالیس قیدی بطارقہ سے پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے اپنے مترجم سے
کہ کہو انسے کہ کس واسطے تمنے انکو قید کیا ہے ان لوگون نے کہا کہ یہ لوگ یوقنا کے ساتھی ہین جو ہمارے پاس بھاگ آئے ہین پس نہین مناسب جانا ہمنے
انکا چھپا رکھنا ہمنے اسواسطے کہ وہ ہماری صلح مین داخل نہین ہین پس عرض کیا ابوعبیدہ بن الجراح نے انپر اسلام کو پس منجملہ انکے
سات آدمیون نے دین اسلام قبول کیا اور باقی نے انکار کیا پس ماری گئین گردنین انکی بموجب حکم ابوعبیدہ بن الجراح کے پھر کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے
اہل حلب سے کہ تحقیق تمنے خیر خواہی کی اپنی صلح مین اور قریب دیکھوگے تم ہمسے امر جو باعث تمہاری خوشی کا ہوگا اگر چاہا اللہ تعالی نے اور ہم اپنا اور تمہارا حال یکسان
جانتے ہین پس اس شخص نے بطریق نے پناہ لی ہے پہلے اس قلعہ مین پس آیا جانتے ہو تم لوگ کوئی پوشیدہ راہ کہ تبلاؤ تم ہمکو تاکہ لڑین ہم اس راہ سے پس
اگر فتح کریگا اللہ تعالی اسکو ہمپر تو ہوگا تمہارے لیے حصہ ہمارے ساتھ اس مال غنیمت سے جو لوٹینگے ہم تمہاری قوم سے بعوض تمہارے اچھے

کلام کے ہمارے ساتھ ہین کہا انھون نے کہ اے سردار قسم ہے خدا کی کہ ہم کوئی پوشیدہ راہ اُسکی نہین جانتے ہین اسواسطے کہ یوقنا نے بند کر لیا ہے قلعہ کی راہون کو
اور دشوار گذار کر دیا ہے اُنکو اور اُن راہون کو ہم نہین جانتے ہین پس اُسی وقت اُٹھ کھڑا ہوا سامنے ابوعبیدہ بن الجراح کے ایک مسلمانون سے اور
کہا اُسنے کہ نیک حال رکھے اللہ تعالی سردار کو دیکھو تم اس قوم کو کہ اگر وہ داخل ہوگئے ہین ہمارے گروہ مین تو وہ ہماری خیرخواہی کرینگے اور راہ
پوشیدہ قوم کی ہمکو بتلا وینگے پس کہا اہل حلب نے اُس شخص سے کہ قسم ہے خدا کی ہم تمھارے گروہ مین داخل ہین اور قسم ہے خدا کی کہ ہم اُسکی کوئی
پوشیدہ راہ نہین جانتے ہین اور ہم تمھارے ساتھ بیوفائی نکرینگے اور نہ چھپاوینگے ہم تم سے کوئی بات تمھارے دشمن کی جسکو ہم جانینگے پس پاک اور
خوش رکھو تم اپنے دلون کو ہمیشہ پس قسم ہے خدا کی ہم کبھی غدر اور بیوفائی نکرینگے پس اُسی وقت متوجہ ہوا ابوعبیدہ بن الجراح خالد رضی بن الولید اور
مسلمانون کی طرف اور کہا کہ مشورہ دو تم مجھکو رحمت کرے اللہ تعالے تمپر پس سامنے آیا اُنکے وہی مرد مسلمان جسکا نام یونس بن عمر غسانی تھا
اور وہ واقف تھا شام کے ملک اور اُسکے شہرون سے اور تمام زمین شام مین چلا پھرا تھا اور کوئی راہ آسان اور دشوار ملک شام کی
اُس سے پوشیدہ نہ تھی پس کہا اُسنے دعا دیکر کہ اے سردار مین ان شہرون کا حال جانتا ہون اور راہ اُسکے بیان کرتا ہون پس کہا ابوعبیدہ رض
بن الجراح نے کہ بیان کر تو اے بیٹے عمر غسانی کے کہ تو میرے نزدیک خیرخواہ مسلمانون کا ہے پس کہا اُسنے کہ اے سردار جان تو تم اس امر کو
کہ اللہ غالب ہے بزرگ نے فتح کیا ہے تمھارے ہاتھون پر شام کے شہرون کو اور ہلاک کیا ہے تم نے کافران گمراہ اور اُنکے حامیون کو اور باقی لشکر اُنکا
کہ باقی رہا ہے پیچھے ہے اور وہ درہ ہین پہاڑ اور تنگی راہ ہین اور دشوار گذار اور ویران ہین اور قوم روم کے دل خوفناک ہین بسبب اسکے کہ بھگا دیا
اللہ تعالی نے اُنکو پس نہین باقی رہی ہین اُنکے ایسے دل کہ لڑین ہمراہ فوج مسلمانون سے پس گھیر لو اور محاصرہ کرو تم اس قلعہ کو اور پراگندہ کرو تم
اگر وہ ہون کو اور ... اور انتظار کرو کہ اُنکے پاس توشہ نہین ہے جو کافی ہوگا اُنکو پس جب سنے خالد بن الولید غسانی کے کلام سے ور کہا کہ
قسم ہے خدا کی سچ کہا ہے اور مین تمکو دیتا ہون مشورہ یہ ہے کہ حملہ کرو اور چلو تم ہمکو لیکر بجانب اس قلعہ کے پس شاید کہ اللہ تعالی اُسکو ابھی فتح کرے
اسواسطے کہ مجھکو خوف اس امر کا ہے کہ اگر کھنچ جاویگی مدت ہمارے قیام کی تو دوبارہ پھیریگا ہم پر لشکر روم کا پس حائل ہو جاوینگے رومی ہمارے اور
قلعہ کے بیچ مین ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے ابا سلیمان تم نے مشورہ نیک دیا ہے اور بات سچی کہی ہے پھر حکم کیا ابوعبیدہ بن الجراح نے
حملہ کرنے اور چلنے کا بجانب قلعہ کے پس پا پیادہ ہوے سوار اپنے گھوڑون سے اور ہلکے ہوگئے وہ اپنے کپڑون سے اور مل گئے غلام دلاوری
سب ایک مین اور جدا ہی اور نسب اپنا ظاہر کیا ہر قبیلہ اور گروہ نے اور جواب دیا ایک نے دوسرے کو ساتھ اشعار کے سرق بن مالک البلوی نے
بیان کیا ہے کہ قسم ہے خدا کی نہین دیکھا تھا مین نے شام کے قلعون کی لڑائی مین کوئی سخت اور زیادہ اس دن سے اور ہم تشبیہ دیتے تھے
لڑائی کی گردش کو ساتھ گردش چکی کے کہ جس ڈالی ہو اُس چیز کو جسپر وہ گھومتی ہے اور نکلے ہم اُنکی طرف ابتدا کی لڑائی مین اور پکارتے تھے
دلیران مین اور ریان بہیا اور بعض بعضون سے بعض کو اور طلب کرتے تھے وہ لوگ قلعہ کو ایسی جانب سے جسطرف راہ نہ تھی پس
جب ملے ہم قلعہ کی طرف لیا اُنکو پتھر نے ہر طرف سے اور چلایا اہل قلعہ نے اُنپر ڈھلا سیاں اور عرادات کو اور منجنیق ساتھی تیر بہت نزدیک زمین کے تھے
پس جلد ہی پھر ہم پشتون کی طرف اور دفع کرتے تھے بعض ہم مین سے بعض کو نہین جانتے تھے ہم کہ بچیگا کوئی شخص ہم مین کا اور واقع ہوئی
خواری واسطے مسلمانون کے اور تو ڈالا پتھرون نے ایک جماعت کثیر کو پس مار ڈالا بعض ہمارے لوگون کو اور سر توڑ ڈالے

بعض کے بیچ جو لوگ مارے گئے پتھرون سے بروز محاصرہ قلعہ حلب کے نام گنگئے یہ ہین عامر بن الاسلع الربعی اور مروان بن عبید الربعی اور مالک
بن حزعلی الربعی اور حسان بن حنظلۃ الربعی او سلیمان بن رفاع العامری او عطاء بن سالم الکلابی اور سراقۃ بن مسلم بن مجوف العدوی
اور عاصم بن قادح العدوی اور مرہ بن سفیان العدوی اور زید بن سیف العدوی اور سواد بن مالک العدوی اور سب وہ لوگ جو
اس دن مارے گئے انمین چار آدمی بنی ربیعہ سے اور ایک شخص اولاد عامر سے اور ایک بنی کلاب سے اور سات آدمی بنی عدی سے تھے سروق
بن مالک نے بیان کیا ہی کہ قسم خدا کی بعد اس سانحہ کے پرسون ہم ایک جماعت کو لنگڑا اور لولا دیکھتے تھے کوئی شخص پیر سے لنگڑا تھا اور کوئی
شخص ہاتھ سے لنجا تھا اور پہچانتے تھے ہم انکو حلب کی لڑائی مین پس اُسی وقت کھڑا کیا ابوعبیدہ بن الجراح نے اپنے نشان کو باہر
شہر کے اور پکار کر کہا مسلمانون سے کہ کیا ہو تم پر سے یا ترحمت کرے اللہ تمپر تا اینکہ یکجا ہو مسلمان گرد انکے اور کہا ابوعبیدہ
بن الجراح نے کہ ای لوگو لڑے تم انسے آج کے دن بحالت غفلت ورنا آزمودگی کے پس دفن کرو تم شہیدون کو اور باندھو تم خستگی
اُن لوگون کو جو زخمی ہوے ہین پس دوڑے مسلمان درانحالیکہ دفن کرتے تھے وہ شہدا کو اور خوش ہوے رومی بسبب شکست اُٹھانے مسلمانون کے
اور نازل ہونے سختی کے اُنپر پس کہا رومیون سے یوقنا نے کہ نہ پھرینگے مسلمان بجانب قلعہ کے اسکے بعد کبھی اور قسم ہو حق مسیح کی کہ
مکر اور فریب کرونگا مین انکے ساتھ پھر اُترونگا مین انکے لشکر کی طرف واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہی کہ جب لیا
یوقنا نے دو ہزار کو اپنے لوگون سے اور ایک رات کو حکم کیا انکو اُترنے کا پس اُترے وہ قلعہ سے اور دیکھا اُس جماعت کثیر نے بجانب لشکر
مسلمانان کے اور آگ روشن تھی لشکر کے کنارون مین پس گھومتا تھا گرد لشکر مسلمانون کے تا اینکہ دیکھا اُسنے ایک کنارہ انکے لشکر کو کہ
ٹھنڈی ہو گئی ہی آگ انکی اور اُس طرف مسلمان بادیہ مین کے مثل مراد اور بنی کعب اور علک کے تھے عبد اللہ بن صفوان العکی نے بیان کیا ہی کہ ہم
اُس رات مین ہتھیارون سے برہنہ و مطمئن اور بیدار تھے اپنے دشمن کی طرف سے بسبب اپنی کثرت کے اور غافل تھے نگہبان ہمارے پس نہین خبردار ہوے ہم
مگر رومیون کی آپس کی بول چال سے اور تحقیق ناگہان در آئے وہ ہمپر اور وہ پکارتے تھے اپنی زبان مین او ظاہر کیا تھا رومیون نے گرد اور غبار کو
اپنے بیچ مین اور ہم نہین سمجھتے تھے کہ وہ کیا کہتے ہین اور رکھا تھا انھون نے ہم مین تلوار کو پس تھا مرد گرامی ہم مین وہی شخص جو سوار ہوا
اپنے گھوڑے پر اور طلب کیا اُسنے نجات کو اپنی ذات کے واسطے اور وہ نہین جانتا تھا کہ کیونکر اور کہان سے آیا یہ سختی مین ڈالا گیا ہی اور کیونکر رہائی پاویگا
اور کس سمت کو متوجہ ہوگا اور واقع ہوا تھا حملہ مسلمانون کے لشکر مین اور لوگ پکارتے تھے النفیر النفیر یعنیا ورب الکعبۃ اور وہ دوڑتے تھے
بجانب خیمہ ابوعبیدہ بن الجراح کے اور پکار کر کہتے تھے کہ ای سردار آپڑا ہمپر یوقنا مع اپنے لشکر اور ہمراہیون کے پس اُسی وقت سوار ہوے
ابوعبیدہ بن الجراح مع لوگون کے اور گھومتے تھے وہ گرد لشکر کے اور جانا سردار رومی نے کہ عرب آپہنچے اور ملگئے اُسمین پس آواز دی
اور کہا اُسنے اپنے ساتھیون سے کہ جس کسی نے کوئی چیز لی ہو پس چھوڑ دیوے اُسکو اور طلب کرے نجات اپنی جان کے واسطے کہ عرب ہم تک
پہونچ گئے ہین عبد اللہ بن صفوان نے بیان کیا ہی کہ لیا انھون نے ہمارے لوگون سے ایک جماعت کثیر کو قریب پچاس آدمیون کے سوا انکے جو معرکہ کی
جگہ مین مارے گئے اور وہ ساٹھ آدمی تھے ہم مین سے اور اکثر انمین قوم حمیر سے تھے اور رومی حمایت کرتے تھے بعض انکے بعضون کی اور طلب کرتے تھے
قلعہ کو پس جب دیکھا خالد بن الولید نے اس حال کو حملہ کیا ساتھ اپنے گروہ کے پس لیا اُس جماعت سے قریب ایک سو مرد کو اور رکھا انمین تلوار کو

اور مار ڈالا انکو پس جب پہونچے ہمراہی یوقنا کے قلعہ مین کھولدیا اُسنے دروازہ قلعہ کا اور داخل کر لیا انکو پس جب ظاہر ہوئی صبح اور نمودار ہوا
آفتاب بلایا یوقنا نے اُن پچاس آدمیون کو جو گرفتار ہو گئے تھے مسلمانون سے اور مشکین اُنکی بندھی تھین پس نزدیک انکو ایسی جگہ سے کہ دیکھتے تھے اُنکی
طرف مسلمان اور سنتے تھے آوازین اُنکی اور وہ کہتے تھے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یہانتک کہ سب کے سب مار ڈالے گئے رضی اللہ عنہم جب دیکھا
ابو عبیدہ بن الجراح نے یہ حال منادی کرائی اپنے لشکر مین کہ قسم ہے اللہ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سردار ابو عبیدہ کی طرف سے
ہر مرد پر کہ نہ ہوا کرے اپنی نگہبانی کو دوسرے پر اور ہووے ہر مسلمان نگہبان اپنی جان کا اور نہ بھروسا کرے ایک دوسرے پر پس اختیار کیا قوم نے احتیاط
رومیون سے اور آمادہ ہوئے اُنکی لڑائی پر اور متوجہ ہوا یوقنا دوسرے مکر و فریب کی تدبیر مین واسطے مسلمانون کے جستجو کرتا تھا اُسنے کہ مسلمان اُسکا تعاقب کرنے کے لیے اپنے
علاوہ برین جاسوس اسکے دن رات اُنکو خبرین پہونچاتے تھے اور یہ جاسوس اُسکے عرب نصرہ تھے پس اُس حال مین کہ ایک دن یوقنا اپنے قلعہ مین تھا
اور گرد اُسکے بطارقہ اور عمالقہ اُسکے تھے اور تنگی اور سختی مین ڈالا تھا اُنکو محصور ہونے نے اور دشوار گذرتا تھا اُسپر یہ امر کہ شہر کے لوگ جس کسی
ایک کو اُسکے ہمراہیون سے دیکھتے اور پہچانتے تھے اُسکو پکڑ کر مسلمانون کے سپرد کرتے تھے پس یوقنا مشورہ کر رہا تھا اپنے ساتھیون سے اپنے کام اور اس
امر مین کہ دوبارہ کیونکر اور کیا فریب اور مکر مسلمانون کے ساتھ کرنا چاہیے کہ دفعۃً آیا اُسکے پاس ایک جاسوس اُسکا پس کہا اُسنے کہ اے بطریق اگر تجھکو
عرب کے ساتھ مکر و فریب کرنا منظور ہے تو اسوقت ممکن ہے پس کہا یوقنا نے کہ یہ بات کیونکر ہے اور تجھکو کیا حال معلوم ہوا اُسنے کہا کہ اہل عرب
کے واسطے رسد کے پہونچانے والے لوگ ہین کہ نکلے اور گئے ہین عرب کے بیچ جنگل کے اور مصالحہ کیا ہے وہان کے لوگون سے واسطے رسد اور انتظام
عرب کا انھین لوگون سے متعلق ہے اور دیکھا ہے مین نے اُنکے باربردارون اور خچرون اور جانورون کو اور اُنکے ساتھ ایک گروہ عرب کا ہے جو پہنے ہوئے اونی
پوستین پہنے ہین اور اُنکے ہاتھون مین نیزے اور کچھ زنبیرے ہین اور وہ گئے ہین بجانب جنگل کے بطلب رسد کے اور وہ تھوڑے آدمی ہین
پس جب سنا یوقنا نے یہ حال اپنے جاسوس سے مقرر کیا اُسنے اکہتر سوار کو اپنے رؤسائے قوم سے اور کہا اُسنے کہ دستگیر کرو تم اپنے سامان کو
پس قسم ہے حق مسیح علیہ السلام کی کہ تنگی مین ڈالونگا اور بند کر دونگا مین عرب کی راہون کو پس جب آئی تاریکی رات کی کھولا اُنکے واسطے
پوشیدہ دروازے کو اور روانہ کیا اور جاسوس اُنکے آگے تھا یہانتک کہ لے آئے وہ راہ پر اور چلے جاتے تھے رات کی تاریکی مین پس وہ اسی
حال مین تھے کہ ملا اُنکو ایک چرواہا اور اُسکے ساتھ ایک گلہ گائے بیل کا تھا جسکو وہ کسی شہر مین بعجلت لیے جاتا تھا پس جب دیکھا اُنھون نے
چرواہے کو جلدی گئے اُسکی طرف اور کہا اُس سے کہ آیا تجھکو کسی عرب کا حال معلوم ہے اُسنے کہا ہان عرب گئے ہین اسوقت کہ آفتاب زرد ہو گیا تھا اور وہ
قریب ایک سو کے ہین تیز رو گھوڑون پر اور اُنکے ساتھ اونٹ اور خچر اور جانور ہین بہ ارادہ لانے رسد کے اس جنگل سے پس کہا اُس سے
کہ تو مع ان جانورون کے کیونکر اُنکے ہاتھ سے بچ رہا اُسنے کہا کہ اس جنگل کے لوگ عرب کی صلح مین داخل ہین پس اسی وجہ سے ہملوگ اُنسے
نہین ڈرتے ہین پس کہا اُس شخص نے جو پیشرو اُن اکہتر سوار کا تھا کہ جانا ہمنے حال صلح اس جنگل کے لوگون کا جس سے ہم بیخبر تھے پس
حکم کرینگے مسیح تمھارے اس معاملہ رسد رسانی اور قوت دہی عرب مین پس آگاہ کر تو مجھکو کہ کس راہ سے عرب گئے ہین اُسنے ہاتھ کے اشارے سے
بتلایا اور کہا کہ اس راہ سے پورب کو گئے ہین پس روانہ ہوا وہ بطریق مع اپنے ساتھیون کے اور نہین متعرض ہوا وہ چرواہے سے یہانتک کہ
صبح کے قریب پہونچ گئے مسلمانون کے نزدیک اور مسلمانون پر ایک شخص سردار تھے جنکا نام مناوش بن ضحاک الطائی تھا پس جب دیکھا مناوش نے

گروہ رومیون کو اپنی طرف آتے ہوئے متوجہ ہوئے وہ بجانب مسلمانونکے اور کہا انسے کہ ای اولاد زنان عرب کے یہ ایک بطریق بطارقہ رومتہ
ہمارے سامنے آیا ہے پس کرو تم جہاد کو اور صبر کرو سختی پر تاکہ پہونچو تم بہشت کو پھر حملہ کیا مسلمانونے رومیون پر پس آیا امیر دشمن ساتھ اپنے گروہ اور
لوگونکے پس شہادت کی مسلمانون نے انپر اور بہت سخت لڑائی لڑے اور مارے گئے مناوش بن ضحاک اور غیلان بن یاسر اور غطریف بن ثابت اور
نفیع بن عاصم اور کہلان بن مرہ اور مطر بن حمید اور یاسر بن عوف اور بشیر بن سراقہ اور شبیب بن الاشلع اور منہال بن الیشکر اور نجام بن عقیل
اور مسیب بن نافع اور حنظلہ بن ماجد اور مناوش بن شلیط اور ربیعہ بن فانع اور مرہ بن ماہر اور نوفل بن عدی اور عطا بن یاسر اور
عقال بن جابر اور سالم بن حارث اور فضل بن ثابت اور اقرع بن فارع اور سعید بن عامر اور مسیب بن قیم طے سے تھے اور منجملہ ایک سو کے تیس آدمی
مارے گئے اور باقی بھاگ گئے رومی جانور وغیرہ لادنیکے جو مسلمانون کے ساتھ تھے اور پھیرے مسلمان بحالت شکست اٹھانے کے پس اسی وقت
متوجہ ہوا بطریق اپنے ہمراہیون کی طرف اور کہا انسے اگر ارادہ تم پیچھون کو اونکے ہے اور مار ڈالو انکو سیرون کی نوکون سے اور سے لو ان
جانورون کو خبیر رسد ہے اور چلو پہاڑ پر اور پوشیدہ رہو کہ ٹھہر و بیابان عرب کی آنکھون سے اور اسی وقت آوینگے پیچھے گروہ عرب کے مثل
بیس سختی ڈالینگے پیچھے تا آنکہ جب تاریکی رات کی ہوگی چلینگے ہم قلعہ کو اور بیٹھے رہو جاوینگے پس اسی وقت قصد کیا رومیون نے اونٹون کی طرف
اور گرا دیا اس چیز کو جو اونکے پشتون پر تھی اور نیزے مارے انکے سینون پر اور لیا ان جانورون کو خبیر رسد تھی اور پھیرے بجانب پہاڑ کے ایک
کنارون میں جو پہاڑ پر تھا پس ٹھہرے وہ تمام دن راہ الیہ امید کرتے تھے رات کی تاکہ پھر جاوین بجانب قلعہ کے اور مقرر کیا اپنے واسطے نگاہبان کو
نگاہبانی کرتے تھے انکی عرب سے یعقوب بن صباح الطائی نے بیان کیا ہے کہ میں اوس مسلمانونکے گروہ میں تھا جبکہ مارے گئے مناوش بچا پیچھے
اور ہم لوگ تھوڑے تھے اور اپنے سختی میں قریب الا تھا ہلاکی گروہ رومیونکے پس جب دیکھا ہمنے انکی کثرت اور شدت لڑائی کو ساتھ قلت اپنی تعداد
بھاگ گئے اپنے پیچھے کو پس آئے ہم مسلمانون کے لشکر میں اور گروہ ساتھی ہمارے پیچھے پھیرے تھے پس پوچھا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور کہا کہ
تمہارے پیچھے کیا حال ہے ہمنے کہا کہ ہمارے پیچھے لڑائی سے وسط ہوا بچ گئے قسم ہے خدا کی مناوش اور مارے گئے انکے ساتھ جو لوگ شمار میں تھے
اور زیادہ سے اور لے لیا گیا ہمارے ساتھ کا غلہ اور جانور ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کس شخص نے تمپر یہ سختی ڈالی ہے حالانکہ محاصرہ میں قلعہ کے
اللہ تعالے نے رومیون کو پس کوئی انمین کا قدرت نکلنے کی نہین رکھتا ہے مسلمانونے کہا کہ ہم نہین جانتے ہین سوائے اسکے کہ دیکھا ہمنے ایک
بڑے بطریق کو کہ آیا وہ ہمارے سامنے اچھے سامان اور لشکر کثیر مستعد پکارتے کہ نہین جانتے ہم تعداد انکی اور نہین جانتے ہم کہ وہ کہان سے آئے
پس ناگہان در آئے وہ ہمپر اور ہم چلے جاتے تھے پس مارے گئے سردار ہمارے اور مار ڈالا انھون نے ہمارے لوگون کو اور لے لیا انھون نے جو کچھ ہمارے ساتھ
جانورون اور غلہ سے تھا پس جب سُنا ابو عبیدہ بن الجراح نے یہ حال بلایا خالد رض بن الولید کو اور کہا ان سے کہ ای ابا سلیمان تمھین سے یہ کام ہوگا
اور تمھین باسامان ہو ایسے کامون کے واسطے اور میں اعتماد رکھتا ہون اللہ تعالے پر اور تمپر با ایہمہ میں طلب بہتری کی کرتا ہون اللہ تعالے سے
سب کامون میں تو تم اپنے ساتھ مسلمانونکو لو جسقدر چاہو اور روانہ ہو تاکہ پہونچو تم سانحہ کی جگہ پر پیچھا کرو تم نشان قدم ان لوگون کا خصوصاً ان
جانورون لوگون کو جو اوطاء الیہ لیا ہے اور جانتے ہو کہ رومیون پر شاید یہ کہ جاؤ تم انپر اور لے لو بدلا مسلمانون کا اور جاؤ تم اے ابو سلیمان کہ میں نے مصالحہ کیا ہے
بعض لوگون سے اور میں تجھ سے امید کرتا ہون کہ تو ڈھونڈتا ہے کسی گروہ کو اور یہ کہ قوم نے فکر کیا ہو پس نگاہ میں رکھ انکے قتل کی راہ کو پس خبر کر

اور مدد ہو تم اللہ تعالی سے انکے مقابلہ مین روانہ ہو تم رحمت کرے اللہ تعالی تم پر پس چلے گئے خالد بن الولید بجانب اپنے خیمہ کے اور مسلح ہوئے اور
سوار ہوئے اپنے گھوڑے پر اور تنہا قصد کیا روانگی کا پس کہا انسے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ کہان جاتے ہو تم اے ابا سلیمان کہا انھون نے کہ جاتا ہون مین
اس کام کی طرف جسکا تمنے حکم کیا ہے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ لو تم اپنے ساتھ مسلمانون سے جنکو تم چاہو خالد بن الولید نے کہا کہ مین اکیلا جاؤنگا
اور نہین چاہتا ہون مین اپنے ساتھ کسی کو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ تم کیونکر تنہا جاؤگے حالانکہ تمھارے دشمن کی تعداد بہت ہے
خالد بن الولید نے کہا کہ وہ کسقدر ہونگے اور اگر ہونگے وہ ایکہزار پس مین اکیلا انکا مقابلہ کرونگا ساتھ اعانت اللہ تعالے کے ابو عبیدہ بن الجراح نے
کہا کہ بات یہی ہے لیکن لے لو تم اپنے ساتھ کچھ لوگ قوم طے سے جسمین ضرار بن الازور اور ربیعہ بن عامر ہون پس ایسا ہی کیا خالد بن الولید نے
اور روانہ ہوئے وہ مع اپنے ساتھیون کے تا اینکہ پہونچے معرکہ کی جگہون مین پس دیکھا انھون نے مردون کو کہ پڑے ہوئے ہین اور گرد انکے
جنگل کے لوگ ہین اور وہ روتے ہین بخوف اپنی جانون اور اولاد کے اور خیال مطالبہ کرنے اہل عرب کے انسے پس جب آئے خالد بن الولید
انکے پاس شور اور فریاد کی قوم نے انکے سامنے اور ڈالا اپنے تئین خالد بن الولید کے سامنے خالد بن الولید نے اپنے مترجم سے جو انکے ساتھ تھا
کہا کہ یہ لوگ کیا کہتے ہین مترجم نے کہا کہ یہ لوگ کہتے ہین کہ ہم تمھارے ساتھ نیکی خواہ ہین اور ہم تمھاری صلح مین ہین پس قسم طلب کی
خالد بن الولید نے انسے بعلی قتل مسلمین پر پس قسم کہائی انھون نے اصل امر پر خالد بن الولید نے کہا پس وہ کون شخص تھا جو آپڑا ہمارے
ساتھیون پر انھون نے کہا کہ ایک بطریق ہمراہی یوقنا کے جسکے ساتھ ایکہزار ہیں درشت ترین قوم یوقنا سے تھے یہ امر کیا ہے اور یوقنا کے
جاسوس تمھارے لشکر مین مقرر ہین پہونچاتے ہین اسکو خبر تمھاری خالد بن الولید نے کہا کہ وہ کس راہ سے گئے ہین انھون نے کہا کہ
یہی اونچی راہ اور دیکھا ہمنے انکو کہ طلب کرتے تھے پہاڑ کو پس کہا خالد بن الولید نے اپنے ہمراہیون سے کہ قوم نے جانا ہے اس امر کو کہ ہمارا لشکر ہمراہ
انکو تلاش کریگا پس تجاوز کیا ہے انھون نے ہماری راہ سے تاکہ ڈر آوے انپر راستہ پس پھر جاوین وہ بجانب اپنے قلعہ کے پھر کہا کہ دلیل کرو تم
ہمارا گاؤن کو پس ایسا ہی کیا انکے ہمراہیون نے اور خالد بن الولید انکے آگے تھے اور لے لیا ساتھ ایک کو معاہدین سے کہ راہ بتلاتا تھا وہ اور مسلمان انکے پیچھے
جاتے تھے یہانتک کہ آئے راہ پر کہا خالد بن الولید نے اہل معاہد سے کہ آیا سوا اس کے اور کوئی راہ بھی انکے قلعہ مین جانیکی ہے انھون نے کہا نہین
پوشیدہ ہو کر ٹھہرو تم پس بتحقیق فتحیاب ہوگے تم انپر پس اترے خالد بن الولید اور ہمراہی انکے جنگل مین اور وہ امید رکھتے تھے اور راہ دیکھتے تھے
بطریق کی پس جس وقت گذری تھوڑی رات تو اسی وقت دریافت کیا مسلمانون نے آواز گھوڑون کے سمون کی تاریکی مین اور بطریق آگے تھا اور
لشکر اسکے پیچھے تھا اور وہ چلا جاتا تھا اور دلیر کرتا تھا اور برانگیختہ کرتا تھا انکو چلنے مین پس اسی وقت نکلے خالد بن الولید گاڑھے سے اور ایک
بڑی آواز دی مثل شیر کے اور نکلے انپر اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمراہ خالد بن الولید کے پس نہین تھی خالد بن الولید کو خواستگاری
سوائے انکے بطریق پیشرو کی اور جانا خالد بن الولید نے کہ وہ یوقنا ہے اور سامنا کیا اسکا اور مارا اسپر ایک نیزا اور تلوار کہ ڈال دیا اسکو
مردہ پیچھے کے اور رکھا مسلمانون نے انمین تلوار کو اور ڈھونڈھتے اور تلاش کرتے تھے انکو اور وہ بھاگتے تھے پس نہین نجات پائی انمین سے کسی نے
اور لے لیے جانور انکے اور پھرے بجانب ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اور وہ نکل کر راہ دیکھتے تھے مسلمانون کے آنے کی پس جب قریب آئے
خالد بن الولید اور ہمراہی انکے اور تھے انکے ساتھ قیدی اور بہت کپڑے اور اسباب مقتولین کا پس کلمہ اور تکبیر کہی انھون نے اور جواب دیا انکو ابو عبیدہ

بن الجراح نے اور سب مسلمانون نے ساتھ کلمہ اور تکبیر کے اور رہے خالد بن الولید اور اُنکے ساتھ زیادہ تین سو سے قیدی اور بہت سے سے یا
کچھ کم مقتولین کے تھے پس عرض کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنپر اسلام کو پس انکار کیا اُنھون نے اور کہا کہ ہم تمکو اپنے عوض مین مال دینگے پس کہا خالد
بن الولید نے کہ بہتر ہے گردنین انکی مارنا سامنے اہل قلعہ کے تا کہ دیکھ لیوے دشمن خدا اور دشمن مسلمانون کو ضعف اور سستی ہو گی پس جب سنا ابو عبیدہ
بن الجراح نے یہ کلام خالد بن الولید کا حکم دیا اُنھون نے سب قیدیون کی گردنین مارنے کا پس ماری گئین گردنین انکی اور یہ قلعہ اور اہل اسکے اس امر کو
دیکھتے تھے پس جب ماری گئین گردنین انکی کہا خالد بن الولید نے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ ہم جانتے تھے کہ ہم قوم کو محاصرہ کیے ہین اور آج
وہ لوگ خلاف اسکے ہین کہ وہ امیدوار رہتے ہین ہماری غفلت کے اور انتظار کرتے ہین ہماری ناآزمودگی کی اور لے لیتے ہین ہمارے
اونٹون اور چارپایون کو اور بہتر یہ ہو کہ تم حکم کرو اپنے لوگون کو ایسا امر کہ رہو ہشیار اور بیدار رہنے کا اور نگہبانی کرو تم مشرکین سے اور تاکہ
نہ ممکن ہو انکو نکلنا انکے قلعہ سے اور تنگی مین ڈالو انکو جہانتک ہو سکے ہمت سے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ جزائے خیر دے تمکو اللہ تعالی اے ابا سلیمان
تمہارے مشورے مین ہے پس جب ہوا دوسرا دن نماز صبح کی پڑھائی ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانون کو اور متوجہ ہوے وہ نماز سے اپنے
ہمراہیون کی طرف اور بلایا عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق اور ضرار بن الازور اور سعید بن عمرو بن طفیل العدوی اور قیس بن ہبیرہ اور میسرہ بن مسروق کو
پس متفرق کر دیا انکو گرد قلعہ کے اور حکم کیا انکو لینے اور ضبط مین لانے راہون کا پس تھا پس ایسا ہی کیا اُنھون نے اور سختی کی اُنھون نے اسکے اوپر اور تنگی کی
تاانیکہ اگر اڑتی اُنکی طرف کوئی چڑیا تو شکار کر لیتے اُسکو اور طاقت کی قوم مسلمانون نے محاصرہ قلعہ پر پس جب طول ہوا زمانہ انکے گھیر لینے کا ہوئین کچھ
اور بیقرار ہوے ابو عبیدہ بن الجراح بسبب طول مقام کے حکم کیا لوگون کو کوچ کرنے کا اور ارادہ کیا دور ہٹنے کا اُنسے اور قلعہ سے تاانیکہ پاوین
اُنسے کسی غفلت کو کہ غنیمت جانین وہ اُسکو یا موقع ایسی جست کرنے کو کہ پہونچین بجانب قلعہ کے پس دور ہو گئے وہ قلعہ سے کئی میل اور وہ جانتے تھے
کسی مکر اور فریب کو کہ پہونچین اُسکے سبب سے قلعہ تک اور نہ تھا نہین اترتا تھا قلعہ سے اور نہین کھولتا تھا اسکے دروازے کو اور ابو عبیدہ
بن الجراح کو یہ امر بہت ناگوار اور زبون معلوم ہوا اور آئے وہ خالد بن الولید کے پاس اور کہا اُنسے کہ اے ابا سلیمان مین گمان کرتا ہون اس امر کا کہ
جاسوس دشمن خدا کے پہونچاتے ہین خبر اسکو اور ڈرتے ہین اُسکو ہم سے اور مین تمکو قسم دیتا ہون اے ابا سلیمان اس امر کی کہ ہو تم ہمارے لشکر مین
اور آزمایش کرو تم لوگون کے کام کی پس شاید دریافت ہو تم دشمنان خدا کے جاسوسون پر پس سوار ہوے خالد بن الولید اور حکم کیا لوگون کو گشت
کرنے کا لشکر مین اور وہ بذات خود اُنکے ساتھ تھے اور حکم کیا انکو اس امر کا کہ قبضہ کر لیوین وہ ہر اُس شخص پر جسکو وہ نہ پہچانتے ہون
پس اسی حال مین کہ خالد بن الولید گشت کر رہے تھے کہ دفعتہً دیکھا اُنھون نے ایک مرد کو عرب سے اور اُسکے سامنے ایک قسم کا عمل تھا جسکو وہ
الٹا پلٹا کرتا تھا پس خالد بن الولید اسکو دیکھتے تھے اور انکار کرتے تھے اُسکی شناسائی مین پس متوجہ ہوے اسکی طرف اور سلام کیا اُسپر اور کہا
اُسسے کہ اے برادر عربی تو کس عرب سے ہے اُسنے کہا کہ مین ایک دہون مین سے خالد بن الولید نے کہا کہ تو کس قبیلہ سے ہے پس ارادہ کیا تھا اُسنے بیان
کرنے کا اپنے کو غیر قبیلہ اپنے سے پس جاری کیا اللہ تعالی نے امر حق کو اُسکی زبان پر اور کہا اُسنے کہ مین قوم غسان سے ہون پس جب سنا خالد بن الولید نے کلام اُسکا
قبضہ کر لیا اُسپر اور کہا اُسسے کہ اے دشمن خدا تو عرب متنصرہ سے ہے اور تو دشمن کا جاسوس ہے اُسنے کہا کہ مین نصرانی نہین ہون مین مسلمان ہون پس متوجہ ہوے
خالد بن الولید اُسکو پکڑ کر بجانب ابو عبیدہ بن الجراح کے اور کہا اُسنے کہ اے سردار تحقیق متعجب کیا ہے مجھکو اس شخص کے کام نے اسواسطے کہ مین نے اسکو

سنو کہ اس مین کہ اور کبھی نہین دیکھا ہی اور یہ کہتا ہی کہ مین قوم غسان سے ہون اور بیشک وہ عبادت کنندگان صلیب سے ہی ابو عبیدہ رض بن الجراح نے کہا کہ
ای ابا سلیمان آزمایش کرو تم اس شخص کی خالد رض بن الولید نے کہا کہ مین کیونکر اسکی آزمایش کرون ابو عبیدہ رض بن الجراح نے کہا کہ آزمایش کرو اسکی
ساتھ قرآن اور نماز کے پس اگر جواب صحیح دیوے تمکو تو سچا ہی ورنہ عرب متنصرہ سے ہی خالد رض بن الولید نے اس سے کہا کہ ای برادر عربی اٹھ کھڑا ہو اور
دو رکعت نماز کی پڑھ اور پڑھ تو انمین قرآن شریف کو بہ آواز بلند پس جانا اس شخص نے کہ کیونکر ادا کیا پڑھے پس کہا خالد بن الولید نے اس سے کہ تو
قسم ہی خدا کی جاسوس ہی پھر پوچھا اسکے حال کو پس اقرار کیا اور کہا اسنے کہ مین جاسوس ہون تم پر پس کہا خالد رض بن الولید نے کہ تو اکیلا ہی اسنے
کہا نہین بلکہ ہم تین شخص ہین کہ مین ایک انمین کا ہون اور دو شخص پھر گئے ہین بجانب قلعہ کے تاکہ تمھاری خبر پہونچا دین … اور مین
ٹھہر گیا تھا واسطے دیکھنے اس امر کے جو … تو ان کے پیچھے تم مین واقع ہوا ابو عبیدہ رض بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا آگاہ کر تو
مجھکو کہ وہ دونو کامسون مارے جاتے یا اسلام قبول کرتے سے کون کام مجھکو دوست تر ہی کہ سوای اسکے قتل کام تیرے واسطے نہین ہی غسانی نے کہا کہ
مین مسلمان ہوتا ہون اور گواہی دیتا ہون اس امر کی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس رجوع کیا ابو عبیدہ رض بن الجراح نے بجانب حلب کے اور برابر
چار یا پانچ مہینے گھیرے رہے وہ قلعہ کو اس حال سے کہ نہین گذرتا تھا اوپر کوئی دن مگر یہ گر پڑتے تھے مسلمان رنج اور شدت مین اور دیر کی
ابو عبیدہ رض بن الجراح نے خط لکھنے مین امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو پس لکھا حضرت عمر رض نے ایک خط بنام ابو عبیدہ بن الجراح کے
اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ عمر الی عاملہ بالشام ابی عبیدہ سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم یا ابا عبیدہ لو علمت ما یصیبنی بابطاء کتابک عنی وانقطاع خبرک بکثرۃ متعلقی وضنی جسدی علی اخوانی المسلمین وجالی اللیل والنہار الا قلبی
عندکم ومعکم قائم بابینکم خیولا رسول فان عقلی طائر وفکری وکانک لا تکتب الی بالفتح والغنیمۃ والسلم یا ابا عبیدہ … نائبا عنکم فانی … لکم القلق
علیکم القلق المراۃ الجنۃ علی ولدہا فاذا قرات کتابی ہذا فکن للاسلام والمسلمین عضدا والسلام علیک وعلی من معک من المسلمین ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ اور روانہ کیا خط کو بجانب ابو عبیدہ رض بن الجراح کے پس جب پہونچا خط انکے پاس پڑھا اسکو آہستہ پھر پڑھکر سنایا مسلمانون کو
بلند آواز سے پھر کہا کہ ای گروہ مسلمانون کی ہرگاہ امیر المومنین رض تمھارے واسطے دعا کرتے ہین اور تمھارے کام سے راضی ہین پس تحقیق اللہ تعالے
اور بزرگ مدد کریگا تمھاری تمھارے دشمنون پر پھر لکھا جواب خط کا اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم لعبد اللہ امیر المومنین عمر بن الخطاب
من عاملہ بالشام ابی عبیدہ سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تسلیما کثیرا کثیرا
واعلم یا امیر المومنین ان اللہ عز وجل ولہ الحمد قد فتح علی ایدینا قنسرین وقد شننا الغارۃ علی العواصم وقد فتح المدینۃ حلب بجا وقلعہ
عصی من فی قلعتہا وہم خلق کثیر مع بطریقہم یوقنا وقد کادنا مرارا وقتل منا رجالا رزقہم اللہ الشہادۃ علی یدہ پھر لکھا نام مقتولین کا
اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے واللہ من ورائہ بالمرصاد وقد اردت الرحیل عن محاصرۃ الی البلاد التی مابین
انطاکیہ وحلب وانا منتظر جوابک والسلام علیک وعلی من معک من المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور لپیٹا خط اور مہر کی اوپر اور بھیجا اسکو دو
شخصون کے ساتھ اپنے ساتھیون سے ایک انمین سے عبد اللہ بن قرط الیمانی اور دوسرے سعد بن حیان الیشکری … تھے پس
روانہ ہوے وہ دونون … حلب چلتے تھے دن اور رات کو اور لی انھون نے راہ حقیقت کی اور کوشش کی انھون نے

چلنے مین یہانتک کہ قطع کیا اُنھون نے ارض حجاز کو یا مکہ تک اور یہ مقامات قلعہ عرب کے تھے نزدیک تبوک کے پس جب پہونچے
دونون وہان سامنے آیا انکے ایک سوار گھوڑے پر اور وہ زرہ پہنے تھا اور خود اسکا چمکتا تھا آفتاب کی روشنی مین لٹکائے ہوئے تھا
رکاب مین اپنے نیزے کو گویا وہ نکلا تھا اپنے دشمن کے مقابلہ مین پایا جاتا تھا کسی لڑائی پر پس جب دیکھا اسنے ان دونون کو قصد کیا انکی طرف کا
پس کہا عبداللہ بن قرط نے جعدہ بن جبیران سے کہ سختی ہو تمھارے دشمن پر آیا نہین دیکھتے ہو تم اس سوار کو کہ سامنے آیا ہے
ہمارا ایسی جگہ اور ایسے حال مین جعدہ بن جبیران نے کہا کہ شہسواران عرب اور انکے لوگون کو ڈرانا چاہیے
اور نہین ہم اس شہر مین کوئی ایسا شخص جو صاحب خیمہ اور خرگاہ ہو مگر یہ کہ وہ ہمارے ساتھ ہے شریعت محمد بن عبداللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین پس جب قریب ہوا وہ سوار ان دونون سے سلام کیا اُسنے انپر اور کہا کہ تم دونون کون شخص ہو
اور کہان سے آتے ہو اور کہان جاتے ہو اُن دونون نے کہا کہ ہم بھیجے ہوئے سردار ابو عبیدہؓ بن الجراح کے ہین بجانب
امیر المومنین عمر بن الخطاب کے پس تم کون شخص ہو اُسنے کہا کہ مین ہلال بن زید الطائی ہون پس کہا دونون نے کہ کیا سبب ہے
جو ہم تمہین ساز و سامان لڑائی کا دیکھتے ہین ہلال نے کہا کہ مین جاتا ہون ساتھ ایک گروہ اپنی قوم اور ایک جماعت اپنے
ہمراہیون کے بجانب شام کے واسطے جہاد کے بسبب آنے خط امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ہمارے نام پر پس جب دیکھا مین نے
تم دونون کو جنگل کے بیچ سے آیا مین تمھاری طرف کو تاکہ دریافت کرون مین کہ تم کون ہو اور تمھارا ارادہ کیا ہے اور میرے ساتھی میرے
پیچھے آتے ہین پھر سلام کیا اور روان کیا اُن دونون نے اپنے اونٹون کو اور روانہ ہوے اور اُسی وقت دکھائی دیے گرد و اونٹ آگے ہوے
اور چلے ہلال بن زید اور جا ملے اپنے ساتھیون مین اور آگاہ کیا انکو حال دونون صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس خوش ہوئی
قوم اس حال سے اور روانہ ہوے بارادہ شام کے اور عبداللہ بن قرط اور جعدہ بن جبیران پہونچے مدینہ طیبہ مین اور داخل ہوے مسجد شریف
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور سلام کیا حضرت عمر اور مسلمانون پر اور دیا خط حضرت عمرؓ کو پس جب پڑھا انھون نے خط کو خوش ہوے
اور بلند کیا دونون ہاتھون کو طرف آسمان کے اور کہا اللھم اکف المسلمین شرہ و شر کل ذی شر پھر حکم کیا منادی کو کہ پکار دیوے لوگون مین
الصلوۃ جامعۃ پس جب اکٹھا ہوے لوگ پڑھ کر سنایا انکو حضرت عمر نے خط ابو عبیدہ بن الجراح کا پس نہین پڑھ چکے تھے خط کو تا انکے آگے
اُنکے پاس کچھ لوگ حضر موت اور کچھ لوگ یمن کے رہان اور سبا اور مارب سے درانحالیکہ درخواست کرتے تھے وہ حضرت
عمرؓ سے اپنے روانہ کرنے کی بجانب شام کے حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ تم کتنے آدمی ہو برکت دیوے اللہ تعالی تم مین انھون نے کہا کہ ہم سب
قریب چار سو سوار کے ہین اور تین سو اونٹنیان ہین کہ انپر دو دو آدمی سوار ہین اور کچھ لوگ ہمارے ساتھ پیدل ہین جنکے پاس سواری نہین ہے
پس اگر منگا دیوین امیر المومنین سواریون کو تو سوار کر لیوین ہم اپنے لوگون کو تاکہ پہونچ جاوین ہم اپنے دشمنون تک پس کہا اُنسے
حضرت عمر نے کہ وہ کتنے لوگ ہین انھون نے کہا کہ ایک سو چالیس ہین حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ عرب ہین یا غلام انھون نے کہا کہ عرب ہین
اور غلام بھی ہین جنکے مالکون نے اجازت دی ہے انکو جہاد اور روانگی مین بجانب دشمن کے پس اُسی وقت بلایا حضرت عمرؓ نے عبداللہ
اپنے بیٹے کو اور کہا اُنسے کہ جاؤ مال صدقات کی طرف پس لاؤ تم قوم کے واسطے ستر سواریان تاکہ ایک کے پیچھے

ایک سوار ہو ویں یا پیر اور لادیوین اپنا سامان توشہ اور کہانے کا اُنکی پشتون پر پس جلدی کی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اور لائے نشانات
اور سپرد کیا اُن لوگون کو اور کہا اُنسے کہ تو تم رہ کو رحمت کرے اللہ تعالے تمپر بجانب اپنے بھائیون کے اور جلدی کرو تم بطرف لڑائی اپنے دشمن کے
پھر لکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط نام ابو عبیدہ بن الجراح کے اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد فقد ورد علی کتابک مع رسالک فسرنی
ما سمعت من الفتح والنصر علی اعدائکم ومن قتله الله من الشهداء وانا ماذکرت من النصر فاتک لی البلاد التی ما بین حلب وانطاکیه فکلا القعود من
فیها فانه ایرانی انترک رجلا قد اخذت دیاره وملکت حریمه ثم ترحل عنه یبلغ الخبر الی جمیع النواحی انک لم تقدر علیه ولا وصلت الیه فیضعف
ذکرک ویعلو ذکره بما صنع ویطمع فیک من لم یطمع ویجری علیک اخبار الروم ومجمع من فی الشام ما قسمتم وما مستم ویرجع الیک جیوشهاد تکاتب
ثم کما فی امرک فایاک ان تبرح حتی یحکم الله وهو خیر الحاکمین فبث الخیل فی السهل وسعته واد فهم فی المضائق والجبال ومن المعرات
الی حدود الفرات ومن جاء بک منهم فاقبل صلحه ومن سالمک فسالمه والله خلیفتی علیک وعلی جمیع المسلمین قد نفذت کتابی هذا واهل شاقتیون
حتی اذهب لقسم الله تعالی ورغبتی الجهاد فی سبیل الله منهم عرب وموالی وفرسا ورجالة والمدد یاتیک متواترا انشاء الله تعالی
پھر لپیٹا خط اور مہر کی اُسپر اور دیا عبد اللہ بن قرط کو اور اُنکے ساتھ جعدہ بن حیران تھے اور قوم مسلمان کوشش کرتے تھے
اپنے چلنے میں اور سواے اسکے پوچھتے تھے وہ لوگ عبد اللہ بن قرط اور اُنکے ساتھی سے حال بلاد شام اور فتح ہونے شہرون اور لڑائی
رومیون کا تا اُنکو پوچھا اُنھون نے حال تھا مگا مسلمانون کا اور یہ کہ لشکر اُنکا کہان ہے پس کہا اُنسے عبد اللہ بن قرط نے کہ سب مسلمان
مع سردار اُنکے قلعۂ حلب کو گھیرے ہوے ہین اور اُسمین ایک شخص مغرور روم سے ہے اور اُسکے ساتھ گبران ہمراہی اُسکے مین
کہ پناہ لی ہے اُنسے اپنے اُس قلعہ مین مسلمانون نے کہا کہ اے ابن قرط کیا سبب ہے کہ وہ مسلمانون کے ساتھ مصالحہ نہین کرتے ہین حالانکہ
اُنکے اور یا معتین نے عفا الحکیا ہے پس کہا عبد اللہ بن قرط نے اُنسے کہ اے گروہ عرب کے ہمنے نہین دیکھا ہے بعد لڑائی یرموک کے
کسی سردار کو بڑا اور اس شخص سے یعنی تحقیق مار ڈالا اُسنے لوگون کو اور زمین پر گرا دیا دلیرون کو اور وہ آپ تا ہے مسلمانون کے
اطراف لشکر پر وقت غفلت مسلمانون کے پس مار ڈالتا ہے اُنکے لوگون کو اور لوٹ لیتا ہے اُنکے اسباب کو اور پھر جاتا ہے اپنے قلعہ
کی طرف اور رہ کبھی اندھیری رات مین بطلب تلاش رسد لانے والون کے جاتا ہے پس جا پڑتا ہے اُنپر اور گرفتار کر لیتا ہے اُنکو اور
لے لیتا ہے سب جانور اور رسد اور توشہ اُنکا پھر پلٹ جاتا ہے اپنے قلعہ کو اور ہم لوگ نہین آگاہ ہوتے ہین اُسکے آنے جانے سے اور
سبب اُسکا یہ ہے کہ مسلمان اُسکے قلعہ کا محاصرہ کیے ہین اور اُس سے ڈرتے ہین راوی نے بیان کیا ہے کہ منجملہ ان لوگون کے
جو سنتے تھے کلام عبد اللہ بن قرط کا اور سمجھتے تھے گفتگو اُنکی ایک شخص غلام بنی طریف ملوک کندہ سے تھا جسکا نام دامس تھا اور
کنیت اُنکی ابو الہول تھی اور وہ مشہور اپنے نام اور کنیت سے تھے اور تھے وہ بہت سیاہ رنگ پست گردن گویا نخل ہوتے
درخت کے تھے اور جسوقت سوار ہوتے تھے اونچے گھوڑے پر خط کھینچتے تھے اپنے پیرون سے زمین پر اور تھے وہ
بڑے شہسوار اور بہادر تھے کہ مشہور ہو گیا تھا ذکر اُنکا اور بڑھ گیا تھا اور بلند ہو گیا تھا کام اور مرتبہ اُنکا بلاد کندہ اور
حضر موت اور جبل مہرہ اور ارض بحرین اور ڈر یا تھا اُنھون نے جنگل والون کو اور لوٹ لیا تھا مال آباد گانون کا اور

باہمہ نہین پاتے تھے اُنکو صیل گھوڑے اور رجال عرب جسوقت اُنکا ذکر اپنی مجلسون مین کرتے تھے تو تعجب کرتے تھے اُنکے دبدبہ اور
شجاعت سے پس جب سنا ومس ابو الہول نے ذکر یوقنا اور اُسکے کامون کا مسلمانون کے ساتھ قریب تھا کہ پارہ پارہ ہو جاوے
وہ غصہ اور خشم سے اور کہا اُنھون نے عبد اللہ بن قرط سے کہ خوش ہو اے برادر عرب پس قسم ہے خدا کی کہ آخر میں ایسی کوشش کرونگا یہان
تک کہ خوار اور ذلیل کریگا اللہ تعالیٰ اُسکو میرے ہاتھون پر پس جب سنا عبد اللہ بن قرط نے کلام ابو الہول کا دیکھا اُنکی طرف گوشہ چشم سے
براہ غصہ اور تکبر کے اور کہا کہ اے بیٹے عورت سیاہ رنگ کے ہر آئینہ خواہش کی ہے تو نے اپنے نفس سے ایسی امید کی کہ نہ پہنچیگا تم
اُسکو اور ایسی چیز کی نہ پاؤگے اُسکو افسوس ہے میسر آیا نہین سنا ہے تم نے کہ شہسواران مسلمین اور دلیران موحدین سب کے سب اُسکو
گھیرے ہین اور اُسکے ساتھیون سے لڑتے ہین و باوجود اسکے کوئی کچھ اُسکا نہین کر سکتا ہے تحقیق کر اور فریب کیا ہے اُسنے لوگون کو اور
اور غالب ہو گیا ہے زمین کے زبردستون پر پس جب سنا ومس ابو الہول نے یہ کلام عبد اللہ بن قرط کا خشمناک ہو گئے وہ اور کہا کہ
قسم ہے خدا کی کہ اگر نہوتی وہ چیز جو لازم ہے مجھپر تمھارے واسطے اخوت اسلام سے تو ہر آئینہ ابتدا کرتا مین تمھین سے پیشتر اُسکے پس احتیاط کرو
تم لوگون کے حقیر جاننے سے پس اگر تم دوست رکھتے ہو میرے پہچاننے کو پس پوچھو تم میرے حال کو ان لوگون سے جو موجود ہیں میرے
گھر والون سے اور اُس چیز کو جو گذر گئی ہے میرے کامون سے جنکے بیان کرنے سے حیران ہوتی ہین عقلین اور تنگی میں پڑتے ہین سینے کتنے لشکر درندے
مارا ہون مین اور کتنی جماعت کو متفرق کر دیا ہے مین نے اور کتنے گروہون کو ہلاک کر دیا ہے مین نے اور کتنی جگہ تاخت و تاراج کی ہے مین نے اور ڈرانے والی
جگہون مین مر گیا ہون مین اور بہت لوگون کو مار ڈالا ہے مین نے اور بہت مالون کو لوٹ لیا ہے مین نے اور بہت جنگلون کو قطع کیا ہے مین نے اور کسی نے
مجھسے عوض نہین پایا اور نہین پہچانا کسی نے میرے نشان قدم کا اور نہین ستم کیا مجھپر کسی ہمسایہ نے اور نہین لاحق ہوئی مجھکو کوئی ننگ و عار
اللہ کی عنایت سے کسی حملہ کرنے والے بہادر کی طرف سے پھر پھرا عبد اللہ بن قرط نے ابو الہول کو حالت خشم اور غصہ مین اور روانہ ہو وہ آگے لوگون کے
اور بعض قوم عرب نے عبد اللہ بن قرط سے کہا کہ اے برادر عربی نرم کرو تم اپنے نفس کو واسطے اسکے کہ تم قسم ہے خدا کی ایسے مرد سے کلام کرنے والے ہو
کہ وہ اُس سے نزدیک اور امر سخت اُسپر آسان ہو جاتا ہے اور تحقیق وہ شخص مضبوط ہے کہ نہین ڈراتے ہین اُسکو لوگ اور نہین خوف کرتے ہین
اُسکو دلیر اگر وہ لڑائی مین ہوتا ہے اپنے لڑائی کو پہونچتا ہے جس جگہ کو طلب کرتا ہے اور نہین چھوڑتا ہے اُسکو جو بھاگتا ہے پس کہا
عبد اللہ بن قرط نے کہ تم لوگون نے بہت طول دیا ہے تعریف اور صفت کو اور مین امید رکھتا ہون اس امر کی کہ کرے اللہ تعالیٰ
اپنے نزدیک بہتری کو اور کشود کار اپنے مسلمانون کے پھر کوشش کی پہونچنے میں یہانتک کہ آگئے وہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس
اور وہ اُترے تھے اہل قلعہ پر گھیرے ہوئے تھے یوقنا کو اور گھیر لیا تھا مسلمانون نے قلعہ کو ہر طرف سے پس جب قریب پہونچے سب قوم مسلمان
آراستہ ہو گئے وہ اور نکال لیا اُنھون نے اپنی تلوارون کو اور ظاہر کیا اپنے ہتھیارون کو اور بلند کیا اپنے نشانون کو اور تکبیر کہی سبھون نے اور
درود بھیجا اپنے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور جواب دیا لشکر نے ساتھ کلمہ اور تکبیر کے ہر طرف اور ہر جگہ سے اور استقبال کیا اُنکا ابو عبیدہ بن الجراح نے
اور سلام کیا اُنپر اور سلام کیا اُنھون نے ابو عبیدہ بن الجراح پر اور اُتری ہر قوم اپنے مکانون اور گروہون مین اور یوقنا کا حال یہ تھا کہ باوجود اسکے ہر رات کو
بھیجتا تھا مسلمانون کی طرف اپنے لوگون کو اور ڈالتا تھا اُنپر لڑائی کو اور بہت بھاگ رہین اُدھر تھا وہ مسلمانون سے دن کو اور نہین نکلتا تھا

پیشوا رگذرتا ہو اُنپر تاخت وتاراج کرنا ابو عبیدہ بن الجراح نے خالد بن الولید سے کہا کہ آیا سنا تمنے کلام سراقہ بن مرداس کا انکے فلان قصہ کے
باب مین پس کہا خالد بن الولید نے کہ نیک حال رکھے اللہ سردار کو وہ سچے ہین اپنے کلام مین اور تحقیق مین نے سنا ہے ذکر انکا اور آگاہ کیا گیا ہون مین
انکی شجاعت سے اور آگاہ کیا ہے مجھکو ایک مرد نے جسکا نام عمرو بن عنبر الحربی ہے اس امر سے کہ اس نے تاخت کی تھی انپر تنہا اور وہ کنارہ دریا کے
اور رہتے تھے اُس نے ایسا امر اور قریب کیا تھا قوم مہرہ پر کہ جنبش مین لائے تھے وہ اُنکو اور کرتے تا اینکہ تنہا لے لیا تھا تمام جلد کو اور جو کچھ اُس مین تھا
اور رحلہ مین ہزار آدمی قوم مہرہ کے تھے اور وہ اُس سے طلب کرتے تھے واسطے اپنے عوض لینے کے جو قوم پر تھا اور قوم ڈرتی تھی اُسسے اور اُسکی
برائیون اور سختی سے اور وہ چلے گئے تھے مع اپنے مال اور اولاد اور جانورون کے بجانب شہرون اور کنارون دریا کے بخوف اسکے کے اور وہ بہت
پوچھتے تھے انکے حال اور اخبار کو پس جب صحیح اور درست معلوم ہوا انکو اترنا قوم کا کنارے دریا پر پکارا اس نے اپنی قوم کو واسطے تاخت کرنے کے
قوم مہرہ پر پس گرانی کی قوم نے انپر اور نکلا انمین سے کوئی شخص اُس کے ساتھ اور حال یہ تھا کہ وہ اُس آگاہ تھے شہرون کی زمین ہموار اور پہاڑون
اور جنگل اور دریاؤن سے پس جب مایوس ہو وہ اس اپنی قوم سے آگے وہ اپنے خیمہ کی طرف اور اٹھا لیا اپنے پشتوارہ کو اپنے شانہ پر جب دیکھا
قوم کے لوگون نے غلامون وغیرہ سے اُس کو اس حیثیت سے کہ نکلے ہین وہ اپنے خیمہ سے اور پشتوارہ انکے سر پر ہے آئے کچھ لوگ قوم کے انکے پاس اور
کہا اُنہونے کہان تک جاؤ گے اے ابو الہول اور یہ کیا چیز ہے جسکو ہم تمہارے ساتھ دیکھتے ہین پس کہا ابا الہول نے انسے کہ مین ارادہ رکھتا ہون
تاخت کا بنی شعرا پر اور لینے عوض کا اور دور کرونگا مین اپنے سے عار و ننگ کو پس کہا اُنہونے گروہ کے بڈھے لوگون نے کہ ہمنے دیکھا ہے تجھے
زیادہ تر تعجب مین ڈالنے والی تمہاری رائے سے اور تم جانتے ہو اس امر کو کہ بنی شعرا اشتر مرد ہین ایسی شخص کا ارادہ کرتے تاخت کا انپر ہووے
وہ اپنے ساتھ کچھ لشکرون کو نہین سنا ہے ہمنے اس امر کو مگر تمسے اسوقت اور ہم جانتے ہین کہ تم جوذار کے پاس جاتے ہو اور جوذار لونڈی تھی
حساس کے حضار سے اور حضر موت کے ایک گانون مین رہتی تھی جسکا نام سفلہ تھا اور وہ اُسکو دوست رکھتے تھے اور جو کچھ پاتے تھے مال
اور اونٹ اور گھوڑے وغیرہ سے اُسکو دیتے تھے کہ نہین برا جانتے تھے اس مال کثیر کو اور اُسکے واسطے تھوڑے پر راضی نہین ہوتے تھے
اور رہتے تھے اُسکو بہت دینے سے پس گمان کیا قوم نے کہ وہ جوذار کے پاس جاتے ہین پس کہا اُنسے اُس نے کہ قسم ہے خدا کی جو تم گمان
کرتے ہو اور وہ جھوٹھ ہے اور قریب تر جانو گے تم کہ مین نہین کہتا ہون مگر امر حق کو اور قریب تر واقف ہو جاؤ گے تم اس حال سے
پس پھری قوم اور چھوڑا تنہا اُنکو اور روانہ ہوئے وہ اس بیابان تک کہ آئے چراگاہ قوم پر پس لی ایک اونٹنی انکے اونٹون سے اور
کوچ کیا اُسپر اور رکھ لیا اپنی تلوار اور ڈھال کو اپنے سامنے اور لپیٹ کر رکھ لیا اپنے پیچھے پشتوارہ کو پالان اونٹنی پر اور چلے وہ لیکن
اور رات تا اینکہ جسوقت ہوئی پچھلی رات پھیر اسواری کو بجانب بعض جنگل کے اور اترے وہان سے اور باندھا اسباب کو اور باندھی
اُنکی ٹانگ مین پھر چھوڑ دیا اُسکو اور وہ بندھی ہوئی چرتی تھی پھر چھپ بیٹھے وہ درمیان پتھرون کے اور تھے قریب قوم سے اور وہ
ڈرتے تھے اس امر کو کہ دیکھے انپر کوئی شخص پس جب گذر گیا انپر دن اُنکا اور آئی رات آگے وہ اپنی اونٹنی کے پاس پس
بٹھایا اُسکو اور رکھا اُسپر پالان وغیرہ کو اور سوار ہوئے اور چلے تا اینکہ جسوقت گذری کچھ تھوڑی رات دیکھا قوم کی
آگ روشن کو پس پھیرا اپنی اونٹنی کو بیابان تک کہ بلند ہوئی اونچی زمین پر جو بلند تھی قوم پر اور اُس زمین مین درخت طلح

اور کنارے کے تھے پس بٹھایا اپنی اونٹنی کو اور مضبوط باندھ دیا اُن درختون مین تاکہ نہ چرے وہ پس نہین آئی قوم آواز اُسکے چرنے اور
کف نکالنے کی پس جب باندھ دیا اُسکو گئے وہ بجانب اپنے پشتوارہ کے پس کھولا اُسکو اور نکالا اُسمین سے ازار دن کو اور لے لیا درختون کی شاخون کو
اور سیلتے تھے ہر لکڑی کو بقدر اپنے قد کے اور لاتے تھے لکڑی کو پس کھڑی کرتے تھے اُسکو اور مضبوط کرتے تھے اُسکو ساتھ پتھرون کے پھر ڈالتے تھے اُسپر
ازار کو اور ایسا ہی کرتے تھے تا اینکہ کھڑی کین چالیس لکڑیان درستی اُنکی ایک صف سامنے گھرون کے دروازون اور خیمون کے پھر لٹکایا اُنھون نے اپنی
تلوار اور ڈھال کو اور پہن لیا ایک ازار سرخ ارجوان کو پھر اُترے وہ بلندی سے جسمین متفرق کردیا تھا کپڑون کو لکڑیون پر اور قصد کیا
گروہ کا اور گھوڑے گرد اُنکے خیمون کے اور فکر کی اُنکے کام مین کہ کیونکر مکر اور حیلہ کرین اور رات بہت گئی تھی پھر دیر کی اور مہلت دی اُنکو آفتاب کے
نکلنے تک پھر روانہ ہوے بجانب ساحل کے اور تلوار اُنکی برہنہ اور سپر اُنکے ہاتھ مین تھی پس جب نزدیک ہوے اُنسے آواز دی اُنکو کہ نزدیک معالی
بلا کی تمھاری مین ابو الہول ہون پس تحقیق صبح کی تمنے ساتھ سختی کے اور بیسے گئے تم خشکی اور دریا کی طرف سے پھر پکارتے تھے کہ ای آل الطیف
ای آل کندہ پس جب پڑی آواز اُنکی قوم کے کانون مین بھول گئے اپنے تئین مرد اُنکے اور چلائین عورتین اُنکی اور نکل بھاگی قوم اُنکے
سامنے سے ہوکر گھوڑون پر بجانب پہاڑ کے اور دس اُنکے پیچھے تھے پس جب تنہا دیکھا قوم نے اُنکو شجاعت دلائی بعض نے بعض کو اور پھرے
اُنکی طرف درانحالیکہ وہ لڑتے تھے دس اور امید کی تھی اُنھین سبب اسکے کام کو تنہا دیکھا تھا اور اُنکے پیچھے اور کسی کو نہین دیکھا پس پے درپے طلب اُنکے
ہوے پس دس حملہ کرتے تھے اُنپر اور پیچھے پھرتے تھے اُنسے اور مار ڈالتے تھے ایک مرد کو بعد ایک مرد کے پس جب دیکھا قوم نے اُنکی شدت اور جوانمردی
اور سختی کو چاہا اُنھون نے کہ سبقت کرجاوین وہ دس پر بجانب بلند زمین کے تاکہ دراوین اُنپر اُنکے پیچھے سے پس جب دیکھا دس نے اُنکی طرف کہ نزدیک
ہوے ہین وہ اُن لکڑیون سے جنپر شلوارین اور کپڑے سکھے پڑے اس امر کو کہ دیکھیگی قوم اُنکی طرف پس اسید کرینگے اُنمین در وقفہ ہو جاوینگے
دس کے کر اور زیب پر پس پھرے ساتھ کوشش کے اُنکے سامنے تاکہ سبقت لیجاوین اُنپر پس کوشش کی تا اینکہ سبقت لیگئے اور ہوگئے آگے اُنکے
پھر آئے وہ لکڑیون کی طرف درانحالیکہ کلام کرتے تھے اُنسے گویا کہ وہ کلام کرتے تھے لوگون سے اور وہ کہتے تھے ای آل طریف ای آل کندہ
آگئی ہے تمپر قوم قصد کیا ہے تمھارا لوگون نے پس حملہ کرو تم اُنپر پس بڑھایا قوم نے اپنی نگاہون کو وقت آواز دینے دس کے اونچی زمین
کی طرف پس دیکھا ان لکڑیون کو جنپر کپڑے تھے اور نہین شک کی اُنھون نے اس امر مین کہ وہ مرد ہین پس شکست اُٹھائی اُنھون نے درانحالیکہ
پھرنے والے تھے بجانب دریا کے پس پکارتے تھے دس کہ ای قوم قسم دیتا ہون مین ہر مرد پر تمسے اس امر کی کہ نہ جدا ہووے اپنی جگہ سے اور نہ
اُترے اپنے مقام سے پس مین کفایت کرونگا تمھارے واسطے مشقت قوم کو پس پھری قوم مہرہ اپنی پشتون کی طرف دوڑتی ہوئی کسی نے
اپنے پیچھے سوار کرلیا تھا اپنی زوجہ کو اور کسی نے اپنے بیٹے کو اور کسی نے لے لیا تھا اسقدر اسباب اپنے گھر کا جسپر وہ قادر ہوسکا اور پھرے
ابو الہول بجانب گروہ کے پس نہین پایا اُنمین مگر غلامون اور لڑکون اور مردان زنان پیر کو پس حکم کیا دس نے غلامون کو نزدیک جانے
اور لینے اونٹون کا پس ایسا ہی کیا اُنھون نے اور رکھا اسباب کو اونٹون کی پشت پر پھر مشکین باندھین غلامون کی اور اُٹھا لیا جو کچھ
گروہ مین تھا اور روانہ ہوے بارادہ اپنی قوم کے پس جب آئے وہ راہ پر توقف کیا اور کچھ ٹھہرے اُن لوگون نے اور گذرے اور گئے شل ہوے
اور اُٹھا لیا شلوارون اور کپڑون کو پھر آملے لوگون مین اور روانہ ہوے یہانتک کہ پہونچے اپنی قوم کے گروہ مین پس تعجب کیا عرب نے اُنسے اور

اور قلعے کا دروازہ ہے پس جب فارغ ہوا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے یہ حال دامس کا خالد بن الولید سے سو متوجہ ہوئے سرقہ بن ابی الکندی کی
طرف اور کہا اُنسے کہ لاؤ تم میرے پاس اپنے غلام کو تاکہ دیکھوں میں اُنکو اور سنوں میں کلام اُنکا پس کچھ دیر نہیں ہوئی تھی کہ سرقہ لائے اُنکو پس کہا
ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ تم دامس ہو اُنھوں نے کہا ہان نیک حال رکھے اللہ تعالیٰ سردار کو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ میں نے عجیب و
غریب تمھارے حالات سُنے ہین اور قسم ہے خدا کی کہ لائق ان کاموں کے ہو واسطے کہ تم سخت ہو دلون سے اور جان تو اس امر کو کہ تم اور
تمھاری قوم لڑتی تھی زمین مصر میں بہت زمانے سے تم پہاڑوں اور قلعوں کو دریافت کر لیے تھے اور ڈالی تھی تمنے رات کو دشمن خدا پر
بڑی سختی کو پس نرمی کرو تم اپنے نفس کے ساتھ اور احتیاط رکھو اس طریق پر قیاس سے پس کہا دامس نے کہ نیک حال رکھے اللہ تعالیٰ سردار کو میں نے
تاخت کی ہے قوم بھرہ پر اور کئی مرتبہ لیا ہے میں نے اُنکے مالوں کو اور پہاڑ اُنکے بلند اور ڈھیلے اور پتھر والے ہین اور یہ پہاڑ نہیں
مضبوط اور باز رکھنے والا ہے ان پہاڑوں سے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ میں تمکو گراہی دیکھتا ہون پس آیا کہتا ہے تمھارا دل
تمسے اس قلعہ کے باب میں کچھ امر کو پس کہا اُنسے دامس نے کہ نیک حال رکھے اللہ تعالیٰ سردار کو جانو تم اس امر کو کہ جب میں آیا تھا تمھارے
ساتھ گروہ کے دیکھا تھا میں نے اثناء راہ میں ایک خواب کو کہ دلالت کرتا ہے وہ بہتری پر اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پس کہا اُنسے ابو عبیدہ بن الجراح نے
کہ کیا خواب تمنے دیکھا ہے دامس نے کہا کہ دیکھا میں نے کہ گویا میں چلنے والا ہوں بیچ نشان قدم کے زمین پر دوڑتا تھا میں کوشش کرنے والا بیچ
طلب اپنی قوم کے اور گویا میں جدا ہو گیا ہوں اُنسے وہ سبقت کر گئے ہین وہ مجھپر بجانب ایک تاخت کے جسکا ارادہ کیا ہے اُنھوں نے
ایک قوم پر پس اسی حال میں کہ میں کوشش کرتا تھا اپنے چلنے میں پہونچ گیا میں اُنکے پاس پس پایا میں نے قوم کو ٹھہرے ہوئے اور وہ
متحیر ہین نہ آگے بڑھتے ہین نہ پیچھے پھرتے ہین پس پکارا میں نے اُنکو اے قوم تمھارا کیا حال ہے اور کس چیز نے باز رکھا ہے تمکو چلنے سے
پس کہا اُنھوں نے کہ آیا نہیں دیکھتے ہو تم اس پہاڑ کو کہ کیونکر سامنے آگیا ہے ہمارے آخر اس راہ میں کہ نہیں ہے ہمارے واسطے اسمیں کوئی جگہ
گذرنے اور نکلنے کی پس کہا میں نے کہ رہو تم اپنی روش نرم پر آیا نہیں دیکھتے ہو تم اس شگاف کو اس پہاڑ میں پس کہا اُنھوں نے
افسوس ہے کہ نہیں راہ ہے اسمیں پس کہا میں نے کہ یہ کیونکر ہے اُنھوں نے کہا کہ اسمیں ایک بڑا اژدہا ہے کہ نہیں گذرتا ہے اسپر کوئی
مگر یہ کہ ہلاک کرتا ہے وہ اسی کو اور بہت مردوں اور دلیروں کو اسنے مار ڈالا اور گرا دیا ہے پس کہا میں نے کہ اے قوم کیوں
تم سب اُسپر ناگہان نہیں دوڑتے ہو پس کہا اُنھوں نے کہ ہم نہیں قدرت رکھتے ہین اس امر کی سو واسطے کہ آگ نکلتی ہے اُسکے سانس اور
دم لینے سے اور کوئی ہم میں طاقت واسطے اُسکے نہیں ہے پس کہا میں نے اُنسے کہ اے قوم تلاش کرو تم کسی راہ کو اُسکی پشت کے
پیچھے سے پس کہا اُنھوں نے کہ ہم نہیں قدرت رکھتے ہین اس امر کی بسبب بُرائی اُسکے ڈیل کے پس چھوڑا میں نے اُنکو اور
تلاش کیا میں نے اپنے واسطے کسی جگہ کو پس نہ پایا میں نے مگر ایک جگہ دشوار گذار اور تنگ کو پس در آیا میں اسمیں پس نہیں
مالک ہوا میں اُسکا مگر بعد مشقت کے پس برابر میں نرمی کرتا تھا اپنے کام میں تا آنکہ آیا میں بجانب اژدہے کے اُسکے
پیچھے سے پس مار ڈالا میں نے اُسکو پس قریب ہوئی مجھسے قوم میری اور تعجب کی اُنھوں نے میرے نشان قدم کی پس نہیں
پہونچے مجھ تک مگر بعد کوشش اور مشقت کے پس جب پہونچے وہ میرے پاس اور دیکھا اُنھوں نے اژدہے کو مارا ہوا پس چڑھے وہ پہاڑ پر اور دم

بے ڈرے ہیں اپنے دشمن سے بیدار ہوا مین اور ڈرتا تھا لیکن مین خوش تھا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ بہتر دیکھا تمنے اور
بہتر ہوگا اور اس مین اگر چاہا اللہ تعالی نے تعبیر تمہارے خواب کی خوشی ہے واسطے مسلمانون کے اور زیانکاری ہے واسطے دشمنون اسکے
پس کہا دامس نے کہ ای سردار یہ کیونکر ہے پھر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور پکار کر کہا اپنی بلند آواز سے اللہ اکبر
اللہ اکبر فتح اللہ و نصر دیا تا با نصر آگاہ ہو کہ جو شخص دور ہے پس نزدیک آوے وہ تا کہ سنے وہ اور جو شخص مجھسے نزدیک ہے پس سنے وہ
سو واسطے کہ بیچ بیان خواب اس کے عبرت ہے اسکو جو اعتبار کرے اور نصیحت ہے اسکو جو نصیحت قبول کرے پس آئے مسلمان دوڑتے
ہوئے انکی طرف بحالت خوشی کے اور سننے والے تھے انکے کلام کے پس جب یکجا ہوئے مسلمان اور آئے انکے پاس اٹھ کھڑے ہوئے ابو عبیدہ
بن الجراح اور حمد اور تعریف کی اللہ تعالی کی اور ذکر کیا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور درود بھیجا انپر پھر کہا کہ ای گروہ مسلمانون کے
تحقیق اللہ پاک و برتر نے کہ اسی کے واسطے خاص تعریف ہے وعدہ فرمایا ہمسے اپنی کتاب مین غلبہ کا ہمارے دشمنون پر اور
فتحیابی کا ہمارے مطلب مین اپنے نبی کی زبان سے اور اللہ تعالی اپنے وعدہ کو لیے انبیا ان سے خلاف نہین کرتا ہے اور مین نے یہ نذر کی ہے
کہ اگر فتح کریگا اللہ تعالی اس قلعہ کو میرے ہاتھ پر تو نیکی اور احسان کرونگا مین لوگون کے ساتھ جسقدر کہ استطاعت ہوگی مجھکو اور ایسا
گذرا ہے میرے دل مین اور در آیا ہے یہ امر کہ تحقیق ہم فتحیاب ہونگے اس قلعہ پر جو آئین ہے اگر چاہا اللہ تعالی نے اور سب قوت
اللہ برتر اور بزرگ کے سبب سے ہے راہ بتائی ہے مجھکو اس امر پر تعبیر خواب اس غلام نے پھر لیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے ہاتھ سے
اسکا ہاتھ دامس کا اور کہا اسنے رحمت کرے اللہ تعالے اسپر بیان کر دو تم اپنے بھائیون سے جو دیکھا ہے تمنے خواب مین پس اٹھ کھڑے ہوئے
دامس ابو الہول اور کہا کہ جانو تم اس امر کو کہ مین نے یہ باتین دیکھی ہین اور بیان کیا انسے تمام خواب اپنا دل سے آخر تک پس جب فارغ ہوئے
وہ خواب کے بیان سے متوجہ ہوئے مسلمان ابو عبیدہ بن الجراح کی طرف اور کہا انھون نے کہ ای سردار تحقیق سنا ہمنے قول اس کا
پس تعبیر اسکی کیا ہے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ جانو تم رحمت کرے اللہ تعالی تمپر اس امر کو کہ وہ پہاڑ جسکا انھون نے ذکر کیا ہے
کہ دیکھا اسکو بلند اور دشوار گذار پس وہ بیشک دین اور سنت ہمارے نبی صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کی ہے اور وہ اژدہا جسکو دیکھا انھون نے
اور ناگہان ڈر گئے وہ اسپر پس کوئی امر ہے کہ دوست رکھتا ہے اللہ تعالی اسکے ہونے کو انکے دونون ہاتھون پر کہ خوش ہونگے مسلمان
اسکے سبب سے راوی نے بیان کیا ہے کہ خوش ہوئے لوگ ساتھ تعبیر دینے ابو عبیدہ بن الجراح کے پھر کہا انھون نے کہ ای سردار
پس تم کس چیز کا حکم دیتے ہو انھون نے کہا کہ مین حکم دیتا ہون تمکو اللہ غالب اور بزرگ سے ڈرنے کا ہر حال پوشیدہ اور ظاہر مین
پھر اٹھانے سختی کا واسطے دشمنان خدا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے از روے رغبت اور صبر کے جاؤ تم اپنے اپنے مکانون کی
طرف نگاہبانی مین رکھے تمکو اللہ اور درست کرو تم اپنے سامان اور ہتھیار لڑائی کو کہ مین روانہ کرونگا تمکو کل صبح کو جانب بچانے
دشمنون کے مگر یہ کہ پیدا ہو جاوے میرے واسطے کوئی اور امر سوای اس تجویز کے ہو اسواسطے کہ مین نہین چھوڑتا ہون کوشش کرنے کو
رای زنی اور مشورہ کرنے مین ان لوگون سے جنپر اعتماد رکھتا ہون اپنے گروہ سے پس کہا مسلمانون نے کہ توفیق بہتری کی دیوے اللہ تعالی تمکو
رای کو ای سردار اور فتحیاب کرے تمکو تمہارے دشمنون پر وہ سننے والا دعا کا ہے پھر متفرق ہو گئے وہ سب لوگ اپنے قیامگاہون کی طرف اور مصروف ہوگئے

کام مین پس کوئی تیز کرتا تھا اپنی تلوار کو اور کوئی درست کرتا تھا اپنی کمان کو اور کوئی دیکھ بھال کرتا تھا اپنی زرہ کی اور تیار داری
کرتا تھا اپنے گھوڑے کی اور وہ باقی دن اور رات بھر برابر اسی کام مین وہ لوگ مصروف رہے پس جب صبح کی اُنھون نے بلایا ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے دامس کو اور کہا اُسنے کہ اے بندۂ خدا کوشش کرنے والے اس قلعہ کے باب مین تمھاری کیا رائے ہے اور کون حیلہ اور فریب تمھارے
نزدیک کارآمد ہے پس کہا دامس نے کہ قلعہ ایسا بلند اور استوار ہے کہ عاجز کرتا ہے گروہون کو اور باز رکھتا ہے آنے والے اور طلب کرنے والے کو نہ فائدہ کریگا اُسکے
لوگون مین محاصرہ کرنا اُنکا اور تنگی مین پڑینگے سینے اُنکے لڑائی سے سوائے اُسکے کہ مین نے ایک حیلہ اور فریب تجویز کیا ہے جسکو مین کرونگا اور مین
امید اُسکے پورے ہونے کی اوپر رکھتا ہون پس ہوگی اُس حیلہ مین ہلاکی اُنکی اور ملکیت مین آجاوینگے اللہ کے حکم سے زمین اور گھر اُنکے
پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ اے دامس کیا حیلہ اور فریب ہے پس کہا اُنھون نے کہ نیک حال رکھے اللہ تعالے سردار کو تم جانتے ہو اس امر کو کہ
بھید اور پوشیدہ بات کے مشہور اور رایگان کرنے مین بُرائی ہے اور جو شخص چھپاتا ہے اپنے بھید کو ہوتی ہے بہتری اور نیکوئی اُسکے ہاتھ مین
پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ تم کس امر کا مشورہ دیتے ہو اور وہ کیا چیز ہے جسپر تمکو اپنے کام مین اعتماد ہوگا دامس نے کہا کہ میری رائے ہے
کہ چلو تم مع اپنے لشکر اور سب اسباب کے اور اترو تم سامنے قلعہ کے تاکہ ظاہر ہو اُنپر تمھاری طرف سے ہیبت اور خواہش لڑائی کی
اور مین اُس حیلہ اور مکر کو کرونگا اور مین امید اُسکے پورے کرنے کی اللہ غالب اور بزرگ سے رکھتا ہون اگر چاہا اللہ تعالے نے
اور نہین ہوتی ہے قوت مگر بسبب اللہ برتر اور بزرگ کے اور حکم کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اپنے منادی کو کہ پکار دیوے
وہ لشکر مین حکم کوچ کا پس کوچ کیا مسلمانون نے اور اُترے وہ قلعہ کے نیچے اور کلمہ اور تکبیر کہا اُنھون نے اور ظاہر کیا اپنے ہتھیارون کو
اور ڈرایا دشمنان خدا کو پس بلند ہوئی اُنپر ایک جماعت روم کی اور دیکھا اُنھون نے مسلمانون کی جماعت کو پس خوفناک کیا اُنکو
اُس امر نے اور ڈالدیا اللہ تعالی نے دہشت کو اُنکے دلون مین یہانتک کہ گھبرائے اور مضطر ہوے وہ اپنے قلعہ مین اور گئے بعض اُنمین کے
بعض کے پاس اور مشورہ کرتے تھے آپس مین بعض قوم نے کہا کہ ہم اُنسے لڑینگے اور بعض نے کہا کہ ہم بیٹھ رہینگے اپنے قلعہ مین اسلیے
کہ وہ لوگ نہ قدرت پاوینگے ہمپر پس متفق ہوئی رائے اُنکی لڑائی پر قلعہ کے اوپر سے پس چڑھ گئے وہ برجون پر اور مارتے تھے
مسلمانون پر پتھر اور تیر دن کو اور ایک دن اور رات اسی طرح کرتے رہے پھر چھوڑ دیا لڑائی کو اور اقامت کی مسلمانون نے سامنے قلعہ کے
ستائیس دن اور باوجود اسکے دامس ابو الہول سب مکر اور فریب اُنکے ساتھ کرتے تھے مگر کچھ بُرائی اُنکو نہین پہونچائی پس بعد ستائیس دن کے آئے
دامس ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس اور کہا اُنسے کہ اے سردار مین نے کوشش اور فکر کی ہر تدبیر اور فریب کرنے مین دشمنان خدا کے
پس نہین پائی مین نے کوئی راہ فریب کی اور اب ایک امر مین سوچا ہون اور امید رکھتا ہون بسبب اُسکے اللہ سے فتحیابی اور
غلبہ کی اپنے دشمنون پر پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُسنے کیا تجویز کی ہے دامس نے کہا کہ ساتھ کرو تم میرے اپنے رؤسا قوم سے
تیس مردون کو اور حکم دو تم میری اطاعت اور چھوڑ دینے میرے خلاف اور اعتراض کرنے کا میرے حکم پر اور میرے کام اور میری رائے پر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے
کہا کہ قریب تر ایسا ہی کرونگا مین پھر ساتھ کیا اُنکے تیس مردون کو شہسواران مسلمین سے جب کہ حاضر ہوے وہ لوگ متوجہ ہوے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ
بن الجراح اور کہا اُنسے کہ اے گروہ مسلمانون کے مین نے سردار مقرر کیا دامس کو تمپر اور حکم دیتا ہون مین تمکو اُنکی اطاعت کرنے اور منظور کرنے اُنکے

حلم کا اور جانو تم رحمت کرے اللہ تعالی تمپر کہ مینے اسوجہ سے انکو تمپر سردار نہین کیا ہی کہ وہ بہتر ہین تمسے حسب اور نسب مین اور
نہ وہ بڑے سوار کار اور بہت لڑنے والے دشمنونسے عداوت کرنے والے ہین اور کوئی شخص تم مین کا اپنے دل مین یہ بات نکہے کہ مینے سردار کیا تمپر
ایک غلام کو از روے باخبر جاننے کے اور مین قسم خدا کہتا ہون کہ اگر کاروبار اس لشکر کا میرے سپرد ہوتا تو مین سب کے پہلے ساتھ تمہاری جماعت مین جاتا
اور مین اللہ تعالی سے امید اس امر کی رکھتا ہون کہ فتح کرے وہ تمہارے ہاتھون پر پس متوجہ ہوے وہ سب ابو عبیدہ بن الجراح کی طرف اور کہا انھون نے
کہ نہایت خوب کہا ہے اللہ تعالی نے سردار کو ہم لوگ کچھ شک اور شبہہ نہین رکھتے ہین تمہاری نسبت اپنی تعظیم کرنے اور پہچاننے مرتبون کے تمہارا کلام پہلے ہی
ہمارے دلون مین اثر کر گیا تھا اور اب ہم تمہارے مطیع اور تمہارے سامنے ہین اگر سردار کرو تم ہمپر کسی گروہ حبشہ بریدہ کو تو ہم تمہاری راے
اور تجویز سے باہر نہین ہونگے جبکہ جان لیا ہمنے کہ تم نہین چاہتے ہو مگر خیرخواہی مسلمین اور نگہبانی مسلمانون کی اور ہم مطیع حکم ہین اللہ
کے پھر تمہارے اور اس شخص کے جسکو تم سردار مقرر کرو ہمپر کسی طرح کے لوگون سے وہ ہو پس خوش ہوے ابو عبیدہ بن الجراح انکی گفتگو سے اور
اعتماد کیا انکے کلام پر اور دعاے جزاے خیر کی دی انکو اور شکریہ بیان کیا انکا اور کہا انھنے کہ جانو تم رحمت کرے اللہ تعالے تمپر کہ میرا دل
مجھسے یہ کہتا ہی کہ اللہ تعالے فتح کردیگا اس قلعہ کو اس شخص کے ہاتھ پر اسواسطے کہ یہ شخص باریک بین اور برا مبصر ہو پس روانہ ہو تم اسکے
ساتھ اور بھروسا اور اعتماد کرو تم اللہ تعالی پر اور تم لوگ جانتے ہو اس امر کو کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سردار مقرر فرمایا تھا
اپنے غلام کو روساے عرب مسلمین اور اشراف لوگون پر انکے قبیلہ سے پھر متوجہ ہوے ابو عبیدہ بن الجراح دامس کی طرف اور کہا انھنے
کہ اے دامس انکے سوا اب تم کس امر کو دوست رکھتے ہو پس کہا دامس نے کہ اسی وقت کوچ کر جاؤ تم مع اپنے لشکر کے اور ہو جاؤ پہلے ایک فرسخ کے
فاصلہ پر پس اترو تم مع اپنے ساتھیون کے وہان اور حکم دو اپنے ہمراہیون کو کم چلنے پھرنے اور چھپے رہنے کا جہانتک انسے ہوسکے اور مقرر ہین
تمہاری طرف سے ایسے دو مرد جنگی عادت نیک اور رہنے خیرخواہ مسلمانون پر اعتماد رکھتے ہو اور اخفا انکا تلاش کرتے رہین وہ ہمارے حالات
اور نشانون کو بدون اسکے کہ کوئی انسے آگاہ ہووے اور رہین وہ دونون بدون ہتھیار کے مگر خنجر انکے پاس ہون پس جسوقت کہ دیکھین وہ
دونون ہمارے غلبہ کو ہمارے دشمنون پر تو مین انسے یہ چاہتا ہون کہ جا ملین وہ تم مین اور خوشخبری پہونچا دین تمکو تاکہ آملو تم ہم مین
اگر چاہا اللہ تعالی نے اور رہین وہ دونون شخص جدا جدا اور نہ ٹھہرین وہ ایک جگہ مین کہ یہی بات انکے واسطے موجب بہتری
اور سلامتی کی ہوگی اور واللہ تعالی اعانت طلب کیا گیا ہی ہر حال مین پھر دامس متوجہ ہوے ان لوگون کی طرف جو انکے ساتھ تھے
اور خبیرہ وہ سردار تھے پس کہا انھنے چلو تم میرے ساتھ رحمت کرے اللہ تعالی تمپر تاکہ چھپے رہین ہم بعض جگہ اس پہاڑ مین جب تک کہ لوگ
پھیلنے والے ہون واسطے کوچ کے اور سامنے ہون اور دیکھین رومی انکے کوچ کرنے کو سو اسواسطے کہ نہو سکیگا ہمسے تلاش کرنا
کسی جگہ پوشیدہ ہونے کا جسوقت بلند ہونگے اور دیکھینگے رومی اپنے قلعہ سے اور رہے ہر شخص کے پاس سواے تلوار اور ڈھال کے
اور کمان ساتھ نہو پس ایسا ہی کیا لوگون نے جب پورا ہو گیا اور مسلح ہوگئے وہ لوگ دامس کے سامنے اٹھ کھڑے ہوے دامس اور رکھا اپنی رہ کو اور لگا لیا
اپنے خنجر کو کمر کے نیچے اور رکھ لیا اپنے توشہ دان کو اور چلے انکو ساتھ لیکر تا انکہ جب چھپ گئے وہ انھون نے لشکر کو چھپاتے تھے اپنے تئین اور
چلتے تھے یہانتک کہ آگئے وہ ایک غار کے بیچ مین پس حکم کیا انکو داخل ہونے کا غار مین پس داخل ہوے وہ لوگ اور بیٹھے دامس انکے کہ روانہ ہو ... واقدی

رحمہ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے حکم کوچ کا دیا لوگون کو بعد اسکے آراستہ کیا لوگون کو جیسا کہ بیان کیا
اُسنے دمس نے اور کوچ کیا مسلمانون نے اور بلند ہوا اُنسے ایک بڑا شور اور غل ڈرنے والا پس جب ہوا یہ اہل قلعہ اور دیکھا اُنکو کوچ
کرتے ہوے پس خوش ہوے وہ اس حال سے اور اپنی زبان مین بات چیت کی آپس مین اور بہت خوش ہوے اور کہا اُنھون نے کہ عرب بھاگ گئے اور
شور وغل کیا مسلمانون نے ہجرت اور ہر جگہہ سے کوچ کرنے مین تا اینکہ نہین باقی رہا مسلمانون سے کوئی شخص اور روانہ ہوے ابو عبیدہ رضہ
بن الجراح مع اپنے ساتھیون کے یہانتک کہ پوشیدہ اور دور ہوگئے وہ حلب سے اور بہت خوش ہوے رومی اس معاملہ سے اور آئے وہ اپنے
بطریق کے پاس اور کہا اُنھون نے کہ اے سردار کھولدے تو ہمارے واسطے دروازے کو تا کہ نکلین ہم بجانب عرب کے جنھون نے کوچ کیا ہے
پس شاید کہ ہم مار ڈالین اور گرفتار کرلیوین بعض کو اُنمین سے پس منع کیا اور باز رکھا بطریق نے اُنکو اس ارادہ سے اور اسی حال مین رہے
وہ باقی دن یہانتک کہ اندھیرا ہوا وقت نماز عشا کا کہ اسی وقت متوجہ ہوے دمس اور کہا اپنے ساتھیون سے کہ کون شخص جاویگا بجانب قلعہ کے پس شاید کہ وہ لاوے
ہمارے واسطے کوئی خبر قلعہ کی یا قدرت پاوے کسی مرد کے گرفتار کرلینے پر پس لاوے اُسکو ہمارے پاس تا کہ دریافت کرین ہم اُس سے
کسی خبر کو پس نہین جواب دیا دمس کو کسی نے قوم سے پھر دوبارہ کہا اُسی کلام کو دمس نے پس نہین جواب دیا کسی نے اُسکو پس کہا دمس نے
اُنسے کہ مین جانتا ہون کہ نہین ہے جماعت مین کوئی شخص مگر یہ کہ وہ بخیل ہے اپنی جان پر اور بڑا جانتا ہے موت کو اور مین تمھارے
عوض مین جاتا ہون پس دیکھتا ہون مین کہ تم لوگ کس حال پر ہوتے ہو پھر پس چھوڑا اُنکو دمس نے اور روانہ ہوے پس غایب رہے ایک ساعت اور
اُسی وقت آئے وہ اور اُنکے ساتھ ایک گبر تھا پس کہا دمس نے مسلمانون سے کہ اے جوان مردو لو تم اسکو اور سوال کرو اُس سے پس کلام کیا
مسلمانون نے اُس سے پس وہ باتین کرتا تھا مسلمانون سے اور مسلمان نہین سمجھتے تھے پس کہا دمس نے مسلمانون سے کہ رہو تم اپنی جگہ پر
پھر غائب ہوے دمس یہانتک کہ لائے دوسرے گبر کو پس وہ بھی مثل اپنے ساتھی کے کلام کرتا تھا اور مسلمان نہین جانتے تھے کہ وہ
کیا کہتا ہے پس کہا دمس نے کہ رہو تم اپنی روش پر پھر غایب رہے وہ تھوڑی دیر تک اور واپس آئے اور اُنکے ساتھ چار گبر تھے
پس سوال کیا اُنسے مسلمانون نے پس نہین سمجھے کہ وہ کیا کہتے ہین پھر چھوڑا دمس نے اُنکو اور تین گبر اور لائے پس نہین تھا اُنمین
کوئی شخص جو سمجھے لغت عرب کو پس کہا دمس نے کہ لعنت کرے اللہ تعالی اُنپر کیا وحشی ہے لغت اُنکی اور زیادہ ہوا تو قلق اِن گبرون کا پس چھوڑا
دمس نے اُنکو اور روانہ ہوے پس غایب رہے وہ تا اینکہ آدھی رات گذر گئی اور وہ واپس نہ آئے پس سخت بیقرار ہوے اُنکے ساتھی اُنپر اور رنج کیا
اُنھون نے دمس کے غائب ہونے پر اور کہا بعضون نے بعض سے کہ ہم گمان کرتے ہین کہ دمس سے لوگ آگاہ ہوگئے پس مار ڈالے گئے دمس یا
یا گرفتار ہوگئے اور نہین جاری ہوا معاملہ بیچ مشقت کے اور ارادہ کیا قوم نے پھر جانے کا بجانب اپنے لشکر کے پس وہ مایوسی کی حالت مین تھے
کہ اُسی وقت آئے اُنکے پاس دمس اور کھینچے ہوے لیے آتے تھے ایک کو رومی سے پس اُٹھکر دوڑے مسلمان اُنکی طرف اور بوسہ لیا اُنکا
اور پوچھا اُنسے سبب دیر کرنے کا اور کہا اُنھون نے کہ اے دمس تحقیق بُری باتین آئین ہمارے دلون مین ہمسے تمھارے باب مین اور سخت گذرا ہم پر
دیر کرنا تمھارا پس جس نے روکر کہا تھا تمکو ہمسے پس کہا دمس نے کہ جاؤ تم رحمت کرے اللہ تعالی تمپر کہ مین جسوقت جدا ہوا تھا تمسے تو روانہ
ہوا مین یہانتک کہ نزدیک ہو گیا مین شہر پناہ قوم سے اور ٹھہر گیا مین پس لوگ نکلے اور گذرتے تھے اور تو باتین کرتے تھے اپنی لغت مین اور مین نہین تعرض کرتا تھا قوم سے

قوم سے یہ سبب اسواسطے تھا کہ مین پڑ طلب اُس شخص کے تھا جو زبان عربی مین کلام کرتا ہو پس نہین دیکھا مین نے کسی کو تا اینکہ نا امید ہوا اور
قصد کیا مین نے پھر آنے کا کہ اُسی وقت سنا مین نے ایک آواز سخت کو جو واقع ہوئی تھی شہر پناہ کے اوپر سے پس دوڑا مین اُسکی طرف تا کہ
دیکھون مین کہ وہ کیا ہی پس اُسی وقت مین اس مرد کے پاس تھا اور تحقیق گرا دیا تھا اُسنے اپنے تئین اس قلعہ سے نیچے شہر پناہ کے
پس گرفتار کر لیا مین نے اور لایا مین تمھارے پاس اسکو پس دیکھو تم کہ وہ کون ہی پس نزدیک ہوے مسلمان اُس سے اور کلام کیا اسنے نہین
کلام کیا اُسنے مگر اپنی لغت مین اور دیکھا اُسکو تو پیر اسکا اُکھڑ گیا تھا اور اُسکی پیشانی پر ورم آگیا تھا پس کہا مسلمانون نے واسطے واثلہ کے کہ اس
شخص کے واسطے کوئی امر ہی اور تم مین کوئی ایسا نہین ہی جو اُسکے کلام کو سمجھے پس ہو تم اپنی روش نرم پر کہ مین لاؤنگا تمھارے لیے
اُس شخص کو جو زبان عربی مین کلام کرتا ہو اور جلد روانہ ہوے واثلہ اُنکے پاس سے اور تھوڑی دیر مین پھر آئے اور اُنکے ساتھ ایک مرد تھا
کہ چھوڑ دیا تھا واثلہ نے اپنے عمامہ کو اُسکی گردن مین اور اُسکو کھینچتے تھے تا اینکہ لائے اُسکو سامنے اپنے ساتھیون کے پس کہا
مسلمانون نے اُس سے کہ تو شہر کا رہنے والا ہی یا قلعہ کا اُسنے کہا کہ مین اہل قلعہ سے ہون پس کہا واثلہ نے اُس سے کہ تو رومی ہی اُسنے کہا
کہ نہین بلکہ مین عرب متنصرہ سے ہون پس کہا اُس سے کہ ایسا شخص ہو سکتا ہی تجھسے کہ آگاہ کرے تو ہمکو کسی پوشیدہ راہ اس قلعہ سے اور ہم
چھوڑ دیوین تیرے واسطے راہ کو اور نہ پیش آوے تیرے ساتھ کوئی شخص ہم مین کا ساتھ برائی کے اُسنے کہا کہ مین اس قلعہ کی کوئی پوشیدہ
راہ نہین جانتا ہون اور اگر جانتا مین تو نہ سمائی میرے دین مین یہ بات کہ راہ بتا دیتا مین تمکو ایسا نہوگا قسم ہی میرے پیشوا
مسیح کی پس خشمگین ہوے واثلہ اُس سے اور اُسکے کلام سے اور کہا اُس سے کہ سوال کر تو اُن قیدیون سے کہ آیا ہی کوئی شخص اُنمین شہر کے
لوگون سے اسواسطے کہ ہمارے اُنکے بیچ مین صلح ہی پس سوال کیا اُس شخص نے زبان رومی مین پھر کہا اُسنے واثلہ سے کہ ان قبطیون مین
شہر کا کوئی آدمی نہین ہی بلکہ وہ قلعہ کے لوگ ہین اور مین اُنکو پہچانتا ہون واثلہ نے کہا کہ تو سوال اور دریافت کر اسکے واسطے اس
مرد سے کہ کس وجہ سے اُسنے اپنے تئین شہر پناہ کے اوپر سے گرا دیا تھا اور کیا چیز باعث اس امر کی ہوئی پس سوال کیا اُس سے اور متوجہ ہوا
واثلہ کی طرف اور کہا کہ وہ بیان کرتا ہی کہ ملک یوقنا خشمگین ہوا تھا شہر والونپر بسبب اُنکی صلح کرنے کے تمسے اور اُنکو دھمکاتا تھا یہان تک کہ جب
پھر گئے عرب اُترا یوقنا قلعہ کے اوپر سے پس جمع کیا اُسنے ہمارے رئیسون کو اور چڑھایا اُسنے ہمکو قلعہ کی طرف اور طلب کیا اُسنے
اسقدر مال کو جسکی قدرت ہم نہین رکھتے تھے پس جب دیکھا مین نے اُس امر کو جو نازل ہوا تھا مجھپر بھاگا کا ئیل کر گرا دیا مین نے اپنے تئین قلعہ سے طلب
کشود کار اور نجات پانے کے قلعہ اور سختی سے پس نہین خبردار ہوا مین مگر اُسوقت کہ تم قابض ہو گئے مجھپر اور مین اہل شہر سے ہون پس اگر تم لوگ
عرب ہو تو مین تمھاری ذمہ داری اور امان مین ہون پس بھرو اور نہ بیوفائی کرو تم اور اگر سواے مسلمانون کے اور لوگ ہو پس مانگو تم
مجھسے جسقدر تمکو منظور ہو مین عوض دیکر چھڑا لونگا اپنی جان کو تمسے پس کہا واثلہ نے اُس عرب متنصرہ سے کہ کہدے تو اس شخص سے
کہ ہم اہل عرب ہین اور تیرے واسطے کوئی سختی اور ڈر نہین ہی اور ہم سے تجکو کوئی برائی نہ پہونچیگی اور ارادہ کیا واثلہ نے اس امر کا کہ دکھاوین
وہ اُس شہر والے کو وہ چیز جو کرینگے اُسکے دشمنون کے ساتھ پس نکالا رومی اور متنصرہ کو اور ماریں گردنین اُنکی اور نہین چھوڑا
سواے اُس شہری کے پھر رہا کر دیا اُسکو اور متوجہ ہوے واثلہ اپنے توشہ دان کی طرف اور نکالی اُسمین سے ایک کھال بکری کی

پس ڈالدیا اُسکو اپنے بدن پر اور نکالا توشہ دان سے ایک خشک روٹی کو اور کہا اپنے ساتھیوں سے بسم اللہ کرو اور اعانت طلب کرو تم
اللہ تعالی سے اور بھروسا کرو اُسپر اور چھپاؤ اپنے کام کو اور آگے کرو تم نیکیوں کو اپنے کاموں میں اسواسطے کہ میں ارادہ اور میل
کرنے والا ہوں اس قلعہ کی فتح پر اس رات میں اگر چاہا اللہ تعالی نے پس کہا لوگوں نے کہ اے دواس چلو تم ہمکو ساتھ لیکر اور نہیں ہوتی ہی
قوت مگر بسبب اللہ برتر اور بزرگ کے پھر اٹھ کھڑی ہوئی قوم دراںحالیکہ وہ جلدی کرنے والے تھے اور دواس اُنکے آگے تھے اور بھیجا دو
شخصوں کو اپنے ساتھیوں سے کہ آگاہ کریں وہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو اُنکے حال سے اور کہیں آپ سے کہ بھیجو تم ہمارے واسطے
لشکر کو وقت نکلنے آفتاب کے پس روانہ ہوئے وہ دونوں شخص اور چلے دواس مع اپنے ساتھیوں کے دراںحالیکہ وہ چھپاتے تھے اپنے کام کو بیچ
تاریکی رات کے اور دواس اُنکے آگے تھے اور تجسس کرتے تھے اُنکے واسطے اخبار کو اور چلتے تھے چاروں ہاتھ پیر کے بھل اور طرح بکری کی پشت پر
پس جب کوئی چاپ اور آہٹ پاتے تھے توڑتے تھے روٹی کو جیسے کتا ہڈی کو توڑتا ہی اور مسلمان اُنکے پیچھے تھے کبھی چھپتے تھے
اور کبھی چلتے تھے اور چھپتے تھے پتھروں کی آڑ میں پس برابر وہ لوگ اسی طرح سے چلتے تھے تا اینکہ نزدیک ہوئے وہ قلعہ سے پس سُنی
اُنھوں نے آواز نگہبانوں اور لوگوں کی قلعہ کے اوپر اور نگہبانی سخت ہو رہی تھی پس دواس مع اپنے ساتھیوں کے گرد قلعہ کے
گھومتے تھے تا اینکہ آئے وہ بعض برجوں کی طرف اور چوکیدار برج کا سوتا تھا اور دیوار قلعہ میں کوئی برج اُس برج سے چھوٹا نہ تھا پس
کہا دواس نے مسلمانوں سے آیا دیکھتے ہو تم اس قلعہ کی بلندی اور مضبوطی کو اور نہیں ہو سکتا ہی کوئی حیلہ اور فریب اس قلعہ میں بسبب شدت
نگہبانی اور بیداری رومیوں کے پس کس کام کرنے کی رائے دیتے ہو تم ہمکو اور کیا تدبیر ہی تمھارے نزدیک قلعہ پر چڑھ جانے کی تاکہ پہنچ جاویں ہم
قلعہ کے بیچ میں پس کہا اُنسے قوم نے کہ اے دواس ہمارے سردار نے حاکم مقرر کیا ہی تمکو ہمپر اور تم بڑے مضبوط ہو دل کے اور ہم تمھارے تابع حکم اور
تمھارے ساتھ ہیں پس جس امر میں تم بہتری مسلمانوں کی دیکھو گے پس نہ پھیر رہینگے ہم اُس سے اور قسم ہی خدا کی کہ مارا جانا ہمارا آسان تر ہی ہمپر
پلٹ جانے بلا فائدہ سے پس تمھارا کام حکم کرنا اور ہمارا کام مان لینا اور اطاعت کرنا ہی پس نہیں ہی ہم میں کوئی ایسا کہ پھر رہیگا وہ اور نہ
مرینگے ہم مگر نیچے سایہ تلواروں کے اللہ کی طاعت اور اپنے مسلمان بھائیوں کی رضامندی میں پس کہا دواس نے کہ مشکور کرے اللہ تعالی تمھارے
کاموں کو اور مدد دیوے تمکو تمھارے دشمنوں پر پس جیسے خواہش اور آرزو تمھاری یہ ہی پس طلب کرو تم دیوار قلعہ کو اور لازم پکڑو اُس کام کو جو اُس نے
بیان کیا ہی کہ ہم سب اٹھا لیں گے پس جب گئے ہم نزدیک دیوار قلعہ کے اور مل گئے اُس سے رات میں کہا دواس نے آیا ہی کوئی تم میں ایسا جو قدرت
رکھتا ہو چڑھ جانے کی اس قلعہ پر پس کہا اُنھوں نے کہ اے ابو الہول کیونکر ہم اسپر چڑھ سکتے ہیں اور کس چیز کے واسطے سے اُسکی بلندی پر پہنچینگے
پس کہا دواس نے کہ ٹھہرو تم اپنی روش نرم پر پھر اختیار کیا اور لیا دواس نے انمیں سے سات شخصوں کو جو مثل شیروں جست کرنے والے کے تھے
کہ تحقیق مشقت اختیار کی اُنھوں نے اٹھا لینے اُس برج کی اپنے شانوں پر بسبب سخت اور بڑے ہونے اس کام کے اُنپر پھر لیا دواس نے
ایک شخص کو اُنمیں سے اپنے شانہ پر اور وہ شخص بیٹھا تھا شانہ پر اور حکم کیا اُسکو اس امر کا کہ پکڑ لیوے وہ دیوار کو اپنے ہاتھ سے اور رکھ لے اپنے
بوجھ اور قوت کو دواس پر پس حکم کیا دوسرے شخص کو کہ چڑھ جاوے وہ اپنے ساتھی کے شانہ پر اور بیٹھ جاوے مثل بیٹھنے پہلے شخص کے پھر حکم کیا اور شخص کو کہ وہ بھی
ایسا ہی کرے پس برابر بیٹھتا گیا ہر شخص اپنے ساتھی کے شانہ پر یہانتک کہ جب جانا دواس نے اس امر کو کہ ساتوں آدمی ایک دوسرے کے شانوں پر بیٹھ چکے ہیں حکم کیا

اُس شخص کو جو سب کے اوپر تھا کھڑے ہوجانے کا اپنے ساتھی کے شانہ پر پھر کھڑا ہو گیا وہ شخص اور پکڑ لیا اُسنے قلعہ کی دیوار کو پس جب کھڑا ہوا پہلا
شخص کھڑا ہوا دوسرا پھر کھڑا ہوا تیسرا پھر کھڑا ہوا چوتھا پھر کھڑا ہوا پانچواں پھر کھڑا ہوا چھٹواں پس ہر شخص نے اُمنین سے سہارا دیوار کا لیا تھا
پھر کھڑے ہوے دامس سب کے پیچھے اور اُسی وقت پہونچ گیا اوپر دالا شخص دیوار کے کنگرون تک اور پکڑ لیا اُسنے کنگرون کو پھر جست کی اُس
شخص نے پس پہونچ گیا وہ دیوار پر اندر کی طرف اور دیکھا اُس برج کے چوکیدار کو بحالت خواب کے اور بیہوش تھا وہ شراب سے پس لے لیا
مرد مسلمان نے اُسکے ایک ہاتھ اور دونون پانون کو اور پھینکدیا اُسکو برج کے اوپر سے نیچے کو پس جب نیچے گرا وہ کاٹ ڈالا اُسکو مسلمانون نے
ٹکڑے ٹکڑے اور ملے اُس مرد مسلمان کو دو ساتھی اُس چوکیدار کے درآنحالیکہ وہ دونون بیہوش تھے شراب سے پس ذبح کر ڈالا مرد مسلمان نے
اُن دونون کو اپنے خنجر سے اور ڈال دیا اُنکو اپنے ساتھیون کی طرف پھر لٹکایا اُس مسلمان نے اپنے عمامہ کو اپنے ساتھی کی طرف جسکے مونڈھون پر
وہ کھڑا ہوا تھا پس پکڑ لیا اُسنے عمامہ کو اور کھینچ لیا اُس مسلمان نے اُسکو اپنی طرف پس پہونچ گیا وہ دیوار کے اوپر اور یہ دونون ایسا ہی کرتے رہے
اپنے ہمراہیون کے ساتھ تا آنکہ پہونچے دامس تک پس لٹکایا مسلمانون نے اپنے عمامون کو اور بعد یگر نے اعانت کی اُنکے چڑھا لینے مین تا آنکہ پہونچ گئے
دامس اُنکے ساتھ دیوار پر پس کہا دامس نے کہ دیکھو اور دریافت کرو تم گذرگاہ دیوار کو اور کوئی شخص تم مین سے حرکت اور جنبش نہ کرے
تا آنکہ دریافت کرون مین تمھارے لیے خبر قوم کی پھر متوجہ ہوے دامس بلندی وسط قلعہ پر پس دیکھا اُنھون نے سرداران اور رئیسان
قوم کو ایک مجلس مین اور اُنکے سامنے تپلیان سونے اور چاندی کی تھین اور بوقنا اُنکے بیچ مین دیباج سرخ سنہری کے فرش پر بیٹھا تھا
اور وہ موتی آبدار پہنے اور سر بند جڑاؤ جواہرات کا باندھے تھا اور قوم کھاتی پیتی تھی اور شک اُنپر چھڑکا جاتا تھا پس آئے دامس اپنے ساتھیون کے
پاس اور کہا کہ جان لو تم اس امر کو کہ قوم ایک جماعت کثیر ہین لڑنے والون سے اور اگر ہم ناگہان در آوینگے اُنپر نہ بہ تدبیر ہونگے ہم اُنکے غلبہ سے
بسبب اُنکی کثرت کے ولیکن ہم چھوڑتے ہین اُنکو کھانے پینے مین پس جب آویگا وقت صبح کا ناگہان در آوینگے ہم اُنپر ساتھ اپنی تلوارون کے
پس اگر فتحیاب ہونگے ہم اُنپر اور ذلیل اور خوار کریگا اللہ تعالی اُنکو ہمارے ہاتھون پر پس یہ بات ہماری خواہش کی ہے اور اگر سوائے اسکے
دوسرا امر واقع ہوا تو ہونگے ہم نزدیک صبح سے اور بیشک اُن دوہرذون نے آگاہ کیا ہوگا سردار ابو عبیدہ رضؓ بن الجراح کو ہمارے کام سے پس
بھیجینگے وہ ہمارے واسطے لشکر اور مردون کو پس کہا مسلمانون نے دامس سے کہ ہم کسی بات مین تمھارے خلاف اور نافرمانی نہ کرینگے اور تحقیق
ڈرتے ہین ہم گبرون کے قلعہ مین ورنہ نجات دیگی ہمکو قسم ہے خدا کی مگر شدت ارادے اور ہوشیاری کے پس جب سُنا دامس نے یہ کلام اُنکا کہا اُنسے کہ
رہو تم اپنی روش پر پس شاید کہ مین مار ڈالون دروازے کے نگہبانون کو اور کھول دون تمھارے واسطے دروازے کو راوی نے بیان کیا ہے کہ قلعہ
مین دو دروازے تھے اور اُن دونون کے بیچ مین دہلیز تھی بند کرتے تھے نگہبان لوگ دونون دروازون کو اندر کی طرف سے اور لوگ وہان پر سا اُن کے
ہتھیار بند تھے ہر رات کو تین آدمی باری باری نگہبانی پر رہتے تھے پس جب آئے دامس طرف دروازے کے پایا اُسکو بند اندر کی طرف سے پس
دشوار گذرا اُنپر یہ امر پھر قصد کیا اُنھون نے بجانب ستون دروازے کے پس کھودا اور نکال لیا اُسمین سے ایک بڑے پتھر کو اور داخل ہوے دروازے کے
اندر پتھر کی جگہ سے پس پایا اُنھون نے قوم کو سوتے ہوے پس اُسی وقت کھینچ لیا دامس نے اپنے خنجر کو پس مارا اور حلال کر ڈالا اُنکو پھر کھول دیا
اُن دونون دروازون کو جو ایک اُمنین کا باہر کی طرف قلعہ کے اور دوسرا اُسکے اندر کی طرف تھا پھر چھوڑا دونون دروازون کو کھلے ہوے

اور وہ واپس آئے اپنے ساتھیوں کے پاس اور ہوگئی صبح پھر کہا انھوں نے کہ اے جوانمردان عرب آگاہ ہو تم کہ تحقیق مین نے کھولدیا تمھارے واسطے
دروازون کو اور مارڈالا مین نے لوگون کو جو وہان تھے پس لو تم دروازے کو اور سبقت کرو اسکی طرف اور نگاہ رکھو اور احتیاط کرو تم اسپر پس تحقیق قوم
تاکی ہوئی تلوارون کی اور بیچ تمھارے خبروں کے ہین اگرچاہا اللہ تعالی نے پس اٹھ کھڑی ہوئی قوم اور نکال لیا انھوں نے اپنی تلوارون کو
میان سے اور لٹکالیا ڈھالون کو اور چھپاتے تھے وہ اپنے تئین اور اپنے کام کو پس جب پہونچے وہ سب قلعہ کے دروازے پر ٹھہرا ایک
انمین کا اپنی جگہہ پر پس دوڑے رومی انکی طرف اور قصد کیا انکا دلیرون نے اور آئے انپر سردار لوگ پس چلاکے رومی اور کہا اپنی
لغت مین کہ ہائے مصیبت کیونکر پورا ہوا یہ مکر اور فریب ہمپر اور بعض رومیون نے کہا کہ خشمناک ہوے مسیح اور صلیب اکبر اور بعض نے اسکے
سوا اور کچھ کہا اور زیادہ ہوئی گفتگو انمین اور چلاپا انکا بطریق یوقنا اور ہمراہی شہسوار آسکے اور حملہ کیا دونون گروہ نے اور ظاہر کیا
انھوں نے معاملات عجیب کو اپنی لڑائی سے اور بلند ہوا شور اور بدرختہ دار ہوگئے تیرے اور کام کیا اسوقت تلوارون نے اور
جاری ہوے خون بہنے والے اور کاٹے گئے ہاتھ اور شانے اور دور آئین رومیون پر مصیبتین اور بلند ہوئی آواز تکبیر مسلمانون کی ابن
اوس الفہری نے بیان کیا ہے کہ لڑا تھا مین لوگون سے اور خصومت کی تھی مین نے بزدلون سے پس نہین دیکھا مین نے کسی شے کو شدید اور سخت
لڑنے والے کو دامس سے اور تحقیق شمار کیا تھا مین نے انکے بدن مین بعد جدا ہونے اپنے کے لڑائی سے تہتر زخمون کو اور تھے ہم لوگ بشدت
لڑائی اور بڑے رنج مین اور زخمی ہوے تھے لوگ ہمارے اور ہم قریب بہ ہلاک پہونچ گئے تھے اور بچاتا تھا بعض ہم مین کا بعض کو اور یقین
ہوگیا تھا ہمکو اپنی سب کی موت کا ایک ہی ساتھ اور ہم لوگ ستائیس آدمی تھے پس مارڈالے گئے ہم مین سے اوس بن عامر الحمیری اور
ابو خالد بن سراقة الحمیری اور تارع بن مسیب الیتیمی اور مزاحم بن شداد الغنوی اور ربیع بن جابر العبدری قوم بنی عبدداری اور ہلال
بن عمیر الاشجعی اور اسید بن خارج الدارمی اور اسود بن طاعب بن مقدام بن عروة الحضرمی رحمت کرے اللہ تعالے انپر واقدی
رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے عولیم بن خارج سے جو دامس کے ساتھ حلب کے قلعہ مین تھے روایت کی ہے کہا عولیم نے کہ جب مارڈالے
گئے آٹھ آدمی ہمارے ساتھیوں سے اور باقی رہے ہم مین سے بیس آدمی اور غلبہ کیا رومیون نے ہمپر جماعت تھا زیادہ چار ہزار ہتھیار بند
کے اور مایوس ہوگئے تھے ہم لوگ اپنی جانون سے کہ اسی وقت پہونچے ہمارے پاس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ بجمعیت ایکہزار
سوار کے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور معاملہ یہ گذرا کہ سردار ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اندوہگین اور پرالم تھے
ہم لوگونپر اور درپے تلاش ہماری خبرون کے تھے اور خالد بن الولید ملے تھے قریب جگہہ مین ہمسے پس پہلے انھین سے ملاقی ہوے وہ دونون
ہمراہی ہمارے جنکو دامس نے خبر رسانی کو بھیجا تھا پس آگاہ کیا ان دونون نے خالد بن الولید کو ہم لوگون کے چڑھ جانے سے قلعہ پر پس
متوجہ ہوے خالد بن الولید ہماری طرف بحالت جلدی کے اور پایا انھوں نے ہمکو سخت اور شدید لڑائی مین پس جب بلند ہوا
شور خالد بن الولید کے آنے کا شور کیا آپس مین رومیون نے اور چھوڑا انھوں نے ہمکو اور چڑھ گئے وہ قلعہ کی دیوارون پر اور دیکھا
انھوں نے اس لشکر کو جسمین خالد بن الولید تھے اوس نے بیان کیا ہے کہ جب سنی ہمنے آواز تکبیر مسلمانون کی مضبوط ہوگئے
دل ہمارے اور بڑھ گئی شدت ہماری دشمن کی لڑائی پر اور مارا ہمنے انپر بہت رنج دہندہ اور سخت لڑائی لڑے ہم اور

گرفتار کرلیا ہمنے بہت لوگون کو انمین سے پس چڑھ آئی قلعہ پر ہمارے پاس ایک جماعت کثیر مسلمانون سے پس جب دیکھا رومیون نے
اس حال کو جانا انھون نے کہ انکو طاقت مقابلہ کی ہمارے ساتھ نہین ہے پس ڈالدیا انھون نے اپنے ہتھیارون کو اور چلائے وہ اس کلمہ سے
لفوں لفوں پھر بچایا انھون نے اپنی جانون کو پس باز رہے مسلمان اُنکے قتل سے اور وہ اسی حال مین تھے کہ پہونچے اسی وقت ابو عبیدہ
بن الجراح ساتھ جماعت شہسواران مسلمین و دلیران موحدین انصار اور مہاجرین رضی اللہ عنہم اجمعین کے پس آگاہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح
کو ایک جماعت نے اس امر سے کہ رومی امان طلب کرتے ہین اور مسلمانون نے اٹھالیا ہے تلوار کو انپر سے اور موقوف کیا ہے ان سے لڑائی کو
بانتظار تمہارے آنے اور تمہارے حکم دینے کے اپنی رائے سے انکے مقدمہ مین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ توفیق دیے گئے اور راہ راست
پر لائے گئے مسلمان پھر حکم کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے واسطے حاضر لانے مردان اور زنان رومیون کے اور عرض کیا انپر اسلام کو
پس شتابی سے پہلے جسنے اسلام قبول کیا وہ بطریق انکا یوقنا رحمہ اللہ تھا اور تبعیت کی یوقنا کے اسلام قبول کرنے مین ایک جماعت نے
اسکے سرداران اور رئیسان اور بطارقہ سے پس پھیر دیا انکو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے انکے مال اور لڑکے بالون کو پھر باقی رہے
انہین سے لوگ نواحی قلعہ کے اور کاشتکار لوگ پس منت اور احسان کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے انپر اور معاف کردیا انکے جرائم کو اور لیلیا
انسے عہد اور اقرار اس امر کا کہ نہ پیش آوین وہ کسی مسلمان کے ساتھ مگر ساتھ نیکی کے پھر چھوڑ دیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے انکے
بڈھے مردوان اور بڈھی عورتون کو پس چلے گئے وہ لوگ بجانب گھاٹی پہاڑون کے اور نکالا مسلمانون نے قلعہ سے سونا اور چاندی اور
ظروف سونے اور چاندی کے اسقدر جنکا شمار نہین ہوسکتا ہے پس نکالا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اسمین سے پانچوین حصہ کو واسطے
بیت المال کے اور تقسیم کردیا باقی کو مسلمانون کے لشکر پر اور ذکر کیا مسلمانون نے قصہ واسل ابو الہول اور انکے مکر اور فریب کرنے کا اور
علاج کیا انھون نے واسل کے زخمون کا اور اقامت کی مسلمانون نے وہان تا اینکہ اچھے ہوگئے واسل اور ساتھی لوگ انکے جو زخمی ہوئے تھے
ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے بلایا مسلمانون کو اپنے پاس اور مشورہ کیا انسے کام مین پس کہا انھون نے کہ بتحقیق اللہ تعالی نے
اور اسی کے واسطے تعریف ہے فتح کیا اس قلعہ کو ہمارے ہاتھو پر اور نہین باقی رہی ہے ہمارے واسطے کوئی جگہ جہان ہم ارادہ کرین مگر
انطاکیہ کہ وہ دار السلطنت رومیون کی اور کرسی انکی عزت کی ہے اور اسمین باقی ملوک انکے ہمراہ ہرقل بادشاہ کے ہین پس کیا رائے نیک
اندیش تم لوگون کی ہے پس متوجہ ہوا یوقنا جو حاکم حلب تھا ابو عبیدہ بن الجراح کی طرف اور کہا انسے کھلی ہوئی اور صاف زبان عربی مین
کہ جانو تم اے سردار اس امر کو کہ اللہ غالب اور بزرگ نے تائید کی تمہاری اور مدد دی تمکو اور فتحیاب کیا تمکو تمہارے دشمنو پر اور یہ امر نہین
ہے مگر اسوجہ سے کہ تمہارا دین مضبوط اور راہ راست ہے اور نبی تمہارے بالفرور وہی ہین جنکا ذکر توریت اور انجیل مین ہے اور وہی ہین
جنکی بشارت عیسی بن مریم علیہما السلام نے دی تھی ہین کوئی شک اور شبہہ نہین ہے اور تحقیق ذکر کی ہے اللہ تعالی نے صفت انکی اپنی
انجیل مین عیسی علیہ السلام سے کہ وہ خاتم الانبیا ہین اور وہ جدا کرنے والے حق اور باطل کے ہونگے اور وہ نبی یتیم ہونگے جنکے مان باپ جاتے رہنگے
اور انکے دادا اور چچا انکی کفالت کرینگے پس آیا واقع ہوا ہے یہ امر ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا ہان وہی ہمارے نبی ہین لو تم اے یوقنا کل تکھ رو
لڑتے تھے اور آڑتے تھے ہمارے لشکر پر اور کاٹتے تھے ہماری راہ کو ہماری رسد لوگو نپر پھر آج تم ایسی باتین کرتے ہو اور مین نے سنا تھا کہ تم

عربی نہین جانتے پس یہ گفتگو اور زبان تمکو کہان سے حاصل ہوئی پس کہا یوقنا نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ آیا تعجب کرتے ہو تم ای سردار اس حال سے ابو عبیدہ رض بن الجراح نے کہا ہان یوقنا نے کہا کہ مین شب گذشتہ کو فکر اور اندیشہ کرتا تھا تمھارے کام مین کہ کیونکر مدد اور غلبہ دیے گئے تم لوگ پہر حالانکہ کوئی گروہ تمسے زیادہ ضعیف ہمارے نزدیک نہ تھا پس جب دل مین ڈالا مین نے تمھارے معاملہ کو تو سو گیا مین پس دیکھا مین نے ایک شخص کو روشن تر چاند سے پس پوچھی مین نے کیفیت انکی پس کہا گیا مجھسے کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہین پس گویا مین سوال کرتا ہون انسے کہ اگر یہ نبی صادق ہین تو درخواست کرین اپنے پروردگار سے کہ آگاہ اور تعلیم کردیوے مجھکو پروردگار ساتھ زبان عربی کے پس گویا اشارہ فرماتے ہین میری طرف اور درخواست کی اپنے پروردگار سے اس امر کی پس بیدار ہوگیا مین اور مین زبان عربی مین کلام کرتا تھا پس اٹھ کھڑا ہوا اور گیا مین اپنے بھائی یوحنا کے گھر کی طرف پہر کھولا مین نے خزانہ انکی کتابون کا پس پڑھا مین نے کتابون کو اور پایا مین نے بعض کتاب مین صفت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور انکے حالات کو جو واقع ہونگے اور اس امر کو کہ زیادہ تر دشمن انکے لوگون سے یہود ہونگے آیا یہ امر واقع ہوا ہی ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ سچ ہی قوم یہود بشدت انکی طلب اور تلاش مین رہی یہانتک کہ مدد اور غلبہ دیے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انپر اور لیے قلعے اور شہرپناہ مین انکی اور مار ڈالا انکے دلیر دن کو یوقنا نے کہا کہ مین نے انکی صفت کتاب مین یہ پائی ہی کہ اللہ تعالی وصیت کریگا انکو انکے اصحاب اور متابعت کرنے والون کے واسطے اور اعانت کرینگے وہ یتیم اور مسکین کی آیا واقع ہوا ہی یہ امر ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا ہان حال وصیت کرنے اللہ تعالی کا انکو واسطے انکے اصحاب کے یہ ہی کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی واخفض جناحک لمن اتبعک من المومنین اور یتیم اور مسکینون کے حق مین فرمایا ہی الم یجدک یتیما فاوی ووجدک ضالا فہدی ووجدک عائلا فاغنی فاما الیتیم فلا تقہر واما السائل فلا تنہر یوقنا نے کہا کہ اللہ تعالی نے انکی نسبت صفت ضلالت کی کیون بیان کی حالانکہ وہ اللہ تعالی کے نزدیک بڑے مرتبے والے تھے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے معاذ اللہ یہ معنی اسکے نہین ہین بلکہ معنی یہ ہین

ووجدک ضالا فی تیہ محبتنا فہدیناک الی مشاہدتنا وایضا سہل لک الوصول الی منازل المکاشفۃ ووفقک للوقوف فی مقام المشاہدۃ و ایضا ووجدک ضالا فی بحار الطلب علی مراکب الطلب فاواک الی سواحل الحق وقربک الی ظل حقائق الصدق وایضا انکرت تقلبک علی عبید الاعتبار وتہت فی قیعان الاستخبار طامحا لعیون لاستتار متہیئا بساعات الوصول والتلاق ولکن لیس لک متاخر ولا معک مناشرتہ الحسنا لک لوائح الرضی وکشفنا عن واضح الفضا اما علمت یا عبد اللہ انہ لا کثر عند المومن اوفی من العلم ولا مال اربح من الحلم ولا حسب افضح من الغضب ولا قرین ازین من العقل ولا رفیق اشر من الجہل ولا شرف اعز من التقی ولا کرم اوقر من ترک الہوی ولا عمل افضل من الفکر ولا حسنۃ اعلی من الصبر ولا سیئۃ اخزی من الکبر ولا دولۃ

للیمن سے الرفق ولا دارا دجع من الخوف ولا رسول عادل من الحق ولا دلیل انصح من الصدق ولا فقر اذل من الطمع ولا غنا اشقی

امن الجمع ولا حیواة اطیب من الصحة ولا معیشة اہنأ من العفة ولا عبادة احسن من الخشوع ولا زہد خیر من القنوع ولا حارس احفظ من الصمت

ولا غائب اقرب من الموت پس جب سُنا یوقنا نے یہ کلام ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے چمکنے لگا چہرہ اُنکا خوشی سے اور کہا کہ
ایسا ہی پڑھا تھا مین نے شب گذشتہ کو اپنے بھائی یوحنا کی کتاب مین اور یوحنا نے اپنی کتاب مین ذکر کیا ہی کہ پایا اُسنے اس مضمون
کو توریت کے حاشیہ مین اور اب مضبوطی پکڑلی تمھارے دین نے میرے دل مین اور جان لیا مین نے کہ یہی دین حق ہی اور قریب ہے
لڑونگا مین تمھارے دشمنون سے اور دور کرونگا اپنی خطا ہاے گذشتہ کو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے یوقنا سے کہ ای عبد اللہ
مشورہ دو اور راہ بتاؤ تم ہمکو اس امر کی کہ کس طرف کا ہم قصد کرین پس کہا یوقنا نے کہ جانو تم ای سردار اس امر کو کہ قلعہ اعزاز کا مضبوط
ہی اور قوت دیا گیا ہی ساتھ لوگون اور سامان اور توشہ کے اور حاکم وہانکا میرے چچا کا بیٹا ہی جسکا نام دادرس ہی اور سخت اور مضبوط ہی
اور لڑائی اور شمشیر زنی مین اور اگر تم اسکو چھوڑ دوگے اور جاؤگے نواحی انطاکیہ کو تاخت و تاراج کریگا وہ حلب اور قنسرین اور ارض العواصم کو
اور بُرائی پہونچاویگا وہان کے لوگون کو اور کبھی گرفتار کرلیگا اُنکو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ کیا حیلہ اور تدبیر اُسپر کرنا چاہیے
پس کہا یوقنا نے کہ ای سردار مین نے تجویز کیا ہی ایک مکر اور فریب کو امید رکھتا ہون مین اللہ تعالی سے کہ اسکو پورا کرے پس کہا ابو عبیدہ
بن الجراح نے کہ کہو تم گویا کرے اللہ تعالی تمھاری زبان کو ساتھ راستی اور بہتری کے پس کہا اُنھون نے کہ جانو تم ای سردار اس امر کو کہ مین نے یہ تجویز
کی ہی کہ سوار ہون مین اپنے گھوڑے پر اور میرے ساتھ کر دو تم ایک سو سوارون کو مسلمانون سے اور وہ لباس رومیون کا پہنے ہون اور مین اُنکو ساتھ
لیکر آگے روانہ ہون پھر روانہ ہو ایک کوئی سردار سرداران عرب سے پیچھے میرے جسکے ساتھ ایک ہزار سوار تیز رو گھوڑون پر ہون اور مین
آگے لشکر کے جمعیت ایک سو سوار کے ایک فرسخ کے فاصلہ پر ہون اس صورت سے کہ گویا مین تمسے بھاگنے والا ہون اور وہ ہزار
آدمی درپی طلب میرے ہین پس جب قریب اعزاز کے ہم پہونچینگے تو پکارونگا اور شور کرونگا مین اور ساتھی میرے پس جب دیکھیگا
ہمکو دادرس حاکم وہانکا بالضرور آویگا وہ ہمارے پاس اور ملجاویگا ہم مین پس جب سوال کریگا وہ میرے حال سے تو آگاہ کرونگا
مین اُسکو اور کہونگا یہ امر کہ مین مسلمان ہوا تھا براہ مکر کے پھر بھاگا اور نکل آیا مین اور عرب درپی طلب میرے ہین اور جب
وہ یہ حال مجھسے سُنیگا تو چڑھ جاویگا ساتھ لیکر ہمکو قلعہ پر اور پوشیدہ ٹھہرینگے تمھارے سردار نزدیک جگہ مین ہمسے ایک
گانون مین جسکا نام میثرہ ہی پس جب ہوگی آدھی رات اُترینگے ہم بیچ قلعہ مین اور مارینگے اور کھینچینگے تلوارون کو اپنے دشمنون پر
پس جب ہوگا وقت نماز صبح کا ملجاوینگے تمھارے سردار ہم مین مع اپنے ہمراہیون کے پس جب سُنا ابو عبیدہ بن الجراح نے

یہ کلام یوقنا کا مشورہ کیا انھون نے خالد بن الولید اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما سے اس معاملہ مین پس کہا ان دونون صحابی نے
کہ ای امین الامۃ یہ مشورہ تیرا ہے اور تجویز ہی بشرطیکہ یہ شخص غدر اور بیوفائی نہ کرے اور اپنے دین کی طرف نہ پھر جاوے پس کہا ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ان ربک لبالمرصاد پس کہا یوقنا نے ایا نہین ہی یہ امر قسم ہے خدا کی نہین پھرا مین اپنے دین سے تمہارے
دین کی طرف مگر یہ کہ لیگیا اور دور کر دیا اللہ تعالی نے میرے دل سے اس چیز کو جسکی مین تعظیم کرتا تھا تصویرات و صلیبون سے
اور نہین باقی رہی ہی میرے دل مین سوائے محبت اللہ غالب اور بزرگ کے جسکے سوا کوئی معبود نہین ہی اور محبت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جنکو مین نے خواب مین دیکھا اور معجزات آنکے معاینہ کیے پس اگر تم لوگ میرے ساتھ گمان بد رکھتے ہو پس
چھوڑ دو اور نہ مقرر کرو تم مجکو اس کام مین جو مین نے بیان کیا آخر پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ ای عبد اللہ اگر تم خیرخواہی
کرو گے مسلمانون کی اور غدر اور بیوفائی نہ کرو گے پس اللہ تعالی تمہارا معین ہو گا ہر کام مین جسکا تم ارادہ کرو گے پس نصیحت کرو تم
راستی کی تاکہ نجات حاصل کرو تم اسکے سبب سے کیونکہ ہمارے دین کی راستی اور نصیحت طریقہ تمہارے ساتھی مسلمین پر ہی تحقیق
مومن صادق کی غذا وہ ہی جو میسر ہو اور لباس اسکا اسقدر ہی جو چھپا دے چھپانے کی جگہ کو اور گھر اسکا وہ ہی جہان وہ ہو پس نہ
ہو ملول ورنہ اندوہگین کرے تمکو وہ چیز جو چھوڑا ہی تم نے اپنے ملک و زینت اور حکم اور سرداری سے اسواسطے کہ جو کچھ تم نے چھوڑا ہی وہ
نیست ہونے والا ہی اور جسکے تم درپے طلب ہو وہ باقی اور پایدار ہی کہ نعمت دنیا جاتی رہتی ہی اور عالم آخرت نیک اور باقی ہی اور جانو تم
اس امر کو کہ آج کے دن تم بری اور مبرا ہو گناہون سے مثل اس لڑکے کے کہ نکلے تھے تم اپنی مان کے پیٹ سے اور جانو تم اس امر کو

الدنیا سجن المومن والقبر مضجعہ والخلوۃ مجلسہ والاعتبار فکرہ والقرآن حدیثہ واللہ انیسہ والذکر رفیقہ والزہد قرینہ والحزن شانہ
والحیوۃ شعارہ والجوع ادمہ والحکمۃ کلامہ والتراب فراشہ والتقوی زادہ والصمت غنیمۃ والصبر معتمدہ والتوکل حسبہ والعقل دلیلہ
والعبادۃ حرفتہ والجنۃ دارہ اور جانو تم ای یوقنا کہ مسیح علیہ السلام نے کہا ہی عجبت لثلثۃ غافل لیس بمغفول عنہ ومومل الدنیا
والموت یطلبہ وبانی قصور والقبر مسکنہ اور تحقیق فرمایا ہی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے من اعطی اربعا اعطی
اربعا وتفسیر ذلک فی کتاب اللہ عز وجل من اعطی الذکر ذکرہ اللہ بقولہ تعالی اذکرونی اذکرکم ومن اعطی الدعاء اعطی الاجابۃ لان
اللہ عز وجل یقول ادعونی استجب لکم ومن اعطی الشکر اعطی الزیادۃ لان اللہ تعالی یقول لئن شکرتم لازیدنکم ومن اعطی
الاستغفار اعطی المغفرۃ لان اللہ عز وجل یقول واستغفروا ربکم انہ کان غفارا **واقدی** رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے
عامر بن اوس سے روایت کی ہی کہا عامر نے کہ موجود تھا مین فتح قنسرین اور حلب مین ساتھ ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ کے اور اکثر مین ان رومیون سے صحبت رکھتا تھا جو داخل ہوے تھے ہمارے دین مین پس نہین دیکھا مین نے اُنمین

[illegible]

کوئی بڑا صفت کوشش کرنے والا اور خالص نیت والا اور بڑا جہاد کرنے والا اور جاننے والا طریقہ لڑائی رومیون کا یوقنا سے قسم ہے خدا کی
کہ خیرخواہی کی تھی اُسنے مسلمانون کی اور جہاد کیا تھا مشرکین میں اور راضی کیا تھا پروردگار عالمین کو اور وہ کام رومیون مین کیا تھا جو کسی آنکے
ابنا سے جنس نے نہین کیا تھا رضی اللہ عنہ واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب نصیحت کی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے یوقنا کو اور
فارغ ہوئے وہ نصیحت سے ساتھ کیا یوقنا کے ایک سو سوارون کو مسلمانون سے اور پہنائین انکو زرہین اور کپڑے رومیون کے اور
ہر دس آدمی اُنمین ایک قبیلہ سے تھے اور قبائل یہ تھے طی اور نہد اور خزاعہ اور سنبس اور نمیر اور غفار اور حمیر اور باہلہ اور مراد اور
تمیم اور مقرر کیا ہر دس آدمی پر ایک نقیب کو پس نقیب بنی طی کے جزعل بن عاصم اور نہد پر مرہ بن عامر اور خزاعہ پر سالم بن عدی اور
سنبس پر مسروق بن نبہان اور نمیر پر ذوالکلاع اور باہلہ پر سیف بن رفاع اور تمیم پر سعید بن جبیر اور مراد پر مالک بن قاص تھے پس مرتب کیا
ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اس ترتیب کو کہا اُنھون نے مسلمانون سے کہ جاؤ تم رحمت کرے اللہ تم پر مین بھیجنے والا ہون تمکو ساتھ اس بندہ
خدا کے جسنے ہبہ کیا ہی اپنی جان کو اللہ اور رسول کے واسطے اور تمھارے ہر گروہ پر ایک نقیب ہی جسکو مین نے سردار کیا ہی تم پر پس اطاعت
کرو تم اس شخص کی جبتک وہ اللہ تعالی کی رضامندی مین قائم رہے پس کہا مسلمانون نے کہ سنا اور منظور کیا ہمنے اطاعت کو راوی
نے بیان کیا ہی کہ لباس پہنا اور سوار ہوئے اور روانہ ہوئے یوقنا آگے اُنکے یا رادہ حاکم اعزاز کے اور یوقنا اپنا لباس پہنے تھے پس جب وہ روانہ ہوئے
اور پہونچے وہ ایک فرسخ تک مقرر کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے مالک بن الحرث الاشتر النخعی کو اور ساتھ کیا اُنکے ایکہزار سوار کو اُنکی قوم سے
پس کہا اُنسے کہ اے ابن الحرث روانہ ہو تم پیچھے اس بندہ خدا کے اور دیکھو تم کہ کس چیز کی طرف رجوع کرتا ہی کام اُسکا پس جب پہونچو تم
قریب اعزاز کے پوشیدہ رہو تم صبح کے وقت تک پھر ظاہر ہو تم اپنے بھائیون کے واسطے توفیق دیوے تمکو اللہ تعالی اور راہ راست پر
رکھے تمکو پس روانہ ہوئے مالک اشتر آگے ایکہزار سوار کے اور چلے وہ باقی تمام اس دن اور آئی تاریکی رات کی اور وہ پہونچے سیرہ گانون
مین پس پایا اُسکو خالی رہنے والون سے پس پوشیدہ ہوئے وہان اور یوقنا کا حال یہ تھا کہ لیا اُنھون نے شاہراہ کو اور چلے وہ بطلب اعزاز کے
واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلۂ راویون کے جزعل بن عاصم سے روایت کی ہی کہ جزعل نے کہ تھا مین گروہ یوقنا مین جبکہ بھیجا تھا ہمکو
ابو عبیدہ بن الجراح نے ساتھ اُنکے پس جب ہم قریب اعزاز کے پہونچے متوجہ ہوئے یوقنا ہماری طرف اور کہا کہ اے جوانمردان عرب ہم
پہونچ گئے ہین دشمن کے شہر مین پس احتیاط کرو تم اس امر کی کہ کوئی شخص تم مین کا کچھ کلام کرے اسواسطے کہ تمھارے لغت پوشیدہ
نہین ہین اور مین مترجم تمھارا ہون اور ہوشیار رہو تم اپنے کام مین پس جب دیکھو تم مجھکو کہ حملہ اور سختی کی مین نے اعزاز پر
پس تیزی اور جلدی کرو تم اللہ تعالی کا نام لیکر پھر روانہ ہوئے یوقنا حالانکہ اُنکو معاملہ تقدیر سے کچھ خبر نہ تھی واقدی رحمہ اللہ نے
بسلسلۂ راویون کے اکوع مازنی سے روایت کی ہی کہا اکوع نے کہ تھا مین ساتھ مالک اشتر نخعی کے اُنکے ایکہزار لشکر مین جسوقت
روانہ ہوئے تھے ہم پیچھے بطریق حلب کے تا اینکہ پوشیدہ ہوکر ٹھہرے ہم سیرہ گانون مین بانتظار صبح ہونے کے اور اُسی وقت دیکھا ہمنے اپنے
پیچھے ایک لشکر کو اور مالک اشتر پوچھتے تھے حال اُس لشکر کا ہمسے پس ارادہ کیا اُنھون نے لشکر کا پس کچھ دیر وہ ہمسے غائب ہے اور واپس
آئے اور اُنکے ساتھ ایک شخص عرب کا تھا پس جب لائے اُسکو گھوڑے کی جگہ مین کہا مالک اشتر نے کہ اے جوانمردان عرب سنو تم اُس شخص کو

جو یہ شخص کہتا ہی پس کہا مسلمانون نے کہ وہ کیا کہتا ہی مالک اشتر نے کہا کہ تم اس سے پوچھو وہ تمکو آگاہ کریگا اور پوچھا مسلمانون نے اس سے اور کہا کہ تو کون لوگون سے
ہی اسنے کہا کہ مین غسان بنی عم جبلہ بن الایہم الغسانی سے ہون پس کہا مالک اشتر نے کہ تیرا نام کیا ہی اسنے کہا کہ میرا نام طارق بن غنان ہی پس کہا مالک
اشتر نے کہ قسم ہی تجکو داخل ہونے کی قوم عرب مین کہ نہ پوشیدہ کر تو ہمسے کسی حال کو جو تو ہمارے دشمنون سے جانتا ہو اسنے کہا قسم ہی خدا کی کہ نہ
چھپاؤنگا مین تمسے جس حال کو مین جانتا ہونگا ولیکن احتیاط کرو تم اپنی جانون پر قبل آنے اپنے دشمن کے مالک اشتر نے کہا کہ یہ بات کیونکر ہی پس کہا
طارق نے کہ تم بارادہ مکر اور فریب کے ساتھ اپنے دشمن کے آئے ہو حالانکہ تمھارے دشمن نے تمھارے ساتھ فریب کیا ہی پس کہا مالک اشتر نے
کہ یہ کیا بات ہی طارق نے کہا کہ رات کو آیا تھا اور پس کا جاسوس تمھارے پاس سے اور نام اسکا عصمۃ بن عرفطۃ التیمی ہی اور وہ سنتا تھا تمھارے
اس مشورہ کو جو مکر اور فریب یوقنا نے حاکم اعزاز کے ساتھ تجویز کیا تھا پس جب سنا جاسوس نے اس تجویز کو لکھا اُسنے اسی وقت ایک رقعہ اور
باندھ دیا رقعہ کو ایک کبوتر کی دُم مین جو اسکے پاس تمھارے ظاہر لشکر مین تھا اور چھوڑ دیا کبوتر کو بجانب حاکم اعزاز کے اسی دن قبل
تمھاری نماز ظہر کے پس جب پڑھا حاکم نے اُس رقعہ کو بھیجا اسنے مجکو بجانب حاکم راوندان کے جسکا نام لوقا بن شامس ہی بطلب کمک کے
تمھارے اوپر اور پہونچایا مین نے لوقا کو پیام اسکا اور یہ وہ ہی کہ آتا ہی بجماعت پانسو سوار دن کے دلیران روم سے پس گویا تم اسکے
سامنے ہو پس احتیاط کرو تم اور سچا جانو تم مجکو میرے کلام مین اور آمادہ ہو تم واسطے اسکے مقابلے کے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا
ہی کہ یہ تو حال مالک اشتر کا اس مقام پر تھا اور یوقنا کا حال یہ ہوا کہ وہ روانہ ہوے یہانتک کہ پہونچے اعزاز کے قلعہ تک
پس پایا انھون نے حاکم اعزاز کو اس حال مین کہ احتیاط کی تھی اسنے اپنی جان پر اور مضبوط کیا تھا اپنے قلعہ کو اور احتیاط کی
تھی اپنے لشکر مین اور صف بندی کی تھی انکی باہر قلعہ کے اور وہ ملعون سوار ہوا تھا بجماعت تین ہزار رومی اور ایک ہزار عرب
متنصرہ قوم غسان اور لخم اور جذام سے سوائے ان لوگون کے جنھون نے اطراف اسکے شہر سے اسکے پاس پناہ لی تھی پس جب آگئے
یوقنا تو نہین وہم دلایا اسنے یوقنا کو اپنی کسی چیز سے بلکہ استقبال کیا یوقنا کا اور پیدل ہو گیا اپنے گھوڑے سے اور آیا یوقنا
کی طرف دوڑتا ہوا گویا بوسہ دیگا انکی رکاب کو اور تھی اسکے ہاتھ مین ایک چھوٹی چھری جو قضا سے زیادہ روان تھی اور جب
نزدیک ہوا وہ یوقنا سے جھکا وہ یوقنا کی رکاب پر تاکہ کھینچ لیوے رکاب کو پس کاٹ ڈالا چھری سے زین کے تنگ کو اور پکڑ لیا اسنے
یوقنا کی رکاب کو پس اسی وقت پراگندہ ہوے یوقنا اور گر پڑے سر کے بل اور آپڑے چار ہزار سوار اور پیدل اصحاب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پر اور نہین مہلت دی انکو یہانتک کہ قابض ہو گئے انپر اور باندھ لیا انکو پس جب ہوے یوقنا رومیون کی قید مین
تھوک مارا دارس ملعون نے یوقنا کے منھ پر اور کہا یوقنا سے کہ بہ تحقیق غضب کیا تجھپر صلیب نے جس وقت چھوڑ دیا تو نے دین اسکا
اور رجوع کیا تو نے اسکے دشمنون کی طرف پس قسم ہی حق مسیح کی کہ مین ضرور تجکو ملک رحیم کے پاس بھیجونگا پس لی دیگا وہ تجکو
انطاکیہ کے دروازے پر بعد اسکے کہ ماریگا وہ گردنین ان عرب کی پھر چڑھ گیا دارس انکو ساتھ لیکر اپنے قلعہ پر **واقدی** رحمہ اللہ نے
بیان کیا ہی کہ ایک امر جو اعزاز نے کام مسلمانون کا اللہ تعالی کی طرف سے یہ تھا کہ جاسوس نے اپنے رقعہ مین حال روانگی مالک اشتر نخعی کا بجمعیت
ایک ہزار سوار کے حاکم اعزاز کو نہین لکھا تھا اور مالک اشتر کا حال یہ گذرا کہ جب سنا انھون نے کلام طارق متنصرہ کا

احتیاط کی انھون نے اور انکے ساتھیون نے اپنی جانون پر اور مضبوط باندھا متنصرہ کو اور پھرے وہ بہ انتظار حاکم راوندان کے پس جب تھوڑی
رات گذری سُنی انھون نے آواز لگاموں اور آواز گھوڑون کی ساتھ ہتھیار دیکھے پس نہین کلام کیا انسے مالک اشتر نے یہانتک کہ بیچ کار پہنچے
مین آگیا لشکر اور اسی قوت ورآئے اُنپر مالک اشتر ساتھ دلیران مسلمین و شہسواران موحدین کے اور گھومے گرد انکے مثل گھومنے چکی کے اور گھیر لیا
مسلمانون نے انکو مثل گھیرنے سپیدی آنکھ کے اُسکی سیاہی کو اور حملہ کیا دو دو مسلمانون نے ایک ایک رومی پر پس پکڑ لیا انکو پھر مضبوط باندھا
انکو اور لیے کپڑے اور لباس انکے پس پہن لیا ان کپڑون کو اور بلند کیا انکے نشانون اور صلیبون کو جیسے کہ وہ تھے اور متوجہ ہوے مالک
اشتر اس متنصرہ کی طرف اور کہا اس سے کہ آیا ہوسکتا ہی تجھسے کہ پھرے تو بجانب دین اللہ غالب اور بزرگ ورد دین اللہ کے نبی کے
اور دور کیجاوین تجھسے وہ باتین کفر کی جو گذری ہین بسبب ایمان کے اور صبح کریگا تو ہمارے ساتھ منجملہ برادران ایمان کے پس کہا طارق نے
کہ بحالیکہ دل میرا تمھارے پاس اور تمھارے دین میں ہی اور مین پہلے مسلمان ہوا تھا حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر ہمراہ اپنے
بادشاہ جبلہ بن الایہم کے اور مین نے سُنا ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ جو شخص بدل ڈالے اپنے دین کو پس قتل کرو تم اسکو پس کہا
مالک اشتر نے کہ تو سچ کہتا ہی ولیکن منسوخ ہوگیا ہی یہ حکم اللہ تعالی کے قول سے جو فرماتا ہی الا من تاب و امن و عمل صالحا اور تحقیق قبول
فرمائی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے توبہ وحشی غلام جبیر کی حالانکہ اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا حمزہ رضی اللہ عنہ کو
قتل کیا تھا اور اُسکے حق مین آیات قرآنی نازل ہوئین تھی پس جب سُنا غسانی نے یہ کلام کہا اُسنے اشھد ان لا الہ الا اللہ و ان
محمد رسول اللہ مالک اشتر نے کہا کہ قبول کرے اللہ تعالی توبہ تیری اور ثابت رکھے تیرے ایمان کو پھر کہا اُس سے کہ اے عبد اللہ
مین چاہتا ہون کہ جاوے تو بجانب حاکم اعزاز کے اور بشارت دیوے اُسکو ساتھ آنے حاکم راوندان کے اسکی مدد دہی کو پس کہا
غسانی نے کہ مجھکو بخوشی منظور ہی اور مین اس کام کو کرونگا اگر چاہا اللہ تعالی نے اور اگر تمکو میرے معاملہ مین کچھ شک ہی پس بھیجو تم
میرے ساتھ ایک مرد کو جسپر تمکو اعتماد ہو اور جانتا ہو وہ شخص جو مین کہونگا اسواسطے رات آدھی آچکی ہی اور نگہبانی اور چوکیداری
مین شدت ہی اور دروازے قلعہ کے بند ہین پس مین کلام کرونگا اُن چوکیدارون سے کنارہ خندق کے پس ساتھ کیا اُسکے مالک اشتر نے
اپنے چچیرے بھائی راشد بن قیس کو اور وصیت کی انکو ہوشیار رہنے کی اپنے کام مین اور روانہ ہوے وہ دونون بجانب
اعزاز کے پس پایا اُنھون نے نگہبانی کو شدت مین اور چوکیدار بیدار اور ہوشیار تھے اپنی دیوارون پر اور رومی نرسنگھے اور دف بجاتے
تھے اور آواز بلند تھی وسط قلعہ مین پس کہا طارق نے راشد سے کہ قسم ہی حق اپنے پروردگار کی کہ نہین ہی یہ مگر آثار شادی کے
پھر خاموش ہو رہے وہ دونون اور کان رکھے آواز پر تو معلوم ہوا کہ معاملہ وہی ہی جو طارق بن شدید نے کہا ہی واقدی
رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہی کہ اصل معاملہ اُس آواز کا یہ تھا کہ وادرس حاکم اعزاز کا اکثر اوقات بھیجتا تھا اپنے بیٹے لاون کو ساتھ تحفے
ارمغان کے پاس یوقنا کے اور لاون یوقنا کے پاس قلعہ مین مہینا دو مہینے مقیم رہتا تھا اور آیا تھا لاون پاس یوقنا کے
ایک مرتبہ عید صلیب مین جو اسکے کنیسہ واقع قلعہ مین واقع ہوئی تھی اور گیا تھا یوقنا کی زوجہ کے پاس پس دیکھا تھا اُسنے
یوقنا کی بیٹی کو ساتھ اُسکے لونڈیون اور خدمتون کے اور وہ آراستہ تھی لباس اور زیور اور جواہرات سے اور

اور ایمان لایا اور سلام
بلک کیا ہو ۱۲ راستہ
فقط لاون بیراونس
حاکم اعزاز کا ۱۲

صورت اُسکی بشکل روشن چاند کے تھی پس در آئی محبت شدید اُسکی لاون کے دل کے بیچ اور چھپایا اُسنے اس امر کو تا آنکہ
واپس آیا بجانب اعزاز کے اور شکایت کی اُسنے اپنی مان سے پس کہا اُسکی مان نے کہ ای میرے بیٹے ٹھہرا رہ پس رکھ تو اپنی آنکھون
کو کہ بیچ تیرے باپ سے اس امر مین گفتگو کرونگی اور کہونگی اُس سے کہ پیام بھیجیگا حاکم حلب کے پاس پس بیاہ کر دیگا وہ تیرا اپنی
بیٹی کے ساتھ پس خوش ہو گیا دل اُسکا جب سُنا اُسنے کلام اپنی مان کا اور اُنھین دنون مین آئے عرب اور محاصرہ کیا انھون نے
قلعہ حلب کو پس مشغول ہو گئے دل اُنکے پھر جب آئے یوقنا اعزاز مین اور ہوا معاملہ اُنکا جو ہوا اور قابض ہو گیا دامیس بیٹا اُسکے
چچا کا اُنپر اور ایک سو صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پس کہا دامیس نے اُن سبکو اپنے بیٹے لاون کے گھر مین اور نگہبان مقرر
کیا اُسکو اُنپر اور لاون نے کہا کہ تم ہو اپنے دین کی کہ بطریق یوقنا میرے باپ سے زیادہ جانتے ہین علوم دین کو واسطے اگر وہ حق کو اُن
عرب کے ساتھ نہ دیکھتے تو اُنکی تبعیت نہ کرتے سوائے اسکے بادشاہ لوگ اُنکا مقابلہ نہ کر سکے اور اللہ تعالی نے مدد دی ہے اور غالب کر دیا ہے
اُنکو باوصف اُنکے ضعیف ہونے کے اور میرے دل کو تعلق ہے یوقنا کی بیٹی سے اور مین راستی کی راہ سے اور سے تو وہ امر یہ دیکھتا ہون کہ چھوڑ
دون اس قوم کو قید سے اور رجوع کرون مین اُنکے دین کی طرف کہ حق وہی ہے اور پہونچونگا مین اُسکے سبب سے فوز عظیم کو ملک کریم کی طرف سے
اور بیاہ کرونگا مین یوقنا کی بیٹی سے اور تسکین دونگا مین اپنی دلی محبت کو اُسکے سبب سے پس جب کہی اُسکے دل نے اُس سے یہ بات متوجہ ہوا
وہ یوقنا کی طرف اور بیٹھا اُنکے سامنے اور کہا کہ ای چچا مین نے ارادہ اور میل کیا ہے تمھارے چھوڑ دینے کا قید سے اور چھوڑ دینے تمھارے ساتھیون
کا اور مین نے برگزیدہ اور اختیار کیا ہے تمکو اپنے باپ اور بادشاہ پر اور تم جانتے ہو کہ جدائی گھر بار اور یگانون کی امر دشوار ہے ولیکن ایمان
زیادہ توفیق دینے والا ہے کفر سے اور مین نے جان لیا ہے اس امر کو کہ اس قوم کا دین صحیح اور عقل اُنکی غالب ہے اور ذکر اُنکا تہلیل و تسبیح ہے اور
مین چاہتا ہون تمھارے اور تمھارے ساتھیون کے رہا کرنے کو اس شرط پر کہ تم میرا بیاہ اپنی بیٹی کے ساتھ کر دو اور مہر اُسکا جو تم لوگے میرے
نزدیک یہی تمھارا اور تمھارے ساتھیون کا چھوڑ دینا ہے یوقنا نے کہا کہ ای میرے بیٹے اگر تیرا ارادہ اور میل بجانب اسلام کے ہے پس چاہیے
یہ امر بسبب کسی غرض دنیا کے نہو بلکہ خالص واسطے اللہ تعالی کے ہو واسطے کہ اللہ تعالی قائم اور ثابت رکھیگا تجکو اس کام پر جو تو کریگا
اور مین انشاء اللہ تعالی تجکو تیری مراد کو پہونچاؤنگا اور حاصل ہوگی تجکو عزت دنیا اور آخرت کی پس کہا لاون نے اشہد ان لا الہ الا اللہ
و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ پھر چھوڑ دیا اُسنے یوقنا اور اُنکے ساتھیونکو اور دیدیے اُنکو ہتھیار اُنکے اور کہا اُنسے کہ چلو اور تیزی کرو تم اللہ تعالی کا
نام لیکر اور آگاہ ہو کہ مین جاتا ہون اپنے باپ کے پاس سو واسطے کہ وہ سوتا ہے اور بیہوش ہے شراب سے پس مار ڈالونگا مین اُسکو
اللہ غالب اور بزرگ کی رضامندی مین پھر جلدی گئے لاون اپنے باپ کے گھر کی طرف پس پایا اُسنے اپنے باپ کو بیدن
مردے کے اور پایا اپنی مان اور بہنون کو اُسکے پاس پس کہا لاون نے کہ کسنے میرے باپ کے ساتھ یہ امر کیا ہے پس کہا
اُن عورتون نے کہ ہمنے کیا ہے پس کہا لاون نے کہ تمنے کسواسطے یہ امر کیا ہے پس کہا عورتون نے کہ ارادہ کیا ہمنے اس
کام سے رضامندی اور دیدار خدا کا اور تحقیق سُنا تھا ہمنے تیری بات چیت کو یوقنا اور اُنکے ساتھیون سے پس خوف
کیا ہمنے تیری جان پر اس امر کا کہ نہ پورا ہو سکے گا تیرے لیے وہ امر کہ جو تو چاہتا ہے اور غلبہ کریگی قوم مسلمانون پر

جماعت رومیون کی اور پہونچیگی تیری خبر تیرے باپ تک پس مار ڈالیگا وہ تجکو پس حملہ کیا ہمنے اور سخت گیری کی اسپر پشتیر تھے بسبب
دیکھنے تیری عقل اور فہم کے پس خوش ہوئے لاون اس حال سے اور پھر گئے وہ بجانب یوقنا اور انکے ساتھیون کے اور آگاہ کیا
انکو حقیقت حال سے اور بلند کیا انھون نے آوازون کو ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور درود بھیجا انھون نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پر اور مارا اور رکھا تلوار دن کو رومیون مین پس جنبش مین آیا قلعہ انکی تکبیر دن سے اور جست کی اور نکل پڑے
رومی اپنی جگہون سے اور وہ حیران اور بھول گئے تھے آپس مین ایک دوسرے کو اور واقع ہوا شور قلعہ مین اور دوڑ پڑے رومی پس
لڑے یوقنا اور ساتھی انکے رومیون سے اور اسی وقت آئے طارق بن سنان اور مالک اشتر کے چچا کے بیٹے پس جب چپ ہو اور کان
لگایا انھون نے آواز پر اور جانا انھون نے حال لڑائی کو پھرے وہ دونون بجانب مالک اشتر کے اور بیان کیا انسے جو کچھ کہ سنا تھا دونون نے
اعزاز مین پس کہا مالک اشتر نے اپنے ساتھیون سے کہ دوڑاؤ تم گھوڑون کو رات کی تاریکی مین اور نہین ہوتی ہے قوت مگر بسبب قدر برتر
اور بزرگ کے پس اسی وقت چھوڑ دین مسلمانون نے باگین گھوڑون کی اور راست کر لیا نیزون کو تا اینکہ پہونچے وہ اعزاز کے دروازے
پر اور پائی آہٹ انکی لاون بن وادرس نے پس حکم کیا اسنے اپنے غلامون کو کھولدینے پوشیدہ دروازے کا پس ایسا ہی کیا غلامون نے
بعد اسکے کہ کہا تھا لاون نے انسے کہ حاکم برادران ہمارے مدد ہی کو آیا ہے پس جب آیا مالک اشتر اور ہمراہی انکے اعزاز مین اعلان کیے
انھون نے ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور درود بھیجے بشیر اور نذیر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور دیکھا اہل اعزاز نے اس معاملہ کو جو در آیا انپر اور
جانا انھون نے کہ ہم ہلاک ہونگے پس پھینکدیا انھون نے ہتھیارون کو اور چلائے وہ اس کلمہ سے لفون لفون پس اٹھالیا مالک
اشتر نے تلوار کو انکے اوپر سے اور لیلیا جو کچھ اس قلعہ مین تھا مال اور لوگون اور لڑکیان اور لڑکون اور قیدیون سے اور شکریہ ادا کیا
یوقنا اور انکے ساتھیون کا پس کہا یوقنا نے کہ شکریہ ادا کرو تم اللہ تعالی کا اور اس لڑکے کا پھر بیان کیا سب حال اسکا پس کہا مالک
اشتر نے اذا اراد اللہ امرا ہیا اسبابہ واقدی رحمۃ اللہ نے عبدالرحمن بن جبیر سے روایت کی ہے کہا جبیر نے کہ پوچھا مین نے ابو لبابہ بن المنذر
سے جو شام کی سب لڑائیون مین ابتدا سے انتہا تک حاضر تھے کہ سبب قتل وادرس کا کیا تھا کہ میرا دل انکار کرتا ہے اس حال سے اور
مین صحت اسکی چاہتا ہون پس کہا ابو لبابہ نے کہ جب رکھدیا اہل عرب نے اپنے بوجھ اور ہتھیارون کو اور لیجا کیا مالک اشتر نے قیدی اور
مال اور کپڑے اور ظروف اور سونے اور چاندی کو اور حکم کیا انھون نے اس سبکے نکالنے کا باہر اعزاز کے اور مقرر کیا اسپر قیس بن سعید کو
اور قیس بن سعید حاضر ہوئے تھے یرموک کی لڑائی مین اور پہونچا تھا انپر ایک تیر پس یک چشم کر دیا تھا اسنے انکو اور یہی حال ابو لبابہ
بن المنذر کا ہوا تھا اور یہ دونون صحابی حاضر ہوئے تھے جنگ بدر مین ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس جب نہ باقی رہا
کوئی اعزاز مین اٹھ کھڑے ہوئے مالک اشتر درانحالیکہ چلتے اور پھرتے تھے وہ قلعہ مین اور اسکو دیکھتے بھالتے تھے پس مقتول دیکھا انھون نے
وادرس کو اور کہا انھون نے کہ کسنے قتل کیا ہے اس ملعون کو پس کہا لاون نے کہ میرے بھائی یوقنا نے اسکو قتل کیا ہے اور وہ مجھسے سن مین
بڑا ہے اور عقل مین مجھسے زیادہ اور تیرا ہے پس طلب کیا اسکو مالک اشتر نے اور کہا اس سے کہ تونے کیون اسکو قتل کیا ہے حالانکہ وہ
تیرا باپ تھا اور ہمنے تحقیق سنا ہے کہ تم رومیون مین کسی بیٹے نے اپنے باپ کو مارڈالا ہو سوا تیرے یوقنا نے کہا کہ اٹھایا

اور برانگیختہ کیا مجھکو اس کام مین تمھارے دین کی محبت نے اور سبب اسکا یہ ہوا کہ اس قلعہ کے کنیسہ مین ایک قس بادہ سن کا ہر او
ہم اُس سے انجیل پڑھتے تھے اور وہ تعلیم کرتا تھا ہمکو مسائل حلال اور حرام کے اور لکھدیتا تھا ہمکو رومی خط سے اور مین ایک دن اُسکے نزدیک
بیٹھا تھا اور سواے میرے اُسکے پاس اور کوئی نہ تھا پس درآئی میرے دل مین یہ بات کہ سوال کرون مین اُس سے کچھ چیزون اور حالات کا پس کہا
مین نے اُس سے کہ اے باپ ہمارے آیا دیکھتا ہی تو کہ ملک شام پر کیونکر عرب غالب ہوگئے ہین اور بہت ملک شام کے وہ مالک ہوگئے ہین او شکست
دی ہر انھون نے ہرقل بادشاہ کے لشکرون کو اور شادیا ہی نوجوانون کو اور ہم اس امر کا نہین گمان کرتے تھے کہ عرب اس امر پر قدرت حاصل کرینگے
اسواسطے کہ کوئی گروہ اُنسے زیادہ ضعیف نہ تھا اور اللہ تعالی نے مدد دی اور غالب کردیا اُنکو باوصف اُنکے ضعیف ہونے کے پس آیا
پڑھا ہی تونے اس حال کو کتب روم اور اُنکے ملاحم یونانیہ مین یا نہین پس کہا قس نے کہ اے میرے بیٹے ہان مین نے اس حال کو پڑھا ہی اور
تحقیق آگاہ کیا تھا ہمکو ہرقل بادشاہ نے قبل واقع ہونے اس حال کے اور قبل آنے عرب کے بیچ شام کے اس امر سے کہ عرب بالضرور مالک
ہوجاوینگے اسکے تخت گاہ تک اور مین نے سنا ہی کہ اس قوم کے نبی نے یہ فرمایا تھا زویت لی الارض فرایت مشارقہا ومغاربہا وسیبلغ ملک امتی ما زوی
لی منہا پس کہا مین نے قس سے کہ اے باپ ہمارے تو کیا کہتا ہی مسلمانون کے نبی کے باب مین پس کہا اُسنے کہ اے بیٹے میرے ہماری کتابون مین
لکھا ہی کہ اللہ تعالی بھیجیگا ایک نبی کو حجاز سے اور تحقیق بشارت دی ہی آپکی مسیح نے اور مین نہین جانتا ہون کہ یہ وہی ہین یا نہین پس جانا مین نے
اس امر کو کہ وہ قس چھپاتا ہی حال کو بخوف ظاہر اور پراگندہ ہونے اس خبر کے اُس سے پس چھپایا مین نے اس حال کو شب گذشتہ تک پس جب دیکھا
مین نے یوقنا اور اُنکے ساتھی قیدیون کو کہا مین نے کہ یہی یوقنا ہین کہ جنھون نے مار ڈالا اپنے بھائی کو اور سختی کی عرب پر اور لڑے اُنسے پھر رجوع
کیا اُنکے دین کی طرف اور یہ امر نہین ہوا مگر اسوجہ سے کہ جانا اُنھون نے حق کو ساتھ ان عرب کے پس کہا مین نے اپنے دل مین کہ مار
ڈالون مین اپنے باپ کو اور چھوڑ دون یوقنا اور اُنکے ساتھیون کو اور پھیرون مین بجانب دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ وہی
دین حق ہر اسمین کچھ شک نہین ہی پس جب سو گیا باپ میرا اور وہ بیہوش تھا شراب سے پس مار ڈالا مین نے اُسکو اور آیا مین
اسواسطے پھر اُنسے یوقنا کے پاس مین نے اپنے بھائی لاون کو کہ پیشی کی تھی تم نے مجھپر اس کام مین پس کہا اُس سے مالک اشتر نے کہ اے
لڑکے کسواسطے تونے یہ کام کیا لوقا نے کہا کہ بسبب محبت تمھارے دین اور تمھارے نبی کے اور مین گواہی دیتا ہون اس امر کی کہ لا الہ
الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ پس کہا اُس سے مالک اشتر نے کہ قبول کیا تجھکو اللہ تعالی نے اور توفیق دی تجھکو پھر
باہر نکلے مالک اشتر قلعہ سے اور حاکم کیا قلعہ کا سعید بن عمرو الغنوی کو اور چھوڑا اُنکے ساتھ ایک سو مسلمانون کو جنکو ابو عبیدہ بن
الجراح نے یوقنا کے ساتھ بھیجا تھا واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلۂ راویون کے بیان کیا ہی کہ اعزاز کی فتح اسی صورت سے
واقع ہوئی اور جو یہ بیان کیا گیا ہی کہ داردیس کی زوجہ اور اُسکی لڑکیون نے اُسکو مارا صحیح نہین ہی پھر مالک اشتر نے بعد مقرر
کرنے سعید بن عمرو الغنوی کی خدمت اعزاز پر ارادہ کوچ کا بجانب حلب کے کیا مع قیدیون اور مال اور غنائم
کے کچھ شمار کیا انھون نے قیدیان اعزاز کا پس تھے وہ ایک ہزار عمدہ جوان رومیون سے اور دو سو چالیس مرد
بڈھے اور راہب تھے اور ایکہزار عورتین اور لڑکیان کنواری وغیرہ تھین اور ایک سو آٹھ بڑھیان تھین اور دیکھا مالک اشتر

نے ایک شبہ جسے راہب کو جو خوشنما پیری میں اور صاحب وقار تھا پس کہا انھون نے کہ اگر سچا ہی گمان میرا پس یہ راہب ہی ہے جسکا حال عبادلہ
لاؤن نے مجھسے بیان کیا تھا پھر بلایا مالک اشتر نے لوقا کو اور کہا کہ آیا یہ وہی ہے جسکا حال تمنے مجھسے بیان کیا تھا تو لوقا نے کہا ہان پس کہا
مالک اشتر نے اُس شیخ سے کہ ہرگاہ ہے تو علما اپنے دین سے پس کیون چھپاتا ہے تو امر حق کو اُسنے کہا کہ قسم ہے خدا کی کہ نہیں چھپایا مین نے
اُسکو اُسکے مستحق سے ولیکن ڈرتا تھا میں خوف ہیوان سے اس امر کو کہ وہ مجھکو مار ڈالینگے اسواسطے کہ امر حق بھاری اور بوجھ ہوتا ہے پس کہا
اُس سے مالک اشتر نے کہ آیا پھرے گا تو ہمارے دین کی طرف قسیس نے کہا کہ پھرونگا مین تمھارے دین کی طرف مگر یہ کہ مین سوال کرتا ہون تجھسے
چند مسائل کا جنکو پایا ہے مین نے لوقا کی انجیل مین پس کہا مالک اشتر نے کہ بیان کر تو مسائل اپنے تاکہ مین سنون اُسکو پس جبکہ قسیس نے
کلام کرنا ساتھ ان مسائل کے واقع ہوئی آواز اور قلعہ کے پس متوجہ ہوئے مسلمان اُسکی طرف اور جلدی کی مالک اشتر نے اور نکال لیا
انھون نے اپنی تلوار کو میان سے تاکہ دیکھین وہ کہ مسلمانون کا کیا حال ہے اور گمان کیا انھون نے کہ رومیون نے مسلمانون کے ساتھ غدر اور بے
وفائی کی ہے پس اُسی وقت دیکھا ایک جماعت مسلمانون کو کہ شور کرتے ہین وہ اور کہتے ہین کہ احتیاط کرو تم اپنی جانون پر اور ہوشیار ہو جاؤ
اسواسطے کہ ہم دیکھتے ہین ایک گرد کو منبج اور براعہ کی راہ پر اور ہم نہین جانتے ہین کہ اُس گرد کے نیچے کیا ہے پس سوار ہوا مالک اشتر
اور دلیران مسلمین ہمراہ اُنکے اور متوجہ ہوئے درانحالیکہ وہ دیکھتے تھے کہ کون سخت معاملہ پیش آیا ہے اور اُسی وقت دور ہوئی گرد
اور دکھائی دیے اُسکے نیچے سے عربی گھوڑے اور مصری نیزے اور عادی خود اور ہندی تلوارین اور لوگ عرب کے اور آنکے آگے قیسی
اور نال اور بندھے ہوئے لوگ ہین پس جبکہ دیکھا مالک اشتر نے اُس لشکر کی طرف تو وہ اکثر اسوار اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہین کہ ہر ایک اُنمین کے دلیر نیزہ باز اور شمشیر سخت جھگڑنے والے ہین اور وہ لوہے مین ڈوبے ہوئے ہین یعنی زرہ پہنے اور آگے فضل بن عباس بن
عبدالمطلب بن ہاشم ابن عم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین او بھیجا تھا اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ساتھ اُس لشکر کے
تاکہ تاخت تاراج کرین وہ منبج اور اُسکے پل اور براعہ اور اُسکے سواد اور دیہات کو پس واقع ہوئی تکبیر دونون گروہ سے اور سلام کیا مالک اشتر
نے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو اور سلام کیا بعض مسلمانون نے بعض پر اور پوچھا فضل بن عباس نے مالک اشتر سے حال اُنکا پس
بیان کیا انھون نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے فتح کیا اعزاز کو اور ذلیل اور خوار کیا ہر شخص کو جو اُسمین تھا اور بیان کیا سب حال مسلمانون اور
یوقنا کا اور کہا اُنھون نے کہ نہین باز رکھا مجھکو کوچ کرنے سے بجانب حلب کے مگر اُس قسیس نے اُسکے سوال کرنے نے پس کہا فضل بن عباس نے
اُس قسیس سے کہ جو تجھکو کہنا ہے کہہ پس کہا اُسنے اخبرنی ای شئی خلق اللہ من مخلوقاتہ قبل السموات والارض قال اول ما خلق اللہ اللوح
والقلم ویقال العرش والکرسی ویقال الوقت والزمان ویقال العدد والحساب ویقال خلق اللہ اولا جوہرا فصیر منہ ما ثم علی منہ
العرش لقولہ فی کتابہ وکان عرشہ علی الماء ویقال خلق اللہ اولا العقل لانہ اراد ان ینتفع بہ الخلق وقیل اول ما خلق اللہ نورا
وظلمۃ ثم دعاہما الی الاقرار بربوبیتہ فانکر الظلمۃ واقر النور فخلق الجنۃ من النور لرضائہ عنہ والنار من الظلمۃ لسخطہ علیہا و
خلق ارواح السعداء من النور وارواح الاشقیاء من الظلمۃ لاجل ذلک یرجع کل واحد منہم الی مستقرہ

ویقال اول ما خلق اللہ نقطة فنظر الیہا بالہیبة فتعضعضت و سالت فصیر ما الف فجعلہا مبتدا کتابہ فسبحان من الف کتابہ من نقطة و خلق خلقہ من نطفة ثم ستیم بقبضة ثم تیسیم بنفخة پس جب سنا قس اعزاز نے یہ کلام فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کا کہا اسنے اشھد ان ہذا العلم الذی اتاکم بہ الا انبیاء وانا اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و ان محمدا عبدہ و رسولہ پس جب دیکھا اہل اعزاز نے اپنے قس کی طرف کہ مسلمان ہو گیا وہ اسلام اختیار کیا سبھون نے مگر تھوڑے لوگ اپنے دین پر رہے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب اہل اعزاز نے بوجہ مسلمان ہو جانے قس کے اسلام قبول کیا میل کیا کوچ کا فضل بن عباس اور مالک اشتر اور آنکے ہمراہی مسلمانون نے بجانب حلب کے پس کہا یوقنا نے کہ قسم ہے خدا کی مین تو مسلمانون کو شرمندہ دکھاؤنگا اسواسطے کہ مین نے ایک بات کہی تھی اور ایک حیلہ تجویز کیا تھا پس نہین پورا ہوا وہ دشمنان خدا پر اور مین ارادہ اور میل رکھتا ہون انطاکیہ کے جانے کا شاید کہ اللہ تعالے میری مدد کرے اور دشمنون پر مجکو فتحیاب فرما دے پس کہا آنسے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ اللہ تعالے نے ہمارے نبی سے یہ ارشاد فرمایا ہے لیس لک من الامر شیء پس تم اس امر کا اپنے دل مین بار نہ اٹھاؤ پس کہا یوقنا نے کہ قسم ہے اُس خدا کی جسکے دین پر مین ہون کہ نہ پھر جاؤنگا مین مگر ساتھ ایسے کام کے کہ روشن اور سپید کریگا اللہ تعالے اسکے سبب سے میرے منھ کو نزدیک مسلمانون کے پھر دیکھا یوقنا نے کہ فضل بن عباس کے ساتھ دو سو آدمی یوقنا کے یکسہ جدی اور قرابتی اور گھر والے ہین جنکے دلون مین ایمان نے جگہ پکڑی تھی اور وہ لوگ رئیس حلب کے ہین اور آنکے لڑکے بالے حلب مین ہین پس لیا آنکو یوقنا رحمہ اللہ نے اور روانہ ہوئے وہ آنکو ساتھ لیکر بارادہ انطاکیہ کے اور پھرے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما بجانب ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پس جب رات ہوئی روانہ ہوئے یوقنا اور کچھ تھوڑی رات گذری منتخب کر لیا انمین سے چار سو چالیس شخصون کو اپنے لڑاکون سے اور باقی لوگون سے کہا کہ تم راہ عم اور ارتاح کی اسطرح سے کہ گویا تم بھاگے ہوئے وا اہل حرب سے اور مین اور یہ چار سو شخص اس راہ سے روانہ ہوتے ہین اور وہ راہ جارم کی ہے اور دیکھا ہوگا کہ تم سب انطاکیہ مین اگر چاہا اللہ تعالے نے پس ایسا ہی کیا قوم نے اور یوقنا برابر چلے چلے گئے یہانتک کہ آتے وہ دیر سمعان پر جو قریب تھا جسر آہنی کے پس پایا یوقنا نے اُس مقام مین ایک گروہ کو کہ وہ حفاظت راہون کی کرتے تھے پس جب دیکھا انھون نے یوقنا اور چار سو شخص انکے ساتھیون کو دوڑے آنکی طرف اور پوچھا حال انکا پس کہا یوقنا نے کہ مین حلب کا سردار ہون اور بھاگا ہون اہل عرب سے اور آیا ہون ہرقل بادشاہ کے پاس اُن لوگون نے کہا کہ یہ ہمراہی تمھارے ساتھ کون ہین یوقنا نے کہا کہ میرے قرابتی اور قبیلے کے لوگ ہین پس بھیجا انھون نے کلام یوقنا کا اور مقرر کیا یوقنا کے ساتھ مالک اُس جماعت محافظین راہ نے چند سوارون کو اپنے ہمراہیون سے اور کہا آنسے کہ لیجاؤ تم آنکو سامنے بادشاہ کے پس لائے وہ لوگ یوقنا اور آنکے ساتھیون کو بادشاہ کے پاس پس پایا آنھون نے بادشاہ کو اُسکے کنیسہ مین اور وہ نماز پڑھتا تھا

پس ٹھہرے وہ یہانتک کہ فراغت پائی اُنہنے اپنی نماز سے اور پھر لایا اُن سوارون نے یوقنا اور اُنکے ہمراہیون کو بادشاہ کے پاس
اور سجدہ تعظیمی کیا اُسکا اور کہا اُنہون نے کہ بطریق سردار محافظ راہ نے جو درمیان عمان کے نزدیک ہے تیرے پاس بھیجا ہے ان لوگون
کو اور یہ شخص کہتا ہے کہ مین سردار حلب کا ہون پس جب سنا ہرقل نے یہ کلام متوجہ ہوا بجانب یوقنا کے اور کہا کہ تم یوقنا ہو
پس کہا اُنھون نے ہان مین یوقنا ہون بادشاہ نے کہا کس وجہ سے تم یہان آئے ہو حالانکہ مین نے تو یہ سنا ہے کہ تم پھر گئے ہو
بجانب دین عرب کے پس کہا یوقنا نے کہ اے بادشاہ تو نے حق بات سنی ہے لیکن مین نہین مسلمان ہوا تھا مگر اس امر سے کہ فریب
اور مکر کرون مین انکے ساتھ اور برائی پاؤن انکی برائیون اور انکی زبونی سے اور انکی بو پاس ہے اور مین نے اُنسے کہا تھا کہ مین
سپرد کر دونگا تمکو اعزاز کو اور مار ڈالونگا وہان کے حاکم کو اور لیا تھا مین نے عرب سے ایک سو مرد انکے رئیسون سے اور روانہ ہوا تھا مین انکو
لیکر اور کہا تھا مین نے مسلمانون کے سردار سے کہ بھیج تو میرے پاس اکثر عرب کو تاکہ جسدن پہونچینگے وہ اعزاز مین تجھی اور بلاد اونکا مین
آپ یہانتک کہ اُنکو ساتھ لیکر چڑھ جاؤنگا مین قلعہ پر پس جب پہونچ جاوینگے وہ اعزاز مین قبضہ کر لونگا مین اور بھیجونگا مین انکو تیرے
پاس پس جلدی کی میرے ساتھ اور بھیجے اور نہ آگاہ ہوا وہ اُس امر سے جو میرے دل مین تھا اور اعتماد کیا اُسنے اپنے جاسوس پر اور
نہ معتمد جانا اُسنے مجھکو اور گرفتار کر لیا مجھکو اور جب جا پہونچے عرب اعزاز کے قلعہ مین مارا اور رکھا اُنھون نے تلوار ان کو وہان کے لوگون مین اور
لوقا نے مار ڈالا اپنے باپ کو اور وہ انکے ساتھ ہے عرب اور چھڑا لیا اُنھون نے ہم سبکو قید سے مشغول ہے تو وہ لڑائی اور لوٹ مین انکا
اور یہ شخص جو ہمارے دین پر ہین تیری طرف کو اور اگر مجکو اپنے دین کے ساتھ محبت ہوتی تو مین اپنے بھائی یوحنا کو نہ مار ڈالتا اور
نہ صبر کرتا مین عرب کی لڑائی اور انکے محاصرہ کرنے پر ایک سال تک پس جب یوقنا نے بادشاہ کے سامنے یہ کلام کیا مساعدت اور
اعانت کی یوقنا کی بطارقہ اور ملوک نے اور کہا اُنھون نے ہرقل بادشاہ سے کہ یوقنا سچے ہین ہم مین کوئی شخص مثل یوقنا کے اخلاص قلبی
اور راستی اور عبادت اور دیانت مین نہین ہے یوقنا نے کہا کہ اے بادشاہ قریب ہے تو ظاہر ہو جاوینگے کوشش اور کلام میرا اور وہ کچھ جو مسلمانون
کے ساتھ مین کرونگا اور یہ کہ کیونکر صرف کرونگا مین کوشش کو انہین پس جب سنا ہرقل بادشاہ نے یہ کلام یوقنا کا خوش ہوا اور خلعت دیا
اُسنے یوقنا کو وہ لباس خاص شاہی جو پہنے تھا اور تاج اور پٹکا دیا اُنکو اور کہا کہ اگر حلب تجھسے لے لیا گیا ہے تو مین تمکو انطاکیہ کا سردار کر دونگا کہ تم انطاکیہ
سکندرا اور دمشق یعنی سیح اور والی ہمارے ہوگئے پس تعظیم کی اور رو مادی اُسکو یوقنا نے اور ٹھہرے اُسکی خدمت مین پس اس حال مین تھے
کہ اسی وقت محافظ کوہی کے پل کا آیا ہرقل کے پاس اور کہا کہ اے بادشاہ آئے ہین ہمارے پاس بطریق شہسواران حلب کے کہ وہ اپنے تئین ایک ہی
خاندان و دودمان سے بیان کرتے ہین اور وہ قرابتی اور یگانے یوقنا کے ہین اور وہ بھاگے ہین عرب سے پس جب سنا بادشاہ نے یہ حال کہا یوقنا
کو سوار ہو تو اے سکندر دمشق اور جا تو اُس قوم پر پس اگر وہ تیرے قرابتی ہین پس جب پہونچ گئے تم اپنے یگانون مین اور مین انکو تمہارے عطا کرونگا
اور وہ تمہارے ساتھ رہینگے اور اگر وہ تمہارے قرابتی نہین ہین پس لاؤ تم انکو میرے پاس تاکہ مین انکے باب مین رائے زنی کرون
اور احتیاط کرو تم اس امر سے کہ وہ بھیجے ہوے عرب کے ہون اور ان لوگون نے رجوع کی ہو انکے دین کی طرف اہل شیزر اور حماۃ اور
رستن اور بعلبک اور دمشق اور حوران سے پس کہا یوقنا نے کہ اے بادشاہ مین ایسا ہی کرونگا پھر اسی وقت سوار ہو یوقنا اور سوار ہوے انکے ساتھ قلیہ

اور سریہ اور پہونچے لوہے کے پل تک پس ٹھہرے وہ وہان اور حکم کیا اُنھون نے آدمیون کے سامنے لانے کا پس جب دیکھا یوقنا نے انکو انکار کی اُنکی شناسائی سے گویا کہ اُنھون نے قبل اسکے اُنکو نہین دیکھا تھا پھر پوچھا یوقنا نے حال اُنکا پس کہا کیا اُنھون نے اصل امر یہ ہے کہ ہم لوگ بھاگے ہوے ہین اہل عرب سے آئے ہین بادشاہ کے شہر مین تاکہ اقامت اختیار کرین انھین پس مرحبا کہا یوقنا نے پس جب دیکھا اُن لوگون نے حشمت اور خلعت بادشاہ کو یوقنا پر اور سپاہ پیادہ ہوگئے وہ یوقنا کے سامنے اور بوسہ دیا اُنکی رکاب کا پس کہا یوقنا نے اُنسے کہ کیونکر رہائی پائی تمنے اہل عرب کے ہاتھ سے پس کہا اُنھون نے کہ ہم لوگ نکلے تھے اُنکے سردار کے ساتھ بارادے منبج اور براعہ کے پس جب پھرے ہم بارادے حلب کے لے لیا ہمنے اپنی راہ کو بچانے اعزاز کے پس پایا ہمنے اعزاز کو ملکیت اہل عرب مین پس جب رات ہوئی بھاگے ہم اور طلب کیا ہمنے بادشاہ کے شہرون کو راوی نے بیان کیا ہی کہ بادشاہ کے مصاحب اس گفتگو کو سنتے تھے پس حکم کیا اُنکو یوقنا نے سوار ہونے کا پس سوار ہوئے وہ اور روانہ ہوے یوقنا اُنکو ساتھ لیکر اور بیان کیا بادشاہ سے اُسکے مصاحبون نے جو سنا تھا پس خلعت دیے بادشاہ نے اُنکو اور اُتارا اُنکو ساتھ بزرگی اور بخشش نیک کے اور دیا یوقنا کو ایک گھر اپنے شہر کے سامنے پس کہا یوقنا نے کہ اے بادشاہ تو جانتا ہی کہ اس دنیا کی نعمتین ہمیشہ نہین باقی رہتی ہین اور مسیح نے دنیا کو ساتھ مردار کے تشبیہ دی ہی اور اُسکے طالب کو بمنزلہ کتون کے بیان کیا ہی کہ کھینچتے ہین اپنی طرف اُسکو جیسا روایت کی گئی ہی کہ بتحقیق دیکھا مسیح نے ایک بڑہیا کو کہ وہ بہت خوش وضع تھی اور بدن اُسکے بہت اچھے رنگ برنگ کے تھے پس نزدیک گیا مسیح نے اُسکے پوست کو پس دیکھا اُسکو بہت بُری صورت سے پس کہا مسیح نے کہ تو کون ہی پس کہا اُسنے کہ مین دُنیا ہون ظاہر میرا اچھا ہی اور باطن میرا بُرا ہی اور مین نے یہ مثل تجھسے اسواسطے بیان کی ہی کہ کوئی حسد حسد سے خالی نہین ہی پس جب متوجہ ہوئی اور آتی ہی دنیا کسی کے پاس تو بہت ہو جاتے ہین حاسد اُسکے اور مین ڈرتا ہون تیرے واسطے حسد کرنے والون سے اس امر کو کہ کلام کرینگے سعد تیرے باب مین اور دور کرینگے مجکو ایسے کامون کے اظہار سے جو مجھسے ہوے ہین پس اگر تیرا دل مجھسے نفرت کرتا ہی پس دور کر تو مجھسے اس کام کو جسپر تو نے مقرر کیا ہی اور مین تیری ہمراہی سے جدا ہونگا ہرقل نے کہا کہ اے دستق مین نے نہین مقرر کیا تمکو اس کام پر مگر اسی سبب سے کہ میرے دل کو تیرا اعتماد ہی اور جو شخص تمھارے باب مین کچھ کلام کریگا مین اُسکو تمھارے سپرد کرونگا کہ تمام اُسکے بارہ مین جو تمکو منظور ہوگا پس بوسہ دیا یوقنا نے زمین کو بادشاہ کے سامنے اور ارادہ کیا نکلنے کا اپنے اُس کام پر جسپر بادشاہ نے اُنکو مقرر کیا تھا اور اُسی وقت ایک گروہ قاصدونکا ہرقل کے پاس مرعش سے آیا اور بیان کیا اُنھون نے کہ بادشاہ کی بیٹی زیتون بھیجے ہوے ہی اور وہ خوفناک ہی اہل عرب سے اور وہ چاہتی ہی تیرے پاس آنے کو تاکہ دیکھے وہ کہ تیرا معاملہ مسلمانون سے کیا ہوتا ہی اور طلب کیا ہی اُسنے ایک لشکر تجھسے تاکہ پیدا ہو جاوے دل اُسکا پس جب سنا اس حال کو بادشاہ نے کہا اُسنے کہ اے دستق یوقنا سوا تمھارے اور کوئی اس کام کا اہل نہین ہی پس بوسہ دیا یوقنا نے بادشاہ کے ہاتھ کو اور کہا کہ تیرا حکم بخوشی واطاعت منظور ہی اور ساتھ اُنکے بادشاہ نے دو ہزار سوار کو نذر کیا اور قیاصرہ مقرر کیا پس روانہ ہوے یوقنا ساتھ دو ہزار سوار اور اپنے ہمراہیون کے اور بلند کی گئی تھی صلیب اُنکے سر پر اور ہمراہ تھے اُنکے کوتل گھوڑے اور پیدل لوگ جو آراستہ تھے ساتھ زیورون اور لباس حریر اور دیباج اور موتی کی لڑیون سے گندھے ہوے سنہرے تار والے اور روانہ ہوے وہ ساتھ کوشش اور جلدی کے تا اینکہ پہونچے وہ مرعش مین اور لیا اُنھون نے زیتون دختر ہرقل کو جو اُسکی چھوٹی بیٹی تھی اور ہرقل نے اُسکو اُس زیتون اور عواقل کا حاکم اور اُسکا بیاہ نسطورس کے ساتھ کر دیا تھا اور

نسطورس کو لوگ سیف النصرانیہ کہتے تھے بسبب اُنکی شجاعت کے اور وہ مرگیا تھا یرموک کی لڑائی میں بسبب زخمی ہونے کے واقدی
رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب لیا یوقنا نے ہرقل کی بیٹی کو اور پھرے وہ بطلب انطاکیہ کے پس لیا اُنھوں نے بڑی شاہزادی کو اس خیال
سے کہ شاید ملے اُنکو کوئی جاسوس مسلمانوں کا یا کوئی شخص معاہدین سے پس بھیجیں وہ خبر اسکی بجانب ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
کے اس طرح سے کہ بحکومت قرار پکڑا اسی اُنھوں نے انطاکیہ میں پس پہونچے وہ ایک رات میں بمقام مرج الدیباج کے اور وہ وقت
آدھی رات کا تھا اور اُسی وقت چوکتے ہوے گھوڑے رومیوں کے اور وہ گروہ جو بطور طلایہ کے تھا مثل برق کے پیچھے کو پھرا پس
کہا یوقنا نے اُنسے کہ تمھارے پیچھے کیا حال ہی پس کہا اُنھوں نے کہ ای دوست ہم قریب پہونچے مرج کے پس دیکھا ہمنے ایک اُترے
ہوے لشکر کو پس جاسوسی کی ہمنے اُسپر تو معلوم ہوا کہ وہ عرب ہیں اور سوتے ہیں اور جانور اپنا دانہ چارہ کھاتے ہیں اور وہ بیشک
مسلمان ہیں پس جب سُنا یوقنا نے اس حال کو خوش ہوے وہ اپنے دل میں اور کہا اپنے ساتھیوں سے کہ احتیاط کرو تم اپنی جانکو
برادر ہوشیار کرو تم اپنے دلوں کو اور آگاہ کرو تم اپنے بھائیوں کو اور کوشش کرو اور لڑو اپنے دشمنوں سے اور لڑو بادشاہ کی آبرو کے واسطے
اور نہ سپرد کرو تم اسکو اپنے دشمنوں کے اور ہو جاؤ تم بہترین گروہ کے اور لڑو تم اپنے مالک کی نعمت کی طرف سے پس جب در آوے لڑائی
ہمارے اور اُنکی بیچ میں پس قصد کرو تم اُنکے گرفتار کر لینے کا اور احتیاط کرو مار ڈالنے سے اور جان لو تم اس امر کو کہ اہل عرب مع اپنے سردار
کے کل ضرور بادشاہ کا مقابلہ کرینگے پس اگر گرفتار ہو جاویگا کوئی شخص ہم میں سے تو جسکو قید کیا ہے معاوضہ کی گنجایش ہوگی اور بعض
کتب حکما میں یہ بات لکھی ہی کہ جو انجام کار میں نظر کریگا وہ امان میں ہیگا اور جو چھوڑیگا اپنے کام کو اپنے حال پر تنگی میں پڑیگی جان
اُسکی اور جو غدر اور بیوفائی کریگا اور آویگا اُسپر مکر اور فریب دوسرے کا چلو تم ساتھ برکت اور اعانت مسیح کے پس بلند کیا اُن لوگوں نے نیزوں کو
اور ڈھیلا کر دیا باگوں کو اور قصد کیا اُن لوگوں کا جو مرج الدیباج میں تھے پس جب آہٹ پائی رومیوں کی نگاہبانان لشکر نے جگایا اُنھوں
نے اپنے ساتھیوں کو اور کہا اُنسے کہ ہم آواز لگاموں اور گھوڑوں کی سنتے ہیں اور ہم نہیں جانتے ہیں کہ وہ کون قوم ہیں پس بیدار اور سوار ہوئی
قوم اور استقبال کیا اُنھوں نے یوقنا کا اور پکارا اُنھوں نے کہ ہم لوگ تابع مریم اور صلیب اور مسیح کے ہیں پس تم کون ہو دور ہو جاؤ تم قبل اسکے
کہ حکم کریں تلواریں تمھارے سروں پر پس جب سُنا یوقنا نے کلام اُنکا کہا اُنھوں نے کہ تم کون ہو اُنھوں نے کہا کہ ہم ہرقل بادشاہ کے ہمراہی ہیں
اور ہم تابع بادشاہ عرب ایہم بن جبلہ غسانی کے ہیں اور پیش رو ہمارا اُسکا بیٹا ایہم ہی پس جب سُنا یوقنا نے یہ کلام پا پیادہ ہو گئے وہ واسطے
تعظیم پسر جبلہ کے اور پا پیادہ ہو گئے وہ سب جو ہزار اور دو سو ہمراہی یوقنا کے ایک ہی ساتھ اور سلام کیا اُسپر اور سلام کیا رومیوں
نے متنصرہ پر اور کہا ایہم بن جبلہ نے یوقنا سے کہ تم کہاں سے آتے ہو یوقنا نے کہا میں مرعش سے ہمراہ دختر بادشاہ کے آیا ہوں پس پوچھا کہاں
سے آتا ہی آپنے کہا کہ میں بیرہ اور عزنہ سے آتا ہوں لیا تھا میں نے رسد کو وہاں کے لوگوں سے پس جب پھرا میں بہ ارادے بادشاہ کے گذر
کیا میں نے مرج دابق میں پس ملاقی ہوا میں ایک گروہ سواروں سے اور وہ قریب دو سو کے تھے اور نہیں ظاہر ہوتی تھی اُنسے سوائے نیلی آنکھ کے
پس جب ہم قریب پہونچے اُنکے دوڑے وہ ہماری طرف بقصد لڑائی شدید کے اور پیشرو اُنکا نہیں جانتا تھا لڑائی کی آگ سے اسواسطے
کہ وہ سوار حملہ کنندہ اور دلیر ڈرانے والا اور شیر ڈکارنے والا تھا پس بہ تحقیق ہلاک کیا اُسنے ہمارے مردوں کو اور زمین پر گرا دیا

دلیروں کو اور ہین بجماعت ایک ہزار سوار دلیر نیزہ باز اور شیر خصومت کرنے والوں کے تھا پس تھین تھا وہ شخص ہم مین کہ رستہ آگے لڑی
میں ہیں پس برابر ہم اوپر حملہ کرتے تھے اور وہ بھی حملہ کرتے تھے یہانتک کہ گرفتار کر لیا ہمنے اُن سبکو بعد اسکے کہ مارڈالا اُنھون نے ہم مین سے اپنے دو چند کو اور
کوئی سوار اُنکا نہین بچا تھا مگر یہ کہ مارڈالا تھا وہ ہم مین سے دو تین سواروں کو اور باقی ہماہ ہمراہ اُنکا سب کے پیچھے پس نہین قدرت ہوئی ہمکو اوپر اور
نہین پہنچا ہم مین کا کوئی اُن تک پس قصد کیا ہمنے اُنکے گھوڑے کا ساتھ تیروں کے اور مار ڈالا ہمنے گھوڑے کو پس جب گر پڑا وہ شخص اپنے گھوڑے
سے ناگہان ورتے کہ ہم نے اسیر اور گرفتار کر لیا ہمنے اسکو اور جب پوچھا ہمنے نسب اُنکا تو معلوم ہوا کہ وہ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور پیشرو اُس گروہ کے
ضرار بن ازور بن حارث ہین اور وہ سب ہمارے ساتھ قید اور بندھے ہوئے ہین لئے جاتے ہین ہم اُنکو بجانب بادشاہ کے پس جب سنا یوقنا نے کلام
ایہم بن جبلہ غسانی کا بیقرار ہوا وہ اور دھڑکنے لگا دل اُنکا لیکن صبر دلایا اُنھون نے اپنے دل کو اور مضبوط کیا خوشی اور سرور کو اور کہا قسم ہے اپنے
دین کی کہ ہر آئینہ پہونچا تو ساتھ بڑی بزرگی اور عزت کے بسبب گرفتار کرنے اس جوان یعنے ضرار کے اور ہین نے سنا ہے جو کچھ کیا ہے اُنھون
نے ساتھ دلیران شام اور شہسواران روم کے پھر روانہ ہوئی قوم بارادہ ہرقل بادشاہ کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب
فتح کیا مسلمانوں نے اعزاز کو اور چھوڑا وہان مالک اشتر نے سعید بن عمرو الغنوی کو اور ملاقی ہوئے وہ فضل بن عباس رضی اللہ عنہما
سے اور پھرے مسلمان ساتھ مال غنیمت کے بجانب حلب کے اور خوش ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ بسبب سلامتی
لوگوں اور فتح اعزاز کے اور پوچھا حال یوقنا کا پس بیان کیا مالک اشتر نے بر سبیل اختفا کے حال اُنکا اور یہ کہ روانہ ہوئے ہین بجانب
انطاکیہ کے تاکہ سختی اور بلا ڈالین وہ ساتھ رومی پر اس وجہ سے وہ تمہارے پاس پھر نہین آئے کہ اُنھون نے تجویز کیا تھا ایک حیلے
اور فریب کو اور نہین پورا ہوا مطلب اُنکا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ اللہ تعالیٰ اُنکو مدد دیگا اور فتحیاب کریگا اُنکے دشمنوں
پر اور نگاہ رکھیگا اُنکو پھر لکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے ایک خط بنام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم
من ابی عبیدة عامر بن الجراح عامله بالشام الی امیر المومنین عمر بن الخطاب سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی
علی نبیہ اما بعد فان اللہ علینا منة یستوجب بها الشکر والحمد من جمیع المسلمین اذ فتح علینا ما استصعب من قلاع الکفار وبلاد الاشرار
اذل لنا ملوکهم واورثنا ارضهم ودیارهم واموالهم وان اللہ عزوجل قد فتح علینا قلعة حلب ازادها باعزاز وان بطریق یوقنا اسلم وحسن
اسلامه فدخ عونا المسلمین الی الکافرین وقد کتبت ہذا الکتاب نحن معولون علی المسیر الی انطاکیہ لقصد طاغیة الروم فما بقی سورة
عصنا الا عداتنا ونحن طامعون باخذ سریرہ وکنوزہ لما وعد نا نبینا صلوات اللہ وسلامہ علیہ فزدونا بالدعاء فانہ سلاح المومن ودائم
الکافر والسلام علیک وعلی من معک ورحمة اللہ وبرکاتہ پھر نکالا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے پانچوین حصہ کو مال غنیمت
سے اور سپرد کیا اسکو بلاج بن غانم الیشکری کے اور ساتھ انکے ایک سو سوار مہاجرین اور انصار سے جسمین قتادہ بن العمرو اور سلمہ
بن الاکوع اور عدی بن یسار اور جابر بن عبد اللہ اور مثل ان لوگوں کے تھے پس لیکر اُنھون نے مال خمس کو اور روانہ ہوئے پھر بلایا ابو عبیدہ

بن الابرح نے ضرار کو اور ساتھ کیا انکے دو سو سواروں کو اور حکم انکو کیا اس امر کا کہ قصد کریں وہ بجانب اثر شام کے اور تاخت تاراج کریں پس سوار ہوئے ضرار بن الازور اور دو سو ہمراہی انکے اور روانہ ہوئے ساتھ انکے سفینہ غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور برابر چلے جاتے تھے ضرار بن الازور اور ساتھی انکے اور آگے انکے ایک مرد معاہد تھا جو انکو راہ بتلاتا تھا پس جب پہونچے وہ مرج وابق کے کہا معاہد نے انسے کہ دو انہ چارہ دو تم اپنے گھوڑوں کو اور آرام کرو تم ایک ساعت پس جب صبح ہوگی قصد کرنا تم اللہ تعالی کی قوت اور اطاعت سے پس اترے وہ لوگ وہاں اور دانہ اور چارہ دیا اپنے گھوڑوں کو اور سو رہے پس نہیں آگاہ اور خبردار ہوئے وہ مگر اسوقت کہ ابہم بن جبلہ ناگہان آپڑا انپر پس جب واقع ہوئی آواز سوار ہوئے ضرار بن الازور اپنے گھوڑے پر اور ایکسو ہمراہی انکے انکے نزدیک تھے اور ایکسو باقی ماندہ نہیں بیدار ہوئے مگر اسوقت کہ چھپا لیا انکو گھوڑوں نے اپنی ٹاپوں سے اور بھاگ گئے گھوڑے انکے شور و غل سے پس لڑے وہ پیدل ہوکر اور نہیں پہونچے ان تک دشمن انکے تا اینکہ مار ڈالا ہر ایک نے ان میں سے اپنے خصم کو اور ضرار بن الازور کا حال یہ تھا کہ پکارا انھوں نے اپنے ساتھیوں کو اور کہا کہ ای جوانمردان عرب یہ دشمن تمھارے ہیں کہ ناگہان آگئے ہیں تمپر بوقت تمھاری غفلت کے اور وہ عوض ہیں قتل تمھارے اور یہ اچھا وقت ہے اللہ تعالی کے نزدیک پس آگے کرو تم اپنے ارادوں کو اور نہ بدولی کرو اسواسطے کہ تم جانتے ہو کہ بہ تحقیق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہی الجنۃ تحت ظلال السیوف اور اللہ تعالی نے فرمایا ہی کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ واللہ مع الصابرین سمرہ بن عامر نے جو مرج وابق میں ضرار بن الازور کے ساتھ تھے بیان کیا ہی کہ ربیعہ بن عیسی بن ابی عون ہمارے ساتھ تھے اور تھے وہ فصحاے عرب سے اور نہیں کلام کرتے تھے وہ مگر ساتھ خوش اسلوبی اور وزن اور قافیہ کے اور جب وہ بدیہہ کلام کرتے تھے تو سننے والے متحیر ہوتے تھے انکی خوش کلامی سے اور ہم انکے کلام مسجع کو سنتے تھے اور اسکو یاد کر لیتے تھے پس جب سنا انھوں نے ضرار بن الازور کو کہ وہ ترغیب دیتے ہیں لڑائی پر اور گشت کرتے ہیں ہمارے بیچ میں کہا ربیعہ نے یا فتیان ربیعۃ ومضر ہذا الیوم لہ ما بعدہ وقد علمتم قربہ وبعدہ ولن تنالوا الجنۃ الا بالصبر علی المکارہ وتشتفی عرض السموات جنۃ محفوفۃ بالمکارہ واعلی الدرجات درجۃ الشہادۃ فارضوا عالم الغیب والشہادۃ فہذا الجہاد قد قام علی ساقہ وبدا النفاق فی اسواقہ واختفی نفاقہ فی اسواقہ اما انتم اصحاب نبی العصر فالیستم بالثبات والنصر لتبشروا روح المصطفی ابشاکم وقدموا العزم لصفاتکم وایاکم ان تحملوا الادبار فتستوجبوا غضب الجبار واعلموا ان الصبر والثبات حیلان منصوران فمن طلب البقا بان علیہ ملتقی الصحیح اطلبکم تنالوا ثارکم وحققوا حملاتکم تنالوا بغیتکم واطعنوا الصدور تنالوا الحور وشرعوا الاسنۃ تنالوا الجنۃ واعتمدوا النصر تنالوا النصر وایاکم ان تتفقوا الا تفارق جملکم واحملوا علی عدوکم فعلکم قال اللہ تعالی وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم ثم قال لیمکنن لہم دینہم الذی ارتضی لہم ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا ثم بین من یعلم الہمر

المكثون قال يعبدونني لا يشركون بي شيئا ومن كفر بعد ذلك فاولئك هم الفاسقون ثم روا الفاسبق لعدد وفي اجتهدوا فعقد فانفروا جهدون
يا ايها الذين آمنوا اتقوا الله حق تقاته ولا تموتن الا وانتم مسلمون ابن عامر نے بیان کیا ہے کہ قسم ہے خدا کی کہ بتحقیق کھل گئے دل ہمارے انکے کلام سے اور حملہ
کیا ہم نے مستعرہ پر اور ضرار بن الازور ہمارے آگے تھے اور یہ اشعار رجز کے پڑھتے تھے پھر حملہ کیا ضرار بن الازور نے اور ہم انکے پیچھے تھے اور خرچ کیا ہم نے
اپنے نیزوں اور تلواروں کو مستعرہ میں اور پیش آئی ہمکو ایسی لڑائی جو بیان نہیں ہو سکتا ہے اور ضرار بن الازور مثل آگ کے لشکر میں تھے اور ابہم بن حمید
تعجب کرتا تھا بوقت لڑائی اور حملوں اور شمشیر زنی سے پس حکم کیا اسنے اپنی قوم سے اس امر کا کہ قصد کریں انکے گھوڑے کا اپنے تیروں اور نیزوں سے
پس ایسا ہی کیا انھوں نے پس گر پڑا گھوڑا اور گر پڑے ضرار بن الازور اسکی پشت سے اور ہجوم کیا انپر مستعرہ نے پس لے لیا انکو اور شکیں باندھیں
اور باقی انکے ہمراہیوں کو بھی قید کر لیا اور روانہ ہوئے ہمارے ادا نطاکیہ کے پس باقی ہوا وہ لیو قنا اور بادشاہ کی بیٹی سے جیسا کہ ہم بیان کر چکے
ہیں واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ سفینہ غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ضرار بن الازور کے ساتھ ہو جو دشمنے جس وقت وہ قید
کیے گئے تھے پس جب رات ہوئی چلے اور بھاگے سفینہ تا سید ہو پہنچنے کے پاس ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پس سامنے آیا انکے ایک
براشیر اثنائے راہ میں پس کہا انھوں نے کہ اے یا ابا الحارث میں سفینہ غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہوں اور یہ میرا حال ہے پس
متوجہ ہوا شیر ادھر جہاں ایک بالا تھا وہ اپنی دم کو ہلاتا تک کہ کھڑا ہوا سفینہ کے پہلو میں اور ڈکارا اسنے سفینہ نے بیان کیا ہے کہ چلا میں اور وہ
شیر پہلو میں تھا تا اینکہ آیا میں بیچ صلح کی جگہ میں پھر چھوڑ دیا مجھکو اور چلا گیا واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ پہونچے سفینہ صرف اپنی
ذات سے لشکر میں اور آگاہ کیا انھوں نے مسلمانوں کو حال قید ہونے ضرار بن الازور اور انکے ہمراہیوں کے پس سخت دشوار گذرا یہ امر مسلمانوں
پر اور سب سے ابو عبیدہ بن الجراح اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہما ضرار بن الازور کے قید ہونے پر اور کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی
العظیم اور پہونچی خبر ضرار کی بہن خولہ کو پس کہا انھوں نے انا للہ وانا الیہ راجعون یا ابن ام لیت شعری فی السلاسل او نقلوک ام بالحدید قیدوک
پھر وہ بیان کرتی تھیں رنج واندوہ اپنا اشعار میں واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جمع ہوئیں عورتیں عرب خولہ کے گھر میں جنکے بچا نے
ضرار بن الازور کے ساتھ قید ہوئے تھے پس وہ روتی تھیں اپنی اولاد پر اور منجملہ انکے مرزوعہ بنت عملوق حمیریہ تھیں اور وہ بڑی فصیح
تھیں اپنے زمانہ میں لوگوں سے اور وہ روتی تھیں اپنے بیٹے صابر بن اوس پر جو قید ہو گئے تھے پس پکارتی تھیں اپنے بیٹے کا نام لیکر

اور وہ اشعار مصیبت کے پڑھتی تھیں پس جب فراغت پائی اُنھون نے گریہ اور بکا اور اشعار سے کہا اُنسے سلمہ بنت سعید نے جو بڑی زاہدہ اور عابدہ تھیں کہ آیا اسی کام کا تمکو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے نہیں حکم دیا ہے اُسنے مگر صبر کرنے کا اور صبر پر وعدہ اجر کا تسے کیا ہے آیا نہیں سنا ہے تمنے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وبشر الصابرین الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون اولئک علیہم صلوات من ربہم ورحمۃ واولئک ہم المھتدون اور تم جانتی ہو کہ اللہ تعالیٰ کے ثواب مین عوض ہے تمھاری مصیبتون کا اور جو بات دنیا کی گذر جانے سے تمھارے نزدیک ٹھہری ہوئی ہے اُسمین یہ معاملہ تمھارے رنج اور اندوہ کا نید او نصیحت ہے پس خاموش ہوئین عورتین اور تعزیت کی آپس مین ایک نے دوسری کی واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب پہونچا مال خمس کا اور خط ابو عبیدہ بن الجراح کا پاس امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ریاح بن غانم الیشکری کے پس جب آئے وہ مدینہ طیبہ مین واقع ہوا شور اُنکے آنے کا پس اکٹھا ہوئے لوگ مسجد شریف مین تاکہ سنین وہ حال حلب اور ماجرا وہان کے محاصرے اور لڑائی اور فتح کا پس جب آگے ریاح سلام کیا اُنھون نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اور بوسہ دیا اُنکے ہاتھون کا اور دو رکعت نماز کی پڑھی روضہ مقدس مین اور سلام کیا قبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پھر سامنے کیا مال خمس کو حضرت عمر کے اور سپرد کیا خط اُنکو پس جب پڑھکر سنایا خط حضرت عمر رض نے مسلمانون کو شور کیا اُنھون نے ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور درود بھیجا اُنھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور لکھا حضرت عمر نے ابو عبیدہ بن الجراح کو یہ کہ جاؤ تم انطاکیہ کو اور نہ باز رکھے تمکو کوئی چیز ون کے جانے سے اور روانہ کیا جواب ساتھ ریاح بن غانم کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب پہونچا جواب خط کا پاس ابو عبیدہ بن الجراح کے روانہ ہوئے وہ اُسی دن بطلب انطاکیہ کے اور حال یوقنا رحمہ اللہ اور ایہم بن جبلہ اور اُنکے ساتھیون کا یہ گذرا کہ روانہ ہوئے وہ بجانب انطاکیہ کے اور پیشتر روانہ ہوا خوشخبری دینے والا پاس ہرقل بادشاہ کے ساتھ آنے اُسکی بیٹی اور ایہم بن جبلہ اور یوقنا اور دو سو قیدی کے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس حکم کیا ہرقل نے کنیسے کے آراستہ کرنے اور اُسمین فرش بچھانے کا اور دی خیرات اور خلعتین غربا ے روم کو اور نکلا لشکر بادشاہ کا واسطے اُنکی ملاقات کے ہمراہ اُسکے بھتیجے کے پس جب پہونچے اور داخل ہوئی قوم اپنے لباس اور زینت مین او بپا پیادہ ہوگئے بادشاہ کے لوگ سامنے دختر بادشاہ کے اور نکلے سب رہنے والے انطاکیہ کے اور تھا وہ دن مجمع عام کا اور تھے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور وہ بندھے ہوئے تھے اور رومی گالیان دیتے تھے اُنکو اور گرد تھے اُنکے لوگ ایہم بن جبلہ کے اور گئی بادشاہ کی بیٹی اپنے باپ کے قصر مین اور داخل ہوئے لوگ بادشاہ کے پاس اور جھکے وہ بجانب زمین کے بادشاہ کے سامنے واسطے تعظیم کے پس خلعت دئے اُسنے ایہم بن جبلہ اور یوقنا اور بڑے لوگون کو اور بلایا

اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سامنے اپنے اور وہ رسیون مین بندہے تھے پس جب ٹھہرے وہ لوگ سامنے اُسکے چلاکر
کہا اُسنے مصاحبون اور سرداروں سے کہ زمین بوسی کرین وہ واسطے بادشاہ کے پس نہین التفات کیا صحابہ نے اُنکی طرف کو اور نہین آمادہ ہوے
اُنکے کلام مین پس کہا اُسنے سرو زند نے جو بڑا مصاحب بادشاہ کا تھا کہ کس چیز نے باز رکھا ہی تمکو اس امر سے کہ نہین تعظیم کرتے ہو تم
بادشاہ کے قریش کی ساتھ سجدے کے اُسکے سامنے پس کہا ضرار بن الازور نے کہ ہم مخلوق کا سجدہ روا نہین رکھتے ہین اور ہمارے
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس امر سے منع فرمایا ہی **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب ٹھہرے اصحاب رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سامنے ہرقل کے گفتگو کی اُسنے صحابہ سے بدون واسطہ مترجم کے اور ارادہ کیا اُسنے اس گفتگو بلا واسطہ
سے اس امر کا کہ بطارقہ اور مصاحب نے اُسکی نہین سنی تھین وہ باتین جو بیان کی تھین اُسنے بطارقہ سے جب فرمان بھیجا تھا محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے اُسکے پاس اور حال یہ گذرا تھا کہ ہرقل نے یکجا کیا تھا اپنے بطارقہ اور مصاحبین کو اور کہا تھا کہ یہ وہی نبی مبعوث ہین جنکی
بشارت ہمکو مسیح نے دی ہی اور وہ حاکم وقت کے ہونگے اور امت اُنکی بہترین امتون کی ہوگی کہ باقی رہیگی اس زمانہ مین اور آگاہ ہو کہ دین اُنکا بدلا نجائیگا
اور ضرور دین اُنکا ظاہر ہوگا یہانتک کہ بھر لیگا پورب اور پچھم کو پھر کہا تھا اُنسے ہرقل نے واسطے ادا سے جزیہ کے پس جب سُنا اُنھون نے
اس کلام کو گھبرائے اُسکے قول سے اور ارادہ کیا تھا اُسکے مار ڈالنے کا پس چاہا اُسنے اُسدن اس امر کو کہ ظاہر کرے اُنکے واسطے حقیقت
اپنے کلام سابق کی اور اُسنے اس امر سے سوا اصلاح اور بہتری اُنکے حالون کے اور کچھ نہین چاہا تھا پس کہا اُسنے صحابہ سے کہ کون شخص جواب
دیگا تم مین سے میرے سوالات عظیمی کا پس اشارہ کیا صحابہ نے بجانب قیس بن عامر الانصاری کے اور وہ بڑے مسن اور واقف کل حالات اور معجزات
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے پس جب اشارہ کیا صحابہ نے بطرف قیس بن عامر کے پس کہا اُنھون نے بادشاہ سے کہ کہہ جو تجکو کہنا
ہو پس کہا ہرقل نے کہ کیونکر نازل ہوئی تھی اُنپر وحی ابتدا کار مین پس کہا قیس بن عامر نے کہ پوچھا تھا اس سوال کو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے ایک مرد نے اہل مکہ سے جنکا نام حارث بن ہاشم تھا اور مین اُسوقت حاضر تھا پس کہا حارث نے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کیونکر آپپر وحی آتی ہی پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ کبھی آتی ہی مجھپر وحی مثل نرم آواز شہد کی مکھیون کے اور اُسکی گرانی مجکو معلوم
ہوتی ہی پھر منقطع ہو جاتی ہی وہ آواز مجھسے اور یہ تحقیق مین یاد کر لیتا ہون جو کچھ وہ آواز کہتی ہی اور کبھی آدمی کی صورت پر فرشتہ میرے
پاس آتا ہی اور مجھسے کلام کرتا ہی پس یاد کر لیتا ہون مین جو وہ کہتا ہی اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کی ہی کہ اُترتی تھی وحی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پر جاڑے کے دن مین پس منقطع ہوتی تھی وحی اُنسے اور اُنکی پیشانی مبارک سے پسینا جاری ہوتا تھا پھر قیس بن عامر نے کہا
کہ ابتداے وحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساتھ اچھے خوابون کے تھی اور نہین دیکھتے تھے آپ کسی خواب کو مگر یہ کہ وہ ظاہر ہوتی تھی مثل سپیدی
صبح کے پھر دوست رکھتے تھے آپ اپنی تنہائی کو پس تنہا جاتے تھے آپ غار مین اور متواتر راتین وہان گذرانتے تھے پس وہ برابر اسی حالت مین تھے تا آنکہ
آیا امر حق اور وہ غار حرا مین تشریف رکھتے تھے پس آیا اُنکے پاس ایک فرشتہ اور کہا اُسنے کہ پڑھو تم پس فرمایا آپ نے کہ مین پڑھنے والا نہین ہون
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہی کہ لے لیا اُس فرشتہ نے مجکو دوبارہ یہانتک کہ مجکو محنت اُسکی معلوم ہوئی پھر
چھوڑ دیا اُسنے مجکو اور کہا کہ پڑھو تم مین نے کہا کہ مین نہین پڑھنے والا ہون پس لے لیا اُسنے سہ بارہ مجکو اور ڈھانپ لیا مجکو پھر چھوڑ دیا

ذکر سوال ہرقل کا

اور کہا اقرا باسم ربک الذی خلق خلق الانسان من علق اقرا و ربک الاکرم الذی علم بالقلم علم الانسان ما لم یعلم پس پھرے وہان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درانحالیکہ جنبش کرتا تھا گوشت میان کتف اور گردن مبارک کا پس داخل ہوے خدیجہ بنت خویلد کے پاس اور فرمایا کہ کپڑا اڑھاؤ مجھے پس کپڑا اڑھایا لوگون نے آپ پر تا اینکہ جاتا رہا خوف آپ سے پس آگاہ فرمایا آپنے خدیجہ کو حال سے اور کہا مجکو اپنی جان کا بڑا خوف ہی پس خدیجہؓ نے کہا قسم ہی خدا کی کہ اللہ تعالی آپ کو کبھی اندوہگین نہ کریگا اسواسطے کہ آپ پاس یگانگت کا کرتے ہین اور بار اٹھاتے ہین یتیم کا اور تیمارداری کرتے ہین محتاج کی اور مہمانی کرتے ہین مہمان کی اور بیان کیا قیس نے تمام اس حدیث کو اور کہا کہ فرماتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اسی حال مین کہ مین چلا جاتا تھا دفعۃً سنا مین نے ایک آواز کو آسمان سے پس بلند کیا مین نے اپنی نگاہ کو پس تھا وہ ایک فرشتہ جو آیا تھا میرے پاس غار حرا مین اور وہ بیٹھا تھا ایک کرسی پر آسمان اور زمین کے بیچ مین پس خوفناک ہوا مین اس سے اور واپس آیا مین اور کہا مین نے کہ کپڑا اڑھاؤ مجھکو کپڑا پس نازل فرمایا اللہ غالب و بزرگ نے اس آیت کو یا ایہا المدثر قم فانذر و ربک فکبر و ثیابک فطہر والرجز فاہجر پس آئی وحی اور پے درپے آنے لگی اور کہا قیس بن عامر نے بادشاہ روم سے کہ تھا مین ایک روز ہمراہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مسجد شریف مین کہ اسی وقت آیا آپ کے پاس ایک مرد شتر سوار پس بٹھایا اسنے شتر کو صحن مسجد مین اور رسی مین باندھ دیا اسکو پھر کہا اسنے کہ تم لوگون مین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون شخص ہین اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تکیہ دیے بیٹھے تھے پس کہا ہمنے کہ یہ روشن اور سپید رنگ تکیہ دینے والے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین پس کہا اس مرد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ یا ابن عبد المطلب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مین نے منظور کیا تیرے جواب دینے کو پس کہا اسنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ مین آپ سے سوال کرونگا اور بار گران ڈالونگا آپ پر مسائل مین پس بے نیاز کرین آپ میرے اوپر اپنی ذات مبارک کو پس فرمایا آپ نے سوال کر تو اس چیز سے جو ظاہر ہوئی ہی تجکو پس کہا اس مرد نے کہ سوال کرتا ہون مین بقسم آپ کے پروردگار اور پروردگار سابقین کے کہ آیا اللہ تعالی نے آپ کو سب آدمیون پر بھیجا اور نبی کیا ہی آپ نے فرمایا کہ ہان پھر اسنے کہا کہ قسم دلاتا ہون مین آپ کو خدا کی کہ آیا اللہ تعالی نے پنجگانہ نماز پڑھنے کا آپ کو حکم دیا ہی حضرت نے ارشاد فرمایا ہان اسنے کہا کہ سوال کرتا ہون مین آپ سے بقسم آپکے پروردگار کے کہ آیا اللہ تعالی نے حکم ایک مہینے کے روزہ کا تمام سال مین دیا ہی آپ نے ارشاد فرمایا ہان کہا اسنے کہ سوال کرتا ہون مین آپ سے بقسم آپکے پروردگار کے کہ آیا اللہ تعالی نے حکم اس امر کا آپ کو دیا ہی کہ لیوین آپ صدقے کو ہمارے دولتمندون سے پس تقسیم کرین آپ اسکو محتاجون پر آپ نے فرمایا ہان اس مرد نے کہا کہ ایمان لایا مین ساتھ اس چیز کے جسکو آپ لائے ہین اور مین ایلچی ہون اور میرے پیچھے ایک قوم ہی اور مین ضمام بن ثعلبہ ہون ایک شخص قوم بنی سعد بن بکر سے ہرقل نے قیس بن عامر سے کہا کہ قسم ہی تمکو اپنے دین کی کہ کیا معجزات تمنے انکے دیکھے مین قیس نے کہا کہ تھا مین ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک سفر مین پس آیا ایک اعرابی اور نزدیک ہوا انسے پس فرمایا اس سے مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ اس اعرابی نے کہا کہ کون شخص اس کلام کا گواہ ہی آپنے فرمایا یہ درخت پس بلایا اس درخت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور وہ کنارے میدان مین تھا پس آیا وہ درخت درانحالیکہ پھاڑتا تھا زمین کو تا اینکہ ٹھہر سامنے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس طلب گواہی کی آپ نے اُس سے پس کہا اُسنے شتاب مت کر پیچھے واپس گیا وہ اپنی جگہ پر پس
کہا قیس سے ہرقل نے کہ ہم پاتے ہیں اپنے علم اور کتابوں میں امر کو کہ ایک مرد اُنکی اُمت سے جسوقت ایک گناہ کریگا تو لکھا جاویگا
اُسپر ایک ہی گناہ اور جسوقت وہ ایک نیکی کریگا لکھی جاویگی اُسکے واسطے دس نیکیاں پس کہا اُس سے قیس بن عامر نے کہ یہ صفت
اُمت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے اسواسطے کہ ہمارے قرآن میں لکھا ہے من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا ومن جاء بالسیئۃ
فلا یجزی الا مثلہا پس کہا ہرقل بادشاہ نے کہ جانو تم اس امر کو کہ وہ نبی جنکی بشارت عیسیٰ مسیح نے دی ہے وہ گواہ ہونگے دنیا میں اور
گواہ ہونگے لوگوں پر قیامت کے دن قیس بن عامر نے کہا کہ یہ صفت ہمارے نبی کی ہے کہ وہ گواہ ہیں دنیا میں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے
فرمایا ہے انا ارسلناک شاہدا ومبشرا ونذیرا وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا اور گواہی اُنکی عالم آخرت میں پس کہا ہے ہمارے پروردگار
نے اپنی کتاب عزیز میں جیسا کہ علیہ السلام شہید اور گواہی اُنکی اُمت کی پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا لتکونوا شہداء علی الناس پس
کہا ہرقل نے کہ وہ شخص جسکا تم نے وصف بیان کیا ہے آیا حکم کیا ہے اللہ تعالیٰ نے بندوں کو اس امر کا کہ جاوین وہ اُنکی حیات میں اُنکی طرف
اور درود بھیجیں اُنکی حیات میں اور بعد اُنکی موت کے اُنپر پس کہا قیس نے ہاں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے ان اللہ وملائکتہ یصلون
علی النبی یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما ہرقل نے کہا کہ وہ نبی جنکا وصف عیسیٰ مسیح نے بیان کیا ہے جاوینگے آسمان
پر اور کلام کریگا اُنسے پروردگار اُنکا پس کہا قیس نے کہ یہ صفت ہمارے نبی کی ہے اللہ غالب و بزرگ نے کہا ہے سبحان الذی اسری بعبدہ
لیلا قیس بن عامر نے بیان کیا ہے کہ بادشاہ کا ایک بطریق تھا اور وہ سنتا تھا ہمارے کلام کو اور وہ اصل تھا اُنکے دین میں
پس کہا اُس بطریق نے کہ اے بادشاہ جس نبی کا تو نے ذکر کیا وہ بعد ازین مبعوث ہونگے ضرار بن الازور نے کہا کہ جھوٹی ہے یہ
داڑھی ناپاک تیری اے کُتے روم کے اور وہی نبی عربی مبعوث اور مشہور توراۃ اور انجیل اور زبور اور فرقان میں ہیں اور وہ ہمارے
نبی ہیں مگر پردہ کفر نے باز رکھا ہے تمکو اُنکے پہچاننے سے پس کہا ہرقل نے کہ تمنے بے ادبی کی جبکہ کاٹا تمنے کلام کو ہمارے دین میں
پس تم کون ہو قیس بن عامر نے کہا کہ یہ ضرار بن الازور بن طارق الحجازی صاحب معرکہ ہائے مشہور ہیں پس کہا بادشاہ نے کہ یہ
وہی ہیں جنکا حال میں نے یوں سُنا ہے کہ وہ کبھی پیدل لڑتے ہیں اور کبھی سوار ہوکر لڑتے ہیں اور کبھی برہنہ تن بغیر کپڑے کے لڑتے ہیں قیس نے
کہا ہاں وہی ہیں واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ مجھکو روایت اس امر کی پہونچی ہے کہ جب سُنا بطریق نے قطع کرنا ضرار کا اُسکے
کلام کو سامنے بادشاہ اور مصاحبین اور بطارقہ کے چھپایا اُسنے غصے اور خشم کو اور اُٹھ کھڑا ہوا وہ بادشاہ کے سامنے سے پس
خشمناک ہوے بطارقہ اور مصاحبین بسبب خشم بطریق کے پس جب دیکھا ہرقل نے اُن لوگوں کے خشم اور غضب کو ڈرا وہ اپنی جان پر اُن
لوگوں سے پس کہا اُسنے کہ کاٹ ڈالو تم ضرار کو اپنی تلواروں سے پس لے لیا ضرار کو تلواروں نے ہر طرف سے اور پہونچے اُنپر وار تلوار کے تو کئی پس
مارا اُنھوں نے جو وہ وار تلوار کے مگر وہ کارگر نہیں ہوے تھے بسبب اسکے کہ چاہا اللہ تعالیٰ نے نجات ضرار کی پس جب دیکھا بطریق نے
یہ حال بیٹھا وہ اور کہا اُسنے کہ کاٹ ڈالو تم اُنکی زبان کو پس جب سنا یہ ضرار رحمہ اللہ نے یہ کلام کہا اُنھوں نے اپنے بیٹے سے جو ایک سو کی جماعت
میں تھے کہ قسم ہے خدا کی نہ چھوڑونگا میں اس لعین کو کہ جگہ پکڑے وہ کسی مرد پر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس آگے

ضعیفہ حیل لیس فیہا جلادة
سست ہاں ضعیف ہیں تدبیر کی نہیں ہے انمیں مضبوطی
علی الشیح والقیصوم والعشب والزہر
اوپر شیح اور قیصوم اور عشب اور زہر کے
واطعمہا من صید کفی ارانبا
اور کھلاتا تھا میں انکو اپنے ہاتھ کے شکار سے خرگوش
مع البقر الوحشی والمقیمات فی البر
ساتھ گاو دشتی اور رہنے والے دشت کے
وانی اردت لقد لاشی غیرہ
اور میں نے چاہا تھا اللہ کو نہ کسی چیز کو سوا اسکے
لعلی انال الفوز فی موقف الحشر
شاید کہ میں پہونچوں بیچ رستگاری کی روز قیامت کے
کذلک اخی جاہدت کل کافر
اسی طرح میرے بھائی جہاد کیا ہر کافر سے
الا یا اخی مالی علی البین من صبر
آگاہ ہو اے میرے بھائی نہیں ہے مجھکو صبر جدائی پر
اذا سافر الانسان من ارض اہلہ
جب سفر کرتا ہے آدمی اپنے گھر بار کی زمین سے
وقوا غیبات فی قبضة الکفر
اور کوہم غیب ہیں بیچ قبضہ اختیار کافروں کے
الا یا حمامات الاراک تحملی
آگاہ ہو اے کبوتران سبزہ مشور درخت کے اٹھاؤ اور پہنچاؤ تم
الی عسکر الاسلام والسادة الغر
طرف لشکر اسلام اور رئیسان بزرگ کے

الی نائبات الحادثات التی تجری
اور مصیبتوں حادثوں کے جو کہ جاری ہوتی ہیں
وکنت لہا رکنا ادم رضا رہا
اور تھا میں انکے واسطے خادم اور رکن چاہتا تھا میں انکی
من الوحش مالہ لحم والضب والعقر
وحشیوں میں سے جو کہ ہو اسکا گوشت اور سوسمار و گوشت شکار کا
اذا جئ لہا ان تقام فلم یزل
اور شکار کے وقت تھا میں انکی نگہبانی کرتا
وجاہدت فی حبش اللاعین باسمہ
اور جہاد اور کوشش کیا میں نے بیچ لشکر ملعونوں کے
لمن خاف یوم الحشر ارضی اللہ
اس شخص کو جو کہ ڈرتا ہے قیامت کے دن سے راضی کیا اللہ کو
وبا رحمت فی الطعن فی الکر والفر
اور نہیں چاہا میں نے نیزہ بازی کو بیچ حملے اور بھاگنے کے
الا یا اخی ہذا الفراق فمن لنا
آگاہ ہو اے بھائی یہ جدائی ہے پس کون ہے واسطے
والہلاک اور جوع الی الدہر
پس یا ہلاکی ہوتی ہے یا پھر آتا ہے بموافقت زمانہ کے
بجرح طریح بالسیوف ستقطع
زخمی اور افتادہ ساتھ تلوار کے کاٹا گیا
رسالة صب لا یفیق من السکر
پیام ایسے عاشق کا جو نہیں آرام پاتا ہے بیہوشی سے
وقولی ضرار فی القیود مکبل
اور کہو کہ ضرار بیچ بیڑیوں کے

معہا نہ مسے اللغا رفیقہ
عادت رکھنے والی ہیں بیچ اسکو سند ہیں آب کی گیاہ کی تیار ہے رہنے والی ہیں
والکرمہا جہدی دان سنی فقری
اور بزرگداشت کرتا تھا میں انکو بقدر اپنی کوشش کے اگرچہ تھی مجھکو تنگی
مع الظبی والغزلان والنبق بعدہ
ساتھ آہو اور بچگان آہو اور نبق بعد اسکے
لہا ناصر فی موقف الشر والعسر
تھا میں مددگار بیچ جگہ ٹھہرنے بدی اور تنگی کے
وارضیت خیر الخلق اعنی محمدا
اور راضی کیا میں نے بہتر خلق یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
وقاتل ابناء الصلیب ذوی الکفر
اور قتل کریگا ابناء صلیب کافروں کو
تقول وقد حان الفراق بجنبہ
کہتی تھی وہ کہ تحقیق نزدیک ہوئی جدائی اپنے وقت سے
بحسن رجوع قادم منک بالبشر
اچھے پھرنے آنے والے تیرے پاس سے ساتھ خوشخبری کے
الا بلغا عنی اخی سا تحیہ
آگاہ ہو پہنچاؤ تم دونوں میرے بھائی کی طرف دعا کو
علی نصرة الاسلام والطاہر الطہر
اوپر مدد دین اسلام اور پاک سب پاکوں کے
حمائم نجد بلغی قول شائق
اے کبوتر زمین بلند کے پہنچا تو پیام آرزو مند کا
بعید عن الاوطان فی بلد وعر
دور ہیں وطن سے بیچ تنگ دشوار کے

حمائم نجد اسمعی قول مغرد
ای کبوترزمین بلند کے سن تو پیام نہاد دہکین کا

بان موعی کالسحاب وکالمطر
اسطور پر کہ آنسو میرے جاری ہین مانند بادل اور مینہ کے

حمائم نجد ان اتیت خیامنا
ای کبوتر زمین بلند کے اگر آوے تو ہمارے خیمون مین

لعلة بین الجوانح والصدر
اسکو بیماری ہے درمیان پسلیون یعنی پہلو اور سینہ کے

وفی خده خال محته مدامع
اور اسکے رخسار پر ایک تل تھا جسکو مٹا دیا آنکھون

فوافاه ابنا الایام علی غدر
پس پہونچ گئے اسپر لوگ ناکس اور بیوفائی کے

الا یا حمامات الحطیم وزمزم
آگاہ ہو ای کبوتر حطیم اور زمزم کے

بقبر غریب لا یزار من السکر
واسطے قبر بیکس کے کہ نہین زیارت کیجاتی ہے نزدیک بونا اور رجا کی

غریب کئیب فی ذلة الاسر
دور از وطن ایسا کہ نزدیک ہے بیچ خواری قید کے

حمائم نجد عزوی عند موطنی
ای کبوتر زمین بلند کے خوش آوازی کی اور اچھی لی بولی

فقولی کذاک الدہر عسر علی یسر
پس کہ تو اسی طرح رہیگا زمانہ دشوار بھی اور آسانی

کہ من عدا والعمر عشر وسبعة
واسطے اسکے شمار عمر کی اٹھارہ برس ہے

علی فقد اوطان وکسر بلا جبر
اوپر جدائی اور دوری گھر وطن کی اور شکستگی ہے بیچارگی

الا فاد فغانی بارک اللہ فیکما
آگاہ ہو پس چھپاؤ تم دونون مجکو اس حالت موت کے برکت دے

الا فاخبری امی وقلی علی امری
خبر دے تو میری مان کو اور مطلع کر تو میرے حال پر

وان سالت عنی الاحبة فاخبری
اور اگر پوچھین میرے حال کو تجھسے دوستان تو کہ

وقولی ضرار قد سجن الی الوکر
اور کہ کہ ضرار اور دناک کرتا ہے بیچ آشیانہ قید کے

وقولی لہم ان الاسیر بحرقة
اور کہ تو انسے کہ بتحقیق قیدی بیچ گرمی بیقراری کے ہے

وواحدة عند الحساب بلا فکر
وقت حساب کرنے کے بدون فکر کے

سقطے سائر ایبغی الجہاد وشرعا
روان ہے اتقا خواہش جہاد مین واسطے نیکوکاری کے

الا و کتبا ہذا الغریب علی قبری
اور لکھو تم دونون کہ یہ مسافر او بیکس ہے اوپر قبر میرے

عسی تسمح الایام عنہا بزورة
شاید کہ موافقت کرنے زمانہ انکو ساتھ ایکبار زیارت کے

راوی نے بیان کیا ہے کہ جب لکھا یوقنا نے ضرار کے اشعار کو ختم کیا انھون نے خط کو اور سپرد کیا خط ایک شخص کو معاہدین سے جسپر وہ اعتماد رکھتے تھے پہونچا دینے خط کو بجانب مسلمانون کے واقدی رحمہ اللہ نے جابر بن عمران الدوسی سے اور انھون نے ابی ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ابی ہریرہ نے کہ تھا مین ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے لشکر مین اور ہم لوگ اس مین مین تھے جسکا نام بلاط تھا کہ اسی وقت آئے سعید بن اوس قبیلہ مخزوم سے اور چھوڑا اور مقرر کیا تھا انکو ابوعبیدہ بن الجراح نے مقدمہ لشکر پر پس لائے وہ ایک مرد رومی کو اور کہا ابوعبیدہ بن الجراح سے کہ لو تم اس شخص کو کہ وہ اپنے تئین ایلچی بیان کرتا ہے پس پوچھا اس سے ابوعبیدہ بن الجراح نے پس کہا اسنے کہ مین ایلچی ہون میرے پاس ایک خط ہے تمہارے نام کا پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ کسکی طرف سے ہے اسنے کہا کہ تمہارے ایک قیدی کی طرف سے ہے جو انطاکیہ مین ہین اور نام انکا ضرار بن الازور ہے پس لیا ابوعبیدہ بن الجراح نے خط اور پڑھکر سنایا مسلمانون کو پس روئے مسلمان اور پہونچی خبر ضرار کی بہن خولہ کو پس آئین وہ ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس اور کہا اسنے کہ یا امین الامة سناؤ تم مجکو شعرین میرے بھائی کی پس سنایا پڑھکر خولہ کو بعض اشعار اور نہین تمام کیا اسکو پس انا للہ پڑھا خولہ نے اور کہا لا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم واللہ لا خذن ثبارہ واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ یاد کر لیا لوگون نے اشعار ضرار کے اور دست بدست پھرایا ان اشعار

وخسرو اخسر انا شیئنا ما اتخذ اللہ من ولد وما کان معہ من الٰہ اور تھے صحابہ مین ایک مرد فصحاے مین اور انکے علماسے جو جانتے تھے
کتب حمیریہ کو اور آگاہ تھے گذری ہوئی کتابون سے اور نام انکا رفاعہ بن زہیر تھا کہتے تھے وہ شعر کو اور آراستہ کرتے تھے کلام کو اور اُنھون
نے جب دیکھا کنیسہ اور اُسکے کافرون کو اور دیکھا انکو کہ زیر گذاشت کرتے ہین وہ صلیبان کی اور سجدہ کرتے ہین تصویرون کا
کہا اُنھون نے اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کذب حزب الشیطان ولا الٰہ الا الرحمن الذی
لیس فی عدد محسوب وانہ فرد لا الی شئی منسوب لیس لہ ضد ولا ند ولا قد ولا حد او جد الموجودات وصور المصنوعات
وخلق المخلوقات ودبر امر الکائنات اول الا افتتاح لوجودہ وآخر لا عدم لشہودہ لا یموت ولا یفنی ولا یزول ولا یبلے لا فی رکیہ
لہ ولا وزیر ولا صاحبۃ ولا مشیر لیس کمثلہ شئی وھو السمیع البصیر راوی نے بیان کیا ہی کہ جنبش مین آیا کنیسہ اُنکے قول
سے اور جھکے راہب لوگ ساتھ اپنے عصاؤن کے آنکی طرف پس اشارہ کیا بادشاہ کے دربانون نے راہبون
کی طرف کہ چھوڑدو اس شخص کو اُسکے حال پر پس جدا ہوئے راہب اُنسے پس کہا ہرقل نے رفاعہ بن زہیر سے کہ ای برادر
عربی تمھارا کیا نام ہی رفاعہ نے کہا کہ ای بادشاہ تو میرے نام سے کیا چاہتا ہی حالانکہ مین تمھاری جنس سے نہین ہون
جو مجھسے تم پوچھوگے پس کہا بطریقون نے کہ ای بادشاہ یہ شخص سچ کہتا ہی کہ یہ تمھاری جنس سے نہین ہی اور نہ وہ علوم و مسائل حکمت
سے آگاہ ہی کہ پوچھین ہم اُس سے بلکہ وہ بدوی ہی کہ نہین جانتا ہی مگر سکونت جنگلون اور صحبت بدوون کی اور حکمت ہمارے
شہرون مین ظاہر اور ہمارے حکما مین مشہور ہوئی ہی چونکہ مدار حکمت نے یونانیین سے اور سمجھ لیا ہی اُسکو سریانیین کے
سینون نے پس کہان ہی اہل عرب مین حکمت اور علوم جو پہونچا دین اور پڑھین اُسکو آپسمین اس واسطے کہ بزرگیان سب
ہمارے عالمون مین ہین اور عدالت ہمارے بادشاہون مین ہی ہماری قوم سے اسکندر اور بطلیموس اور ارسول
اور جرجیس اور ارسطاطالیس اور فیثاغورس تو جیندی جسنے انطاکیہ کو بنایا تھا اور ارمیون جو نبی اور بادشاہ
تھے اور طاطاغورس اور اُسنے بنایا تھا رہا اور منبج کو اور ساطینس اور یہ شخص کاہن تھا اور خبر دی تھی اُسنے بادشاہ
عہد کو کہ پیدا کیا جاویگا اُسکے واسطے ایک لڑکا جو کلام کریگا اپنے پروردگار سے اور اُسکے واسطے ایک حال اور مرتبہ
بزرگ ہوگا اور ہلاک کیا جاویگا اُسکے ہاتھون یہ فیلاطون یعنے فرعون اور منافیلش حکیم اور معنی اس لفظ کے
دریاے علوم ہین اور ہماری قوم سے ارمینو تھا جسنے بنایا تھا رومیہ کبریٰ اور اُسی کے نام پر اُسکا نام رکھا گیا اور انھین لوگون سے
تھا سیطانیوس اور وہی بنانے والا اُس پہلی کتاب کا ہی جسمین صورتین زمین کی مع اُسکے پہاڑون اور دریاؤن اور درختون اور
جانورون کے ہین اور بیان کیا ہی اُسی نے ہر اقلیم کا حال مع انکی رنگتون کے اور بیان کیا ہی اُسی نے ہر اقلیم کی
معدنیات سونا اور چاندی اور جواہرات کو اور شمار کیا ہی اُسی نے سب زمین کی نہرون کو اُنکے نامون سے اور اسی طرح
بیان کیا ہی اُسنے زمین کے پہاڑون اور جنگلون اور گھاٹیون اور آبادیون اور اُسکے عجائبات کو واقدی رحمہ اللہ نے
بیان کیا ہی کہ جبکہ کہا بطریقون نے اس کلام کو سامنے ہرقل بادشاہ کے مگر بطور طعن و طنز کے عرب پر تاکہ سُنے جبلہ بن الایہم اس کلام کو

اُس مقام میں موجود تھا اور سبب عداوت کا اُس بطریق اور جبلہ کے بیچ میں یہ تھا کہ بطریق نے ایک ڈیرا بنایا تھا اور ہر سال میں اُسکے واسطے ایک میلہ مقرر کیا تھا کہ آتے تھے رومی ہر جگہ سے ساتھ نذروں اور سالوں اور ہدیوں اور رسوم کے اور یہ سبب رسم بطریق کے تھا پس تھی ہرقل سے وہ زمین جبلہ کو پس غالب ہو گیا جبلہ بطریق پر اور بنایا اُسنے گرد اُسکے ایک شہر اور اپنے نام پر اُسکا نام رکھا واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب شمار فادربن ہیر نے قول بطریق کا سنا وہ اُسکے کلام سے اور کہا کہ تحقیق تیرے لیے تحقیق تعریف کی تو نے ایسی قوم کی کہ اُنکے واسطے کوئی راہ بزرگی کی نہیں ہے اور نہ کوئی اُنمین فاضل اور بزرگ ہے اور نہ کوئی اُنمین سے ایسا اللہ بزرگ کی توحید کا قائل ہوا ہے جسکا مثل اور مانند نہیں ہے اور نہیں ہے بزرگی مگر واسطے ولد اسمعیل بن خلیل کے جنکے واسطے بیت الحرام اور زمزم اور مقام اور مشعر الحرام ہے اور اُنھیں سے تبابعہ اور اقیال اور جماعۃ اور انسال ہیں جو مالک ہوئے زمین کے طول اور عرض میں اُنھیں سے ملک الصعب ذو مراثد اسکندر اول تھے جو مالک ہوئے تھے دنیا کے اور گئے تھے ظلمات میں اور داخل ہوئے تھے اُنکی اشاعت میں جن لوگ اور پہنچے تھے جا طلوع اور غروب آفتاب تک اور ذلیل اور خوار کیا تھا اُنھوں نے زمین کے ملوک کو اور کیا تھا اپنے واسطے اُنکو مددگار اور لشکر اللہ تعالیٰ نے انکا نام ذوالقرنین رکھا تھا اور اُنھیں سے شداد بن عاد اور شدید بن عاد اور ذوالمنار اور لقمان بن عاد اور ہداد اور عمرو ذوالاذعار اور ہزار بن سکسک اور ہازیل بن عیان اور یہ شخص کلام حکمت کا کہتے تھے اور ہم میں سے سبا بن یشجب اور وہ پہلے پہننے والے تاج کے ہم میں تھے پھر والی ہوئے بعد اُنکے حمیر بیٹے اُنکے پھر بعد اُنکے تبع ہوئے اور وہ بھی پہننے والے تاج کے تھے پھر مالک بن حمیر پھر عاد بن حمیر ہوئے پھر ہم میں سے نبی اللہ حنظلہ بن صفوان نبی اہل الرس ہوئے پھر ہم میں سے نفیلہ بن عبد المدان بن خشرم پانسو برس زندہ رہے اور اُنھیں نے بنایا تھا قلعہ مارب مضبوط اور نکالا تھا اُنھوں نے خزانوں کو اور تابع کیا تھا لشکروں کو اور وارث کیا تھا اللہ تعالیٰ نے اُنکو نبی حنظلہ بن صفوان کے علم کا اور ختم کیا اللہ نے ہماری بزرگی کو اور بلند کیا ہمارا مرتبہ جسوقت کہ کیا اُسنے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہم میں سے پس ہم لوگ رئیس ہیں اور تم غلام ہو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ مجھکو روایت پہونچی ہے کہ یہ شخص فادر بن ہبیرہ بن زیاد بن عبیدہ بن مرثد الجرہمی جاننے والے تھے عرب کے نسبوں اور اُنکے حالات اور اُنکے بادشاہوں کو اور پڑھا تھا اُنھوں نے کتب ہود اور صالح اور حنظلہ علیہم السلام کو پس جب کلام کیا اُنھوں نے سامنے فیلطلس بیٹے ہرقل بادشاہ کے ان کلمات سے ارادہ کیا تبرک نے اس امر کا کہ عاجز کرے اُنکو کسی سوال میں پس کہا تبرک نے کہ ساتھ ہمت بلند اور طبائع پاک کے پہونچتے ہیں دل بجانب ہوائے خوش اور نسیم اُنس عقل روحانی کے اور پہونچتی ہیں بجانب ترقی مقام ملکوت روشنی اُن صورتوں کی جو آنکھوں سے پوشیدہ ہیں وہ آنکھیں جو گھیرنے والی ہیں حدود کی اور پہونچتے ہیں بجانب ترقی الیسی بادشاہت عقلیہ کے جو صاف ہیں پلیدی اور نجاست سے اور بچا ہے افکار اور خیالات باطلیہ کے بسبب صاف اور روشن ہو جانے اُن عادات سے کے جو محیط بافکار ہیں جو تمہارے جسمانیہ سے ہیں بحالت حاصل ہونے روشنی اور صفائی اور جدا ہونے تیرگی کے ایسی زندگانی ابدی ارواح کو حاصل ہوتی ہے جسمیں کوئی نقصان اور نیستی نہیں لاحق ہوتی ہے پس اس وقت

ملجاتا ہی ایک عنصر دوسرے سے اور لے لیتی ہی روشنی روشنی کو اور نیچے بیٹھ جاتی ہی تیرگی اور ملجاتی ہی تیرگی بیچ میں پس رفاعہ بن زہیر رضی اللہ عنہ
نے کہا کہ ای قیس نہیں صواب کو پہونچا تو اپنے اس کلام میں قیس نے کہا کیونکر ہی یہ بات رفاعہ نے کہا کہ کیونکر میل کرینگے دل بجانب
علام الغیوب کے در انحالیکہ چھپائی گئی ہی اُنسے راہ پہونچانے والی اور کیونکر رہائی پاویگی اور جدا ہوگی روشنی تاریکی سے بدون پاک
ہونے کے کفر سے اور کیونکر پاوینگے افکار مشکل بھیدوں پوشیدہ کو در انحالیکہ وہ افکار پردہ غفلت میں ہیں جبکہ پہونچتی ہیں جانیں پاک
اپنے پہونچنے کی جگہوں تک اور نزدیک ہوتی ہیں ہمتیں اپنے مقر اور مسکن تک اور پھرتی ہی فکر اپنے عناصر تک اور جھڑتی ہیں چیزیں
جنبش دینے والی زمین کی اور دانائی کی اپنے مسکنوں تک اور پہونچتے ہیں تو وہاں بلند اپنی جگہوں تک اور جدا ہوتے
ہیں اشکال سے بسبب تاثیر خواہش کے اُنھیں اور ڈھونڈھی کرتی ہیں اپنی صورتوں پر گرنا اپنے عناصر سے پھر کہا
رفاعہ نے کہ ای تبرک یہ کلام اُن عرب کا ہی کہ کہاں کیا تھا تو نے کہ حکمت اُنکے اخلاق سے نہیں ہی اور اُنکی بازاروں میں نہیں
بیچی جاتی ہی اور تھا ایک بادشاہ ملوک یمن میں سے جسکا نام سیف بن ذی یزن تھا کہ اُسنے خوشخبری ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
دی تھی سات سو برس قبل اُنکے ظہور کے اور وہ کلام کرتا تھا ساتھ مشکلات علوم کے اور اچھی طرح سے نثر اور نظم کو قافیہ دار کرتا
تھا کلام کیا ہی اُسنے اپنی زبان پر ساتھ حکمت اور شکر نعمت کے اور منجملہ اُسکے جو کچھ کہا ہی ایک فصیح نے ہمارے فصحا سے جسکا نام
قس بن ساعدۃ الایادی تھا اُنکے اشعار میں واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویوں کے عبد اللہ بن ربیعہ سے روایت کی ہی
کہا عبد اللہ نے کہ کہا میں نے رفاعہ بن زہیر سے جب چھوٹے وہ روم کی قید سے کہ پوچھا کیونکر سمجھا تھا تبرک تمھارے قول کو
اور ترجمہ اُسکے کلام کو رفاعہ نے کہا کہ ای میرے بیٹے نہیں دیکھا میں نے زیادہ فصیح لوگوں سے کلام عربی میں اور پوچھا تھا میں نے اس حال کو
یوقنا سے پس کہا یوقنا نے کہ آیا نہیں جانتے ہو تم کہ ملک بادشاہان روم اور بطارقہ کا نہیں قائم اور پایدار رہتا ہی مگر اُس حال میں کہ
اُنکو کلام کریں ہم ساتھ زبان عرب کے اسواسطے کہ وہ قریب ہیں عرب سے حجاز میں راوی نے بیان کیا ہی کہ جب بیان کی رفاعہ نے
مسلمانوں سے کیفیت اپنے مناظرے کی تبرک سے تو کچھ ایسا تھا اُسکو اکثر لوگوں نے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ رفاعہ
بن زہیر کے ایک بیٹے تھے جو اُنکے ساتھ ساتھ گئے تھے اور دل اُنکا میل کرتا تھا بجانب کفر کے اور باپ اُنکے دعا کرتے تھے اُنکے
واسطے اور جب داخل ہوئے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قسوں کے کنیسہ میں اور مشغول ہوئے رفاعہ ساتھ تبرک
کے مناظرے میں متوجہ ہوئے بیٹے اُنکے عامر در انحالیکہ وہ تیز نظر سے دیکھتے تھے بجانب کنیسہ اور اُسکی آرایش اور تکلفات
اور تصویروں اور صلیبان کے اور بتامل دیکھتے تھے وہ رومیوں کی عورتوں اور اُنکے لباس اور خوبصورتی کو پس اُسی وقت
فریب کیا اُنکے ساتھ شیطان نے پس اُٹھے وہ بجانب [illegible] صلبان اور تصویروں کے اور اختیار کیا شرک کو ساتھ اللہ پاک کے
پس جب دیکھا اُنکی طرف اُنکے باپ رفاعہ نے روئے وہ اور کہا کہ سختی ہو تجھپر آیا کافر ہو گیا تو بعد ایمان کے سختی ہو تجھپر کیا ہی یہ تو
درد اور حرمان سختی ہو تجھپر کہ کفر کیا تو نے ساتھ بادشاہ عوض لینے والے کے اور ڈرانے گئے قدرت کے ای دور کئے گئے حضوری
کے ای سختی ہو تجھپر کیونکر پایا ہی کی تو نے ساتھ صاحب قدرت کے قسم ہی خدا کی کہ غمگین ہونگا میں تجھپر تیری جدائی سے دنیا میں کیونکہ جاتا تو

ضرور ہوگا اور ہوگا غم میرا تیری جدائی سے مگر عالم آخرت مین جبکہ چلیگا تو ایک راہ مین اور مین ایک راہ مین جبکہ تو جائیگا شیطان کے گھر کی طرف اور اٹھایا جائیگا تو ان ہاموان اور رقسون کے ساتھ اور ہوگا تو جیشوین طبقے آگ مین اور مین جاؤنگا ساتھ امت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایسے گھر مین جسمین امواج اور نعمتین باقی ہونگی ای بیٹے نہ طلب کر تو زندگانی دنیا کو ای بیٹے نہ اختیار کر عالم آخرت پر خواہش نفس کو جو نیست ہونے والی ہی افسوس ہوگا مجھپر مری ندامت کا تیرے کاموں سے جبکہ شہور ہوگا تو سامنے ذات بزرگ اور مالک کے ای بیٹے میرے بتحقیق تو نے رسوا کیا اپنے باپ کو بڑھاپے کر جبکہ کفر کیا تو نے ساتھ جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے ای بیٹے میرے بتحقیق زیان کار ہوئی امید میری تیرے باب مین ای بیٹے میرے کیونکر خوش ہو اول تیرا دوری محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور وہ ایسے ہین کہ کل کے روز لوگ آنسے شفاعت طلب کرینگے پھر پڑھے انھون نے اشعار پند و نصیحت کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ رفاعہ کے بیٹے نے آنسے کہا کہ بتحقیق ہو باپ ڈالا گیا ہی پردہ اور بند کیا گیا ہی دروازہ راوی نے بیان کیا ہی کہ حکم کیا بطریق نے چھوڑ دینے رفاعہ کے بیٹے کا قید سے اور انکے نہلانے کا اور خوشبو سے اور گرد ہوے قسیس اور شماسہ اور رہبان اور پہنائی گئین انکو خلعتین بطارقہ اور ملوک کی طرف سے اور نصرانی کیا انکو اور دیا بادشاہ نے ایک گھوڑا خاص اپنی سواری کا اور دی ایک عورت جوان انکو اور کر دیا انکو ہمراہیان جبلہ بن الایہم الغسانی مین پس کہا بطریق نے صحابہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ ای عرب کس چیز نے باز رکھا ہی تمکو اس امر سے کہ پھرو تم ہمارے دین کی طرف جیسا کہ تمھارے ساتھی نے کیا ہی دنیا کا حاصل کروگے تم تمتع اپنے دنیا اور رضامندی ہمارے قبول کے ذریعے سے پس کہا صحابہ نے کہ باز رکھا ہی ہمکو اس امر سے صحت اور حقیقت ہمارے دین اور پائیداری ہمارے یقین نے اور ہم لوگ ان لوگون مین نہین ہین کہ ایمان کو کفر سے بدل ڈالین اگرچہ مار ڈالے جاوین ہم تلوارون سے بحالت صبر کے پس کہا بطریق نے کہ دور کیا ہی انکو مسیح نے اپنے دروازے اور درگاہ سے پس کہا رفاعہ بن زہیر نے کہ اللہ تعالی اس امر کو خوب جانتا ہی کہ ہم مین اور تم مین سے کون راندا گیا ہی اور قسم ہی خدا کی کہ مسیح علیہ السلام بری ہین تم سے اور تم انکے دشمن ہو اور انپر جھوٹی تہمت کرتے ہو اور وہ دشمن ہونگے تمھارے میدان قیامت مین سامنے اللہ غالب اور بزرگ کے اسواسطے کہ مسیح بزرگ ہی جاننے والے بندے ہین اور بھیجا تھا اللہ تعالی نے انکو تمھارے پاس پس مخالفت کی تمنے انکی اور بدل ڈالا تمنے انکی شریعت کو اور نہین سمجھے تم اس چیز کو جو دہ تمھارے پاس لیکر آئے تھے اور ہمارے نزدیک تم گمراہ ہو بسبب اپنے جہل کے اور ظلم کرتے ہو تم مسیح پر بسبب کہنے تمھارے خلاف واقع کے اسواسطے کہ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہی والکافرون ہم الظالمون پس کہا بطریق نے رفاعہ سے کہ کم کرو تم بات چیت کو ای شیخ اسواسطے کہ اللہ تعالی خوب آگاہ اور دانا ہی اپنے بندون کے حال سے اور کلام بہت ہی اور نہین ہو سکتے ہین ہم تمکو اور نہ تم ہمکو پھر کہا بطریق نے کہ ہمکو یہ خبر پہنچی ہی کہ تمھارے خلیفہ اور سردار کا لباس مرقع ہی حالانکہ پہنچا ہی انکے پاس بہت مال اور خزانہ اس قدر جسکا بیان نہین ہو سکتا ہی پس کس چیز نے باز رکھا ہی انکو اس امر سے کہ وہ ساتھ عمدہ لباس کے پہنین پس رفاعہ بن زہیر نے کہا کہ باز رکھا ہی انکو اس امر سے خوف خدا اور عالم آخرت نے پس کہا بطریق نے

کرنے کے دار الامارۃ کا حال کیا ہے رفاعہ نے کہا کہ وہ مٹی سے بنایا گیا ہے ہرقل نے کہا کہ [illegible] دربان کون ہین

کہا کہ دربان [illegible] مسلمان ہین ہرقل نے کہا کہ فرش انکا کیا ہے رفاعہ نے کہا کہ فرش انکا عدالت کرنا ہے تکیہ [illegible] ہرقل

نے کہا کہ تخت انکا کیسا ہے رفاعہ نے کہا کہ تخت انکا پاکدامنی اور یقین ہے ہرقل نے کہا کہ خزانہ انکا کیا ہے رفاعہ نے کہا کہ خزانہ انکا بھروسا

رکھنا ساتھ پروردگار کے [illegible] لشکر انکا کون ہے رفاعہ نے کہا کہ لشکر انکا دلیران مجاہدین اور شہسواران مسلمین

ہین [illegible] بادشاہ کہ ایک جماعت نے اُنسے کہا تھا کہ یا عمر تحقیق مالک ہو گئے تم خزانہ سلاطین روم کے

اور ذلیل و خوار کیا تخت [illegible] اور اکاسرہ کو پس تم کیون لباس اچھا نہین پہنتے ہو پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے

کہ تم لوگ آرائش و تکلفات دنیا کو چاہتے ہو اور مین رضامندی پروردگار دنیا و آخرت کی چاہتا ہون اسی وجہ سے جب انھون

نے ظاہر کیا اس [illegible] اس کلام کی طرف پکارنے والے مالک اندازے ہر چیز نے الذین ان مکناہم فی الارض اقاموا

الصلوۃ و آتوا الزکوۃ [illegible] راوی نے بیان کیا ہے کہ حکم کیا بادشاہ نے مسلمانون کے قید خانے مین

لیجانے کا [illegible] لشکر کی طرف تا کہ آوے خیمون مین پس دیکھا اُسنے کہ خیمے [illegible] اور ساتھ

خیمے کے [illegible] سونے کا [illegible] بنایا گیا تھا اور [illegible] دروازون پر [illegible] راوی نے بیان کیا ہے کہ وہ خیمے لکڑی کے

جنمین [illegible] تھے ساتھ انکے [illegible] لشکرون مین پس گشت کی ہرقل نے اپنے

تمام لشکر مین اور قصد کیا [illegible] چند سوار گھوڑے [illegible] ہوے اُسکے پاس آئے پس کہا بادشاہ نے

[illegible] ہو گئے آگے راوی نے بیان کیا ہے کہ اس کلام کے

سننے سے [illegible] ہرقل [illegible] نکالا اور کہا [illegible] دونون برجون [illegible] حال انکا [illegible]

[illegible] سوار [illegible] سپرد کیا دونون برج کو مسلمانون کے **واقدی**

رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ [illegible] مسلمانون کے ساتھ یہ تھا کہ دربان بادشاہ کا [illegible] لشکر

مین جاتا تھا [illegible] اور وصیت کرتا تھا اُن لوگون کو [illegible] برجون مین محافظت اور نگہبانی کی [illegible] تھا و ایک

دن ہان موافق اپنی [illegible] پس پایا اُن لوگون کو حالت شراب نوشی مین اور اُن لوگون مین احتیاط اور ہوشیاری نہ تھی پس ارادہ اُسنے ایک

کے [illegible] کوڑے اور قصد کیا انکے [illegible] مار ڈالنے کا پھر باز رہا اُس سے ازروے احتیاط اور خوف کے خشم بادشاہ سے

پھر چھوڑ دیا اُنکو اور پھر آیا بادشاہ کے پاس اور آگاہ کیا اُسکو اس حال سے اور ڈر آیا کینہ اُن لوگون کے دلون مین پس جب آئے ابو عبیدہ

بن الجراح اور مسلمان دونون برجون [illegible] لیا اُن لوگون نے ابو عبیدہ بن الجراح سے اپنے واسطے امان [illegible] اور کھول دیا انکے واسطے دروازے

کو پس داخل ہوا لشکر مسلمانون کا برجون مین [illegible] داخل ہوا ہرقل بادشاہ اپنے خیمے مین اور حکم کیا اُسنے اپنے ہمراہیون کو مسلح اور

آمادہ ہونے کا واسطے لڑائی کے پس [illegible] کیا انھون نے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب داخل ہوے مسلمان بیچ ارض

انطاکیہ کے کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے خالد بن الولید سے کہ اے ابا سلیمان تحقیق چلتے ہین ہم کلاب روم کے شہرون اور ابھی پہونچ گئے ہم اُنکے

فتوح الشام

تسنگ پس تمہاری کیا رای ہی پس کہا خالد بن الولید نے کہ ای امین الامۃ جانتے ہو تم اس امر کو کہ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہی واعدوا لھم

ما استطعتم من قوۃ ومن رباط الخیل ترھبون بہ عدو اللہ وعدوکم اور اب حکم کرو تم اپنے ساتھیون کو اس امر کا کہ آمادہ اور باسامان ہو جاوین

وہ اور ظاہر کرین زینت اسلام اور قوت ایمان کو اور روانہ کرو تم ہر سردار کو ساتھ اسکے لشکر کے اور ایک نشان ایک کے پیچھے ہو اور

پابند کرین وہ اپنے نشانون کو اور ظاہر کرین اپنے ہتھیارون کو پس ایسا ہی کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اور سب کے

پہلے بنایا ایک نشان واسطے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل العدوی کے اور وہ ایک شخص ہین منجملہ ان دس کے جنسے اللہ تعالی نے اپنی

رضامندی ارشاد فرمائی تھی اور ساتھ گئے انکے تین ہزار سوار مہاجرین اور انصار سے اور روانہ کیا انکو آگے اپنے لشکر کے پھر بنایا

دوسرا نشان اور سپرد کیا رافع بن عمیرۃ الطائی کے اور ساتھ گئے انکے دو ہزار سوار قوم طی وغیرہ سے اور بھیجا انکو پیچھے سعید بن

زید کے پھر بنایا تیسرا نشان اور سپرد کیا میسرۃ بن مسروق کے اور ساتھ گئے انکے دو ہزار سوار بنی عبس سے اور بھیجا انکو پیچھے رافع بن عمیرۃ الطائی کے پھر

بنایا چوتھا نشان اور سپرد کیا مالک بن الاشتر نخعی کے اور ساتھ گئے انکے تین ہزار سوار قوم نخع وغیرہ سے پھر بھیجا انکو پیچھے میسرۃ بن مسروق عبسی

کے پھر بنایا پانچوان نشان اور سپرد کیا اسکو خالد بن الولید کے اور وہ نشان عقاب تھا جسکو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنے

ہاتھ سے بنایا تھا جبکہ بھیجا تھا انکو بجانب لید کے اور روانہ ہوے خالد بن الولید اپنے لشکر کے جو مشہور ہے جیش الزحف

تھا پیچھے مالک اشتر کے پس جب کچھ دور جا چکے خالد بن الولید کوچ کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ساتھ باقی لشکر

کے اور ان باقیماندہ مین عمرو بن معدیکرب الزبیدی اور ذوالکلاع الحمیری اور عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق اور عبد اللہ بن عمر الخطاب اور

ابان بن عثمان بن عفان اور فضل بن عباس اور ابو سفیان صخر بن حرب اور راشد بن سعید اور رافع بن سہیل اور زید بن عامر

اور عبد اللہ بن طفیل اور عبید بن اوس اور ابو لبابہ بن المنذر اور عوف بن ساعدہ اور عباس بن قیس اور عابد بن علیہ اور واقع

بن عجیدہ اور عبد اللہ بن قرحا الازدی اور واجد بن ابی العون اور مہاجرین اوس اور کعب بن ضمرہ اور مسعود بن عون اور مشل

انکی بہتسون کے تھے رضی اللہ عنہم اور پیچھے انکے وہ عورتین تھین جنکے بیگانے قید مین تھے اور انمین خولہ بنت الازور اور عفیرہ بنت

عفار اور مزروعہ بنت عملوق الحمیریہ اور ام ابان بنت عتبہ تھین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ ان سب عورتون مین

خولہ بنت الازور سے زیادہ کوئی غمناک اور اندوہگین نہ تھا اور انھون نے اپنے بھائی کی قید کے باب مین اشعار کہے تھے راوی

نے بیان کیا ہی کہ روانہ ہوے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ مع اپنے لشکر کے جیسا کہ بیان کیا ہی ہمنے پس اسی حال

مین کہ رومی اپنے پڑاؤ اور خیمون مین تھے کہ دفعۃً واقع ہوا شور عرب کے آنے کا پس سوار ہوے رومی اپنے گھوڑون پر اور آراستہ کیا انھون نے

اپنی فوجون کو پس جو سب کے پہلے دکھائی دیے اور بلند ہوے رومیون پر سعید بن زید بن عمرو بن نفیل العدوی تھے مع اپنے

نشان کے پھر پیچھے انکے رافع بن عمیرۃ الطائی پھر بعد انکے میسرۃ بن مسروق العبسی تھے بعدہ مالک اشتر بعد انکے

خالد بن الولید پھر بعد انکے ابو عبیدہ بن الجراح مع اپنے لشکر کے تھے پس اترا ہر سردار ساتھ اپنی قوم کے اپنی جگہ پر پس

جب دیکھا ہرقل بادشاہ نے مسلمانون کے لشکر کو کہ آتے وہ گرد انکے چھوٹا اسنے اپنے لشکر کی حفاظت کے

اپنے بڑے مصاحب لبطاروس کو اور وہ بہادر اور دلیر لڑائی کا تھا پھر داخل ہوا ہرقل کنیسہ قسیسین میں اور کھینچا لیا اشراف
ملوک اور بطارقہ اور حجاب کو اپنے پاس اور کھڑا ہوا انکے بیچ میں بحالت خطبہ پڑھنے لگے اور کہا کہ اے اہل دین نصرانیہ تحقیق
کہ بہ تحقیق نزدیک ہوا وہ امر جو بیان کیا تھا میں نے تمسے درباب زوال تمہارے ملک اور جانے تمہاری عزت اور بزرگی
کے زمین سوریہ سے اور [illegible] تحقیق میں نے تمکو اس معاملہ سے پس نمانا تمنے میرے کہنے کو اور قصد کیا تھا تمنے میرے مارڈالنے
کا اور یہ قوم بہ تحقیق در آئے ہیں تمہارے ملک اور تمہارے تاج بزرگی کے گھر میں پس لڑو تم انسے واسطے اپنے گھر بار اور مال
اور جانوں کے اور احتیاط کرو تم خوف اور بزدلی سے اور نہ لاحق ہو تمکو لڑائی میں سستی اور کاہلی پس بہ تحقیق بہت کوشش کی میں نے
تمہارے واسطے اور تلف کیا میں نے مال اور خزانہ اور لوگوں کو تمہارے دین اور ملک کے واسطے پس نہ ساعت اور یاری
کی میری نیک بختی نے اور نہ پہنچا میں اس قوم سے کسی ارادے کو پس اگر بزدلی کروگے تم اور پھروگے اپنی جگہوں پر اور نہ قصد کروگے
تم واسطے اپنے ملک کے اور نہ کوشش کروگے اب عرب کے واسطے تمہارا ارادے سے تو ہوگی ننگ اور عار تمپر اور ہوگی
اذیت تمکو کہاں ہیں باپ تمہارے اور گذرے ہوئے لوگ کہ مر گئے وہ بحالت بزرگی اور جوانمردی کے اور وہ ناکس نہ تھے
اور سکونت کی انکے گھروں میں عرب نے اور یا بہ زور پس انکے کنیسوں کی مسجدیں بنائیں انھوں نے اور ویران کردیا اور کھو
ڈالا انکے دیروں کو اور ذلیل اور خوار کیا تمہارے بادشاہوں کو اور لونڈی غلام بنایا تمہاری عورتوں اور لڑکوں کو اور مالک
ہوگئے وہ تمہاری پناہ کی جگہوں پر اور غالب ہوگئے وہ تمہارے قلعوں اور شہروں پر اور بہ تحقیق گذرا جو گذرا پس اب
سونے سے احتیاط کرو تم کام میں اور لڑو تم پس بہت گروہ ہلاک ہوگئے ہیں مشیر تمہارا اپنے ملک اور حکومت کی حمایت اور اپنے گھر بار کی غیرت
پر اور میری نادانی کا نتیجہ تمہارے واسطے یہ تھا کہ مصالحہ کرلو تم اپنے اور ان عرب کے بیچ میں پس انکار کیا تمنے اس امر سے اسواسطے کہ نادانی
تمہاری جہل نے نہیں قبول کیا روشنی حکمت اور دانائی کو اور نہیں جانا اور سنا تمنے اس امر کو کہ پایا گیا تھا ایک تختہ سبز پتھر کا صمادت کی قبر
پر جسمیں کلمات حکمت کے اس مضمون سے لکھے تھے جسنے کھودیا عالم اعلی کے چڑھنے کی سیڑھی کو پس تحقیق کھودیا اسنے مرتبہ قرب اور
نزدیکی کو اپنے پیدا کرنے والے سے حکمت اور دانائی زندگانی ہے عقل کی اور دولت ہے ذہنوں کی اور دور رکھنے والی ہے جانوں کو پلیدی
سے اور روشنی عقلوں کی ہے جو شخص حکیم اور دانا نہیں ہے وہ ہمیشہ بیمار اور بدحال رہتا ہے جو کوئی انجام کا سوچیگا وہ دیکھیگا اور جو دیکھیگا
پہچانیگا وہ اپنے خالق کو اور جو پہچانیگا وہ عمل نیک کریگا اور جو عمل نیک کریگا تیز ہوجاویگی بوجھ اور عقل اسکی اور جو شخص آراستہ
اور پاک ہوجاویگی عقل اسکی صاف اور روشن ہوجاویگی روح اسکی پس اٹھ کھڑا ہوا جبلہ بن ایہم اور کہا اسنے کہ اے عظیم روم نہیں
ہے لڑائی اس قوم کی مگر بسبب ہونے انکے خلیفہ عمرؓ کے مدینہ منورہ میں پس اگر اجازت دے تو مجھکو تو بھیجوں میں ایک شخص کو
قوم غسان سے کہ جاکر ناگہاں مار ڈالے انکو پس جب سنینگے یہ لوگ حال انکے مارے جانے کا پیٹھ پھیرینگے ہمسے اور ہوگا یہ امر سبب
انکے ہٹانے اور نکالنے ملک شام کا جسکے وہ مالک ہوگئے ہیں انکے ہاتھوں سے پس کہا ہرقل نے کہ یہ ایک خواہش اور آرزو ہے کہ
نہیں صحیح ہے امید اسکی اور نہ گھٹیگا کسی سے وقت انکا اسواسطے کہ اوقات مقرر اور اندازہ کئے گئے ہیں اور جان اور دم معین ہیں

صوت العقت منادیها وہاہی مخاطبنا بصوت اشار تہا عن نطق عبادتہا ما ہذا التوقف عن بذل انفسکم وقد اشترا ہا مولیکم انما خلدتم الی الحیوۃ الفانیۃ الا الفس الخائبۃ وہذہ وقائکم بالنصر مویدہ وحسنکم عن طلبۃ بنۃ الدنیا متحدۃ والمواعظ الصماء قوتکم بکلام الحق مقیدہ اینما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدۃ وہذا طوالع سعودنا بالاقبال طالعۃ وشجرا مالنا بالتائید بالغۃ فلله درہم لقد زہرت نجوم المجد فی افلاک سرائرہم وبلج فجر الغسق فی سما رشوقہم واشرقت شموس المعرفۃ من مشارق عشقہم فلما سمعوا بالحماسۃ وحققوا وقد سموا بہم النفوس الی رضاء القدوس واستبقوا ورحم بعضہم بعضا ورفقوا فتوا وامن صفار سرائرہم من المومنین رجال صدقوا واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویوں کے صابر ابن اوس سے بیان کیا ہے کہ صابر بن اوس نے کہ میں موجود تھا ابو عبیدہؓ بن الجراح کی لڑائی اور صف بندی میں انطاکیہ پر جس وقت کہ وعظ اور نصیحت کی تھی سعید بن عمر نے پس سبکے پہلے جو نکلا واسطے مقابلے کے رومیوں سے بہادر رومیوں کا لسطورس بن مند او گویا وہ مثل ایک برج لوہے کے تھا پس جب آیا وہ میدان میں طلب کیا اُسنے لڑنے والے کو پس نکلے اُسکے مقابلہ کو واسطے ابو الہول غلام بنی ظریف کے جنہوں نے قلعہ حلب کو فتح کیا تھا اور وہ آج کے دن گھوڑے پر سوار تھے پس حملہ کیا ایک نے دوسرے پر پس جب روشن ہوئی آگ لڑائی کی دونوں کے بیچ میں اڑ کھڑایا اور ٹھوکر لی واسطے گھوڑے نے پس گر پڑے واسطے اُسکی پشت سے پس جھپٹا اُنکی طرف لسطورس اور گرفتار کر لیا اُنکو اور کھینچتا ہوا لے گیا اُنکو ساتھ حقارت کے اپنے خیمے تک اور سپرد کیا اپنے بعض ہمراہیوں کے پھر واپس آیا لسطورس اور طلب کیا لڑنے والے کو پس نکلے اُسکے مقابلے کو ضحاک بن حسان الطائی اور ضحاک مشابہ خالدؓ بن الولید کے تھے سوارکاری اور حالات اور درازی قد اور صورت میں پس جب نکلے وہ کہا ایک شخص نے رومیوں سے جسنے دیکھا تھا خالدؓ بن الولید کو لڑائیوں میں اور پہچانتا تھا اُنکو یہ وہ شہسوار مسلمانوں کے ہیں جنہوں نے فتح کیا ہمارے شہروں کو اور ہلاک ہو گئے ہیں ہمارے قلعوں کے اور مار ڈالا ہی ہمارے بطارقہ کو اور گرفتار کر لیا ہی ہمارے حامیوں کو پس ٹرھا ہر شخص لشکر انطاکیہ کا در انحالیکہ دیکھتا تھا لڑائی کو اور وہ ضحاک بن حسان کو خالدؓ بن الولید سمجھے تھے پس بھیڑ کی لوگوں نے اور ٹوٹ گئیں رسیاں خیموں کی اور سنجالے خیموں کے کھونٹیاں ٹوٹ گئیں یہاں تک کہ خیمہ لسطورس کا تھا پس گر پڑا خیمہ اُسکے تخت پر پس ڈرے فراش لوگ اُس سے کہ اگر لسطورس واپس آویگا اور دیکھیگا اپنے خیمے کو اس حال سے مار ڈالیگا اُنکو اور نہ پایا اُنھوں نے کسی کو جو اعانت کرے اُنکے خیمے کی بلند کرنے میں اسواسطے کہ ہر شخص لشکر کا مشغول تھا لسطورس اور اُسکے خصم کی لڑائی دیکھنے میں پس متفق ہوئی تجویز فراشوں کی جو تین آدمی تھے واسطے کھول دینے پر قید سے اور کہا اُنھوں نے واسطے کھول دینگے تمکو تمہاری قید سے اس شرط پر کہ ہماری اعانت کرو تم اس خیمے کی چوب اُٹھانے پر اور پھیر دینگے ہم تمکو بجانب قید کے جیسے کہ تم تھے اور جس وقت بطریق آویگا ہم درخواست کرینگے اُس سے تمہارے باب میں پس چھوڑ دیگا وہ تمہاری راہ کو پس کہا واسطے کہ ہاں مجکو یہ شرط منظور ہے پس کھول دیا فراشوں نے اُنکو قید سے پس جب پایا واسطے نے آرام اور رہائی قید سے ناگہان در آئے وہ دو فراشوں پر اور لیا ایک کو دائیں ہاتھ اور دوسرے کو بائیں سے اور در آیا تیسرا فراش بسبب اُن دونوں کے پس غالب ہو گئے واسطے

اُسپر اور گر پڑا وہ شدت صدمہ سے اور مارا واسس نے ایک فراش کو دوسرے پر پس مار ڈالا اُسکو اور قصد کیا تیسرے کا
پس مار ڈالا اُسکو پھر کھولا اُنھون نے ایک صندوق کو صندوقون سے اور دیکھا تو اسمین بسطورس کے کپڑے تھے پس پہن لیا اُنھون نے
اُن کپڑون کو اور سوار ہوے وہ ایک تیز رو گھوڑے پر اُسکے گھوڑون سے اور بدل دیا اپنی وضع کو اور قصد کیا لشکر متنصرہ کا اور تھے
سامنے حازم بن عبد الغیوث الغسانی کے اور پیشرو کیا تھا جبلہ نے حازم کو اپنے لشکر متنصرہ پر اور جبلہ تھے ساتھ اپنے بیٹے
ایہم بن جبلہ اور اپنے مرتبے والے یگانون کے بائین جانب لشکر بادشاہ کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ برابر ہوتی رہی لڑائی
بسطورس اور ضحاک بن جحسان کے بیچ مین تا اینکہ تھک گئے دونون گھوڑے حملے اور پھرنے پھرانے سے پس نہ قدرت پائی کسی نے
اُنمین سے اپنے دشمن پر پس جدا ہوگئے وہ دونون اور پھر البسطورس بطلب اپنے خیمے کے تاکہ آرام حاصل کرے اُسمین اُس مشقت
اور محنت سے جو کہ لاحق ہوئی تھی اُسکو پس پایا اُسنے خیمے کو پڑا ہوا زمین پر اور فراشون کو مردہ دیکھا اور نہ پایا واسس کو پس
جانا اُسنے کہ یہ مصیبت اُنھین کے ہاتھ سے ہی پس گیا اور آگاہ کیا اُسنے بادشاہ کو اس حال سے اور کہا کہ قسم ہی مجکو اپنے دین کی کہ نہین
ہی میں یہ عرب مگر شیطان اور جنبش مین آیا لشکر ابو الہول کے کام سے اور کہا اُنھون نے کہ نہین گئے ہین مگر متنصرہ کے لشکر مین اسواسطے
کہ وہ اُنکے ہاتھ بھولس ہین راوی نے بیان کیا ہی کہ دیکھا واسس نے لشکر اور اُسکی جنبش کو پس جانا اُنھون نے کہ یہ امر اُنکے سبب سے
ہی اور نکال لیا اُنھون نے اپنی تلوار کو میان سے بسبیل غفلت کے اور لیا تھا اُنھون نے اُس تلوار کو بسطورس کے خیمے سے
اور وہ تلوار روان تھی اور مارا اُس سے حازم بن عبد الغیوث کو پس جدا کر دیا اُسکے سر کو اُسکے دھڑ سے راوی نے بیان کیا
ہی کہ گھبرا گئے متنصرہ واسس کے کامون سے اور روکا اور باز رکھا اللہ تعالی نے غسان کے ہاتھون کو واسس سے پس بحالت خوف
اور دہشت قوم غسان کے چھوڑ دی اور ڈھیلی کر دی واسس نے باگ اپنے گھوڑے کی اور طلب کیا مسلمانون کے لشکر کو پس جب
دیکھا مسلمانون نے اُنکو بلند کیا آواز تہلیل اور تکبیر کو اور اُترے واسس آگے ابو عبیدہ بن الجراح کے اور سلام کیا اُنکو پس جب
بیان کیا اُنھون نے اپنے حال کو ساتھ قوم کے کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے بطور دعا کے کہ نہ تھکین تمھارے ہاتھ راوی نے بیان
کیا ہی کہ سنا ہرقل بادشاہ اور جبلہ نے حال مارے جانے اپنے بھتیجے حازم بن عبد الغیوث کا پس خشمناک اور متوجہ ہوا جبلہ طرف
بادشاہ کے اور زمین بوسی کی اُسکے واسطے اور کہا کہ اے عظیم الروم مین نہین طاقت رکھتا ہون صبر کی اور ضرور ہی مجکو حملہ کرنا ان عرب
پر کہ تجاوز کیا اُنھون نے اپنی حد اور طریق سے اور بھول گئے ہین وہ اپنے مرتبے کو پس ارادہ کیا بادشاہ نے اس امر کا کہ حکم کرے اپنے
بطارقہ اور حجاب کو حملہ کرنے مسلمانون پر کہ دفعۃً آیا ایک گروہ گھوڑے دوڑاتا ہوا اُسکے پاس پس کہا بادشاہ کے کہ تمھارے پیچھے
کیا خبر ہی اُنھون نے کہا کہ اے بادشاہ تیری کمک کو فلیطانوس حاکم رومۃ الکبری کا آیا ہی اور اس شہر کا نام فلیطانوس کے دادا کے
نام پر رکھا گیا تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ بنایا گیا تھا رومۃ الکبری مین ایک مکان ترسایان کا جسکا نام ابو سوفیا رکھا گیا تھا
اور بنائی گئی تھی ایک تصویر تانبے کی جسپر سونے چاندی کا کام تھا اور اُس مکان کے سات دروازے سونے کے تھے اور ہر دروازے
پر ایک بنا تھی جسکے سر پر گھومتا تھا ایک مرد اور اُس مرد کے ہاتھ مین سات تختیان سونے کی تھین کہ ہر سال مین بلند کرتا تھا

وہ مرد ایک تختی کو اُس بنا پر جانب آفتاب کے بیچ دیکھتا تھا وہ ہر چیز کو جو اُس بنا سے ثابت ہوتی تھی اُس تختی مین پس معلوم کرتا تھا وہ اُس چیز کو جو واقع ہوتی تھی اُس اقلیم مین جو خاص اور متعلق تھی اُس تختی سے اور یہی حال ہر بنا کا تھا اُن ساتون سے پس معلوم کر لیتے تھے رومۃ الکبریٰ کے لوگ اُس چیز کو جو واقع ہوتی تھی عالم مین بسبب علوم اپنے اگلے حکیمون کے اور اُن مکانون کے بیچ مین ایک گنبد ہشت پہل تانبے کے ستونون پر تھا جسپر سونے کا کام تھا اور اُسکو ایک دیوار گھیرے تھی پھرا آتا تھا اُس دیوار کو اُس قبہ پر ہر بڑا انسان اُسکا جسکے سر پر ایک صورت پتھر کی تھی کہ نہین معلوم ہوتا تھا کہ وہ کیا ہی بلکہ وہ ایک پتھر سیاہ تھا پیوند کیا ہوا ساتھ سفیدی کے پس ہوتا تھا موسم اعتدال اور بہار زیتون کا پورب اور پچھم کی زمین مین سُنتے تھے لوگ اُس قبان سے ایک آواز ڈرانے والی کو کہ قریب تھا کہ عقلین جاتی رہین اُس آواز کے صدمے سے پس جب ہوتا تھا دوسرا دن آتی تھین اُس قبان کی طرف زرازیر جنگلی جو پنجون اور پانون مین زیتون ہوتا تھا پس ڈالتی تھین وہ چڑیان اُن زیتونون کو اُس شخص کے سر پر پس وہ برابر ڈالتی جاتی تھین یہانتک کہ ڈھیر ہو جاتا تھا وہ قبان عظیم جو پھرا آتا تھا اُس دیوار کو پس نچوڑ لیتے تھے لوگ زیتونون سے اُسکے روغن کو اُس قدر کہ کفایت کرتا تھا اُنکو اُس سال سے دوسرے سال تک اور تھا اندر اُس مکان بلند کے ایک قفل گھر کہ نہین کھولا گیا تھا وہ جبسے کہ شہر رومۃ الکبریٰ بنایا گیا تھا اور جب قصد کیا تھا فلیطانوس بادشاہ نے کوچ کا واسطے مدد دینی ہرقل کے ضرورت ہوئی تھی اُسکو مال کی تاکہ کھلاوے وہ اپنے لشکر کو پس آیا وہ اُس بند گھر کی طرف اور قصد کیا اُسکے کھولنے کا پس کہا اُس سے عطاؤس نے جو اُس مکان بلند اور کنیسے کا مہتمم اور برپا رکھنے والا تھا کہ اے بادشاہ اس گھر مین جبسے قفل لگایا گیا ہی اُسکو سات سو سال گذرے ہین ایک سو ستر برس پیشتر ظہور مسیح علیٰ عیسیٰ کے سے اور نہین تھا کوئی ایسا شخص جو قریب ہوتا تھا اہتمام اس مکان سے مگر یہ کہ وصیت کرتا تھا اس گھر پر اس امر کی کہ نہ کھولا جاوے وہ اور نہ دور کی جاوے وہ دانائی اور حکمت کہ روشن اور بلند کیا تھا اُسکو ان لوگون نے جو تجھسے پیشتر تھے حکما اور بادشاہون سے اور بنایا تھا اس شہر کو اور مضبوط کیا تھا ان مکانون کو تیرے دادا نے سو سال اور باقی رہا وہ اپنے ملک اور سلطنت مین تین سو سال اور وصیت کرتا تھا وہ اس گھر کے نہ کھولنے کی پھر حکومت کی یقطانیوس تیرے باپ نے تین سو سال اور وصیت کی تھی اُسنے مثل وصیت اپنے باپ کے اور اسی طرح سو برس سے تو اس ملک مین حاکم ہی پس نہ دور کر تو اُس حکمت اور طلسمون کو جسکو اُن لوگون نے بنایا تھا پس اصرار کیا فلیطانوس نے اُسکے کھولنے مین پس جب کھولا اُس گھر کو نہ پایا اُس گھر مین کسی چیز کو مگر یہ کہ پایا ایک گھر کو جسمین تصویرین ہی تھین پس دیکھا تو معلوم ہوا کہ اُس گھر مین صورت بیت المقدس اور بلاد شام اور صفت اور شمار ملوک شام کی ہی اور آخر مین صورت ہرقل کی ہی اور گویا وہ دیکھتا ہی ایک تختے مین جو اُسکے سامنے ہی اور اُسمین بزبان یونانی یہ مضمون لکھا ہی کہ اے ڈھونڈھنے والے علم کے تجھے لازم ہی بہت پڑھنا علم کا اسواسطے کہ جب بار بار ہوگا گذرنا اچھی اور باریک باتون کا کانون مین اور سننے کے کان اُن باتون کو تو ہوگا یہ امر سخت کرنے والا واسطے قوت علم کے اور بڑا حکم کرنے والا واسطے درست اندازی علم کے اس واسطے کہ سب علوم نکالے اور باہر لائے گئے ہین عقل سے اور اندازہ کرنا نہین ہوتا ہی مگر بسبب کثرت محبت اور کوشش کے علم مین اور علم زیرکی اور دانائی پایان کار دیکھنے کی ہی اور پایان کار دیکھنا جگہ اور محل علم کا ہی اور علم جگہ عقل کا ہی

اور عقل پوری کرنے والی صورتون علم کی ہی اور بتحقیق ہمنے دیکھا ہی حکمت اور اسرار پوشیدہ مین یہ امر کہ ابر کورچی اور سایہ گمراہی کا
جسوقت چھا جائیگا صفحۂ زمین پر تو ظاہر ہوگا اور نکلیگا چراغ ہدایت کا زمین تہامہ سے پس لیجائیگا اور دور کریگا وہ چراغ
تاریکی نادانستگی کو جو تاریک کرنے والی حس اور ادراک کی ہی اور بتاوینگے وہ صاحب چراغ ہدایت کے لوگون کو اپنے دین کی طرف
واسطے توحید خالق کے اور وہ صاحب شترکبود چشم کے ہونگے پس دور کرینگے وہ دیوتان اور ہلاک کرا اور اطاعت کریگی انکی زمین نرم
اور پہاڑ لیس جب بلند ہوگی پاکی انکے نور کی ہر سوئی اور زبون چیز پر اور جائیگی روح انکی بجانب عالم روحانی کے تو حکومت کرینگے
بعد انکے ایک مرد لاغر جسم کہ دل انکا روشن ہوگا ساتھ نور راستی کے مضبوط کرینگے یہ شخص انکے دین اور شریعت کو
سختی ہوگی شام پر جب در آویگی وہ سختی اسپر ایک مرد سیاہ دور کرنے والے ملک قیصر سے سخت اور زبردست ہوگا دبدبہ
اور حملہ اس مرد کا کشادہ اور فراخ ہوگی صورت انکی عدالت کرنا صفت انکی ہوگی اور پابندی حق کی ہنر انکا ہوگا آرایش
دیوگی انکو گدڑی انکی اور تلوار انکی درہ انکا ہوگا انکے زمانے مین دور کیجاوینگی دولتین اور بدل جائینگی اور نیست ہوجاینگے
انکا سرہ اور دور کیے جائینگے وہ اور وقت اس معاملے کا وہی ہوگا کہ جب کھولا جائیگا یہ گھر جسمین تصویرین حکمت کی گھیرنے والی
منت کی ہین پس پاکی اور خوشی ہو جیو اس شخص کو جسکے دل مین حکمت نے یہ مضبوطی قیام کیا ہی اور روشن ہوئے ہین چراغ
حکمت کے اسکی خالص عقل مین اور پیروی کی ہی اسنے حق کی اور پہچانا ہی اسکو اور کنارہ اور خلاف کیا ہی اسنے باطل سے راوی
نے بیان کیا ہی کہ جب پڑھا فلیطالوس نے اس چیز کو جو تختی مین تھا لاحق ہوا اسکو تعجب اور کہا اسنے علاوس سے جو مہتمم اس
مکان کا تھا کہ اے پدر مہربان تو اس حکمت کے باب مین کیا کہتا ہی اسنے کہا کہ اے بادشاہ نہین قریب ہی یہ امر کلام کرون مین
اس حکمت مین جسکو علما اور حکما نے بنایا اور کہا ہی اور نہین پہونچتے ہین علوم مشکلہ مگر اس ادراک تک جو قائم کی گئی ہی ساتھ
روشنی عقل کے اور بہ تحقیق مین جانتا اور دیکھتا ہون اس امر کو کہ دولت ہرقل کی گذر گئی اور ستون اسکی عزت کے گر پڑے
اور کھود ڈالا گیا قبہ اسکے ملک کا زمین سوریہ سے اور گیا ملک روم کا اس زمین سے بجانب استنبول یعنی قسطنطنیہ کے اور اسی حال سے
آگاہ اور خبر دی ہی ہمہ اس حکیم نے اپنی تصنیف کی ہوئی کتاب مین جسکا نام اسنے اسلاروس یعنی جوہر الحکمۃ رکھا تھا اور بعض
اسکے کلمات حکمت کا مضمون یہ ہی کہ جب ظاہر ہوگا نور یتیم کا جو پاک اور صاف ہوگا تہامہ کے پہاڑون سے اور روشن ہونگے اذہان تاریک
اس نور کی حکمت سے اور روشن ہوگی تاریکی چھپنے والی آسمان نادانستگی کی بسبب قوت عزم اور ارادے صاحب اس نور کے اور
بلاوینگے وہ لوگون کو اللہ تعالی کی طرف ساتھ اچھے اور نرم بلانے کے اور کھینچینگے انکو اپنی طرف ساتھ مہاردن نیکی اور نرمی کے
اور بلند ہونگے اور جائینگے وہ آسمانون پر سختی ہوگی زمین ایلیا پر دبدبہ انکے صحابی اور ساتھی سے جو آراستہ ہونگے ساتھ حمائل ہیبت کے
اور تاج دینے والے ہونگے ساتھ بزرگی کے مالک فتوحات زمین کے اور ذلیل کرنے والے اسکے سلاطین کے ہونگے عدل ترازو انکا ہوگا
اور مرقعہ لباس انکا ہوگا انکے زمانے مین اوندھی ہوجائینگی صلیب اور ویران ہوجاوینگی تصویرین اور گھر ترسایان کے اور ناپدید
ہوجائینگی جگہین قربانی کی اور خوار اور ذلیل ہونگے لوگ مار معمودیہ کے پس نہ نجات ہوگی انکے حیلے اور دبدبہ سے مگر ساتھ

تھے پہنچے دروازے پر تھا اور وہ لوگ راہ دیکھتے تھے بادشاہ کے لشکر کی تاکہ روانہ کریں اُسکو بجانب انطاکیہ کے پس لے لیا اُس
غلام کو معاذ بن جبل نے اور پھرے وہ بجانب لشکر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے مع مال اور خیر و برکت اور غلے کے پس بلند ہوا
شور مسلمانون کا پس تھلیل اور تکبیر کے اور سنا بادشاہ نے شور و غوغا ان کا پس بھیجا اُسنے اپنے جاسوسون کو واسطے لانے
خبر کے پس تھا سبب اسکا یہ جاسوس کچھ دیر اور لائے اُسکے پاس خبر کو پس شوار گذرا بادشاہ پر لینا مسلمانون کا اُس رسد کو جو تھی
اپنے لشکر کے واسطے اور کہا اُسنے اپنے بطارقہ سے کہ نہین باقی رہا ہمارے اس قوم کے بیچ مگر لڑائی اور دیگا اللہ
تعالیٰ مدد اور یاری جسکو وہ چاہیگا پس حکم بھیجا اُسنے سرداران صاحب نشان اور بطارقہ اور ہر قلیہ اور قیاصرہ اور ارمن کو سائگی
اور آمادگی کا اور سوار ہوا ہرقل اور آئے اُسکی طرف فلیطانوس حاکم روم اور حاکم جرعش اور حاکم قلعہ انشکیا برس اور حاکم طرسوس
اور مصیصہ اور انطاکیہ اور درآمن اور باہمیہ اور اقصر بعید انتہائے قیساریہ اور خاعتہ اور بارغہ کے اور واقدی رحمہ اللہ نے بیان
کیا ہے کہ آئے یوقنا اور اُنکا لیکہ مرتب اور آراستہ کرتے تھے وہ صفون کو بطور آراستگی لڑائی کے پس جب ٹھہرا ہر بادشاہ
ساتھ لیت لشکر کے اور بطریق مع اپنے ہمراہیون کے اور قصد کیا اُنھون نے حملے اور لڑائی کا واسطے مسلمانون کے
پس ارادہ کیا فلیطانوس ملک روم نے نزدیکی اور تقرب حاصل کرنے کا ہرقل سے بسبب اپنے لڑنے کے عرب سے پس
جھکا وہ اپنے کو ہر زمین پر واسطے تعظیم بادشاہ کے اور کہا اُسنے کہ اے بادشاہ نہین چھوڑا ہے مین نے اپنی سلطنت کو اور آیا
مین تیری خدمت مین واسطے فتح کے مگر بوجہ تیری تعظیم اور بھتیجا جو کہ فتح کے اور جو حجاب اور بطارقہ وغیرہ تیرے سامنے
ہین وہ سب ڈر چکے اور کوشش کر چکے ہین اور مین چاہتا ہون کہ تم ہشیار ہو کر گلوائے مین آج کے دن بجانب ان عرب کے اور شکن
دون مین انکے دل کو اُنسے پس ارادہ کیا بادشاہ نے اس امر کا کہ خوش کرے اُسکے دل کو اور کہا اُسنے کہ ٹھہر تو اور لازم پکڑ اپنی
جگہ کو اور نہ چاہ تو ورنہ ملوک کو اسواسطے کہ تو مقدم ہے مجھسے سلطنت مین اور چھوڑ تو اپنے سوا دوسرے کو اس کام کے واسطے
کہ نہین پہونچا ہے حال و مرتبہ عرب کا یہانتک کہ تو بذات خود اُنکے مقابلے کو نکلے فلیطانوس نے کہا کہ کون و بدبہ ہمارے
واسطے باقی رہا ہے ساتھ ان عرب کے حالانکہ بیکار اور مہمل کر دیا ہے اُنھون نے ہمارے کام کو اور ذلیل اور خوار کیا ہے اُنھون نے
ہمارے بزرگان دین کو اور جہاد سب چھوٹے بڑے پر فرض ہے اور اے بادشاہ اور ہمارا اس دین پر نہین آیا نہین جانا تو نے
اے بادشاہ اس بات کو کہ جو شخص دیکھیگا طرف دنیا کے محبت کی آنکھ سے کھینچیگا اُسکو قصد خواہشہائے جسمانی کا بسبب تعلق محبت
دنیا اور آمادگی اُسکی آرائش کے پس جب وہ ایسا کریگا تو آویگی بدلی گناہ کی اور زیادتی جہل کی اُسکے کنارہ سینہ پر پس باز رکھیگا یا مر
طلب آخرت سے اور جو شخص دوڑیگا بجانب طاعت اور بندگی اپنے پروردگار کے ساتھ چھوڑ دینے تلاش خواہشہائے جسمانی کے ہو تو
اور پابندی حاصل کریگا وہ طرف گھر دائرے پاک کے بیچ جگہ محبت کے اور جب جانیگا قدیم ازلی میلان تمہارے دلون
کا جو چھپے ہوئے ہین پردہ ہائے غفلت سے بیچ بجانب طلب اُن چیزون کے جو نیست اور معدوم ہوتی ہین مسلط اور غالب
کریگا تم پر ضعیف ترین گروہ کو پس دور کر دینگے وہ تمکو تمہارے ملکون اور گھرون سے اور نہین ہے یہ امر مگر بسبب ہماری شامت کے

ذکر مشورہ کرنے فلیطانوس کا واسطے لڑائی کرنے مسلمانون سے

تمھارے سگے بجانب خواہشون کھینچنے والی کے طرف نا رہائی کے اسواسطے کہ تمنے ظلم کیا خلاف حق کے اور ظلم کیا تمنے
رعیت پر بیچ لینے انکے مالون اور تباہ کرنے انکی جانون کے اور کثرت زنا اور تبعیت یہودیون کے پس اسی سبب سے نزول
دیے گئے تم اور ہوا خاطر رائی کا پتہ پس کلام کیا بادشاہ کے بڑے حاجب نے اور جا یادہ فلیطانوس مراد رکھا کہ ہی سردار نہ بار تھا
تو بادشاہ کے دل پر محبت اور شفقت کا اسقدر کہ وہ نہیں طاقت رکھتا ہے کہ تجھسے زیادہ لوگون نے اسکو نصیحت کی تھی پس نہین
اُسنے قول اس کا واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ سخت اور دشوار گذرا فلیطانوس پر چلانا حاجب کا اُسپر اسوقت مین
سامنے بادشاہ کے اور برا معلوم ہوا اُسکو یہ امر جبکہ نہ باز رکھا بادشاہ نے اُس حاجب کو اس کلام سے اور چھپایا فلیطانوس
نے معاملے کو رات تک پس جب گذر گئی تھوڑی سی رات بلایا اُسنے اپنے ساتھیون اور خاص لوگون کو اپنی قوم سے جو مرنے تھے اُسکے مرنے
مین اور جیتے تھے اُسکے جینے مین اور کہا کیا پسند کرتے ہو تم اس امر کو کہ ڈانٹے مجکو حاجب ہرقل کا اور حقیر کرے مجکو اور کم کرے میرے مرتبے
کو بادشاہون کے بیچ مین اور تم لوگ جانتے ہو اس امر کو کہ میرا گھر اور نسب اُسکا گھر اور نسب سے بڑا ہے اور میرا ملک اُسکے ملک سے مقدم ہے اور تحقیق
کہا ہے اسلیس حکیم نے کہ نہ بڑھاؤ اپنے قدم کو واسطے اس شخص کے جو دیکھے تجکو کم اور پست اپنے سے پس ہو جاویگا تو حقیر اور کم نزدیک اُسکے
اور عزیز کر تو اپنے نفس کو مقابلے بڑائی اُسکے غرور کے اسواسطے کہ عزت نفوس کی مقابلہ کرتی ہے مرتبہ بادشاہون کا اور نہ کر تو کوئی نیکی
ساتھ غیر مستحق نیکی کے اسواسطے کہ کھینچیگی وہ تجھپر برائی کو اسکی طرف سے اسواسطے کہ احسان بہتر ہوتا ہے نزدیک بڑے مرتبے والے
کے اور چھپ جاتا ہے نزدیک احمقون فرومایہ کے اور نہ وصف کر تو اپنے دوست ناکس کا اسواسطے کہ تو طلب کرتا ہے اُسکی منفعت کو اور وہ
چاہتا ہے خواہش اپنے نفس کی ساتھ تیری اذیت دینے کے اور تحقیق آئے ہیں ہم پہ دوسوفسطائی بلکہ زیادہ اس سے کہ طرف ایک مرد کے کہ دکھلایا ہمکو
ہمارے مقصد نے دار السلطنت اور تاج عزت اُسکا اور ہم منجملہ اُسکے توابع کے ہین پس تحقیق نور عقل کا جو پائدار کیا گیا ہے ساتھ جوہر
ادراک کے باز رکھتا ہے مجکو تبعیت جہل تاریک کرنے والی حواس کا اور میرا دل انکار کرتا ہے اس امر سے اسواسطے کہ بزرگی کی جگہ بڑی ہے اور
مقام اُسکا بزرگ ہے اور ذلت اور خواری گران اور نالوار ہے اور صاحب ذلت کا حقیر ہے اور تحقیق مین نے قصد اور میل کیا ہے اس امر پر کہ
جاؤن مین ان عرب کی طرف اور مدد دون مین انکے دین کو پس تحقیق در آیا ہے میرے دل مین یہ امر کہ دین انکا صحیح اور درست اور شریعت
انکی مضبوط اور ثابت ہے ساتھ حق کے تائید کی گئی ہے ساتھ راستی کے پس جو شخص ہوگا اُس شریعت پر بے خوف ہو جاویگا وہ اپنی جائے
بازگشت مین بڑے ڈر اور دہشت سے پس تم لوگ اس بات مین کیا کہتے ہو انھون نے کہا کہ اے بادشاہ کیونکر پاک اور خوش کریگا
تو اپنے دل کو ساتھ چھوڑ دینے اپنے دین اور سلاک کے اور تبعیت کریگا تو ایسی قوم کی جنکے واسطے بزرگی نہیں ہے اور نہ انمین حکمت
ہے کہ بلند کرے انکی قدر کو فلیطانوس نے کہا کہ حکمت کامل کا ٹھکانا انھین کے نزدیک ہے اور انھین کے دلون مین اُسکا گھر ہے
اسواسطے کہ نور انکی توحید کا بسبب صفائی اُنکے ذہنون کے ہے اور نور انکے ایمان کا برکت انکے سردار کے ہے جو نام رکھے گئے ہین
ساتھ علام الغیوب کے اسواسطے کہ سقراطیس انکی حکمت اپنا یہ نے کھینچ لیا قوم کے جوہر عقلون کو بجانب اپنی تبعیت اور پیروی اپنی شریعت
کے اور جو شخص ارادہ کریگا ترقی کا بجانب اعلی علیین کے پس نہ بیٹھیگا وہ کنارے زمین جہل پر آیا نہیں جانا تمنے اس امر کو کہ نور روشن کرنے والا

تاریکی کا ہی اور مرجانا انتہاے زندگانی ہی پس جب سُنا اُنھون نے کلام اُسکا کہا کہ ای بادشاہ نہین تبعیت کی ہمنے تیری اس غرض سے کہ طلب کرین ہم اُس بزرگی کو جسکا انجام اور نہایت کا ذلت اور غلبہ ہی پس اگر تلاش کرتا ہی تو ایسی راہ کو جو بہو نجاویگی بجانب بقا کے اور دور کریگی بدبختی کو پس سزاوار ہی تبعیت کرنا امر حق اور درست کا اور ہم لوگ تیرے تابع ہین اور تیرے سامنے ہین پس کہا فلیطانوس نے اُنسے کہ نہین برگزیدہ اور اختیار کیا ہی مینے تمھارے واسطے مگر اُس چیز کو کہ اختیار کیا ہی مینے اُسکو اپنی ذات کے واسطے اور وہ امر حق ہی اور اگر موافقت کروگے تم میری اس امر پر چلا جاؤنگا مین تمہارا سو واسطے کہ مین نے جان لیا ہی اس امر کو کہ وہی راہ سلامتی اور بہتری کی دنیا اور آخرت مین ہی پس آیا خوش ہوتے ہین دل تمھارے اس کام پر پس کہا اُنھون نے کہ ہان فلیطانوس نے کہا پس ہوشیار ہو جاؤ تم جب ہوگی رات سوار ہونگے ہم سب اس طرح کہ گویا ہم گھومتے ہین گرد لشکر کے اور نگہبانی کرتے ہین ہم اُسکی اور طلب کرتے ہین لشکر عرب کو قوم نے کہا کہ ہم ایسا ہی کرینگے اور متفرق اور جدا ہو گئے وہ لوگ اور لیا فلیطانوس نے اپنے مال اور اسباب وغیرہ کو اور قصد کیا اُسنے اس امر کا جو ہمنے بیان کیا ہی واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب ارادہ کیا فلیطانوس نے جانے کا بجانب لشکر عرب کے آئے یوقنا بھیجے ہوے قبل بادشاہ کے پس جب ادا کیا اُنھون نے پیام کو اور ارادہ کیا کھڑے ہونے کا کہا اُنسے فلیطانوس نے کہ تم کون ہو حجاب بادشاہ سے اُنھون نے کہا کہ مین یوقنا حاکم حلب کا ہون فلیطانوس نے کہا کہ کیونکر چھوڑ دیا ہی تمنے اپنے ملک کو اور غالب ہوگئے عرب اُسپر پس بیان کیا یوقنا نے سب سرگذشت اپنے قلعے اور محصور ہونے کی اور نہین آگاہ کیا اُسکو اپنے اسلام سے پس کہا فلیطانوس نے اُنسے کہ مجکو خبر پہونچی تھی کہ حاکم قلعہ حلب کا پھر گیا ہی دین عرب کی طرف پس کہا اُس سے یوقنا نے کہ پہلے ایسا ہی ہوا تھا پھر رجوع کی مینے بجانب بادشاہ اور اُنکے دین کے پس کہا فلیطانوس نے کہ کیا حال ظاہر ہوا تھا تمکو اس قوم سے یوقنا نے کہا کہ ای بادشاہ مین پھر ا تھا اُنکے دین کی طرف جسوقت آگہی حاصل کی مینے اُنکے حال پر اور ظاہر ہو گیا تھا مجپر امر پوشیدہ اُنکا اور دیکھا تھا مینے اُنکو کہ نہین تبعیت کرتے ہین وہ باطل کی اور نہین میل اور کنارہ کرتے ہین وہ حق سے اور نہین سوتے ہین وہ رات کو بسبب مجاہدہ اور ریاضت کے اور نہین کلام کرتے ہین بدون یاد کرنے اپنے پروردگار کے داد دلاتے ہین مظلوم کی ظالم سے اور مساکین اور عاجزون کی مدد کرتے ہین جو تمہدر اُنکے ساتھ اُنکے محتاجون کے سردار اُنکے بلباس غربا رہتے ہین اور بزرگ کم مرتبہ اُنکے نزدیک امر حق مین برابر ہین پس کہا اُنسے فلیطانوس نے کہ ہرگاہ تم اُنکے بھید پر واقف ہوگئے تھے اور دیکھی تھی تمنے بزرگی اُنکی پس کس چیز نے باز رکھا تمکو اُس سے مقیم ہو تم اُنکے بیچ مین یوقنا نے کہا کہ باز رکھا مجکو اس امر سے محبت میرے دین اور محبت میری قوم نے اسواسطے مین نے نہ چاہی جدائی اُنکی فلیطانوس نے کہا کہ تحقیق نفوس پاک اور عقلین احتیاط کرنے والی جسوقت دیکھتی ہین امر حق کو کھینچے ہین اُنکو نفسین بجانب تلاش خالص نجات اور رہائی کے بُری زندگانی سے تاکہ ترقی کرتے ہین وہ نفوس اور عقول اعلیٰ علیین کو راوی نے بیان کیا ہی کہ نکلے یوقنا فلیطانوس کے پاس سے اور تحقیق در آیا اور منضبط ہو گیا تھا اُنکے دل مین قول فلیطانوس اور کہا اُنھون نے قسم ہی خدا کی کہ نہین کہی اُسنے کوئی بات مگر یہ کہ لکھی گئی ہی وہ بات کنارے اُسکے سینے پر اور کلام اُسکا گواہی دیتا ہی ساتھ قبول کرنے اُسکی عقل کے صحت دین اسلام کو اور گذرا یوقنا نے بحالت بے آرامی کے اس امر سے تا اینکہ آئی تاریکی رات کی پھر کوئی سبب گردانا اُنھون نے بحالت پوشیدگی کے اور آئے وہ فلیطانوس کے پاس پس پایا اُسکو بہیئت سواری کے جیسا کہ ہمنے بیان کیا ہی پس جب ٹھہرے یوقنا سامنے اُسکے کہا اُنسے فلیطانوس نے کہ ای یوقنا دیکھتے ہو تم کہ کس پردے نے ڈھانپ

سلہ ذکر کلام فلیطانوس کا یوقنا کے ساتھ

دغا نپے لیا ہی مگر اسنے انکو بیعت کرنے مسلمانون سے اور حق ظاہر ہوتا ہی اُس شخص پر جو تلاش اور طلب کرتا ہی اُسکو اور باطل گھیر لیتا ہی
اُس شخص کو جو اُسکی پیروی کرتا ہی پس کہا یوقنا نے کہ اَی بادشاہ کیا معنی اس کلام کے ہین جو تو نے مجھسے کہا فلیطانوس نے کہا کہ اگر
دیکھتے تم اُس چیز کو جو دیکھا مین نے ساتھ آنکھ دلیل اور حجت کے نہ پھرتے تم اُنکے طریقے اور شریعت سے اور نہ طلب کرتے تم عوض کو
اُنکے غیر سے اور نہین طلب کیا تم نے مگر اُس نعمت کو جسکی بازگشت بجانب زوال کے ہی اور بہت بچا لی ہی وہ اپنے صاحب کو طرف عذاب
کے راوی نے بیان کیا ہی کہ سکوت کیا یوقنا نے اور نکلے وہ فلیطانوس کے پاس سے اور دریافت کرتے رہے وہ حال فلیطانوس کا
اور ٹھہرے اُسکے انتظار مین مسلمانون کی راہ مین پس جب سوار ہوا فلیطانوس اور نکلا وہ اپنے خیمے سے پایا اُسنے لیے بیگانون کو
کہ آساز اور سامان ہو گئے تھے وہ لوگ اور وہ چار ہزار آدمی تھے بیگانے اور رئیس قوم فلیطانوس ہی اور آگے کیا اُنھون نے اپنے قصد کو اور
چلے وہ سبکے سب دراں حالیکہ طلب اور تلاش کرتے تھے موحدین کے لشکر کو اور بہ تحقیق چھوڑ دیا تھا اپنے ملک اور عزت کو پس جب
نزدیک ہوئے وہ مسلمانون کے لشکر سے ظاہر ہوئے اُنکو یوقنا اور اُنکے ہمراہ دوسو آدمی تھے اُنکے بیگانون سے پس کہا یوقنا نے کہ اَی
بادشاہ قصد کیا ہی تو نے اس امر کا کہ آیا ہے تو مسلمانون کے لشکر پر فلیطانوس نے کہا نہین قسم ہی ذات بزرگی کی اور نہین چلتا ہون مین اُنکی طرف
مگر اس غرض سے کہ داخل ہون مین اُنکے دین مین اور ہو جاؤن مین اُنکے زمرے سے اسواسطے کہ جو شخص کہ بیچیگا بجانب دنیا کے ساتھ آنکھ نیستی
اور معدوم ہونے کے کام کریگا وہ آخرت کا پس کس چیز نے باز رکھا ہی تمکو اس امر سے کہ موافقت کرو تم ہمارے اُس کام پر جسکا ہمنے قصد کیا
ہی پس کہا یوقنا نے کہ اَی بادشاہ بتحقیق کھینچ لیا ہی تجکو کھینچنے والے حق نے گمراہی کی راہ سے پھر بیان کیا اُس سے یوقنا نے اپنا سب حال
اور یہ کہ وہ قصد غدر اور فریب کا رومیون کے ساتھ رکھتے ہین پس کہا فلیطانوس نے کہ تم کیونکر اس امر پر قدرت پاؤگے اور مین نہین دیکھتا
تمھارے ساتھ مگر چند لوگون کو تمھاری قوم سے پس کہا یوقنا نے کہ اَی بادشاہ تحقیق شہر کے اندر دوسو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے ہین کہ وہ بیس ہزار کا مقابلہ رومیون کے لشکر سے کرسکتے ہین اور مین یہ امر مناسب دیکھتا ہون کہ تو مع اپنی قوم کے پھر جا
اپنی جگہ پر اور نہ جلدی کر تو اور بھیجینگے ہم ایک مرد کو سردار ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس کہ آگاہ کریگا وہ شخص اُنکو اس امر سے
جسکا ہم قصد رکھتے ہین پس جب ہو دیگا کل کا دن ٹھہرنا تو مع اپنے لشکر کے گرد ہرقل کے اور داخل ہونگا مین شہر مین اور چھوڑ دونگا مین قید
سے دوسو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور دیدونگا مین اُنکو اُنکے ہتھیارون کو اور حملہ کریگا سب لشکر عرب کا اور حملہ کرنا تو مع
اپنے لشکر کے ہرقل کے لشکر پر اور قصد کرنا تو بذات خود ہرقل کا اور قابض ہو جانا اُسپر پس ہوگا تو ایسا کہ گویا تو نے جہاد کیا اور جست
کرونگا مین اور بیگانے میرے اور دوسو صحابی اندر شہر کے پس ہلاک ہو جائینگے ہم اُسکے اگر چاہا اللہ تعالی نے اور اگر چاہتا ہی تو اس امر کو کہ پھر جاوے
تو بجانب اپنی دار السلطنت کے اور معاملہ تیرا پوشیدہ رہے رومیون سے پس سپرد کر تو کام اپنے لشکر کا اُس شخص کو جسپر تو اعتماد رکھتا ہی
اپنی قوم سے فلیطانوس نے کہا کہ نہین کیا ہی مینے اس کام کو اس حال مین کہ میری نیت ہو دنیا کی حکومت مین اور جبکہ گذر جائیگا یہ معاملہ اور
مدد دونگا مین اسلام اور اُسکے لوگون کو تو جاؤنگا مین بیت المقدس کو اور مقیم رہونگا مین وہان یہانتک کہ مرونگا پس کون شخص
جائیگا بجانب عرب کے ساتھ ہمارے پیام کے اور آگاہ کریگا اُنکو ہمارے عزم سے پس کہا یوقنا نے کہ جان تو اس امر کو کہ عرب کے

جاسوس ہیں ہمارے نزدیک اہل حلب کے جو داخل ہیں فی سرداری ہیراور ہیں آگاہ کر دینگے انکو ساتھ اس حال کے اور خبر دیوینگے وہ ابو عبیدہ بن الجراح کو اس حال سے راوی نے بیان کیا ہی کہ اسی حال میں کہ یوقنا اور فلیطانوس اور انکے ہمراہی اسی گفتگو میں تھے رات کے پردہ میں کہ اسی وقت قصد کیا ایک مرد پیر نے انکی طرف یہانتک کہ نزدیک آئے وہ مرد پیر دیکھا انکو یوقنا نے اور وہ عمرو بن امیۃ الضمیری ساعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے پس سلام کیا انھون نے یوقنا اور انکے ہمراہیوں پر اور کہا کہ سردار ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جزائے خیر دے اللہ تعالی تمکو ہمارے دین کی طرف سے اور انھون نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا انسے حال حاکم روم اور اسکی بات چیت کا اپنی قوم سے اور اسکے قصد اور ارادے کا اور خوشخبری دی ابو عبیدہ بن الجراح کو اس امر کی کہ کل فتح ہو جاویگا شہر انطاکیہ کا اگر چاہا اللہ تعالی نے اور دور ہو جاوینگے رومی اس سے واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویوں کے بیان کیا ہی کہ ابو عبیدہ بن الجراح نے دیکھا تھا شب فتح انطاکیہ میں کہ گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلام کرتے ہیں انپر اور ارشاد فرماتے ہیں یا ابا عبیدۃ ابشر برضوان اللہ ورحمتہ غدا تفتح المدینۃ صلحا علی یدیہ وان صاحب رومۃ الکبری قد جرے من امرہ مع یوقنا کذا وکذا وھم بالقرب من جیشک فنفذ الیھم بانجادہ الامر راوی نے بیان کیا ہی کہ بیدار ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح اور بیان کیا انھون نے اپنے خواب کو خالد بن الولید سے اور بھیجا عمرو بن امیۃ الضمیری کو جیسا کہ بیان کیا ہمنے پس جب سنا فلیطانوس نے یہ حال کانپنے اور تھر تھرانے لگا بدن انکا اور کہا انھون نے کہ گواہی دیتا ہون میں اس امر کی کہ یہی دین پائدار اور راہ راست ہی پھر معاودت کی انھون نے اور گھومے وہ گرد لشکر بادشاہ کے گویا وہ نگاہبانی کرتے تھے لشکر کی پس اسی حال میں کہ یوقنا جدا ہوئے تھے مع اپنے ساتھیوں کے فلیطانوس سے اور مضبوط کیا تھا انھون نے اپنے ارادے کو جیسا کہ ہمنے بیان کیا ہی کہ اسی وقت حاجب بادشاہ کا آیا سامنے انکے اور مشعلیں اسکے سامنے تھین اور نکلا تھا وہ انطاکیہ سے اور آگے اسکے ضرار بن الازور اور رفاعہ بن زبیر اور دو سو قیدی تھے اور میل کیا تھا بادشاہ نے انکے قتل پر اس رات میں پس جب دیکھا انکو یوقنا نے کہا انھون نے حاجب سے کہ کیا کام کرنے کا ارادہ کیا ہی بادشاہ نے انکے ساتھ حاجب نے کہا کہ میل کیا ہی اسنے انکے قتل کا اور ڈالیگا کل انکے سرون کو بجانب مسلمانون کے پس جب سنا یوقنا نے یہ حال اندھا ہو گیا دن انکی آنکھون میں اور کہا انھون نے کہ اے حاجب کیا تو جانتا ہی اس امر کو کہ کل لڑائی واقع ہونے والی ہی ہمارے اور عرب کے بیچ میں پس جب مار ڈالوگے تم ان لوگون کو اور پھینکوگے انکے سرون کو عرب کی طرف پس نہ یاد رینگے وہ ہم میں سے کسی کو مگر یہ کہ مار ڈالینگے وہ اسکو پس ڈر تو اللہ کو اور نہ جلدی کر تو اور پھیر تو بادشاہ کو انکے معاملے میں اور چھوڑ دے تو انکو میرے پاس یہانتک کہ دیکھے تو کہ کس چیز کی طرف بازگشت ہوتی ہی ہمارے اور انکے معاملے کی پس چھوڑ دیا حاجب نے قیدیون کو نزدیک یوقنا کے اور گیا وہ بادشاہ کے پاس تنہا اور بات چیت کی اسکے ساتھ انکے مقدمہ میں بادشاہ نے کہا کہ چھوڑ دے تو انکو دمشق کے ہاتھ میں پس پھرا حاجب یوقنا کے پاس ساتھ پیام بادشاہ کے اور کہا کہ تم نگاہ رکھو انکو کہ تمھیں متہم ہو انکی حفاظت کے پس لیا انکو یوقنا نے اور لیگئے انکو اپنے خیمے میں اور منتظر رہے نکلنا انکا انطاکیہ سے اسواسطے کہ یوقنا نے قصد کیا تھا انکے سبب سے مالک ہو جانے شہر کا پس جب آئے وہ یوقنا کے نزدیک

رہا کردیا انکو قید سے اور دے دیے انکے ہتھیار اور بیان کیا اُنسے حال قصہ فلیطانوس کا بادشاہ پر قابض ہو جانیکے باب
مین پس کہا ضرار بن الازور نے کہ قسم ہے خدا کی ہرگز نہ راضی کرینگے ہم پروردگار کو کسی وقت اپنے جہاد کرنے کے اُسکی راہ مین اور نہین
رکھا اور چھوڑا یوقنا نے انکو اپنے خیمے مین بلکہ متفرق اور جدا کردیا انکو اپنے لشکر فوج کے پاس اور ہر مرد کے پاس انمین سے ایک کو بھیجدیا
واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جسنے حکم دیا نکالنے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قیدخانہ انطاکیہ سے وہ ہرقل تھا
اور ہرقل نے لیا تھا انکو اور ڈالدیا تھا انکو اپنے قیدخانہ مین اور نہین جانا تھا یوقنا نے کہ بعد اُسکے بادشاہ نے انکے ساتھ کیا معاملہ
کیا اور نہین حکم کیا تھا اُنکے نکالنے کا قیدخانے سے واسطے قتل کے مگر بالیس بن سیوس غلام بادشاہ نے اور دیکھا تھا اس مین بادشاہ نے
اپنے خواب مین یہ کہ گویا ایک شخص اترا ہے آسمان سے اور ہٹا دیا اس شخص نے اُسکو تخت سے اور گویا تاج اُسکا اُتر گیا اُسکے سر سے اور گویا ایک
شخص کہتا ہے کہ نزدیک ہوا زوال تیرے ملک کا سورتیہ اور تحقیق وہ جسکی دولت بخشی اور وہ ورثہ کی اور لایا اللہ تعالی مذہب اہل
اتفاق کو اور گویا اس شخص نے پھونکا اُسکے لشکر مین پس روشن کردیا اُسنے آگ کو پس بیدار ہوا ہرقل بحالت خوفناکی کے اور تعبیر بیان کی
اُسنے اس خواب کی ساتھ زوال اپنے ملک کے اور دیکھا کیا تھا اُسنے خزانے اور اسباب اور تمام چیزین [illegible] رکھتا تھا اور ڈالدیا تھا اس
سبکو کشتیون مین قبل اترنے مسلمانو فوج کے اُسکی طرف اور بہت جمع کیا تھا کھانے اور سامان اور آلات لڑائی کو پس جب دیکھا اُسنے اس رات مین
وہ معاملہ جو دیکھا اُسنے اپنے خواب مین بھیجا اُسنے اپنی بیٹی اور سب عورتون کو بجانب کشتیون کے بحالت پوشیدگی کے اپنے ارباب دولت سے اور
بلایا اُسنے اپنے گھروالون کو اور آگاہ کیا انکو معاملے خواب سے اور بیان کیا اُسنے قصہ اپنے فرار کا اور حکم کیا انکو اپنے ساتھ نکلنے کا پھر بلایا
اپنے خاص غلام بالیس کو اور وہ بہت مشابہ تھا ساتھ ہرقل کے صورت مین اور پہنایا اُسکو لباس اور پٹکہ اور تاج اپنا اور کہا اسنے کہ تو بیٹھ میری
جگہ پر ٹھہرنا اسواسطے کہ مین ارادہ مکر اور فریب کا عرب کے ساتھ رکھتا ہون اور بطور گاڈے کے بیٹھونگا مین پیچھے انکے پھر سوار ہوا ہرقل
اور نکلا وہ مع اپنے گھروالون کے بعد اسکے کہ پہنایا تھا اپنے غلام کو لباس اور پٹکہ اور تاج اپنا اور چلا بجانب دریا کے اور سوار ہوا کشتی
مین اور روانہ ہوگیا پس اُسی وقت حکم دیا تھا بالیس نے ساتھ نکالنے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور یہ باقی ہوے تھے اُنسے
پوچھا اور ہوا معاملہ انکا وہ جو بیان کیا ہمنے واقدی رحمہ اللہ نے سلسلہ راویون نے بیان کیا ہے کہ نہین نکلا ہرقل انطاکیہ سے
مگر یہکہ وہ مسلمان ہوگیا تھا اور سبب اُسکا یہ ہوا تھا کہ اُسنے لکھا تھا امیرالمومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو بحالت پوشیدگی کے
اپنی قوم سے یہ امر کہ میرے سر مین درد رہتا ہے نہین سکون ہوتا ہے اسمین پس دوا کرو تم میرے واسطے کسی دوا کو پس روانہ کی تھی حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے ایک کلاہ پس جب رکھا ہرقل نے اُسکو اپنے سر پر ٹھہر گیا درد اُسکا اور جب اتار لیا اُسنے کلاہ کو پھر لاحق ہوا وہ درد
پس تعجب کیا اُسنے اس حال سے اور حکم کیا اُسکے ادھیڑنے کا اور دیکھا تو اسمین یہ لکھا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم پس کہا اُسنے کہ کیا اچھا اور
بزرگ ہے یہ دین کہ شفا دی اللہ تعالی نے مجکو ایک آیت سے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب ہوا دوسرا دن سوار ہوا لشکر مسلمانون کا اور
آگے بڑھے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مع لشکر زحف کے اور سوار ہوا سب لشکر کافرون کا اور گرد اُنکے لشکر فلیطانوس کا اور سوار ہوئے
یوقنا اور اُنکے ساتھ اُنکے عزیز اور یگانے اور دو سو صحابی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تسلیما کثیرا مبارکا فیہ اور وہ چھپائے

ہوئے تھے اپنے تئین پیچھے ہتھیاروں کے ایک جدا گانہ جماعت مین کہ سوا اُنکے اور کوئی ساتھ نہ تھا پس سبکے پہلے حملہ کیا خالد بن الولید نے ساتھ لشکر زحف کے اور تبعیت کی اُنکی سعید بن زید بن عمرو بن نفیل العدوی نے اور حملہ کیا بعد اُنکے ربیعہ بن قیس بن مسیرہ بن مسروق العبسی نے اور حملہ کیا بعد اُنکے عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما نے اور حملہ کیا بعد اُنکے ذو الکلاع الحمیری نے اور حملہ کیا بعد اُنکے فضل بن عباس بن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور حملہ کیا بعد اُنکے مالک اشتر نخعی نے اور حملہ کیا بعد اُنکے عمرو بن معدیکرب الزبیدی نے اور حملہ کیا بعد اُنکے ابو عبیدہ بن الجراح نے ساتھ باقی لشکر کے رضی اللہ عنہم اجمعین اور ڈھانپ لیا لوگون نے بسبب کثرت کے بعض نے بعض کو پس جب لگی لڑائی حملہ کیا یوقنا اور اُنکے عزیز و یگانون نے اور حملہ کیا ضرار بن الازور اور اُنکے ساتھیون نے پس واسطے اللہ کے تھی نیکو کاری ضرار بن الازور کی کہ دیا تھا اُنھون نے تلوار کو حق اُسکا اور دیا تھا اپنے عوض کو رومیون سے اور جب مار ڈالتے تھے وہ کسی رومی کو پکارتے تھے وہ انا ضرار اور تھا قصد اُنکا واسطے لشکر عرب متنصرہ کے اور مسلمان ہمراہی اُنکے نہین جدا ہوتے تھے اُنسے اور رفاعہ بن زبیر الجرمی نصیحت کرتے تھے اور شجاعت دلاتے تھے اُنکو اور کہتے تھے احملوا ادا یا کم ان تفشلوا اعلموا ان الجنۃ قد زخرفت قصورہا و اشرفت حورہا و سح ولدانہا

ای قائلان عربیہ ۱۲

وتجلی دیانہا پھر پکارا اُنھون نے یا فتیان العرب الکرم رغب فی تزویج الحور فجعل بذل نفسہ المہور من یرید عروسا فی الجنان من یحب ان یقوم مع الولدان من یرغب فیہا قال الدیان متکئین علی رفرف خضر و عبقری حسان الکریم یوافق بعمتہ من تہدید براؤ جنین پس اسی حال مین کہ ضرار بن الازور حملہ کرتے تھے دشمنون مین اور چکھاتے تھے اُنکو شربت تباہی کی کہ دفعۃً ملاقی ہوئے وہ ایک سوار سے جو توڑتا اور پریشان کرتا تھا لشکرون کو اور وہ حملا کرتا تھا وا ثارات ضرار پس بہ تامل نظر دیکھا ضرار نے اُس سوار کو تو وہ اُنکی بہن خولہ تھین پس کہا اُنسے کہ واسطے اللہ کے ہی نیکو کاری تمھاری ای بیٹی ازور کی مین قسم ہی خدا کی تمھارا بھائی ضرار ہون پس متوجہ ہوئین خولہ اور سلام کیا اُنپر اور کلام ڈالنا چاہا اُنکی طرف پس کہا ضرار نے اُنسے کہ الگ رہو تم مجھسے اسواسطے کہ مار ڈالنا ان کافرون کا بہتر اور بزرگ ہی بات چیت سے ای بیٹی میری مان کی ملاؤ تم اپنی باگ کو میری باگ سے اور اپنے نیزے کو میرے نیزے سے اور جہاد اور کوشش کرو تم اللہ تعالی کی راہ مین پس اگر مرینگا ایک ہم مین سے تو ملیگا اُسکو دوسرا قیامت کے دن نزدیک حوض سید البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راوی نے بیان کیا ہی کہ اُسی حال مین کہ ضرار بن الازور کلام کرتے تھے اپنی بہن سے کہ دفعۃً لشکر رومیون کا اپنے پیچھے کو پھرا اور گروہ اُنکے بھاگ نکلے اور باعث اسکے فلیطانوس حاکم رومہ ہے اسواسطے کہ جب دیکھا اُنھون نے لڑائی کو کہ بھڑکایا ہی آتش نے آگ کو اور اونچی ہوئی ہین چنگاریان اُسکی حملہ کیا اُنھون نے مع اپنے ساتھیون کے اور قابض ہوگئے بالیس پر اور وہ اُسکو ہرقل بادشاہ جانتے تھے اور پکار کر کہا پکارنے والے نے کہ پکڑ لیا ہرقل کو اُسکے دشمن حاکم رومہ نے پس پیٹھ پھیری رومیون نے اور سیل کیا اُنھون نے بجانب فرار کے اور قتل عظیم کیا مسلمانون نے اُنمین کہ نہین مارے گئے تھے رومی اُس قدر مگر اجنادین اور یرموک مین اور مارے گئے متنصرہ سے قریب بارہ ہزار کے اور تلاش کیا مسلمانون نے جبلہ بن الایہم اور اسکے بیٹے ایہم کو پس نہ دیکھا کوئی اثر و نشان اُنکا اور نہ پائی کچھ خبر اُنکی راوی نے بیان کیا ہی کہ بھاگ گئے وہ دونون اور پھر سے لوگ اُنکی قوم کے بجانب دریا کے اور سوار ہوے ہرقل بادشاہ کی کشتیون پر اور منجملہ اُن متنصرہ کے جو جبلہ

جو جبلہ اور اسکی بیٹی کی ساتھ بھاگ گئے تھے پانسو آدمی اور رئیس اُسکی قوم کے تھے کہ منجملہ اُنکے عرفطہ بن عصمۃ اور عروہ بن واثق
اور سیف بن واقد اور ہجام بن سالم اور سوائے اُنکے اور لوگ تھے اور اُنھین کی نسل سے افرنج ہین اور لے لیا مسلمانون نے
خیمون اور گھوڑون اور ساز و سامان کو جسکی شمار اللہ تعالی کو معلوم ہی اور بیس ہزار آدمی رومیون سے گرفتار ہوئے اور ستر ہزار
مارے گئے اور بھاگی رومی متفرق پس بعض اُنمین سے گئے بجانب انطاکیہ نے اور بعض نے طلب کیا قیساریہ کو بجانب قسطنطین پسر ہرقل کے اور
بعض اُنمین سے جا ملے کنارے دریا کی طرف پس جب کھا اہل عرب نے اپنے ہتھیارون کو اور ٹھنڈی ہوئی آگ لڑائی کی یکجا کیا گیا
مال اور اسباب اور قیدی سامنے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پس جب دیکھا اُنھون نے اُسکو سجدہ شکر ادا کیا واسطے
اللہ تعالی کی اور بشارت دی بعض مسلمانون نے بعض کو اور آئے ضرار بن الازور اور ساتھی اُنکے اور یوقنا اور ریگانے اُنکے
پس سلام کیا مسلمانون نے انپر اور خوش ہوئے انکی رہائی پر اُنکے دشمنون کے ہاتھ سے اور آئے فلیطانوس اور ہمراہی اُسکے بجانب
ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پس استقبال کیا اُنکا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے ساتھ فروگذاشت کے اور اُٹھ کھڑے
ہوئے مسلمان واسطے اُنکی ملاقات کے اور آگے بڑھی واسطے اُنکی صاحب سلامت کے بڑے بڑے صحابی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور دیکھا فلیطانوس نے اُنکی تواضع اور صفات پسندیدہ کو پس کہا اُنھون نے کہ قسم ہی خدا کی یہ قوم
ہین جنکی بشارت مسیح نے دی تھی پھر مسلمان ہو وہ ابو عبیدہؓ بن الجراح کے ہاتھ پر اور مسلمان ہو ساتھی فلیطانوس کے
راوی نے بیان کیا ہی کہ لائے فلیطانوس سامنے ابو عبیدہؓ بن الجراح کے بالیس کو پس پیش کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُسپر
اسلام کو اور انکار کیا اُسنے اور ماری گئی گردن اُسکی راوی نے بیان کیا ہی کہ دیکھا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے بجانب مضبوطی
انطاکیہ اور اُن لوگون کے جو اُسمین تھے پس یہ دعا مانگی اُنھون نے اللھم اجعل لنا الیھم سبیلا وافتح لنا فتحا مبینا واقدی رحمۃ اللہ نے
بیان کیا ہی کہ انطاکیہ مین بادشاہ کی طرف سے ایک حاکم تھا جسکا نام صلیب بن قطنس تھا اور وہ جاہل تھا اپنی قوم مین پس لڑائی
کیا اُسنے لڑائی کا شہر پناہ کی دیوار کے اوپر سے پس بھیجا ہوئے رئیس لوگ رات کو بطریق کے پاس اور کہا اُنھون نے کہ جا تو طرف ان عرب کے
اور صلح کر تو ہمارے اور اُنکے بیچ مین جسقدر پر سمجھے ہو سکے پس نکلا بطریق طرف ابو عبیدہؓ بن الجراح کے اور بات چیت کی اُسنے صلح کی
پس قبول کیا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے صلح کو اور مقدار اُسکی جسپر اہل انطاکیہ نے صلح کی تھی تین لاکھ دینار تھے پس جب قرار پائی صلح
کہا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہ قسم کھا تو ہمارے واسطے اس امر کی کہ نہ غدر اور بیوفائی کرو تم لوگ ہمارے ساتھ اسواسطے کہ شہر تمہارا مضبوط
اور باز رکھنے والا اور بہت پہاڑون اور ڈھیلون والا ہی اُسنے کہا ہان ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہا کہ کون شخص قسم دیگا تجھکو پس کہا یوقنا
نے کہ مین پھر رکھا یوقنا نے اپنے ہاتھ کو بطریق کے ہاتھ پر پس کہا اُس سے کہ کہہ تو واللہ واللہ چالیس مرتبہ ورنہ کاٹ ڈالون مین اپنے زنار کو اور توڑ
ڈالون مین اپنی صلیب کو اور لعنت کرین مجھپر شماسہ اور دیرے لوگ اور مخالفت کرون مین دین نصرانیہ کی اور ذبح کرون مین اونٹ کو اور معمودیہ
مین اور نجس کرون مین اُسکو ساتھ پیشاب لڑکے کے اور مار ڈالون مین ہر سامنے آنے والے کو ورنہ پھاڑ ڈالون مین کپڑے مریمؑ کے اور
سرمنڈ اُسکا بناؤن مین ورنہ ذبح کرون مین قسیسون کو اور رنگون اُنکے خون سے دولھن کے کپڑون کو ورنہ رکھون مین مسیح مین زعفران کو اور تکذیب کرون مین

مون انجیل کی ورنہ جانون مین مسیح کو ایسا مُردہ کہ نہ اُٹھ کھڑا ہو ورنہ جانون مین مریم کو زنا کرنے والی ورنہ رکھون مین
نہ بیچ مین حیض ہوئی ہو کو ورنہ بجا دون مین قندیلون کنیسہ مسرجس کو ورنہ بیاہ کرون مین ساتھ یہودیہ حائضہ کے یہان تک کہ نہ پاک
ہوجاے مین کبھی سر نہ دھوون مین اپنے کپڑون کو جمعہ کی صبح کو ورنہ کھود ڈالون مین کنائس اور دیرون کو اور قبول کرون مین عیدون اور
جماعت کو ورنہ عبادت کرون مین لات کی اور انکار کرون مین ناموس کا ورنہ کھاؤن مین اونٹ کے گوشت کو عید شعانین مین ورنہ روزہ
رکھون مین رمضان کا بحالت پیاس کے ورنہ کھاؤن مین اونٹ کے گوشت کو بحالت پکڑنے کے دانت سے ورنہ نماز پڑھون مین یہود کے
کپڑون مین اور کھون مین کپ عیسیٰ بنانے والے چیزون کے تھے اگر غدر اور بیوفائی کرون مین تمھارے اور تمھارے ہمراہیون کے ساتھ اور واقع ہوا داخل
ہونا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا انطاکیہ مین اور انکے سامنے وہ نشان تھا جو حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے انکے واسطے بنایا تھا
اور دائین جانب انکے خالد بن ولید اور بائین جانب میسرہ بن مسروق تھے اور قاری پڑھتا تھا سورۂ فتح کو انکے سامنے اور برابر چلے جاتے
تھے تا اینکہ پہونچے وہ باب الخان تک پس اُترے وہان اور بنایا اُسکی جگہ پر ایک مسجد کو کہ اب تک دیکھی اور پہچانی جاتی ہے اور لیا اور سولی
پر چڑھایا وہان کے حاکم کو پس وہان کے والی نے صلیب کو پس مار ڈالا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُسکو میسرہ بن مسروق بن عمرو الخزاعی نے
بیان کیا ہے کہ دیکھا ہمنے بجانب شہر کے پاک و صاف اور بہت پانی اور اچھی چیزون کے پس نہین تھا کوئی مسلمان مگر یہ کہ خوش ہوا پاک
معلوم ہوا شہر اُسکو اور دوست رکھا ہمنے اس امر کو کہ اگر ٹھہرتے ہم اسمین ایک مہینہ تو آرام حاصل کرتے ہم اپنی مشقتون سے پس نہین چھوڑا
ہمکو ابو عبیدہ بن الجراح نے وہان ٹھہرنے کو مگر تین دن پھر لکھا انھون نے ایک خط فتح کا بنام حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے اعلام سے
بسم اللہ الرحمن الرحیم من ابی عبیدہ عامر بن الجراح سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو علی ما رزقنا من الفتح والغنیمۃ والنصر
اعلمک یا امیر المومنین ان اللہ قد فتح علی المسلمین کرسی النصرانیۃ ومدینۃ الطاغیۃ العظمی انطاکیۃ وقتلت الیہا وکسرت عساکرہم ونصرنا
اللہ علیہم وہرب ہرقل فی البحر بمراکبہ وانی لم اقم بہا لطیبہا وانی خشیت علی المسلمین ان یوافقہم حسن ہواہا وان یغلب حب الدنیا علی
قلوبہم فیقطعہم ذلک عن جہاد عدوہم وانی معول علی المسیر الی حلب انا منتظر امرک فان امرتنی ان اسیر الی آخر الدروب فعلت وان امرتنی بالمقام
اقمت واعلم یا امیر المومنین ان العرب الطغام قد نظروا الی نساء الروم وبناتہم فدعتہم انفسہم الی التزویج فمنعتہم من ذلک انی
اخشی علیہم الفتنۃ الا من عصمہ اللہ وشیح سرعۃ فعجل امرک والسلام علیک وعلی المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پھر لپیٹا خط انھون نے
اور مہر کی اُسپر اور کہا کہ ای گروہ مسلمانون کے کون شخص تم مین کا لیجاویگا اس خط کو پاس امیر المومنین کے پس جلدی کی ساتھ
منظوری کے زید بن وہب غلام عمرو بن سعید نے اور کہا انھون نے کہ ای سردار مین پہونچا دونگا اُسکو اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پس
کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ ای زید تم مختار اپنے کام کے نہین ہو بلکہ تم مملوک ہو پس ہرگاہ تمھارا ارادہ جانے کا ہی تو چاہیے
تم اپنے مالک عمرو سے کہ اجازت دیوین وہ تمکو اس امر کی پس جلد گئے زید اپنے مالک عمرو کے پاس اور جھکے انکے سر پر اور
بوسہ لیا سر کا پس باز رکھا اُنکو اس کام سے عمرو نے اور سبب اسکا یہ تھا کہ عمرو مرد پرہیزگار تھے اور نہین مالک تھے
وہ دنیا کی چیزون سے مگر ایک تلوار اور ایک نیزہ اور ایک اونٹ اور ایک گھوڑا اور ایک توشہ دان

اور ایک کاسہ اور ایک مصحف کے اور جب پاتے تھے وہ اپنے حصے کو مال غنیمت سے نہین جمع کرتے تھے اُسمین سے کسی
چیز کو اور نہین لیتے تھے اُسمین سے مگر بقدر کہانے کے اور دیدیتے تھے اپنے گھر والون کو اور بھیجتے تھے باقی کو بجانب عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ کے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ دیتے تھے غربائے مہاجرین اور انصار کو پس جب آئے زید بن وہب پاس عمرو بن سعید
کے تاکہ بوسہ لیوین اُنکے سر کا باز رکھا اُنھون نے زید کو اس امر سے اور کہا کہ تم کیا چاہتے ہو زید نے کہا کہ اے میرے مالک اجازت
دو تم مجکو اس امر کی کہ ہوون مین قاصد مسلمانون کا ساتھ خوشخبری کے بجانب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پس کہا عمرو بن سعید نے
آیا چاہتے ہو تم اس امر کو کہ ہو تم خوشخبری پہونچانے والے مسلمانون کے اور مین باز رکھون تمکو اس امر سے تو مین اس حال مین ناکس امر
بخیل ہو جاؤنگا جاؤ تم جسطرح سے چاہو کہ تم آزاد ہو واسطے خوشنودی اللہ تعالیٰ کے اور مین اُمید رکھتا ہون بسبب تمھارے آزاد کرنے کے
اس امر کی کہ حرام کرے مجکو میرا پروردگار آتش دوزخ پر پس خوش ہوے زید بن وہب اور لیا اُنھون نے خط کو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کے ہاتھ سے بعد اسکے کہ بیان کیا اُنھون نے حال اجازت دینے اپنے مالک کا پھر سوار ہوے وہ اپنی اونٹنی پر جو دی تھی اُنکو ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ نے شتر ہائے یمن سے اور وہ تیز رو اونٹنی تھی اور زید چلے جاتے تھے اور طلب کرتے تھے راہ نزدیک کو زید بن وہب نے
بیان کیا ہے کہ آیا مین مدینہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور باقی تھے ذیقعدہ کے مہینے مین پانچ دن اور دیکھا مین نے
مدینہ منورہ مین انقلاب اور وہان کے لوگون مین ایک شور عظیم اور وہ لوگ دوڑتے تھے بجانب دروازے بقیع کے پس کہا
مین نے اپنے دل مین کہ انکے واسطے کوئی معاملہ درپیش ہے پس تعجب کی مین نے اُنکی تاکہ دیکھون مین کہ اُنکا حال کیا ہے اور مین کہتا
تھا کہ وہ کسی لڑائی کا ارادہ رکھتے ہین پس سلام کیا مین نے ایک مرد مسلمان پر تاکہ حال پوچھون مین اُس سے پس جواب
دیا اُسنے مجکو سلام کا اور جب دیکھا اُنھون نے میری طرف پہچانا مجکو اور کہا کہ تم زید بن وہب ہو مین نے کہا ہان اُس مرد نے
کہا اللہ اکبر اے زید تمھارے پیچھے کیا خبر ہین پس کہا مین نے بشارت اور فتح اور غنیمت ہے پس کیا کام کیا امیر المومنین
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اُس مرد نے کہا کہ امیر المومنین باہر مدینہ منورہ سے ہین ارادہ رکھتے ہین حج بیت اللہ الحرام کا اور
نکلے ہین وہ ساتھ ازواج نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تاکہ حج کرین انکے ساتھ اور یہ لوگ اُنکو رخصت کرتے ہین زید بن وہب نے
بیان کیا ہے کہ اُترا مین اونٹنی سے اور باندھ دیا مین نے اُسکو ساتھ بہی ہوئی اُسکی مہار کے اور گیا مین دوڑتا ہوا تا اینکہ
ٹھہرا مین سامنے امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے اور وہ جاتے تھے پاپیادہ اور پیچھے اُنکے غلام اُنکے برفا چلاتے
تھے اُنکے اونٹ کو اور تحقیق اُسکو آنے اسنہ کیا تھا ساتھ گلیم قطع اپنے کے اور توشہ اور کاسہ اُنکا اُسی پر تھا اور ہو جمع ہوئی
کے اُنکے سامنے چلنے والے تھے اور داہنی جانب اُنکے حضرت علیؓ اور بائین جانب حضرت عباسؓ تھے اور پیچھے اُنکے ایک جماعت
مہاجرین تھی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ وصیت کرتے تھے اُنکو واسطے حفاظت مدینہ منورہ کے پس جب ٹھہرا مین سامنے
اُنکے پکار کر کہا مین نے السلام علیک یا امیر المومنین و رحمۃ اللہ و برکاتہ حضرت عمرؓ نے کہا وعلیک السلام تم کون ہو اور کہان سے
آئے ہو پس کہا مین نے کہ یا امیر المومنین مین زید بن وہب مولی عمرو بن سعید کا ہون آیا ہون خوشخبری دینے حضرت

عمرؓ نے کہا خوش رکھے اللہ تمکو ساتھ نیکی کے کیا خوشخبری ہی تمھارے پاس کہا مین نے کہ یہ خط تمھارے عامل ابو عبیدہ کا ہی

خبر دیتے ہین وہ تمکو اس امر کی کہ اللہ تعالیٰ نے فتح کیا اُنپر انطاکیہ کو پس جب سنا حضرت عمرؓ نے ذکر انطاکیہ اور اُسکی فتح کا گر پڑے وہ

واسطے اللہ کے بحالت سجدے کے در انحالیکہ روتے تھے لپٹے منھ کو مٹی مین پھر اٹھایا اُنھون نے اپنے سر کو اور خاک آلودہ ہو گیا تھا منھ

انکا اور داڑھی انکی اور وہ کہتے تھے اللھم لک الحمد واشکر علی نعمتک لسابغتہ پھر کہا اُنھون نے کہ لاؤ تم خط کو رحمت کرے اللہ

تعالیٰ تمپر پس سپرد کیا مین نے خط اُنکو پس جب پڑھا اُنھون نے مضمون خط کو روئے پس کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہ کس

چیز سے ہی رونا تمھارا حضرت عمرؓ نے کہا اُس چیز سے جو کیا ابو عبیدہؓ نے ساتھ مسلمانون کے تحقیق مانعس بڑا حکم کرنے والا ہی بُرائی

کا پھر دیا خط حضرت علی کو پس پڑھا اُنھون نے اُسکو انتہا تک زید بن وہب نے بیان کیا ہی کہ پھر دیکھا مین نے حضرت عمرؓ کو بعد اسکے کہ ساکن

ہوا انکو رونے سے کہ زیادہ ہوتی خوشی انکی پھر متوجہ ہوے وہ میری طرف اور کہا کہ ای زید اگر پھر جاؤ تم اور نفع حاصل کرو تم

روغن زیتون اور انجیر اور انگور انطاکیہ کے کھانے سے پس شکر کرو تم اللہ تعالیٰ کا پس کہا مین نے کہ یا امیر المومنینؓ یہ ایام میوہ جات کے نہین ہین

پھر بیٹھے حضرت عمرؓ زمین پر اور منگایا دوات اور کاغذ کو اور خط لکھا ابو عبیدہؓ بن الجراح کو اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم

من عبد اللہ عمر الی عاملہ بالشام سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ واشکرہ علی ما وہب من النصر للمسلمین

وجعل العاقبۃ للمتقین ولم یزل معینا لطیفا واما قولک انک لم تقم با نطاکیۃ لطیبہا فان اللہ عز وجل لم یحرم الطیبات علی

المتقین الذین یعملون الصالحات فقال فی کتابہ یا ایہا الرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحا انی بما تعملون علیم فکان یجب علیک

ان تریح المسلمین من تعبہم وتدعہم یرغدون فی مطعمہم ویریحون الابدان بما قد نصبت فی قتال من کفر باللہ واما قولک انک

منتظر امری الذی امرک ان تدخل الدروب خلف العدو فانک شاہد وانا غائب وقد یری الشاہد ما لا یری الغائب

وانت بحضرۃ عدوک وعیونک یاتیک بالاخبار فی کل وقت فان رایت ان وجہک الی الدروب بالمسلمین صواب

فابعث الیہم السرایا وادخل معہم الی بلادہم وضیق علیہم المسالک وابعث مع السرایا من یدل بہم علی الطریق ممن

تثق بہ من المتنصرۃ وان طلبوا منک الصلح فصالحہم واوف بالتقدم واما قولک ان العرب ابصرت نساء الروم وبناتہم فرغبت

فی التزویج فمن احب ذالک فدعہ ان لم یکن لہ اہل بالحجاز ومن اراد ان یشتری الاماء فدعہ فذالک امنون لصدورہم والسلام

علیک وعلی من معک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور لپیٹا خط کو اور ثبت کیا اُسپر مہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور

دیدیا زید بن وہب کو اور کہا اُنسے کہ روانہ ہو تم اسکو لیکر رحمت کرے اللہ تمپر اور شریک کرو تم عمر کو اپنے ثواب مین

پس لیا زید بن وہب نے خط کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے اور قصد کیا اُنھون نے چلنے کا پس متوجہ

ہوئے اُنکی طرف حضرت عمرؓ اور کہا کہ ٹھہرو تم اپنی روش نرم پر ای زید تا اینکہ توشہ دین تمکو عمر اپنے کھانے سے پھر حضرت

عمر نے بٹھایا اپنے اونٹ کو اور نکالا اُنھون نے زید کے واسطے ایک صاع خرمے اور ایک صاع ستو کا اور کہا اُنسے

کہ لو تم اسکو اور معذور جانو عمر کو اسواسطے کہ اسی قدر اُنکے امکان مین تھا پھر بوسہ لیا حضرت عمر نے زید کے سر کا

[illegible] مین اس حد کو که بوسہ لو تم پیرے سر [illegible] نون کے [illegible]
ساتھی اور مقرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible] نے عمر اور کہا
امید رکھتا ہون مین کہ بخشے اللہ عمر کو سبب تمہاری گواہی دینے کے واسطے عمر کے زید بن وہب نے [illegible]
ہوا مین اپنی [illegible] کہا مین نے چلنے کا پس سنا مین نے حضرت عمر رضی [illegible]
[illegible]
حضرت عمر [illegible] نزدیک
[illegible] الجراح رضی اللہ عنہ کے اور کوچ کیا تھا [illegible] تھے وہ حاضر مین پس جب آیا
مین مسلمانون کے پاس پایا مین نے انہیں ایک بڑا شور ہوتا تھا [illegible] جانب لشکر سے اور پوچھا مین نے ان سے کیا سبب
اس شور کا ہے پس کہا گیا مجھے کہ یہ شور بسبب خوشی اور سرور اس چیز کے ہے جو فتح کیا اللہ تعالی نے مسلمانون پر اور
حال اسکا یہ ہے کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ گئے تھے بجانب کنار [illegible] اپنے گروہ اور لوگون سے منبج اور [illegible] اور نابلس [illegible] انہون نے مال و غنیمت [illegible] اور مصالحہ کیا تھا انکے لوگون
نے خالد بن الولید سے اس امر اور اقرار پر کہ پھیر دیوین خالد بن الولید انکے مال اور غنائم اور لوگون کو اور تحقیق پھیر دیا
[illegible] فتح کیا خالد بن الولید نے ان مقامات کو از روے صلح کے اور واقع ہوئی فتح
منبج اور [illegible] اور نابلس اور قلعہ نجم کی اور وہ ایک پل تھا منبج کا بیچ کے عشرہ ماہ محرم سنہ اٹھارہ ہجری مین
مصالحہ کیا تھا وہان کے لوگون نے بعد اسکے کہ پھیر دیا تھا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے انکے مالون کو [illegible]
لاکھ دینار پر اور چھوڑ دیا تھا خالد بن الولید نے وہان کے حاکم جرفاش کو کہ چلا جاوے وہ مع اپنے مال اور اسباب
اور لونڈی غلام اور گروہ کے بجانب شہرہاے روم کے اور حاکم کیا تھا خالد بن الولید نے منبج پر عبادہ بن رافع [illegible]
کو اور پل پر نجم بن مفرج الفہری کو اور نام اس پل کا انھین کے نام سے رکھا گیا اور حاکم کیا براعہ پر اوس بن خالد [illegible] کو اور
نابلس پر یاود ابن عون الحمیری کو اور بنایا انکے واسطے ایک قلعہ اور انھین کے نام پر اسکا نام رکھا گیا اور پھرے تھے
خالد بن الولید مع مالون کے بروز آنے زید بن وہب کے مدینہ طیبہ سے زید بن وہب نے بیان کیا ہے کہ آیا مین بجانب خیمے
ابو عبیدہ بن الجراح کے اور وہ بیٹھے تھے اور انکے پہلو مین خالد بن الولید تھے اور آگے لایا گیا تھا انکے واسطے مال صلح
کا پس بٹھایا مین نے ناقے کو اور آیا مین ابو عبیدہ بن الجراح کی طرف اور سلام کیا مین نے امیر اور خالد بن الولید رضی اللہ
عنہما پر اور دیا مین نے ابو عبیدہ بن الجراح کو خط امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا اور آگاہ کیا
مین نے انکو حضرت عمر کے کلام سے پس توڑا اور کھولا انھون نے خط کو اور پڑھا اپنے دل مین پھر ارادہ کیا
مسلمانون پر اسکے پڑھنے کا اور [illegible] ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ بذات خود مسلمانون پر اور کہا کہ ای گروہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برنگ سیاہ تھا کہ اسپر سفیدی سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور جنبش دی نشان کو
اپنے ہاتھ میں اور سپرد کیا اسکو میسرہ بن مسروق العبسی کو اور کہا کہ اے میسرہ تجھے تم پہلے مشورہ دینے والے مسلمانوں پر ساتھ ہو گی کے
بجانب شہر روم اور آگے [illegible] اور تم پہلے مشورہ دینے والے ہو کام کے اور ایسی فتح کرو تم جسمیں کہ ہو اوس فتح
میں نام اور ذکر تمہارا دنیا میں اور ذخیرہ اور اندوختہ عالم آخرت میں اور منتخب کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے گروہ میں [illegible] دلیروں تین ہزار
مرد کو اور ایک ہزار غلام کو جو قبائل یمن کے تھے وہ کندہ اور [illegible] اور نبہان اور عبس اور ازد اور مذحج اور [illegible] اور خثعم اور خولان
اور عک اور ہمدان اور لخم اور جذام سے تھے اور اسمیں بیش تر بزرگ لوگ تھے اور پہنا تھا انھوں نے اپنی پوشاک ہتھیاروں کو اور ظاہر کیا
تھا انھوں نے اپنے اس لباس کو جو قبائل میں مشہور تھا اوپر چادریں رحمی اور عمامے عدنی تھے اور کمر [illegible] کستے اور جو غلام تھے
پس پہنا انھوں نے سرخ رنگ کپڑے کو اور انکے سر پر زرد عمامے تھے حمائل کیے تھے تلواروں کو اور انکے ہاتھوں میں چوب اور
تازیانے چمکنے والے تھے اور ہر غلام یوں کہتا تھا اپنے دل میں کہ وہ ایک لشکر ہے [illegible] اور مقرر کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
[illegible] ابو الہول کو مقدم اور سردار غلاموں پر اور کیا ابو الہول کو تحت نشان میسرہ بن مسروق کے اور کہا کہ اے ابو الہول جو تم
آگے ان غلاموں کے ہو تحت اطاعت [illegible] ہو تم تحت نشان میسرہ بن مسروق کے [illegible] مخالفت کرو تم انکی جسمیں [illegible]
مشورہ دیویں اسواسطے کہ وہ [illegible] کہا کہ مجھکو [illegible] اور اطاعت
منظور ہے اور [illegible] ابو الہول [illegible] قول ابو عبیدہ بن الجراح کو [illegible]
قوم ملی نے ناپسند کیا روانگی کو تحت نشان میسرہ بن مسروق کے [illegible] بعض ان لوگوں نے [illegible] ابو عبیدہ بن الجراح
نے نشان کو واسطے ایک مرد کے قوم عبس سے [illegible] بادشاہوں میں کہو واقدی رحمہ اللہ نے بیان
کیا ہے پہنچی خبر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو [illegible] اور کہا کہ [illegible] تم [illegible] کیے گئے ہو نزدیک مسلمانوں
کے اور [illegible] مسلمانوں کی طرف سے [illegible] ہلاک ہو تم انکے سبب
اور جانو تم اس امر کو کہ نہیں ہے [illegible] بسبب کثرت شمار کے اور نہ بسبب شدت مضبوطی کے [illegible] عاجز اور مغلوب ہوتے ہیں
دشمنان خدا مگر ساتھ مدد ہی اللہ تعالی کے فرمایا اللہ تعالی نے ان ینصرکم اللہ فلا غالب لکم [illegible] اللہ تعالی کے نزدیک [illegible]
پرہیزگار ہے اور ڈرنے والا [illegible] قسم ہے خدا کی کہ میسرہ [illegible] سبقت کی ہے بجانب اسلام اور ہجرت طرف دار [illegible] اور صحبت رسول
علیہ وآلہ الصلواۃ والسلام کے پس جب سو رہی قوم [illegible] وقت شام کا [illegible] اور جلدی کی انھوں نے قبول کرنے میں [illegible] تحت
نشان میسرہ بن مسروق کے پس جب پہنچے [illegible] وہ سب [illegible] آئے میسرہ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس [illegible] کہا انھوں نے کہ اے سردار میں
نہیں جانتا ہوں [illegible] اور اس ملک میں ناواقف ہوں [illegible] جانتا ہوں کہ [illegible] کہاں کو متوجہ ہوں [illegible] میں ہلاک کرنے والی
ہے اس شخص کو جو نہیں جانتا ہے اور امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے حکم کیا ہے [illegible] اس امر کا مقرر کرو [illegible] ہمارا ساتھ
[illegible] راہ بتاوے [illegible] ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ [illegible]

مجکو وہ امر جو بین ہوا تھا اور ضرور ہے تمکو ایسپر صبر کیا انکے ابو عبیدہ بن الجراح نے رحمہ کے وابدین کو جو داخل فرمد تھے اور جاتے
تھے اچھا ہی اور بہانی کو انکی وہ خیر خواہی انکو وسطے اور مسلمانونکی پاس نعت کیا ایسے ذی لمحن شیخ تحقیق اونہ ذمہ داری کیا انکی وعلی مرد کی اور دور کر دیا
وسیحیہ کو اور مشورہ کیا اور سبکو کسی بین ہوگا داخل ہونا مسلمانونکا لطالب تلاش دشمن کے پس بین شہرون کی مشورہ دیا اونکو ترکاد دیکا شہر قوص سے
اور کہا امر ایسے نے کہ ای سردار یہ شہر مثل ان شہرونکے نہیں ہین جسکو تم نے فتح کیا ہی اور وہ شہر بہت بڑے تھرون والا اور
سخت جاڑے والا ہے اور وہ راہین تنگ اور گھاٹیان اور غار اور جنگل بین پس کہا اہل بین نے راہبر سے کہ پس تو انکے ہمارے بین تحقیق تو دیکھیگا ہمسے
کار عجب انکا پس اسی وقت جنبش دی میسرہ بن مسروق نے نشان کو اپنے ہاتھ مین او چلے وہ نشان لیکر آگے اپنی قوم کے بعد اسکے کہ
سلام کیا انھون نے ابو عبیدہ بن الجراح اور مسلمانون پر اور وہ لوگ شور کرتے تھے ساتھ تہلیل و تکبیر و قرآن مجید پڑھنے کے عطا
بن جعدۃ الغسانی نے بیان کیا ہی کہ چلے ہم درانحالیکہ ہم کوشش کرتے تھے چلنے مین اور راہبر ہمارے آگے تھا تا نزدیکہ آئے ہم بقعہ
جندیر اس تک اسپر چلے ہم یہانتک کہ عبور کیا ہمنے نہر ساعور کو اور متوجہ ہوے ہم طرف قوص کے پس اترے ہم وہاں او رات گذاری ہمنے
پس جب صبح کی ہمنے اور روانہ ہوے ہم بجانب روم کے اور برابر ہم چلتے تھے بیچ راہون گھیرنے والی دشوار گذار کے اور درختوں باہم ملے ہوئے
ہوے اور پانیون بہتے ہوے اور تنگ ہوگئے کہ نہین تھی اسمین سوار کو جگہ پھرنے کی پس کہا مین نے اپنے دل مین کہ اگر داخل ہوا امیر معالم
ان جنگلون کا تو ڈرتا ہون مین مسلمانون پر اس امر سے کہ غیاب ہوجاوے اور دشمن نکلا اور چلے راہبر لوگ آگے مسلمانون کے اور لے گئے وہ
مسلمانون کو اوپر نیچے لانبے پہاڑون پر پس دشوار گذرا مسلمانون کو گھوڑون پر چڑھنا پہاڑون کا پس نہین باقی تھا کوئی شخص مگر یہ کہ
پیادہ ہوگیا وہ اپنے گھوڑے سے اور کھینچا اسکو اپنے پیچھے سے عبد الرحمن بن عبیدہ نے بیان کیا ہی کہ تھا مین ساتھ میسرہ بن مسروق کے
انکے سر پہین او بتحقیق ور آئے اور پہاڑ انکا انھون نے ہمارے ساتھ درون کو پس دیکھا مین نے اوپر اور موٹے پہاڑون و باہم درا ہوے
درختوں کو اور نیز پاس ہوا تھے بین پھر سے پس جب اترا مین گھوڑے سے بین لیا مینے اسکو اور روانہ ہوا پس قسم ہی خدا کی کہ تھوڑے عرصہ مین نکلے
اسکے اثر گئے اور باقی رہے پاؤن میرے درانحالیکہ بہاتے تھے وہ خون کو دشواری راہ اور اسکی شدت سے اور برابر یہ لوگ چلتے تھے ہمارے
ساتھ اور ہم انکے پیچھے تھے تین دن تک اور نہین تھا کوئی ایسا دن کہ چلتے تھے ہم اسمین مگر راہبر کہتا تھا مسلمانون کو کہ ہوشیار رہو اور
احتیاط رکھو تم اپنے دشمن سے اس واسطے کہ اگر دیکھیگا دشمن تمہاری جگہہ گذرنے والی کو تو ہلاک ہوجاوگے پس جب ہوا چوتھا دن نکلے ہم ایک
بلندی کشادہ کی طرف اور تھا داخل ہونا ہمارا اس مین آئی غار گرمی بین اور نہین تھا کوئی شخص مسلمانون سے مگر یہ کہ نکال ڈالا تھا اسنے
اپنے پوستین کو اپنے بدن سے پس جب نکلے ہم اس زمین کی طرف پھر اہر مرد مسلمانون سے درانحالیکہ پہنا تھا اسنے اس لباس کو جو پہنا
تھا وہ جاڑون مین اور طلب کرتا تھا گرمی کو اور ہم دیکھتے تھے برف کو کہ چمکتی تھی وہ ہمارے داہنی اور بائین جانب سے اور وہ اس
ابو الہول مین داخل ہوے تھے ہمارے ساتھ اور تھی اینپر زرہ لڑائی کی اور نہین لیا تھا انھون نے اپنے ساتھ مگر خفتان اور دو چادرون کی
کو پس جب داخل ہوے وہ زمین بلند پر پس کیا انکو شدت جاڑے نے اور پہونچی انکو سردی اور نہین تھی انکے ساتھ وہ چیز جو کفایت کرے
انکو واسطے گرم ہونے کی پس کہا انھون نے کہ تبارک الشان کافرون نے فتنہ برپا کیا ہر گاہ اسقدر سردی انکے شہر مین گرمی کے موسم مین

پس کیونکر ہوگی وہ جاڑے مین آیا نہین ہی کہ مار ڈالے انکو اللہ تعالی اس برف اور جاڑے سخت سے پھر دیکھتے تھے اور کانپتے تھے وہ پس دیکھا انکی طرف ایک مرد نے مسلمانون مین پس کہا اُسنے کہ ای ابو الہول کیا ہوا ہی تمکو کہ رونگٹے تمہارے بدن کے کھڑے ہو رہے ہین اُس نے کہا کہ لاحق ہوئی ہی مجکو سردی مسلمانون نے کہا کہ کیا سبب ہی کہ نہین گرم ہوتے ہو تم ہم نے کہا کہ سوائے اسکے جو پہنے ہوں میرے پاس کچھ نہین ہی اور یہ مجکو کفایت نہین کرتا ہی پس آگاہ کیا اُس مرد نے میسرہ بن مسروق کو اس حال سے پس بلایا میسرہ نے اُسکو اور ایک پوستین جو وہ پہنے ہوئے تھے پس جب پہنا اُسکو ابو الہول نے اور گرم ہوا بدن اُنکا کہا اُنھون نے کہ ای میسرہ پہناوے اللہ تعالی تمکو ایک قطیفہ قطیفہای بہشت سے پس کہا اُنسے میسرہ بن مسروق نے کہ یا ابا الہول بخل کیا تُنے مجھپر ساتھ حلل کے حالانکہ حلہ اچھا ہوتا ہی قطیفہ سے اور چلا راہبر لوگون کو ساتھ لیکر اور مسلمان اُسکے نشان قدم پر چلتے تھے اور برابر وہ لوگ چلتے رہے شہر ہاے روم مین اُنیکہ پہونچے وہ زمین پاک بہت پانی تھوڑے درختون والی ہی پس حکم کیا میسرہ نے لشکر کو اُترنے کا اور سبب یہ ہوا کہ ہمنے نہین دیکھا کسی کو رومیون سے اپنی راہ مین پس اُترے لوگ اُس مقام مین اُنیکہ پورا ہوا لشکر پس جب پورا ہو گیا کوچ کیا لوگون نے کوچ کیا اُنکو لیکر میسرہ بن مسروق نے اور چلے وہ آگے لشکر کے اور نشان اُنکے ہاتھ مین تھا اور ہم نہین دیکھتے تھے کسی کو راہ مین اسواسطے کہ رومیون نے اختیار کیا تھا احتیاط اور خوف کو کہے سعید بن عامر نے بیان کیا ہی کہ قسم ہی خدا کی کہ نہین دیکھا ہمنے کسی کو رومیون سے پس جب ہوا پچھلا دن اور ہم چلے جاتے تھے کہ دفعتہً ظاہر ہوئی مسلمانون کو ایک سیاہی بیچ شگاف چہر پہاڑ کے پس چلے تین کی کردہ مسلمانون نے بجانب سیاہی کے پس جب نزدیک پہونچے وہ اُس سے دیکھا کہ ایک گاؤن ہی ویران رومیون کے پہاڑ کی جڑ کی شگاف مین خالی ہی لوگون سے نہین ہی اُسمین کوئی مگر یہ کہ سنی مسلمانون نے بانگ مرغون اور آواز بکریون کی اور نہین تھا کوئی اُسمین دور کرنے والا اور نہ باہر رکھنے والا پس جب دیکھا ہمنے یہ حال جانا ہمنے کہ وہ لوگ بھاگ گئے ہین ہمسے پس پکارا ہمکو میسرہ نے اور کہا اُنھون نے کہ ہوشیار رہو جاؤ اور احتیاط کرو تم اسواسطے کہ مین گمان کرتا ہون کہ قوم نے جانا ہی ہماری جگہ کو پس وہ بھاگ گئے مین راوی نے بیان کیا ہی کہ دوڑے لوگ بجانب گاؤن کے پس لیا اُنھون نے جو کچھ اُسمین تھا غلہ اور اسباب وغیرہ کو سعید بن عامر نے بیان کیا ہی کہ دیکھا مین نے ابو الہول کو کہ وہ اُٹھائے ہوئے تھے اپنے کاندھے پر تین کمل اور دو چادرون کو پس کہا مین نے اُنسے کہ یا ابا الہول یہ کیا تمہارے پاس ہی اُنھون نے کہا کہ ای سعید یہ واسطے جاڑے اس شہر کے ہی پس کہا مین نے اُنسے آیا نہ کفایت کریگا تمکو پس کہا اُنھون نے کہ باز رہو تم مجھسے پس تحقیق ہلاک کیا ہی مجکو اس شہر کے جاڑے نے کہ مین اُسکو کبھی نہ بھولونگا بیٹے عامر کے راوی نے بیان کیا ہی کہ لے لیا مسلمانون نے جو کچھ اُس گاؤن مین غلہ وغیرہ تھا پھر روانہ ہوے میسرہ اور مسلمان اُنکے ساتھ تھے تا اُنیکہ پہونچایا اُنکو راہبر نے ایک مرج مین جسکو مرج القبائل کہتے تھے اور وہ مقام ڈرانے والا اور بہت لانبا اور دراز تھا پس جب پہونچے ہم مرج پر پھیل گئے گھوڑے مسلمانون کے اُسمین دائین اور بائین کو پس اُترے میسرہ اُس مقام مین اور وہ مشورہ کرتے تھے اپنے دل مین پھرنے کا بجانب ابو عبیدہ بن الجراح کے اور سبب اُسکا یہ تھا کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے حکم کیا تھا اُنکو اس امر کا کہ نہ دور ہوں وہ اُنسے اور نہ ناگہان درآوین کسی شہر مین اور ہوشیار اور احتیاط کرنے والے رہین پس وہ اُس حالت مین تھے اور گھوڑے پھیلے ہوئے اور لوگ بیدار تھے ایسے دشمن سے کہ درآوے اور ہجوم کرے اُنپر کہ دفعتہً آئے ایک مرد مسلمانون سے اور اُنکے ساتھ ایک گبر تھا جسکو چلاتے تھے وہ اپنے پیچھے سے مثل چوپایہ کے

سلہ قطیفہ یعنی [illegible] ۱۲
سلہ عائش [illegible] ۱۲
سلہ مرج القبائل [illegible] ۱۲

تمھارے واسطے بیش از بیگاہ آوے تیر دشمن تمھارا پس عرض کیا میسرہ بن مسروق نے اُس گبر پر اسلام کو پس انکار کیا اُسنے
پس حکم کیا میسرہ نے اُسکی گردن مارنے کا اور ماری گئی گردن اُسکی پس لوگ اس حال مین تھے کہ فتنہ بلند ہوئے اور دکھائی دینے
نشان اور صلبان رومیوں کے پس اُترے وہ لوگ نزدیک جگہ مین مسلمانون سے اور تھے وہ مثل پھیلی ہوئی ٹیڑی کے پس روشن کیا انھون نے
اپنی آگون کو رات مین پس جب دوسرا دن آیا نماز صبح کی پڑھی میسرہ بن مسروق نے ساتھ لوگون کے پس جب فارغ ہوے مسلمان نماز سے
کھڑے ہوے انمین میسرہ بن مسروق بحالت خطبہ پڑھنے کے اور کہا انھون نے ایہا الناس ہذا یوم لہ ما بعدہ لان رایتکم ہذا اول
رایۃ دخلت الدروب واعلموا ان جیش اخوانکم سیعطاول لفعلکم واعلموا ان الدنیا دار ممر والآخرۃ دار مستقر واسمعوا ما قال نبینا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم الجنۃ تحت ظلال السیوف فلا تنظروا الی قلتکم وکثرۃ اعدائکم فقال عز وجل کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ
واللہ مع الصابرین پس کہا مسلمانون نے کہ ای میسرہ سوار ہو تم ہمکو لیکر بجانب اُنکے ٹھہرنے کے پس تحقیق ہم امید رکھتے ہین
مدد اور غلبے کی اُنپر اگر چاہا اللہ تعالی نے پس خوش ہوے میسرہ اُنکے کلام سے اور اُسی وقت وہ سوار ہوے اور اُنکے سوار ہونے
سے سب لشکر سوار ہوا اور جدا ہوے غلام عرب سے اور ٹھہرے وہ نیچے نشان ابو الہول کے اور آکر مجتمع ہوے مسلمان نیچے
نشان میسرہ بن مسروق کے اور ہوشیار ہوگئے کہ وہ اپنی جانون پر واسطے لڑائی اپنے دشمنون کے اور طلب مدد کی کی انھون
نے اللہ تعالی سے جو بہترین مالکون اور بہترین مدد کرنے والون کا ہی اور کہا میسرہ بن مسروق نے اللہ تعالی سے جو بہترین مالکون
اور بہترین مدد کرنے والون کا ہی اور کہا میسرہ بن مسروق نے قبل اپنے حملہ کرنے کے بطور وصیت کے یا ایہا الناس انی
اوصیکم بتقوی اللہ وحدہ لا شریک لہ لو لوا کالقوم اشرف علیہم الموت فلم یجد وامنہ مہربا ولاحت لہم الجنۃ بحذائہا وانظروا الی
ما اعد اللہ لہم فیہا فاجیبوا السہر عنہ لاتہول الیہا ہذہ الجنۃ امامکم وانتم الیوم جیش الاسلام پھر آراستہ کیا میسرہ نے اُنکو میمنہ اور
میسرہ اور قلب پر دونون بازو مین پس مقرر کیا انھون نے میمنہ پر عبد اللہ بن حذافہ السہمی کو اور میسرہ پر سعید بن الحنفی کو اور
آگے کیا غلامون کو اور وہ ایک ہزار غلام تھے ساتھ لباس رنگین سرخ کے اور اُنکے ہاتھون مین حربے اور تلوارین
تھین اور ٹھہرایا اُنکو آگے فوج قلب کے اور نشان ابو الہول کے ہاتھ مین تھا اور کان لگائے تھے میسرہ ابو الہول پر
پس نہین سُنا گیا ابو الہول سے کوئی کلمہ بلکہ خاموش تھے اور کچھ نہین بولتے تھے راوی نے بیان کیا ہی کہ سوار ہوا لشکر
رومیون کا اور بڑھایا انھون نے اپنی صفون کو تین صف مین کہ ہر صف مین دس ہزار تھے اور آگے اُنکے صلبان اور اُن لوگون کا لباس ریشمی تھا
اور اچھے سامان سے تھے پس جب برابر ہوئین صفین اُنکی نکلا ایک مرد رومیون کے لشکر سے جو سمجھتا تھا کلام کو زبان عربی مین
اور تھا وہ متنصرہ عرب غسان سے پس نزدیک ہوا وہ مسلمانون کے لشکر سے اور کہا اُسنے کہ ظالم کو اُسکا ظلم ہمیشہ پھیر تا
اور روکتا ہی آیا نہین کفایت کی تمکو اُس چیز نے جسکے مالک ہوگئے تم بڑے ملک شام سے تا اینکہ در آئے تم رومیون
اور ملبد پہاڑون مین ہماری طرف کو نہین لائے ہین تمکو مگر موتین تمھاری اور یہ تیس ہزار باگین اُن لوگون سے ہین
جنھنے قسم کھائی ہی صلیب کی اس امر پر کہ نہ شکست اٹھاوینگے وہ کبھی یا مارڈالے جاوینگے پس اگر جانتے ہو تم باقی رکھین ہم تمکو پس گردن

رکھو اور منظور کرو تم قید ہو جانے کو تاکہ لیجاویں ہم تمکو بجانب ہرقل بادشاہ کے پس حکم کرے وہ تمہارے بارے میں جس حکم کا وہ ارادہ کرے
پس نکلے بجانب اُس تنصرہ کے ابوالہول داس اور اُنکے ہاتھ میں نشان تھا کہ جنبش دیتے تھے اُسکو اور کہا اُنھونے کہ سچا ہی تو بیشک کلام میرا غالم
کو ہمیشہ ہر و کتا ہی ظلم اُسکا اور یہ تیر ا کہنا کہ ڈالیں ہم لوگ اپنے ہاتھوں کو تمہاری طرف تاکہ باقی رکھو تم ہمکو پس اسوقت میں تو ہی ظالم ہی بسبب
اپنے کلام کے جبکہ کلام کیا تونے ہارون ہمارا آزمانے کے اپنی طرف سے اور میں ایک غلام ہون غلامان عرب سے کہ میرے واسطے بننے والوں کے
نزدیک کوئی مرتبہ نہیں ہی پس نزدیک ہو تو مجھسے تاکہ ڈالون میں تجھکو زمین پر بحالت بیہوشی کے تیرے خون میں پھر داس نے آگے کیا اپنے نیزے کو
اور نشان اُنکے ہاتھ میں تھا اور نیزہ مارا اُسکے پس گرا دیا اُسکے گھوڑے سے بحالت مُرتی کے پس جب گرا وہ مُردہ ہوکر خوش ہوئے ابوالہول
اپنی نیکو کاری سے اور جنبش دی اُنھونے اپنے نیزے کو اور کہا اُنھونے اللہ اکبر اللہ اکبر فتح اللہ و نصر چھیر کر رکھ دیا اُنھونے ساتھ اپنے چھوٹے
نیزے کے اور ظاہر کیا اور جھکایا اپنے نشان کو پس دیکھا رومیون نے بجانب ابوالہول کے کہ ڈالا ہی اُنھونے اُنکے ساتھی کو اور خوش ہوا سب
ہوئے وہ اس حال سے پس نکلا بجانب ابوالہول کے دوسرا شخص گھبرائے وہ سے پس نہیں چھوڑا اوسے ابوالہول نے اُسکو نزدیک آنے
دہ تاکہ نیزہ مارا اُسکے سینے میں پس مار ڈالا اُسکو پس ڈرا یا رومیون کو ابوالہول کے کام نے اور دیکھا اُنھونے ابوالہول کو اور
کہا اُنھونے کہ یہ شخص ایک غلام ہی غلامان عرب سے کہ کی ہی اُسنے ہمارے ساتھ وہ چیز جو تم دیکھتے ہو پس کیونکر ہوگا حال ہمارا ساتھ
اُنکے ہیکسون اور بہادرون کے پس نہیں دلیری کی کسی رومی نے داس کے مقابلہ میں نکلنے کی پس اُسی وقت حملہ کیا اُنپر ابوالہول نے ساتھ نشان
کے اور تھے وہ پاپیادہ پس مار ڈالا اُنھون نے ایک کو فوج قلب سے اور پھیرے وہ اُسی وقت منہ زخمی کی بعض رومیون نے بعض کو اور
قصد کیا اُنھون نے حملہ کا مسلمانون پر اور مسلمانون نے بھی تعجب کیا داس کے کام سے پس اُسی حال میں وہ سب گ داد دیتے تھے
دونون صفون کے بیچ میں اور پکارتے تھے لڑنے والے کو اور ڈراتے تھے وہ مثل شیر کے کہ دفعۃً حملہ کیا اُنپر ایک صاحب صلیب اعلے نے رومیون سے
جسکے نیچے دس ہزار رومی تھے اور ناگہان ہجوم کیا اُنھون نے داس پر ساتھ لشکر کے اور دیکھا مسلمانون نے بجانب مشرکین کے کہ حملہ کیا
اُنھون نے اُنکے ساتھی پر پس پکارا میسرہ بن مسروق نے مسلمانون کو اور کہا الحملۃ الحملۃ پس حملہ کیا مسلمانون نے مشرکین پر وہ
ملگئے قوم میں میسرہ بن مسروق نے بیان کیا ہی کہ واسطے اللہ تعالیٰ کے ہی نیکو کاری غلامون کی کہ سخت لڑائی لڑے وہ اور چھوڑا دیا
اُنھون نے داس ابوالہول کو عین ہلاکی سے اور ساتھ لیا اُنھون نے داس کو بحالت لڑائی مشرکین کے اور کہتے تھے نحن عبید اللہ و ضربنا
مثل الحریق فی اللہ نقتل من کفر باللہ راوی نے بیان کیا ہی کہ برابر جاری رہی آپس میں لڑائی دن اُنکے لڑنے کے بلا فصل کہ نہیں جدا
ہوا بعض اُنمیں کا بعض سے تا اینکہ ٹھہرا آفتاب بیچ میان آسمان میں اور گرم اور تیز ہوئی لڑائی اور سخت ہوئی مار دھاڑ اور بے چینی مسلمان
یقین رکھنے والے تھے ساتھ تائید خدا کے اور کافر یقین رکھنے والے تھے ساتھ خرابی اور خواری کے اور جدا ہوئے دونون لشکر ماندگی
سخت اور لڑائی سے اور مارے گئے مشرکین سے بہت لوگ اور گرفتار ہوئے مسلمانون سے دس آدمی اور وہ عامر بن طفیل اور راشد بن ہبیرہ اور مالک
بن حاتم اور سالم بن مفرج اور دارم بن صابر اور عون بن قارب اور شعر بن حیان اور مفرج بن عاصم اور نبہان بن مرہ اور عدی بن شہاب تھے
اور مارے گئے پچاس مرد منجملہ اُنکے حرث بن یربوع اور سہم بن جابر اور عبد اللہ بن صاعد اور جریر بن صالح اور عبید بن ہابر اور نعمان بن حارث

ف ذکر لڑائی داس ابوالہول کا [illegible]

زید بن ارقم اور ضرارہ بن حاتم اور وصابن سہل اور مثل اُن ہیئیون کے تھے اور پکڑ لیئے گئے رومیون سے تو سو آدمی اور مارے
گئے اُنمین سے قریب گیارہ سو کے پس جب جدا ہوے دونون لشکر تلاش کیا مسلمانون نے وامس کو پس نہ دیکھا اُنکو اپنے بیچ مین
پس شمار کیا مسلمانون نے اُنپر اور بے آرام ہوگئے لوگ بسبب اُنکی پوشیدگی کے پس تلاش کیا اُنکو مقتولون مین پس نہین دیکھا اُنکو پس سخت
جانا مسلمانون نے اس امر کو اور کہا میسرہ بن مسروق نے کہ اگر ابوالہول مارے گئے ہین تحقیق مبتلاے رنج اور مصیبت ہوگئے مسلمان
اُنکے سبب سے اور اللہ تعالی سے شکایت کرتے ہین ہم اُس چیز کی جو پہونچی ہمکو گم ہونے ابوالہول وامس اور بکر جانے مسلمانون سے پھر کہا
میسرہ بن مسروق نے کہ کون شخص تم مین سے جاویگا اور طلب کریگا وہ ہمارے واسطے خبر ابوالہول وامس اور اُنکے ہمراہی مسلمانون کی جو
گرفتار ہوگئے ہین پس نہین جواب دیا اُنکو کسی نے اس امر مین راوی نے بیان کیا ہی کہ پھر حملہ کیا رومیون نے مسلمانون پر اور سخت لڑائی
لڑے وہ تا اینکہ ایک مرد مسلمان دس اور ایک سو رومی تک جمع ہوتے تھے پس مارڈالتے تھے اُسکو یا گرفتار کرلیتے تھے اور تھے میسرہ
بن مسروق ہمراہ جماعت چار ہزار عرب اور غلامون کے اور رومی بیس ہزار تھے پس تحقیق جہاد اور کوشش کی مسلمانون نے اللہ تعالی کی
راہ مین جیسا کہ چاہئے تھا اور میسرہ بن مسروق رضی اللہ عنہ پکارتے تھے اس درمیان مین اور کہتے تھے ایہا الناس اذکروا الآخرۃ

واعلموا انہا اقرب الی احدکم من جوعہ الی اہلہ فاستقبلوا الآخرۃ استقبال الوالدۃ لولدہا ولا تدبروا عنہا ولتولوا انہا تولی المقرمن

فرع الاسد فان ہمنا القوم قد خشیت ان یکون اکثر ہمنا مناد جبروہ شہم علینا پھر پکارا میسرہ نے بلند آواز سے حملوا جعفون سیوفکم واحملوا

علی الفصال لہا یا انکم فذا الکسطریق النجاۃ زید بن وہب نے بیان کیا ہی کہ نہین باقی تھا کوئی شخص مسلمانون سے جبکہ سنا اُسنے کلام اپنے سردار
کا مگر یہ کہ ڈالدیا تھا اُسنے میان اپنی تلوار کا پس نام رکھا گیا اُس لڑائی کا ساتھ دو نامون کے ایک نام وقعہ مرج القبائل اور دوسرا
نام وقعۃ الخطم بسبب اسکے کہ توڑدئے تھے مسلمانون نے میان اپنی تلوارون کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ لڑے
مسلمان تلوارون سے یہانتک کہ جانا اُنھون نے کہ وہ نہ لوٹینگے وہ مسلمان بھروسا کئے تھے اللہ غالب بزرگ پر اور رومی چلاتے
تھے اپنے کلمہ کفر سے اور بار بار ہمیشہ وہ کہتے تھے کہ غالب ہوئی صلیب اور مسلمان طلب کرتے تھے کشود کار کو اُنپر اور غلام لوگ موت
کی لڑائی کرتے تھے اور مسلمانون کا شعار اس دن النصر النصر اور غلام کا شعار یا محمد یا محمد تھا عطیہ بن ثابت نے بیان کیا ہی کہ قسم ہی خدا
کی کہ لاحق ہوا ہمکو مسلمانون پر اندوہ اور ہم پہونچے رنج اور سختی مین تھے کہ دفعۃً سنی ہمنے واسطے ہمارے ایک آواز ڈرانے والی ایسی جو
ہوا مین تو وہ ایک غبار تھا پس تامل نظر دیکھا ہمنے اُس غبار کو تو دفعۃً دور اور پراگندہ ہوگیا وہ غبار اور ہوا وہ غبار پیچھے لشکر
رومیون کے پس کہا ہمنے کہ یہ کوئی لشکر ہی کہ اُنکی طرف آیا ہی پس چھوڑدی ہمنے باگ اپنے گھوڑے کی اور در آیا مین غبار مین تاکہ دریافت
کرون مین کہ وہ کیا ہی اور تھے وہ رومی بڑی لڑائی مین ساتھ ایک گروہ کے مسلمانون سے اور مسلمان اُنکے بیچ مین تھے اور شور انکا بلند
تھا اور سنا مین نے ایک کہنے والے کو کہ وہ کہتا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس کہا مین نے کہ یہ آوازین فرشتون کی ہین پس
تحقیق کی مین نے آوازون کی تو وہ آواز وامس ابوالہول کی تھی اور وہ ٹھہرے تھے پیچھے اپنی سپر کے اور گرد اُنکے دس مسلمان تھے
کہ بیٹھے تھے وہ اپنی سوارون کے بل اور رومیون نے ہجوم کیا تھا اُنپر اور وہ نہین سستی کرتے تھے وہ مسلمانون کی لڑائی مین اور ابوالہول

جہاد اور کوشش کرتے تھے اپنے تنہا اور بار بار کہتے تھے اپنے ساتھیوں سے جبکہ حملہ کرتا تھا مسلمانوں پر کوئی گروہ مارتے تھے
ابو الہول ایک اپنی تلوار کا انہیں اور آزمایش کرتے تھے اپنے اور سُنا میں نے انکو کہ شعر پڑھتے تھے پس پکارا میں نے کہ اے وامس
تمہارے پیچھے کیا ہوا اور تم کہاں تھے کہ تحقیق پہنچ گئے ہیں تجھے لوگ اور سردار میسرہ بن مسروق تمہارا سبب پس کہا انھوں نے
کہ اے بھائی نہیں تھا مگر سخت لڑائی میں اور گرفتار ہو گیا اور ناامید ہو گیا تھا میں اپنی جان سے یہانتک کہ پھیرا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اور یہ وقت پوچھنے کا نہیں ہے عطیہ بن ثابت نے بیان کیا ہے کہ دوڑا میں پس کہا بہ سردار میسرہ بن مسروق کے اور انھوں نے رنگین
کر دیا تھا اسکو کفار کے خون سے پس پکارا میں نے انکو کہ اے سردار تو خوشخبری ہو تجکو پس انھوں نے کہا کیا خوشخبری ہے تمہاری رحمت کرے اللہ تجپر
آیا آئی ہے ہمکو مدد اور کمک تمہارے ساتھیوں کے پاس سے پس کہا میں نے کہ نہیں لیکن آئی ہے ہمکو مدد اور یاری ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے پاس سے اور تحقیق رہائی پائی وامس ابو الہول اور انکے ساتھی مسلمانوں نے قید سے عطیہ بن ثابت نے بیان کیا ہے کہ اُسی حال میں
کہ میں بات چیت کرتا تھا میسرہ بن مسروق سے کہ اُسی وقت آگئے ابو الہول اور ساتھی انکے اور وہ گویا در آئے اور تیر سے تھے ہمراہ انکے دریا
میں عطیہ بن ثابت نے بیان کیا ہے کہ جدا ہوئے دونوں لشکر پس قسم ہے خدا کی کہ نہیں مارے گئے ہم میں سے زیادہ پچاس مرد سے یا دو کم
پچاس سے اور مارے گئے تھے مشرکین سے تین ہزار اور کچھ زیادہ سوائے انکے کہ مار ڈالا تھا ابو الہول اور انکے ساتھیوں نے اُس لشکر سے
جنھوں نے گھیر لیا تھا انکو پس جب دیکھا ابو الہول کی طرف میسرہ بن مسروق نے قصد کیا انھوں نے پیادہ ہونے کا اپنے گھوڑے
سے تاکہ سلام کریں ابو الہول پر پس قسم دلائی انکو ابو الہول نے اس امر کی کہ نہ کریں وہ ایسا اور آئے میسرہ انکی طرف اور مصافحہ کیا اور
بوسہ لیا انکے ہاتھ کا اور کہا کہ اے وامس کیونکر تھا حال تمہارا اور امس نے کہا کہ اے سردار جانو تم اس امر کو کہ دشمنوں نے مجکو گرفتار کیا تھا اور
ڈالے تھے وہ ہمکو بیڑیوں میں اور ایسا ہی کیا تھا انھوں نے میرے ہمراہیوں کے ساتھ اور ناامید ہوگئے تھے ہم اپنی جانوں سے پس جب چھپا آفتاب
تو سو گیا میں پس دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور گویا آپ یہ ارشاد فرماتے ہیں اے ابا یعنی وامس اعلان ہے اللہ تعالیٰ عنہ
عظیما پھر کھینچ لیا آپ نے اپنے بزرگ ہاتھ سے بیڑیوں کو پس کھل گئیں وہ اور طوقوں کو پس دور ہو گئے وہ اور ایسا ہی کیا آپ نے میرے ہمراہیوں کے ساتھ
اور فرمایا کہ ابشروا بنصر اللہ فانا محمد رسول اللہ پھر پوشیدہ ہو گئے آپ ہم سے پس لیا ہم نے اپنی تلواروں کو اور کھینچ لیا ہم نے انکو قوم سے کھینچ
سے اور حملہ کیا ہم نے قوم پر پس مدد دی ہمکو اللہ نے اوپر اور رسول اللہ نے اور یہ حال اور بیان ہمارا ہے پس شور کیا مسلمانوں نے ساتھ تہلیل
اور تکبیر کے اور درود بھیجا بشیر اور نذیر پر **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ بطریق قوم نے جسکا نام جارس تھا جب دیکھا اسے حضر کیجو
در آئی تھی انکے ساتھیوں پر پکارا اُسنے انکو اپنے پاس اور کہا کہ قسم ہے حق مسیح کی تحقیق زبان کا رہا بادشاہ اور تم اسکی حمایت کرنے
والے ہو اور اگر نہ کروگے تم ساتھ سختی قصد اور ارادہ سے کہ ہر آئینہ ماریگا تم کو پس ہم تمکو پیچھے انکے اور آگاہ کرونگا میں بادشاہ کو اونکا سے
حال سے پس قسم کھائی آپس میں قوم نے اس امر کی کہ نہ شکست اٹھاوینگے وہ کبھی یا مار ڈالے جاوینگے پس جب عہد مضبوط ہوا انسے اُنسے حکم کیا
اُنسے آگ کے روشن کرنے کا پس روشن کی آگ رات کو پہاڑوں اور برجوں اور بالاخانوں پر اور پھیلا دیا اُسنے تمام اُن شہروں کے لوگوں کو اور رومی آئے تھے
ہر طرف اور ہر جگہ سے مثل پھیلی ہوئی ٹیڑیوں کے پس نہیں گذرے تھے ہمکو دو دن تا اینکہ آگئے رومی اور دار من سے تیس ہزار اور مسلمانوں کے نہیں

پڑھائی انکی پس جب ہوا دوسرا دن نماز خوف کی پڑھی میسرہ نے ساتھ مسلمانون کے اور وہ پہلے اُن لوگون کے ہین جنھون نے نماز خوف
پڑھی تھی اندر روم کے اور پہلا نشان جو داخل ہوا تھا روم مین وہ نشان میسرہ بن مسروق کا تھا پس جب فارغ ہوئے میسرہ اپنی نماز
سے کھڑے ہوئے وہ لوگون مین بحالت خطبہ خوانی کے اور کہا یاایہا الناس اصبروا المنازلکم فان الصبر عند نزول المصائب باعث رحمۃ
من اللہ لنا ونحن فی صدور الاعداء وقد دارنا جیش عظیم نحن الاتقائکم الا نیصر اللہ ان الامیر ابا عبیدۃ کان تقدم الی ان لا ابعدکم
وبیننا وبین الجیش سبعۃ ایام وما کان ظنی الامیر انا نلاقی مثل ہذا الجیش العرمرم پس کہا اُسنے سعید بن زید بن عمرو بن تفضیل العدوی نے کہ ای
میسرہ کس چیز کو تم چاہتے ہو اس کام سے اگر تم رغبت دلاتے ہو ہمکو لڑائی پر پس ہم زیادہ مشتاق ہین بجانب اللہ تعالی کے تحت
پیاسے کے طرف ایکھا پینے پانی کے پس کہا میسرہ نے کہ نہین ارادہ کیا مین نے اپنے اس کلام سے مگر تمھارے مشورے کو اور
مین مناسب دیکھتا ہون اس امر کو کہ روانہ کرون مین کسی کو بجانب امین الامۃ کے شاید کہ مدد اور یاری کرین وہ ہماری پس کہا اُسنے سعید
بن زید نے کہ ہان یہی امر ہے جو کہا اور مناسب دیکھا تمنے پس بلایا میسرہ نے ایک مرد کو اہل ذمہ سے اور وعدہ کیا اُس سے ہر طرح
کی نیکی کا اور کہا کہ روانہ ہو بجانب سردار ابو عبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے شاید کہ وہ ہماری مدد اور یاری کرین اور آگاہ کر
اُنکو کہ گروہ دشمن کے آملے ہین ہم مین قلعون اور زمینون اور سب اُنکے شہرون سے اور اُترے ہین وہ ہمارے مقابلے مین اور بیان کر تو حال ہمارا
راوی نے بیان کیا ہے کہ پہنا معاہد نے لباس رومیون کا اور جدا ہوا مسلمانون کے لشکر سے بوقت غفلت کے اور چلا طلب
لشکر ابو عبیدۃ بن الجراح کے اور کوشش کی اُسنے اپنی جان سے چلنے مین اور نہین پھیرا تھا وہ طرف کسی آرام کے تا اینکہ پہونچا لشکر
مین اور اُترے ہوئے تھے ابو عبیدۃ بن الجراح حلب مین پس قصد کیا اُسنے سردار کے خیمے کا اور نہین باز رکھا اُسکو کسی نے
تا اینکہ ٹھہرا وہ سامنے ابو عبیدۃ بن الجراح کے مثل بوڑھے خچر کے بسبب اسکے کہ پہونچی تھی اُسکو ماندگی اور سختی چلنے کی پس جب دیکھا اُسکو
ابو عبیدۃ بن الجراح نے اس حال مین جانا انھون نے کہ اُسکے واسطے کوئی معاملہ ہے پس منگایا اُسکے واسطے کھانا اور پانی کو پس کھایا
اور پیا اُسنے پس جب راحت حاصل کی اُسنے کہا انھون نے اُس سے کہ تیرے پیچھے کیا حال ہے ای برادر رومی یا ہلاک ہوا لشکر اُسنے کہا نہین
قسم ہے خدا کی ای سردار ولیکن روانہ کیا انپر دشمن نے ہر قلعے اور شہر سے لوگون کو اور گھیر لیا انکو لشکر دشمن نے ہر طرف سے پھر آگاہ کیا اُسنے
اُنکو اُس حال سے جو گذرا تھا اُنکے واسطے معاملہ لڑائی کا اور توڑ ڈالنا اُنکا تلوارون کے میانون کو اور گرفتار ہو جانا ابو الہول کا اور
اُٹھ جانا اُنکے اور اُنکے ساتھیون کی قید کا اور ہونا اُنکا شدت اور سختی مین پس بے آرام ہوئے ابو عبیدۃ بن الجراح وقت سے حال
معاہد کی اور اُٹھ کھڑے ہوئے وہ بحالت جلدی کے تا اینکہ آئے وہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے خیمے مین پس پایا اُنکو اُس حال مین
کہ درست کرتے اور دیکھتے بھالتے تھے وہ اپنی زرہ کو پس جب دیکھا انھون نے ابو عبیدۃ بن الجراح کو اُٹھ کھڑے ہوئے وہ واسطے
اُنکی تعظیم کے اور سلام کیا انپر اور مرحبا کہا اُنکو اور کہا خیر تو ہے ای سردار پس [illegible] ابو عبیدۃ بن الجراح [illegible] اُنکا اور
لے گئے اُنکو اپنے قیام گاہ کی طرف اور کہا معاہد سے کہ اُٹھ کھڑا ہو اور بیان کر اُنسے جو کچھ تو نے دیکھا ہے پس
کھڑا ہوا معاہد اور بیان کیا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ سے تا اینکہ تمام کیا اُسنے اپنے کلام کو پس کہا خالد بن الولید

رضی اللہ عنہ نے اِنَّ اللّٰہَ سُبْحَانَہٗ مَا نَصَرَ وَلَمْ تَجِدْ لَنَا فَلَمْ الْحَمْدُ عَلٰی ذٰلِکَ قَدْ اَمَرَنَا بِالصَّبْرِ عَلَی الشَّدَائِدِ فَقَالَ یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ بعد اسکے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ ۝ اور میں نے بتحقیق قیام کیا ہی اپنے نفس کو اللہ کی راہ اور نہ بخل کرونگا میں ساتھ اپنی جان کے اللہ غالب اور بزرگ اور اسکے رسول پر پس شاید کہ وہ دیوے میرے تئین اپنی بہشت کو اور شاید کہ روزی کرے مجھکو شہادت اپنی راہ میں پھر جلدی گئے وہ جانب اپنے خیمے کے اور پہن لیا اپنی زرہ کو اور ڈال لیا کلاہ مبارک کو اپنے سر پر اور گردن میں لٹکایا اپنی تلوار کو سوار ہوے اپنے گھوڑے پر اور کر لیا اپنے نیزے کو رکاب میں اور بلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے پاس لشکر کو اور واقع ہوئی آواز مسلمانون میں اور مستعد ہوئے وہ بجانب جلدی کے دوڑے تھے ہر سمت اور جگہ سے واسطے اللہ اور رسول اللہ کے پس اگر نہ بار رکھتے انکو ابو عبیدہ بن الجراح تو وہ آنیز جاتے وہ سب کے سب پس منتخب کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے انمیں سے تین ہزار سوار کو اور پیچھے انکے مقرر کیا عیاض بن غانم کو ساتھ ایک ہزار سوار کے **واقدی** رحمۃ اللہ نے بسلسلۂ راویون کے بیان کیا ہی کہ جب چلے خالد بن الولید بجانب مدد ہی میسرہ بن مسروق العبسی کے کہا انھون نے اَللّٰہُمَّ اجْعَلْ لَنَا اِلَیْہِمْ سَبِیْلًا وَاطْوِ لَنَا الْبَعِیْدَ وَلَا تُسَلِّطْ عَلَیْنَا مَنْ لَا یَرْحَمُنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَۃَ لَنَا بِہٖ ۝ اور دراٰئے وہ دوڑاتے اور حال میسرہ رضی اللہ عنہ کا یہ تھا کہ گھیر لیا تھا انکو رومیون نے ہر طرف سے اور وہ ہر روز لڑتے تھے پس نہین جدا ہوتے تھے وہ رات تک تا اینکہ آجاتی تھی بیچ میں پس جب حائل ہو جاتی تھی رات بیچ دونوں لشکروں کے بیچ میں جدا ہوتے تھے وہ لڑائی سے اور ہر روز تعداد رومیون کی بڑھتی جاتی تھی حالانکہ قبل اسکے واقع ہوا تھا گویا وہ قوم تھی کہ باز رکھی گئی تھی انسے موت **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب دراز ہوا خالد بن الولید تا کہ جا دین میسرہ سے تو طولانی کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اور کہا انھون نے اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ بِمُحَمَّدٍ نَبِیِّکَ ... فَصَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا ... لَا طَاقَۃَ لَہُمْ ... سَہِّلْ عَلَیْہِمُ الصَّعْبَ الشَّدِیْدَ وَالْخَصْمَ اَصْحَابَنَا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۝ راوی نے بیان کیا ہی کہ میسرہ اور ہمراہی انکے منتظر تھے کسی کشود کار کے کہ آوے انکے واسطے یا کسی مدد کو آتے اسیر عبد اللہ بن العبید الانصاری سے ثابت بن عجلان اور انھون نے سلیمان بن عامر الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہا سلیمان نے کہ تھا میں ساتھ میسرہ بن مسروق کے مرج القبائل کی لڑائی میں اور واسطے اسکے ہمنے توڑ ڈالا تھا تلواروں کے میانوں کو اور رومی آتے تھے ہر طرف سے بجانب مسلمانون کے اور ہم صبح کو اٹھتے تھے اور شام کو راحت اور آسایش حاصل کرتے تھے پس نکلا ایکدن بجانب لڑائی کے ایک بطریق بطارقہ سے اور پہنے تھا وہ دو زرہیں اور کسی دونوں پر دو بازو لوہے کے تھے اور اسکے سر پر ایک خود تھا کہ وہ چمکتا ہوا سونا تھا اور اسکے صلیب جوہر کی تھی اور اسکے ہاتھ میں ایک عمود لوہے کا تھا گویا وہ اونٹ کا ہاتھ پس گھسادیا اسنے دونوں صفوں کے بیچ میں اور بلایا اسنے بجانب نکلنے کے واسطے لڑائی کے اپنی رومی زبان میں اور یہ بطریق ان بطارقہ سے تھا جنکو ہرقل نے رومیون کے ساتھ بھیجا تھا پس گھسا دیا اسنے اپنے گھوڑے کو اور بلایا تھا ہمکو واسطے لڑائی کے اور تو تلا پن کرتا تھا اپنے کلام میں میسرہ بن مسروق سے مترجم نے کہا کہ یہ گبر لعین کیا کہتا ہی مترجم نے کہا کہ وہ اپنی بڑائی بیان کرتا ہی اور بلاتا ہی واسطے لڑائی کے اور کہتا ہی کہ نکلیں میرے مقابلے کو بہادر اور دلیر لوگ تمہارے پس کہا میسرہ بن مسروق نے

اے گروہ مسلمانوں کے کون شخص جائیگا بجانب اسکی لڑائی کے اور کفایت کریگا اسکی پس جلدی کی قبول کرنے مین ایک مرد مسلمان نے
قبیلہ نخع سے جو زرہ اور کپڑے رومیون کے پہنے تھے پس جب نکلے وہ مرد مسلمان بطریق کی طرف جانا اسنے کہ وہ بعض متنصرہ عرب سے ہیں اور منظور کیا ہے
اسلام کو اور مسلمان ہو گئے اور نکلے ہین بارادہ لڑائی کے پس کلام کرتا تھا گبر نے رومی زبان مین اور وہ جانتا تھا کہ وہ اسکے کلام کو سمجھتے مین پس جب
دیکھا اسنے کہ وہ نہین سمجھتے ہین اس کلام کو جو وہ کہتا ہے حملہ کیا اوپر جانب نخعی اور مارا اوپر ایک عمود کا جو اسکے ہاتھ مین تھا پس پیچھے کو پھیرا نخعی اور
دوڑایا گھوڑا اپنے پیچھے کو پس پڑا عمود گھوڑے کے سر پر اور گر پڑا گھوڑا اسکے سبب سے اور جست کی نخعی نے اپنے پانوں کے بل اور قصد کیا اس گبر کا
کہ دوڑے وہ گبر پر ساتھ ایک تلوار کے پس مہربانی کی میسرہ بن مسروق نے اور کہا کہ اے میرے بھائی نخعی پھیر رکھ اپنے پیچھے کو اور نہ ڈالو تم اپنے ہاتھون
بجانب ہلاکی کے پس فوراً پھرے نخعی اپنے پیچھے کو اور تعاقب کیا انکا گبر نے بارادہ مارنے کے اور نخعی پیدل تھے اور گبر سوار تھا پس جب قصد کیا
گبر نے انکے مارنے کا دوڑے اسکی طرف عبداللہ بن حذافہ سہمی اور چلا کر ڈانٹا گبر کو پس متحیر ہو گیا وہ اسکے سبب سے اور متوجہ ہوا بجانب حذافہ کے
اور سلامت رہے نخعی اور داخل ہوئے وہ مسلمانوں کے لشکر مین اور حملہ کیا عبداللہ بن حذافہ نے بطریق پر اور حملہ کیا بطریق نے اور لڑائی
کے میدان مین اور سخت ہوا ان دونون کے بیچ مین گرد اوا اور عبداللہ بن حذافہ جسوقت مارتے تھے بطریق پر کچھ نہین کام کرتی تھی تلوار انکی
گبر مین بسبب کثرت اسکے ہتھیارون کے اور گبر جب مارتا تھا عبداللہ بن حذافہ پر لیتے تھے وار کو اپنی ڈھال پر تا اینکہ سست کر دیا
اسکو بوجھ نے اور گرانی نے اسکے بازو نے اور بڑھ گئی ان دونون کے بیچ مین لڑائی اور ملاقی ہوئے وہ دونون وارون سے کہ جلدی
کی اسپر عبداللہ بن حذافہ نے ساتھ وار کے پس پڑی تلوار اسکی ڈاڑھی کے نیچے اور طلب کیا اسنے سینے کو اور مل گئی اسکی ہنسلی ہو کے
جیسو لی زرہ مین اور پہونچی اسکی گردن تک پس اڑ گیا سر اسکا اسکے بدن سے اور قصد کیا گھوڑے نے نکل جانے کا اسکے نیچے سے
اور پھر جانے کا اسکے ساتھیون کی طرف پس دوڑے اسکی طرف عبداللہ بن حذافہ پس لے لیا اسکو اور اترے وہ بجانب کافر کے
اور لے لیا اسباب اسکا اور پھرے بجانب مسلمانون کے پس شاق گذرا یہ امر رومیون پر عبداللہ بن حذافہ نے بیان کیا ہے کہ تکلیف
کیا رومیون کو مارے جانے انکے بطریق کے اور اس بطریق کا مرتبہ بادشاہ کے نزدیک بڑا تھا اور ایک نے بیان کیا ہے کہ لڑنے کو نکلا دوسرا بطریق
اور کہا اسنے کہ ساتھی بادشاہ کا مار ڈالا گیا اور ضروری ہے مجھکو اسکا بدلا لینا اور اب مین جاتا ہون اس شخص کی طرف جسنے مار ڈالا ہے بطریق کو پس
گرفتار کرونگا اس شخص کو اور لیجاؤنگا مین اسکو ہرقل بادشاہ کے پاس اور کہونگا مین اس سے کہ یہی مارنے والا تیرے بطریق کا ہے پس
کر تو اسکے ساتھ جو تو چاہتا ہے پھر وہ مسلح ہوا اور زرہ پہنی اور نکلا ایک بڑے قد کے گھوڑے پر اور آیا وہ تا اینکہ ٹھہرا وہ بطریق مقتول
کی جگہ گرنے پر جہاں کہ لے لیا عبداللہ بن حذافہ نے اسباب اسکا اور سر اسکا جدا تھا اسکے بدن سے پس رویا بطریق پر نظر مہربانی کے
اسکے واسطے اور قسم کھائی اسنے مسیح اور صلیب اور انجیل کی اس امر پر کہ ضروری ہے اسکو اسکا بدلا لینا اور چلتا تھا وہ یہان تک
کہ نزدیک ہوا مسلمانون کے لشکر سے اور کہا اسنے زبان عربی فصیح مین کہ اے گروہ مسلمانون کے قریب ہے کہ اللہ غالب اور بزرگ
ہلاک کریگا تمکو بسبب تمہارے ظلم اور زیادتی کرنے کے ہمپر اور بوجہ تمہارے کامون کے ہمارے ساتھ پس نکلے میرے مقابلہ کو مارنے والا اس بطریق
کا تاکہ مارون مین اس شخص کو اور مجھپر لازم ہے یہ امر کہ نہ باقی رکھون مین کسی کو بعد اسکے اسکے ساتھیون سے پس جب سنا سہمی عبداللہ بن حذافہ

اور رات پس کرو تم اس کام کو تاکہ فکر کرین ہم رات میں اپس مین اور آرام پاوے یہ بطریق اپنے ہاتھون کے درد سے اور آوینگا تمھارے
پاس پس منظور کریگا اس چیز کو جو تم چاہو گے خالد بن الولید نے کہا ہمنے منظور کیا تمھاری اس درخواست کو پس پھر گیا وہ بوڑھا اپنی قوم
کی طرف اور کہا بطریق سے کہ انھون نے منظور کیا اور رکھدیا اترنے والون نے اپنے ہتھیارون کو اور اترے خالد بن الولید رضی اللہ
عنہ پس جب رات ہوئی حکم کیا بطریق نے اپنے ساتھیون کو روشن کرنے آگ کا خیمون کے دروازون پر اور زیادتی آگ کا اُسکے روشن
کرنے مین پس ایسا ہی کیا قوم نے اور کھولا لاد اُنھون نے اپنے بوجھا اور اسباب کو اور چھوڑ دیا خیمون کو اُنکی حالت پر اور آگ شعلہ
زن تھی خیمون کے دروازون پر اور روانہ ہوے وہ ابتداے شب پس جب صبح ہوئی کوئی خبر اور نشان اُنکا نہ تھا پس جب دوسرا
دن ہوا سوار ہوے خالد بن الولید اور مسلمان اور انتظار کیا اُنھون نے اس امر کا کہ نکلے اُنکی طرف کوئی شخص رومیون سے پس نہ دیکھا
اُنھون نے کسی کو پس جانا مسلمانون نے کہ رومی بھاگ گئے پس کاٹا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اپنی اُنگلیون کو غصے سے اور انا للہ وانا الیہ
راجعون پڑھی اُنھون نے اُنکے ناگہان نکلجانے پر اپنے ہاتھون سے اور قصد کیا چلنے کا اُنکی جستجو مین پس باز رکھا اُنکو میسرہ بن
مسروق نے اس ارادے سے اور کہا اُنھون نے کہ یہ شہر دشوار گذار اور دور ہین مسافت مین اور بہتر یہ ہے کہ پھر چلو تم بجانب لشکر
مسلمانون کے پس لیا مسلمانون نے خیمون اور باقی اسباب قوم کو اور پھرا لشکر مسلمانون کا بحالت فتحمندی کے اور لوگ غمگین
تھے عبد اللہ بن حذافہ پر تا انکہ پہونچے وہ سب ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس پس ملاقات کی ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنسے اور خوش
ہوے اُنکی سلامتی پر اور سامنے آئے میسرہ بن مسروق اور سلام کیا اُنھون نے امین الامت پر پس معانقہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح
نے اُنسے اور مرحبا کہی اُنکو اور بیان کیا میسرہ نے حال اپنا اور جو کچھ گذرا تھا رومیون سے اور جسقدر مارے گئے تھے رومی اور نہین
مارے گئے تھے مسلمانون سے مگر پچاس آدمی پس جب سنا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے حال گرفتاری عبد اللہ بن حذافہ
کا دشوار گذرا اُنپر یہ امر اور کہا اللھم اجعل لہ من امرہ فرجا و مخرجا پھر لکھا اُنھون نے خط امیر المومنین عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ کو
مشعر حال پہونچنے لشکر کا بجانب دروب اور سرگذشت مسلمانون اور حال گرفتار ہونے عبد اللہ بن حذافہ کے پس جب پہونچا خط
ابو عبیدہ بن الجراح کا بجانب حضرت عمر کے اور پڑھا اُنھون نے خط کو خوش ہوے وہ بسبب سلامتی حال مسلمانون اور
اُنکے غالب ہونے کے اُنکے دشمنون پر مگر اندوہناک ہوے وہ بسبب گرفتار ہوجانے عبد اللہ بن حذافہ کے پس کہا اُنھون نے
کہ قسم ہے عیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی بیعت کی کہ لکھونگا مین خط ہرقل کو تا اینکہ واپس کرے میرے پاس عبد اللہ بن حذافہ
کو اور نہ بھیجونگا مین اسکی طرف لشکرون اور نوجوانون کو پھر لکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط بنام ہرقل اس عبارت سے بسم اللہ

الرحمن الرحیم والحمد للہ رب العالمین الذی لم یتخذ صاحبۃ ولا ولدا وصلی اللہ علی نبیہ ورسولہ محمد علیہ السلام ہذا الکتاب من عمر

بن الخطاب امیر المومنین اما بعد فاذا وصل الیک کتابی ہذا فابعث الی بالاسیر الذی فی اسرک وہو عبد اللہ بن حذافۃ فان

فعلت ذالک رجوت لک الہدایۃ وان ابیت بعثت الیک رجالا لا تلہیہم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ والسلام علی من اتبع

الہدی اور لپیٹا خط کو اور بھیجا اُسکو ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور حکم کیا اُنکو اُسکے روانہ کرنے کا بجانب ہرقل بادشاہ

روم کے پس جب پہونچا خط ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس بلایا انھون نے ایک مرد کو معاہدین سے اور ذمہ دار ہوئے اُسکے
واسطے مزدوری کے اور دیا اُسکو خط اور روانہ ہوا معاہدی خط کو لیکر بجانب قسطنطنیہ کے پس جب پہونچا وہ مرد اطلاع دی گئی اُسکے
حال سے بادشاہ کو اور کہا گیا کہ وہ ایلچی عرب کا ہی پس کہا ہرقل نے کہ فروگذاشت کرو تم اُسکی پھر بلایا ہرقل نے عبد اللہ بن حذافہ
کو اپنے پاس عبد اللہ بن حذافہ نے بیان کیا ہی کہ داخل ہوا مین ہرقل کے پاس اور تاج اُسکے سر پر تھا اور بطارقہ اُسکے گرد تھے پس جب
ٹھہرا مین سامنے اُسکے کہا اُسنے مجھسے کہ تم کون ہو مین نے کہا کہ مین ایک مرد ہون قبیلۂ قریش سے پس کہا اُسنے کہ تم اپنے نبی کے گھرانے
سے ہو مین نے کہا کہ نہین بلکہ مین اُنکے نبی عم سے ہون اُسنے کہا کہ آیا ہو سکتا ہی تمسے کہ تبعیت کرو تم ہمارے دین کی اور بیاہ دون مین
تمھارے ساتھ بیٹی ایک بطریق کی اپنے بطارقہ سے اور کردون مین تمکو اپنے بڑے مصاحبون سے پس کہا مین نے کہ مین نہین چھوڑنے
والا اور جدا ہونے والا ہون مین اسلام سے اور اُس چیز سے جسکو لائے ہین محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام پس کہا بادشاہ نے کہ قبول کرو
تم میرے دین کو تاکہ دون مین تمکو اسقدر مال سے اور منگوایا اُسنے ایک جامہ ان جواہرات کا اور کہا کہ اگر داخل ہوگے تم میرے
دین مین تو دیدونگا مین یہ جواہرات تمکو پس کہا مین نے کہ قسم ہی خدا کی مین کبھی جدا نہونگا اپنے دین اسلام اور اہل اسلام سے اگرچہ دے
دیوے تو مجھکو سب وہ چیز جسکا تو مالک ہی کہا اُسنے کہ اگر نہ پھروگے تم بجانب میرے دین کے ہر آئینہ مار ڈالونگا مین تمکو بُری طرح سے پس
کہا مین نے کہ مین کبھی ایسا نہ کرونگا پس کر تو جس امر کا کرنے والا ہی پس خشمناک ہوا وہ میرے کلام سے اور کہا اُسنے کہ ایک سجدہ کرو تم صلیب
کے واسطے اور چھوڑ دونگا مین تمکو پس کہا مین نے کہ مین نہ کرونگا پس کہا اُسنے کہ کھالو تم گوشت سور کا اور چھوڑ دونگا مین تمکو پس کہا مین نے کہ قسم ہی
خدا کی مین کہ مین نہین ہون کہ یہ کام کرون اُسنے کہا پی لو تم ایک کاسہ شراب کا اور چھوڑ دونگا مین تمکو پس کہا مینے کہ قسم ہی خدا کی مین ایسا
کبھی نہ کرونگا پس کہا اُسنے قسم ہی اپنے دین کی ہر آئینہ کھاؤگے تم اس گوشت کو اور پیوگے تم اس شراب کو پھر کہا اُسنے اپنے غلامون سے کہ کرو
اُنکو ایک گھر مین اور کرو اُنکے نزدیک گوشت سور کا اور شراب اسواسطے کہ جب تنگی مین ڈالیگی اُنکو بھوک تو کھا لینگے اُسکو اور جب پیاسے ہونگے پینگے وہ شراب کو
راوی نے بیان کیا ہی کہ ویسا ہی کیا غلامون نے جو بادشاہ نے حکم کیا تھا اور اکیلا کردیا انھون نے عبد اللہ بن حذافہ کو ایک گھر مین اور اُنکے ساتھ
گوشت خنزیر اور شراب تھی اور بند کر لیا انھون نے دروازے کو اور چھوڑ دیا اُنکو واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہی کہ ہرقل
مر گیا تھا بعد بھاگنے کے انطاکیہ سے بسبب رنج کے جو در آیا تھا اُسکے دل پر جدائی مین سوریہ سے اور روایت کیا گیا ہی یہ امر کہ وہ مسلمان
مرا اور جسنے یہ معاملہ عبد اللہ بن حذافہ کے ساتھ کیا تھا وہ ہرقل کا بیٹا قسطنطین تھا اور بجائے اُسکے باپ کے لقب اُسکا ہرقل مقرر کیا گیا تھا
پس جب ہوا چوتھا دن کہا ہرقل نے کہ کیا کام کیا قیدی نے لوگون نے کہا کہ ای بادشاہ یہ مرد بزرگ ہی اپنی قوم مین اور نہ اختیار
کریگا ذلت کو اور جو کچھ ہم کرینگے قیدی کے ساتھ مسلمان بھی کرینگے ساتھ اُس شخص کے جسکو گرفتار کرینگے اگر چاہیگا
اُسنے ہاتھون مین ہم مین کا پس بلایا اُسنے عبد اللہ بن حذافہ کو اور کہا کہ کیا کیا شراب اور گوشت کو لوگون نے کہا کہ ای بادشاہ
وہ اپنے حال پر ہی بادشاہ نے کہا کہ کس چیز نے باز رکھا تمکو اُسکے کھانے سے عبد اللہ بن حذافہ نے کہا کہ بخوف نافرمانی خدا
اور اُسکے رسول کے حالانکہ منع کیا ہی اللہ تعالی نے ہمکو اُس سے اور حرام کیا ہی اُسکو ہمپر علاوہ اسکے یہ حلال ہوگیا ہمپر بعد

تین ون کے ولیکن چھوڑ دیا مین نے اُسکو تاکہ مورد طعن مسلمانون کا نہو راوی نے بیان کیا ہی کہ جب آیا ہرقل کے پاس خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا پڑھا اُسنے خط کو پس دیا اُسنے عبد اللہ بن حذافہ کو بہت مال اور کپڑے اور چھوڑ دیا اُسنے اُنکی راہ کو اور دیا اُنکو ایک بڑا موتی بطور ہدیہ کے واسطے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اور بھیجا اُسنے ایک گروہ کو ساتھ عبد اللہ بن حذافہ کے پہاڑون کے درون تک اور پھر آئے وہ لوگ اُنکی ہمراہی سے اور پہونچے عبد اللہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس پس خوش ہوے وہ اُنکے آنے سے اور بھیجا اُنکو مدینہ طیبہ مین جب آئے وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اور دیکھا حضرت عمر نے اُنکو سجدۂ شکر کیا واسطے اللہ تعالی کے اور مبارکبا سلامتی کی دی عبد اللہ کو اور دیا عبد اللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو موتی پس جب دیکھا حضرت عمر نے موتی کو بھیجا اُسکو سوداگران مدینہ طیبہ پر پس نہین جانا اُنھون نے اُسکی قیمت کو اور کہا اُنھون نے کہ ہمنے ایسا موتی نہین دیکھا ہی پھر کہا اُنھون نے کہ یا امیر المؤمنین بہ تحقیق اللہ تعالی نے دیا ہی تمکو پس تو تم اُسکو برکت دے اللہ تعالی تمکو اُسمین حکم کیا پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگون کے یکجا ہونے کا اپنے پاس پس جمع ہوے وہ تا اینکہ بھر گئی مسجد لوگون سے پھر چڑھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر بحالت خطبہ خوانی کے اور کہا اُنھون نے یا ایہا الناس ان کلب الروم قد وجہ الی بہذا اللؤلؤ ہدیۃ وقد جعلہ المسلمین منہا فی حل فما تقولون مسلمانون نے کہا کہ برکت دیوے اللہ تعالی تمکو اُسمین ای سردار مسلمانون کے پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ان کنتم جعلتمونی منہا فی حل فکیف اصنع بمن غاب من المسلمین ومن فی البطون والاصلاب من اولاد المہاجرین والانصار والمجاہدین فی سبیل اللہ واللہ لا طاقۃ لعمر بطالبتہم یوم القیمۃ پھر بیچ ڈالا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسکو اور کر دیا اُسکی قیمت کو مسلمانون کے بیت المال مین عمرو بن سالم نے روایت کی ہی کہ جب فتح کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے انطاکیہ از روے صلح کے اور ہوا معاملہ میسرہ بن مسروق کا جیسا کہ بیان کیا ہی ہمنے اقامت کی اور ٹھہرے ابو عبیدہ بن الجراح حلب مین بہ انتظار اسکے کہ معاملہ عمرو بن العاص کا قیساریہ مین کیا ہوتا ہی واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ مجکو ثقات سے روایت اس امر کی پہونچی ہی کہ اہل معرات اور کفرطات اور قابیتہ اور وہ جبل ابی قبیس جو شام مین ہی اور اُسکے نزدیک کے قلعون اور شہرون کو فتح کیا تھا مسلمانون نے از روے صلح کے اور تمام وہ لوگ جو روانہ ہوے تھے عمرو بن العاص کے ساتھ بجانب قیساریہ کے پانچ ہزار مسلمان تھے جنمین عبادہ بن صامت اور عمرو بن ربیعہ اور بلال بن حمامہ اور ربیعہ بن عامر تھے سبیع بن حمزہ نے بیان کیا ہی کہ تھا مین ہمراہ عمرو بن العاص کے پس دیکھا مین نے انگور کے ایک درخت کو ایک گھر مین ہات کے گھرون سے اور اُسمین خوشے انگور کے لٹکتے اور بڑی قسم کے تھے پس لیا مین نے اُسمین سے ایک انگور اور کھایا مین نے اُسکو پس سردی کی اُسنے اور لاحق ہوا سخت جاڑا مجکو پس کہا مین نے برا کرے اللہ تعالی ان سب فتنہ پردہ کافرون کا شہر اُنکا سرد ہی اور اُنکے انگور سرد ہین اور پانی اُنکا سرد ہی اور ہم ڈرتے ہین ہلاک ہو جانے کو بسبب شدت سردی اُنکے شہرون کے پس سنا ایک مرد نے نصاری ملک شام سے میرے کلام کو اور متوجہ ہوا وہ میری طرف کو بہ ارادے نزدیکی حاصل کرنے کے مجھسے اپنے کلام سے تاکہ باقی رکھون مین اُسکو مار ڈالنے مین اُسکو پس کہا اُسنے کہ اے برادر عربی اگر یہان کے انگور مین تمکو سردی معلوم ہوتی ہی پس پی لو تم پانی یہان کا پس راہ تبلائی اُسنے مجکو ایک بڑی مشہور چشمہ مین پانی تھا پس پیا مین نے اور ایک جماعت نے عرب سے پانی کو اور آئے ہم اپنے لشکر مین درحالیکہ جھکتے تھے ہم نشے

سے اپنی جان اور سُنا عمرو بن العاص نے ہماری خبر کو اور لکھ بھیجا اُنھون نے حال ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس خط لکھا

ابو عبیدہ نے اُنکو اس عبارت سے اما بعد مین شرب فحده علیہما واقم حدود اللہ تعالی کما امر والخش فی اللہ لومۃ لائم پس جب

پہونچا خط عمرو بن العاص کے پاس بُلایا اُنھون نے سبیع بن حمزہ اور اُنکے ساتھیون کو جنھون نے شراب پی تھی پس تازیانے ساط

کے مارے عمرو بن العاص نے اور سبیع بن حمزہ نے بیان کیا ہی کہ جب تازیانے لگائے میرے عمرو بن العاص نے اور در د آگیں

کیا اُنھون نے مجکو کہا مین نے کہ قسم ہی خدا کی ہر آئینہ مار ڈالونگا مین اُس گبرکو جسنے راہ تبلائی تھی مجکو شراب پر یہانتک کہ

پیا مین نے اُسمین سے اور لیا مین نے اپنی تلوار کو اور گیا مین اُس گانوون مین اور تلاش کیا مین نے گبر کو اور پایا مین نے اُسکو پس جب

پڑی نگاہ میری اُسپر نکال لیا مین نے تلوار کو اور قصد کیا مین نے اُسکے مار ڈالنے کا پس بیٹھ پھیری اُسنے مجھسے بحالت بھاگنے کے اور پیچھا

کیا مین نے اُسکا اور وہ کہتا تھا کہ مین نے تمھارا کیا گناہ کیا ہی پس کہا مین نے کہ سختی ہو تجھپر اسواسطے کہ تو نے راہ تبلائی مجکو

اُس چیز پر جسپر پروردگار خشمناک ہوتا ہی پس کہا اُسنے کہ قسم ہی خدا کی کہ مین نے نہین جانا تھا اس امر کو کہ وہ تمپر حرام ہی سبیع بن حمزہ

نے بیان کیا ہی کہ پکارا مجکو عبادہ بن صامت نے اور کہا کہ احتیاط کر تم اسکے مار ڈالنے مین کہ وہ داخل ہی ہماری پناہ مین ہی پس چھوڑ دیا

مین نے اُسکو پس گیا وہ اور لایا میرے واسطے انجیر اور چوزہ کو اور کہا اُسنے کہ کھاؤ تم اُسکے ساتھ کہ وہ گرم کریگا تمکو پس کھایا مین

نے اُسکو اور پایا مین نے اُسمین پاکی اور خوشبو کو پس کہا مین نے اُس سے کہ بُرا کرے تیرا اللہ تعالی کہان تھا تو ان چیزون سے

ابتدا سے حال مین پیشتر اسکے کہ مارا جاؤن مین تازیانون سے سبیع بن حمزہ نے بیان کیا ہی کہ عمرو بن العاص نے کوچ کیا ہمکو لیکر

تا اینکہ اُترے ہم ایک گانوون مین جسکا نام نخل تھا اور پہونچی خبر قسطنطین پسر ہرقل کو اور بیٹا ولی تھی اُسکے پاس اُن لوگون نے جو

بھاگے تھے اُسکے باپ کے لشکر سے اور تمام رومیون اور بطارقہ نے اور پورا ہوا تھا لشکر اُسکا اسی ہزار کی تعداد مین اور بلایا اُسنے

ایک مرد متنصرہ کو پس کہا اُس سے کہ جا تو اور دریافت کر خبر عرب کی اور تعداد اُنکے لشکر کی کہ کسقدر ہی اور لا تو میرے پاس خبر کو پس

چلا وہ جاسوس تا اینکہ داخل ہوا وہ عرب کے لشکر مین اور دیکھا اُسنے اول اور آخر سب لشکر کو تا اینکہ گذرا وہ ایک قوم مین پر اور وہ آگ کے

گرد تھے پس رجوع کی اُسنے اُنکی طرف اور بیٹھا اُنکے بیچ مین اور تھا ایکہ سُنتا تھا وہ اُنکی باتون کو پس جب ارادہ کیا اُسنے اُٹھنے اور

کھڑے ہونے کا اُکھڑ گیا وہ اپنے دامن کے سبب سے اور کہا اُسنے صلیب کے نام سے ایک کلمہ کہ اُکھڑ آیا اُسکی زبان پر

پس جب سُنا اہل یمن نے اُسکے قول کو جانا اُنھون نے کہ وہ متنصرہ اور جاسوس روم کا ہی پس جست کی اُن لوگون نے اُسکی طرف اور

مار ڈالا اُسکو اور واقع ہوا شور لشکر مین تا اینکہ سُنا عمرو بن العاص نے ایک شور ڈر اُسنے نعرہ اسکو پس پوچھا اُنھون نے کہ کیا

حال ہی پس بیان کیا لوگون نے اُنسے حال جاسوس اور اُسکے مارے جانے کا پس خشمناک ہوے عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ اور چلے

سے اور بُلایا اُنھون نے اہل یمن کو اپنے پاس اور کہا کہ اے لوگو کس چیز نے اُبھارا تمکو جاسوس کے مارنے پر کسواسطے نہ لائے تم

اُسکو میرے پاس کہ خبر پوچھتا مین اُس سے پس کتنے ہین جاسوس ہمارے پھرتے ہین ہمارے واسطے اسواسطے کہ دل لوگون کے

اللہ تعالی کے اختیار مین ہین پھیر دیتا ہی اُنکو جسطرح چاہتا ہی پھر پکار دیا عمرو بن العاص نے اپنے لشکر مین کہ ٹھہرو اے

کسی غریب یا جاسوس کو بس لاوے اُسکو میرے پاس راوی نے بیان کیا ہی جب دیر کی جاسوس کی خبر نے قسطنطین پہ جانا
اُسنے کہ وہ مارڈالا گیا پس روانہ کیا اُسنے دوسرے کو تا کہ خبر لاوے اُسکے واسطے پس آیا جاسوس گانون مین اور دیکھا اُسنے
مسلمانون کے لشکر کو اور نگاہ اور اندازہ کیا اُسکا اور پھر گیا وہ بادشاہ کے پاس اور کہا کہ ای بادشاہ قریب اور بلند ہوا مین
مسلمانون کے لشکر پر اور اندازہ کیا مین نے اُنکا تو وہ پانچ ہزار سوار ہین وہ شیر دلیر اور گرگس پیر اور بزرگ ہین کہ جانتے اور دیکھتے ہین موت
کو بجاے مال غنیمت کے اور زندگی کو تاوان پس جب سُنا قسطنطین نے یہ حال کہا اُسنے کہ قسم ہی مسیح اور صلیبان اور انجیل اور قربان کی
ہر آئینہ خرچ کرونگا مین اُنکی لڑائی مین اپنی کوشش کو اور لڑونگا مین اُنسے سخت یہانتک کہ دیوے مجھکو پس یا پہونچونگا مین مطلب کو یا مرجاونگا مین بحالت صبر
کے پھر نکلی آیا اُسنے اپنے بطارقہ اور راہب اور ندیم کو اور اختیار کیا اُنمین سے دس ہزار سوار کو کہ وہ سب ہتھیار بند تھے اور بنایا ایک
نشان چاندی کے نیزے پر اور اُسکے سر پر ایک صلیب سرخ سونے کی تھی اور سپرد کیا اُس نشان کو ایک بطریق کے جسکا نام
مسکال ذکر تھا اور وہ نہر اُسکے لشکر کا تھا اور کہا کہ بتحقیق حاکم اور سردار کیا مین نے تجکو ان لوگون پر پس روانہ ہو تو اُنکے ساتھ اور تو طلیعہ
ہی میرے لشکر کا پس لیا بطریق نے نشان کو اور نکلا وہ ساتھ دس ہزار سوار کے اور اسی وقت روانہ ہوا وہ پھر قسطنطین نے بنائی
دوسری صلیب اور سپرد کیا اُسکو لشکر کے دستق کے اور نام اُسکا حرسہ تھا اور ساتھ کیا اُسکے دس ہزار کو اور حکم کیا اُسکو ملجانے کا
پہلے بطریق سے پس جب ہوا دوسرا دن نکلا قسطنطین ساتھ باقی لشکر کے اور چھوڑا اُسنے قیساریہ کی حفاظت پر اپنے چچا کے بیٹے
قسطاویل کو اور چھوڑا اُسکے نزدیک بیس ہزار فوج کو یسار بن عون نے بیان کیا ہی کہ اُسی حال مین کہ ہم تخل گانون مین تھے کہ فتنہ
قریب اور بلند ہوا ہمپر پہلا بطریق ساتھ دس ہزار سوار کے پس نزدیک ہوا وہ ہمسے اور دیکھا ہمنے لشکر کو اور نگاہ اور اندازہ کیا ہمنے
اُنکا تو وہ دس ہزار تھے پس خوش ہوے ہم اور کہا ہمنے کہ ہم پانچ ہزار سوار ہین اور دشمن ہمارے دس ہزار ہین اور ہر مرد ہم مین کا
لڑیگا دو رومیون سے پس ہم اُسی حال اور خوشی مین تھے کہ دوسرا فتنہ ظاہر ہوا اور وہ سر البطریق اور اُسکے ساتھ دس ہزار سوار تھے پس

کہا عمرو بن العاص نے اعلموا انہ من کان یرجوا اللہ تعالی والیوم الآخر فلا یرتاع من کثرۃ العدو ولا من تراخی المدد فان الجهاد فی نجد اسبی

فوز عظیم من یقتل فی صفوف الکفار یکون حیا ابدا یرتع فی مروج الجنۃ وینال من اللہ سابغ نعمتہ قال اللہ عزوجل ولا

تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربهم یرزقون وان الجاسوس الذی قتلتموہ لم تعجلوا علیہ لکان قد

اخبرنا بہذہ الجیوش لکثرتها الیناء والتاعدنا اخذنا علی انفسنا بالاحوط ولاکن امر اللہ عزوجل لا یغلب پھر بلایا عمرو بن
العاص نے اپنے پاس دلیرون کو اور کہا اُنھون نے کہ بتحقیق مناسب دیکھتا ہون مین اس امر کو کہ کہلا بھیجون مین
امین الامۃ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس کہ مدد کرین وہ ہمارے ساتھ لشکر کے اسواسطے کہ یہ بڑا لشکر ہی اور کہا اُنھون نے کہ ای لوگو
کون شخص سوار ہوگا اور جائیگا جانب امین الامۃ کے اور آگاہ کریگا اُنکو اُس چیز سے جسمین ہم واقع ہوے ہین شاید کہ وہ ہماری مدد
اور یاری کرین جیسا کہ مدد کی اُنھون نے ہمکو ساتھ یزید بن ابی سفیان کے اور وہ قنسرین کے حاضرین پر ہین اور صاحب اُسکا اللہ غالب ہی
بزرگ پر پکار ربیعہ بن عامر نے کہ ای عمرو ملاقی ہوا دشمن تم ہمکو لیکر دشمن سے اور صبر کرو تم اللہ غالب اور بزرگ ہی اسواسطے

کہ جسنے مدد دی تھی ہمکو بہت جگہون مین حالانکہ ہم تھوڑے تھے وہ قدرت رکھنے والا اسکا ہی کہ مدد دیوے اور غالب کرے ہمکو
باقی کافرون پر راوی نے بیان کیا ہی کہ نفع حاصل کیا عمرو بن العاص نے ربیعہ بن عامر کی وصیت سے اور کہا انھون نے کہ قسم ہی خدا کی سچ کہا تمنے
پھر حکم کیا انھون نے لوگون کو آمادہ ہونے کا واسطے ملاقی ہونے دشمن کے پس سوار ہوے مسلمان اور بلند کیا انھون نے اپنی آوازون کو ساتھ
تہلیل و تکبیر کے اور درود بھیجی بشیر و نذیر پر پس قبول کیا اور جواب دیا انکی تہلیل اور تکبیر کا پہاڑون اور ریگون اور ڈھیلون اور درختون نے
اور سکنا سے اس زمین کی آبادیون سے اور خوفناک ہوے مشرکین وقت سننے آواز مسلمانون کے اور گویا زمین ہلنے والی اور
چلنے والی تھی ساتھ اپنے لوگون کے اور دیکھا قسطنطین نے مسلمانون کے لشکر کو پس زیادہ معلوم ہوا اسکی آنکھ مین اور کہا اسنے
کہ قسم ہی اپنے دین کی جب آیا اور بلند ہوا تھا مین اس لشکر پر تو نہین تھے وہ زیادہ پانچہزار سے اور اب بڑھ گئی ہی تعداد انکی اور زیادہ
ہوئی مدد انکی اور نہین شک ہی کہ اللہ تعالی نے مدد دی ہی انکو ساتھ فرشتون کے اور باپ میرا دانا اور بینا تھا ان عرب کے
حال کا اور نہین ہی میرا لشکر زیادہ باہان ارمنی کے لشکر سے جبکہ ملاقی ہوا تھا وہ انسے یرموک مین دس لاکھ سے اور بتحقیق ندامت
حاصل کی مین نے اپنے نکلنے پر انکے مقابلے کو اور مین قریب تر فکر کرونگا کسی مکر اور فریب کا ان عرب پر پھر بلایا اسنے ایک بڑے مرتبے
والے کو اپنے نزدیک اور وہ شخص قیساریہ کا قس اور عالم تھا اور کہا اس سے کہ سوار ہوکر جا تو اس قوم کی طرف اور اچھی بات چیت
کر تو اور کہہ تو انسے کہ بادشاہ چاہتا ہی تمسے اس امر کو کہ روانہ کرو تم بادشاہ کے پاس ایک شخص کو جو بڑا فصیح زبان کا اور بڑا مضبوط
دل کا ہو اور نہ ہو وہ شخص فرومایگان عرب سے پس سوار ہوا وہ قس اور کپڑے دیباج سیاہ کے اور ایک کلاہ بالون کی پہنے تھا اور سوار
ہوا سبز سے استر پر اور لی اسنے اپنے ہاتھ مین ایک صلیب جواہر کی اور چلا تا آنکہ پہونچا قریب لشکر مسلمانون کے پس ٹھہرا وہ اس
حیثیت سے کہ سنتے تھے مسلمان کلام اسکا اور کہا اسنے کہ ای گروہ عرب کے مین بھیجا گیا ہون تمھارے پاس بادشاہ جسیم
قسطنطین پسر ہرقل کی طرف سے اور وہ چاہتا ہی تمسے صلح کرنے کو اور نہین خواہش رکھتا ہی تمھاری لڑائی کی اسواسطے کہ وہ عالم ہی اپنے
دین کا اور وہ دانا بینا ہی اپنے کام مین اور نہین دوست رکھتا ہی خونریزی اور تباہ کرنے صورتون کو پس نہ ظلم اور زیادتی کرو تم ہمپر اسواسطے کہ ظالم قتل
کیا جاتا ہی اور مظلوم مدد دیا جاتا ہی اور مسیح نے ہمارے واسطے یہ کہا ہی کہ نہ لڑو تم مگر اس شخص سے جو ظلم اور زیادتی کرے اور بادشاہ تمسے
یہ چاہتا ہی کہ بھیجو تم اسکے پاس ایک مرد کو جو بڑا فصیح زبان اور مضبوط دل ہو اور نہ ہو وہ شخص فرومایگان عرب سے پھر سکوت کیا
اس قس نے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سنا عمرو بن العاص نے کلام اسکا کہا انھون نے کہ ای لوگو بتحقیق سنا تمنے جو کچھ کہا اس
علت بریدہ نے پس کون شخص تم مین سے دوڑیگا بجانب خوشنودی اور پسندیدگی اللہ اور رسول کے اور دیکھے اور دریافت کریگا اس
چیز کو جو سنگ وہی بیان کریگا پس کہا بلال بن حمامہ موذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور تھے وہ جوان سیاہ رنگ اور
دراز قد لوگون مین مثل درخت بلند کے چمکتی تھی سیاہی انکے رنگ کی اور دونون آنکھین انکی سرخ تھین مثل خون بستہ کے اور وہ بلند
آواز تھے پس کہا انھون نے کہ یا عمرو مین اسکے پاس جاؤنگا پس کہا عمرو بن العاص نے کہ ای بلال بتحقیق شکستہ حال کر دیا ہی تمکو تمھارے
رنج نے مفارقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے علاوہ برین تم جنس حبش سے ہو اہل عرب سے نہین ہو اور اہل عرب کے کلام بزرگ

اور فصیح اور مسجع اور مقفیٰ ہین پس کہا بلال رضی اللہ عنہ نے کہ قسم ہی تمکو حق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس امر پر کہ
چھوڑ دو تم مجکو کہ جاؤن مین اُسکی طرف کو پس کہا عمرو بن العاص نے کہ تمنے بڑی اور بزرگ قسم مجکو دلائی جاؤ تم اور اعانت طلب کرو تم اللہ
تعالی سے اور نہ درو تم اُس سے کلام کرنے مین اور فصاحت بیانی کرو تم جواب مین اور بڑائی اور بزرگی ظاہر کرو تم شریعت اسلام کی
بلال نے کہا کہ قریب تر پاؤگے تم مجکو اگر چاہا اللہ تعالی نے جیسا کہ تم دوست رکھتے ہو پس نکلے بلال رضی اللہ عنہ اور تھے وہ مثل
درخت بلند کے چوڑے تھے دونون شانے اُنکے گویا وہ قوم شنوءہ کے لوگ سے تھے اور اُنکے ڈیل ڈول کی بڑائی سے دیکھنے والے
ڈرتے تھے اور اُسدن وہ قمیص کرابیس شام کا پہنے تھے اور سر پر اُنکے عمامہ صوف کا تھا لٹکائے ہوئے تھے اپنی تلوار اور توشہ دان
کو اپنے شانے پر اور عصا اُنکا اُنکے ہاتھ مین تھا پس جب نکلے وہ مسلمانون کے لشکر سے اور دیکھا اُنکی طرف قسطنطین نے زشت اور زبون جانا
اُسنے اُنکو اور کہا اُسنے کہ مسلمانون کی آنکھون مین مرتبہ ہمارا سست اور ضعیف دکھائی دیا ہی پس جب بلایا ہمنے اُنکو کہ آپس
مین بات چیت کرین تو بھیجا اُنھون نے ہمارے پاس ایک مرد کو اپنے غلامون سے بسبب ہمارے اندک اور حقیر ہونے کے اُنکی آنکھون
مین پس کہا اُسنے کہ ای غلام پھر جاؤ اور کہدے اپنے مالک سے کہ بادشاہ ہمارا چاہتا ہی کسی سردار کو تم مین سے تاکہ کلام کرے وہ جوارزہ
رکھتا ہی پس کہا اس سے بلال نے کہ ای مرد مین بلال بن حمامہ موذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہون اور نہین ہون عاجز تمہارے
سردار کی جوابدہی سے پس کہا اُسنے بلال سے کہ ٹھہرو تم اپنی جگہ پر تاکہ آگاہ کرون مین بادشاہ کو تمہارے حال سے پھر واپس گیا
وہ اور ٹھہرا سامنے قسطنطین کے اور کہا کہ ای بادشاہ قوم نے بھیجا ہی میرے پاس ایک غلام کو اپنے غلامون سے تاکہ بات چیت کرین وہ
سمجھے اور نہین ہی یہ امر مگر اس وجہ سے کہ ضعیف اور سست معلوم ہوئے ہین ہم اُنکی آنکھون مین اور وہ غلام سیاہ رنگ دراز قامت
بھاری ڈیل ڈول کے ہین اور بیان کی اُسنے صفت بلال بن حمامہ کی تا اینکہ در آیا اُسمین خوف بلال کے حال و صفت سے
پس کہا قسطنطین نے اُسسے کہ پھر جاؤ تو اُنکی طرف اور کہہ تو اُنسے کہ بھیجا تھا بادشاہ نصرانیہ کے بیٹے نے تمہارے پاس
بارادہ طلب بعض تمہارے سردارون کے جس سے وہ بات چیت کرے اور تم بھیجتے ہو اُسکے پاس ایک غلام کو اپنے غلامون
سے پس پھر آیا مترجم بلال کے پاس اور کہا کہ بادشاہ تمسے کہتا ہی کہ ہم غلام سے بات چیت کرنا نہین چاہتے ہین بلکہ
ہم چاہتے ہین کہ تمہارے لشکر کے مالک اور تمہارے سردار سے ہم بات چیت کرین پس پھرے بلال حالانکہ وہ
شکستہ دل تھے اور آگاہ کیا اُنھون نے عمرو بن العاص کو اس حال سے پس کہا عمرو بن العاص نے شرجیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے کہ مین اُسکے پاس جاتا ہون پس کہا اُنسے شرجیل بن حسنہ نے کہ ای ابا عبد اللہ ہرگاہ کہ تم خود جاؤگے پس کس شخص پر چھوڑ وگے تم
مسلمانون کو عمرو بن العاص نے کہا کہ اللہ تعالی مہربان ہی اپنے بندون پر اور وہ بڑا مہربانی کرنے والا ہی اپنی خلقت پر مگر تو تم نشان کو اور
بطور میرے خلیفہ کے ٹھہرو تم میری جگہ پر پس اگر قوم غدر اور بیوفائی کریگی پس اللہ تعالی مالک اور خلیفہ ہی تمپر پس ٹھہرے شرجیل بن حسنہ
عمرو بن العاص کی جگہ پر اور لیا نشان کو اور نکلے عمرو بن العاص اور چلے بجانب قیصر کے اور وہ زرہ کے اوپر جبہ صوف کا پہنے تھے
اور سر پر اُنکے زرد رنگ عمامہ مصری تھا کہ پھیر لیا تھا اُسکو اپنے سر پر بطور پیچ کے اور لٹکا دیا تھا اُسکی چوٹی کو اور کمر مین اُنکے لٹکا دوال

ذکر لڑائی قیساریہ اور جانا عمرو بن العاص کا پاس قسطنطین کے اور بات چیت کرنا قسطنطین سے ۱۲

کا تھا اور لٹکا لیا تھا اُنھوں نے اپنی تلوار کو اور رکاب میں لٹکایا تھا اپنے نیزے کو پس برابر وہ چلے گئے تا اینکہ ٹھہرے وہ سامنے اُس
ترجمان کے جسکو قسطنطین نے بھیجا تھا پس جب دیکھا اُنکو ترجمان نے ہنسا وہ پس کہا اُسے عمرو بن العاص نے کہ کس چیز سے تو ہنستا ہے اے
برادر نصرانیہ اُسنے کہا کہ تمھارے لباس اور تمھارے اُٹھانے اور پہننے سے ان ہتھیاروں کو کیا کام کروگے تم اُنسے اور کیا
ارادہ کروگے تم لڑائی کا عمرو بن العاص نے کہا کہ اُٹھانا اور لینا ہتھیاروں کا لباس اہل عرب کا ہے اور وہی بچھونا اُنکا اور اوڑھنا اُنکا
ہے اور نہیں لیا میں نے ہتھیاروں کو ساتھ اپنے مگر واسطے طلب عزت کے اپنے دشمن پر اور شاید کہ ڈالا جاؤں میں تمھارے نزدیک ساتھ اپنی
میں پس ہونگے ہتھیار جائے پناہ میرے واسطے میرے دشمن سے اور بچاؤنگا میں اُنکے سبب سے اپنی جان کو کہا ترجمان نے سچ کہا اُنسے ہم لوگ اہل وفا
اور نیک ہیں نہیں ہیں تم دل کو مطمئن رکھو پھر پھرا ترجمان بجانب قسطنطین کے جبکہ سنا اُسنے مقولہ عمرو بن العاص کا اور کہا کہ اے بادشاہ
سرزمین کے تیرے پاس آئے ہیں اور وہ ایسا ایسا لباس پہنے ہیں پس سنا بادشاہ قسطنطین نے کلام سے اور کہا اُسنے کہ تو اُنسے کہ آویں میرے پاس اور
داخل ہوں جیسے ہیں وہ اپنے لباس میں پس لیا بادشاہ نے ساختگی کو بسبب آنے عمرو بن العاص کے اُسکے پاس اور آراستہ کیا اُسنے اپنے ملک کو اور ٹھہرایا
بطارقہ اور مذبحہ کو داہنے بائیں اور حجاب کو گرد اپنے اور آیا ترجمان نزدیک عمرو بن العاص کے اور کہا اُنسے کہ اے برادر عربی چلو تم کہ بادشاہ نے اجازت دی ہے
تمکو پس روانہ ہوئے عمرو بن العاص اپنے گھوڑے پر اور ہر شخص کیا یہ کہ تعجب کرتا تھا اُنکے لباس سے تا اینکہ ٹھہرے وہ بادشاہ کے خیمے کے دروازہ پر پھر پیادہ ہوئے وہ اور چلے
بطارقہ اور حجاب آگے اُنکے تا اینکہ پہنچی آنکھ اُنکی قسطنطین پر پس سلام کیا اُنھوں نے ساتھ دعاے عرب کے پس نزدیک بلایا اُنکو بادشاہ نے
اور مرحبا کہا اور تازہ روئی کی اُنسے اور کہا کہ مرحبا اے سردار اپنی قوم کے اور حکم کیا اُنکو تخت پر بیٹھنے کا پس انکار کیا عمرو بن العاص
اس امر سے اور کہا اُنھوں نے کہ فرش اللہ تعالیٰ کا پاک ہے تیرے فرش سے اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے زمین کو اور کیا اُسکو بچھونا ہمارا
اور مباح کیا اُسنے ہمارے واسطے اُسکو پس ہم سب اُسمیں برابر ہیں اور میں نہیں چاہتا ہوں بیٹھنے کو مگر اُس چیز پر جو مباح کیا ہے اللہ تعالیٰ
نے ہمارے واسطے پھر بیٹھے عمرو بن العاص زمین پر بحالت چار زانو کے اور رکھ لیا اپنے نیزے کو آگے اپنے اور اپنی تلوار کو اپنی ران پر اور کہا قسطنطین
سے کہ تو جو چاہتا ہے اے عظیم روم کے اور سوال کر تو جس چیز سے تجکو منظور ہو پس کہا اُسنے قسطنطین پسر ہرقل نے کہ تمھارا نام کیا ہے اُنھوں نے
کہا کہ میرا نام عمرو ہے میں عرب بزرگ اور ارباب بیت الحرام سے ہوں جسکی قوم تعظیم کرتی ہیں قسطنطین نے کہا کہ تم جوان بزرگ ہو عرب بزرگ سے اے عمرو
اور اگر تم عرب کے ہو تو ہم روم ہیں اور ہمارے تمھارے بیچ میں نسبت اور قرابت اور یگانگیت نزدیک ہے اور ہم تم نسب میں ملتے ہوئے ہیں پس چاہیے لوگ کہ
تمھارے بیچ میں نہیں چاہیے اُنکو کہ خونریزی کریں بیچ آپس کے بعض کی عمرو بن العاص نے کہا کہ ہمارا نسب ملتا ہے میں ہمارے باپ دادوں کا اور بڑا نسب ہمارا
میں اسلام کا ہے اور جب بھائی بھائی کے ساتھ ہو اور وہ دونوں جدا ہوں دین میں پس حلال ہے بھائی کو کہ مار ڈالے اپنے بھائی کو اور
منقطع ہو گیا نسب اُن دونوں کے بیچ میں اور جو تو نے کہا کہ تیرا نسب ہم سے ملتا ہے پس کیونکر ہمارا تمھارا النسب ایک ہو سکتا ہے حالانکہ تم قوم
قریش بزرگ روم سے ہو اُسنے کہا کہ اے عمرو آیا نہیں ہیں باپ ہمارے آدم پھر نوح پھر ابراہیم اور عرب نسل اسمعیل سے ہیں اور روم اولاد عیص
بن العیص بن اسحاق ہیں اور وہ دونوں اولاد ابراہیم کے ہیں اور نہیں درست کہتا ہے بھائی اس امر کو کہ زیادتی کرے اپنے بھائی پر اور ظلم
کرے اُسپر اس تقسیم میں جو بانٹ دی ہے اُنکے لئے باپ نے اُنکے بیچ میں عمرو بن العاص نے کہا کہ تو سچا ہے لیکن اس کلام میں کہ بعض بیٹے اسحاق کے

میں اور اسمعیل چچا عیص کے ہیں اور ہم ایک باپ کی اولاد میں ہیں اور باپ ہمارے نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور اگرچہ نوح نے
تقسیم کر دیا تھا زمین کو اپنی اولاد میں لیکن انھوں نے تقسیم کیا تھا اُسکو بحالت گذر کرنے کے جیسی جبکہ خشمناک ہوئے تھے وہ اپنے
بیٹے حام پر اور جان تو اس امر کو کہ اولاد نوح کی نہیں راضی ہوئی تھی اس تقسیم پر یہانتک اور نزاع ہوگیا درمیان اُنکی بعض پر اور یہ زمین جس میں تم ہو تمھاری
نہیں ہے بلکہ عمالقہ کی ہے جو تمھارے پیشتر تھے اسواسطے کہ نوح نے تقسیم کیا تھا زمین کو اپنے بیٹوں میں سام اور حام اور یافث پر پس دیا تھا
اُنھوں نے اپنے بیٹے سام کو شام کا ملک اور جو گرد اُسکے ہے یمن اور حضرموت سے عمان بحرین تک اور سب عرب اولاد سام سے ہیں اور وہ [illegible]
اور طسم اور جدیس اور عملاق اور العمالیق جہاں کہیں تھے شہروں میں اور یہ ہی جبابرہ ہیں جو شام میں تھے پس یہ عرب خالص ہیں اور دی تھی نوح نے
حام کو زمین جنوب اور سواحل کی اور اُترے تھے یافث اُس میں جو بیچ [illegible] کے تھی اور زمین خالص ملکیت اللہ تعالیٰ کی ہے وارث
کرتا ہے جسکو چاہتا ہے وہ اپنے بندوں سے اور نیکو عاقبت کی واسطے پرہیزگاروں کے ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ پھیر دیوے تو اس تقسیم کو اور کرے تو
اُسکو تقسیم برابری کی پس لیویں ہم اُس چیز کو جو تمھارے ہاتھوں میں ہے شہروں اور محلوں مضبوط اور دریائی جاری اور زمین فراخ سے اور لو تم اُس
چیز کو جو ہمارے ہاتھوں میں ہے درخت خاردار اور پتھروں اور ریگستانی شہروں اور آبادی کی جب سنا قسطنطین نے کلام عمرو بن العاص کا جانا
اُسنے کہ وہ مرد بزرگ ہیں پس کہا اُسنے کہ سچے ہو تم اے عمرو اپنے کلام میں مگر یہ تقسیم تو جاری ہو چکی اور اگر نہ راضی ہوگے تم اُس پر تو ہو گے تم
ظلم کرنے والے ہم پر اور ہم جانتے ہیں اس امر کو کہ نہیں برانگیختہ کیا اور اُٹھایا ہے تمکو اس امر پر اور نکالا ہے تمکو تمھارے شہروں سے مگر بڑی کوشش نے پس کہا
اُسکو عمرو بن العاص نے کہ اے بادشاہ یہ جو تو نے گمان کیا ہے کہ کوشش نے نکالا ہے ہمکو ہمارے شہروں سے ہاں ایسا ہی ہے جیسا کہ تو نے بیان کیا ہے اسواسطے
کہ ہم کھاتے تھے روٹی چنے اور جو کی اور جب دیکھا ہم نے تمھارے کھانے کو اور کھایا ہم نے اُسکو اچھا جانا ہم نے اُسکو پس جدا ہونگے ہم تم سے
یہانتک کہ چھین لینگے ہم شہروں کو تمھارے ہاتھوں سے اور بنا دینگے ہم تمکو غلام اپنا اور سایہ طلب کرینگے ہم بیچ اُن درختوں گھنے اور شاخوں سبز کے
اور اچھے پھلوں والے کے پس اگر باز رکھو گے تم اُس چیز سے جو لکھی ہے ہمنے تمھارے شہروں اور ان چیزوں مزہ دینے والی زندگانی سے پس پیش
آوینگے اور لے لینگے تمکو مگر وہ مرد کہ دوست رکھتے ہیں موت اور طلب آخرت کو اور زیادہ مشتاق ہیں تمھاری لڑائی کے تمھارے دوست رکھنے سے
دنیا کی زندگی کو اسواسطے کہ وہ دوست رکھتے ہیں لڑائی کو جیسا کہ تم دوست رکھتے ہو زندگانی کو پس پسپا ہوا اور باز رہا وہ اُنکے جواب
سے اور بلند کیا اُسنے اپنے سر کو اپنی قوم کی طرف اور کہا کہ جانو تم اس امر کو کہ یہ عرب سچے ہیں اپنے قول میں قسم ہے حق کنائس اور بیعوں اور قربان
اور مسیح اور صلبان کی کہ ہمارے واسطے اُنکے مقابلے میں ستواری اور پایداری نہیں ہے عمرو بن العاص نے بیان کیا ہے کہ پائی میں نے راہ اُنکی نصیحت
کرنے کی اور کہا میں نے کہ جانو تم اس امر کو اے گروہ روم کے کہ اللہ غالب اور بزرگ نے نزدیک کر دیا ہے تمپر اُس چیز کو جسکو تم طلب کرتے ہو
پس اگر چاہتے ہو تم اپنے شہروں کو داخل ہو تم ہمارے دین میں اور تصدیق کرو تم ہمارے قول کی ساتھ مقولات ہمارے نبی محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسواسطے کہ دین اللہ کے نزدیک دین اسلام ہے پس کہو تم لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ
ورسولہ قسطنطین نے کہا کہ اے عمرو ہم نہ جدا ہونگے اپنے دین سے حالانکہ اسی پر مر گئے ہیں باپ دادے ہمارے عمرو بن العاص نے کہا
کہ اگر نہیں چاہتا ہے تو اسلام کو پس دے تو ہمکو جزیہ اپنا اور اپنی قوم کی طرف سے بحالیکہ تم حقیر ہو قسطنطین نے کہا کہ نہیں

منظور کرسکتا ہون مین تمھارے واسطے اس امر کو اسواسطے کہ رومی اداے جزیہ پر میرے اطاعت نکرینگے حالانکہ میرے باپ نے انسے جزیہ کے واسطے پیشتر کہا تھا پس ارادہ کیا تھا انھون نے اُسکے مار ڈالنے کا پس کہا عمرو بن العاص نے کہ جو کچھ میرے پاس تھا عذر خواہی اور ڈرانے سے اور بہ تحقیق ڈرایا مین نے تم لوگون کو جہانتک ممکن ہوا اور نہین باقی ہی مگر تلوار ہمارے تمھارے بیچ مین حکم کرنے والی اور اللہ تعالی جانتا ہی اس امر کو کہ مین نے بلایا تھا تمکو ایسے کام کی طرف جسمین تمھاری نجات تھی پس نافرمانی کی تم نے اُس سے جیسا کہ نافرمانی کی تھی تمھارے باپ عیص نے اپنی مان کی پس نکل گئے قرابت سے آگے اپنے بھائی یعقوب کی اور تم جانتے ہو اس امر کو کہ تم لوگ نزدیک تر ہو نسب مین اور ہم بیزاری ظاہر کرتے ہین طرف اللہ غالب اور بزرگ کے تم سے اور تمھاری قرابت سے جس حال مین کہ تم ناسپاسی اور کفر کرنے والے ساتھ اللہ مہربان کے اور تم اولاد عیص بن اسحاق سے ہو اور ہم اولاد اسمعیل علیہ السلام سے ہین اور اللہ غالب اور بزرگ نے اختیار اور برگزیدہ کیا ہمارے نبی کے واسطے نسلون کو پشت آدم سے تا اینکہ نکلے وہ اپنے باپ عبد اللہ کے پشت سے پس کیا اُسنے بہترین لوگون کا اولاد اسمعیل کو اور سکھلایا اُسنے اسمعیل کو عربی مین کلام کرنے کو اور چھوڑا اُسنے اسحاق کو اُنکے باپ کی زبان پر پس اولاد اسمعیل کی عرب ہین پھر کیا اللہ تعالی نے بہترین عرب کا کنانہ کو پھر بہترین کنانہ کا قریش کو پھر بہترین قریش کا بنی ہاشم کو پھر بہترین بنی ہاشم کا بنی عبد المطلب کو پھر بہترین بنی عبد المطلب کا ہمارے نبی کو صلوات اللہ وسلامہ علیہ پس بھیجا اُنکو رسول اور کیا اُنکو نبی اور اُترے اُنپر جبرئیل ساتھ وحی کے اور کہا جبرئیل نے کہ پھرا مین پورب اور پچھم مین پس نہین پایا مین نے بزرگ زیادہ تم سے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم عمرو بن العاص نے بیان کیا ہی کہ کھڑے ہوے رونگٹے اُنکے بدن کے اور فروتنی کی اُنکے اعضاے بدن نے جسوقت کہ ذکر کیا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور جنبش مین آئے دل اُنکے اور داخل ہوا خوف قسطنطین کے دل مین اور کہا اُسنے عمرو بن العاص سے کہ تم سچے ہو اپنے کلام مین اسی طرح انبیا بھیجے جاتے ہین بزرگ خاندان اپنی قوم سے پس آگاہ کرو تم مجکو اس امر سے کہ آیا تمھارے ان ساتھیون مین کوئی مثل تمھارے ہی کہ جلد جواب دے وہ جسوقت کہ مخاطب کیا جاوے مثل تمھارے جواب دینے کے کہ جب سوال کیا گیا جواب پایا پس کہا عمرو بن العاص نے کہ سب ہم ایسے ہی ایک ہی زبان پر ہین اور اُنمین سے ایسے لوگ ہین کہ اگر کلام اور سوال کریگا تو جانیگا اس امر کو کہ مین نہین اندازہ کیا جاتا ہون اُنکے ساتھ مقابلے مین پس کہا بادشاہ نے کہ محال ہی یہ امر کہ ہوین تمھارے ساتھیون مین مثل تمھارے اور نہ تمام عرب مین عمرو بن العاص نے کہا ہان قسم ہی خدا کی اور اگر دوست رکھیگا بادشاہ اس امر کو تو لاؤنگا مین اُنکو تاکہ واقف ہو جاویگا بادشاہ میرے صحت کلام پر پھر پھیرا عمرو بن العاص نے اور چلے اپنے گھوڑے کی طرف اور سوار ہوے اور آئے اپنے لشکر مین پس شکر کیا اللہ تعالی کا مسلمانون نے اُنکی سلامتی پر اور رات گذرانی اُنھون نے بحالت نگاہبانی کے پس جب صبح کی اُنھون نے نماز صبح کی پڑھی عمرو بن العاص نے ساتھ مسلمانون کے اور حکم کیا اُنکو سوار ہونے کا واسطے لڑائی اُنکے دشمن کے پس جلدی کی مسلمانون نے اس امر مین اور سوار ہوے وہ اپنے گھوڑون کی پشتون پر اور صف بستہ ہوگئے واسطے لڑائی کے واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب لڑائی کا دن ہوا قسطنطین نے اپنے لشکر کی تین صفین کین اور آگے کیا اُسنے تیراندازون کو اور آراستہ کیا میمنہ اور میسرہ کو اور بلند کی گئی صلیب آگے اُسکے اور پیش قدمی کی اُسنے آگے اپنے لشکر کے اور دیکھا عمرو بن العاص نے بجانب قسطنطین کے حالانکہ اُسنے مرتب کیا تھا اپنے لشکر کو اور قصد کیا تھا لڑائی کا

اور آراستہ ہونا دونون لشکرون کا واسطے لڑائی کے

اُسکو مسلمانون نے کہ نکلا ہے وہ مثل پہاڑ کے اور جو چیز اُسکے جسم پر تھی وہ چمکتی تھی روشنی جواہر سے شور کیا مسلمانون نے درانحالیکہ
وہ کہتے تھے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس جب ٹھہرا وہ میدان مین پیش آیا وہ درانحالیکہ توتلا پن کرتا تھا اپنی زبان مین
اور طلب کرتا تھا لڑنے والے کو پس متوجہ ہوئے شہسواران عرب درآنحالیکہ دوڑتے تھے اُسکی جانب ہر طرف سے ہر شخص چاہتا تھا
اُسکے مار ڈالنے کو بسبب اُس لباس اور اسباب کے جو اُسکے جسم پر تھا پس کہا عمرو بن العاص نے کہ اللہ تعالیٰ کا ثواب بہتر ہے
تمھارے واسطے اُس چیز سے جو اُسکے جسم پر ہے پس نہ نکلے کوئی شخص درانحالیکہ طلب کرتا ہو اُسکے اسباب کو پس ہوگا
نکلنا اُسکا اسباب کے سبب سے پس اگر مار ڈالا جاویگا وہ شخص تو مارا جاویگا اُس چیز کی راہ مین جسکی طلب مین وہ نکلا ہے اور
بہ تحقیق سُنا ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے من کانت ہجرتہ الی اللہ ورسولہ فہجرتہ الی اللہ ورسولہ
من کانت ہجرتہ الی الدنیا یصیبہا او امرءۃ یتزوجہا فہجرتہ الی ما ہاجر الیہ راوی نے بیان کیا ہے کہ نکلا تھا ایک جوان یمن سے
اور اُسکی مان اور بہن اُسکے ہمراہ تھین درانحالیکہ وہ سب ارادہ رکھتے تھے ملک شام کا اور بہن اُسکی اُس سے کہتی تھی کہ اے بھائی
کوشش کرو تم ہمارے ساتھ چلنے مین تاکہ پہونچین ہم بجانب شہرہاے فراخ حال کے اور کھائین ہم اچھی چیزین شام کی بسبب
اچھے ہونے اُسکے اور اُسکی نعمتون کے پس کہا تھا اُس سے اُسکے بھائی نے کہ نہین جاتا ہون مین مگر اس سبب سے کہ لڑون مین
واسطے رضامندی اللہ تعالیٰ اور اُسکے رسول کے اور جہاد اور کوشش کرون مین اُسکی راہ مین شاید کہ پاؤن مین شہادت کو
اور بہ تحقیق سُنا ہے مین نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو کہ کہتے تھے ان الشہداء احیاء عند ربہم یرزقون پس کہا اُسکی بہن نے
کہ کیونکر روزی پاتے ہین وہ حالانکہ وہ مرگئے ہین اُسنے کہا کہ سُنا ہے مین نے صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی معاذ بن
جبل کو کہ وہ کہتے تھے کہ سُنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ان اللہ تعالیٰ یجعل ارواحہم فی
حواصل طیر خضر من طیور الجنۃ فتاکل تلک الطیور من ثمار الجنۃ وتشرب من انہارہا فتغدوا ارواحہم فی حواصل الطیور
فہو الرزق الذی جعل اللہ لہم پس جب ہوا دن لڑائی لشکر قسطنطین کا قیساریہ مین نکلا وہ جوان واسطے لڑائی کے
بعد ازینکہ رخصت کیا اُسنے اپنی مان اور بہن کو مثل رخصت موت کے اور کہا اُسنے کہ یک جائی ہماری تمھاری نزدیک
حوض مصطفےٰ صلوٰۃ اللہ علیہ وسلامہ کے ہوگی اور نکلا وہ طرف لڑائی کے اور اُسکے ہاتھ مین ایک نیزہ جوڑا ہوا اگر کو
کا تھا اور اُسکی سواری مین گھوڑا کم اصل تھا پس جب نکلا وہ جوان حملہ کیا اُسنے بطریق پر اور نیزہ مارا اُسکے پس
درآئی نوک نیزے کی بطریق کی زرہ مین پس قادر ہوسکا وہ جوان اُسکے نکالنے پر بطریق کی زرہ سے تلوار ماری
بطریق نے جوان کے نیزے پر اور کاٹ ڈالا اُسکو اور حملہ کیا جوان پر اور ماری تلوار اُسکے سر پر پس دو ٹکڑے کردیا سر کو
اور گر پڑا وہ جوان مُردہ ہو کر رحمت کرے اللہ تعالیٰ اُسپر اور گرد اور یا قید ہونے اُسکے گرنے کی جگہ پر پھر طلب کیا لڑنے والے
کو پس نکلے اُسکے مقابلے کو ابن قثم پس مار ڈالا بطریق نے اُنکو پس جب دیکھا اس حال کو شرجبیل بن حسنہ
رضی اللہ عنہ نے خشم کرتے تھے وہ اپنے نفس پر اور کہا اُنھون نے کہ اے نفس ہے تو کشایش اور سیر کرتا ہے مسلمانون کے

قتل پر پھر نکلے وہ اور اُنکے ہاتھ مین وہ نشان تھا جسکو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اُنکے واسطے بروز روانگی کے
بجانب شام کے بنایا تھا پس جب دیکھا اُنکو عمرو بن العاص نے کو میل کیا ہو اُنھون نے نکلنے کا کہا عمرو بن العاص نے کہ ای عبد اللہ گاڑ دو
تم نشان کو تاکہ نہ مشغول کرے وہ تمکو پس گاڑ دیا اُسکو شرحبیل بن حسنہ نے پس ٹھہرا وہ نشان مثل درخت کے اور در آیا پتھر مین
گویا وہ اُسی سے نکلا تھا پس شگون لیا اُنھون نے اس امر سے مدد اور غلبے کا اور نکلے وہ بجانب بطریق کے قیدیون کے اور مسلمان
دعا کرتے تھے اُنکے واسطے مدد اور غلبے کی اُنکے دشمن پر پس جب دیکھا اُنکو بطریق نے ہنسا وہ اُنکے لباس سے اور اُس
ملعون کی آواز مثل رعد تند کے تھی اور وہ موٹا تھا لوگون سے اور شرحبیل بن حسنہ لاغر جسم تھے بسبب کثرت روزہ رکھنے اور
شب بیداری کے پس جب برابر ہوا بطریق میدان مین حملہ کیا ہر ایک نے اُن دونون سے اپنے ساتھی پر اور سبقت کی دونون
نے دو وار تلوارون سے اور پہلا وار شرحبیل بن حسنہ کا تھا پس کچھ کارگر ہوئی اُنکی تلوار دشمن خدا کی زرہ پر اور اُچھل آئی تلوار
اپنے پڑنے کی جگہ سے اور پڑی تلوار قیدیون کی شرحبیل بن حسنہ پر پس توڑا اُسنے اُنکے سر کو پھر پاپیادہ ہو گئے وہ دونون
گھوڑون سے سعید بن روح نے بیان کیا ہی کہ وہ دن بہت بدلی اور جاڑے کا تھا پس اُسی حال مین کہ وہ دونون لڑ رہے تھے
کہ دفعۃً نازل ہوا پانی مثل منھ مشکون کے اور اُترے وہ دونون گھوڑون سے اور کشتی کرتے تھے دلدل اور مٹی مین اور سوائے
اُسکے کہ دشمن خدا نے حملہ کیا شرحبیل بن حسنہ پر پس مارا اُسنے اپنے ہاتھ کو اُنکے پیٹ کی نرم جگہ پر پس اُٹھا لیا اُنکو زمین سے اور
ڈال دیا اُنکو پیٹھ کے بھل پھر در آیا وہ اُنکے سینے پر اور قصد کیا اُنکے ہلاک کرنے کا پس پکارا اور کہا شرحبیل بن حسنہ نے
یا غیاث المستغیثین پس نہین تمام کیا تھا اُنھون نے اپنے کلام کو تا اینکہ نکلا ایک سوار رومیون کے لشکر سے اور وہ سنہری
زرہ پہنے تھا اور اُسکی سواری مین اصیل گھوڑا تھا پس قصد کیا سوار نے بطریق کے جگہ کا اور شرحبیل بن حسنہ نے گمان کیا تھا نسبت
کافر کے اس امر کا کہ نہین نکلا ہی وہ سوار مگر واسطے دینے گھوڑے کے بطریق کو اور اُسکی اعانت کریگا قتل شرحبیل بن حسنہ پر پس جب
نزدیک ہوا وہ اُن دونون سے پاپیادہ ہو گیا وہ اپنے گھوڑے سے اور جھکا طرف بطریق کے اور کھینچ لیا اُسکو اپنے پیر سے شرحبیل
کے سینے سے اور کہا اُسنے کہ ای بندۂ خدا اُٹھ کھڑے ہو تم پس بہ تحقیق آئی تمکو مدد فریاد رس فریاد کرنے والے کے پاس سے پس دیکھتے تھے
شرحبیل بن حسنہ اُسکی طرف در آنحالیکہ وہ تعجب کرنے والے تھے اُس سے اور اُسکے کلام اور اُسکے کام سے اور دیکھا تو ایک مرد ڈھاٹا باندھے
اور نکال لیا جھٹ اپنی تلوار کو اور مارا بطریق پر ایک وار پس کاٹ ڈالا اُسکے سر کو اور کہا شرحبیل بن حسنہ سے کہ ای بندۂ خدا لیلو تم اُسکے اسباب
پس کہا اُس سے شرحبیل بن حسنہ نے کہ قسم ہی خدا کی نہین دیکھا مین نے زیادہ تر تعجب انگیز معاملہ تیرے کام سے اور دیکھا مین نے تجکو
کہ آیا تو مشرکین کے لشکر سے پس تو کون شخص ہی اُسنے کہا کہ مین وہ بدبخت راندہ گیا طلیحہ بن خویلد الاسدی ہون کہ دعوی کیا تھا
مین نے نبوت کا بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور جھوٹھ باندھا تھا مین نے اللہ تعالی پر اور گمان کیا تھا مین نے اس بات کا
کہ جبرئیل میرے اوپر آسمان سے وحی اُترتی ہی پس کہا مین نے اُس سے کہ ای میرے بھائی اللہ تعالی کی رحمت فراخ اور کشادہ ہی ہر چیز پر اور جو شخص توبہ
کرتا ہی اور باز رہتا ہی گناہ سے اور رجوع کرتا ہی قبول کرتا ہی اللہ تعالی اُسکی توبہ کو اور بخش دیتا ہی اُسکے گناہ کو اور نبی صلی اللہ علیہ نے

ارشاد کیا ہی اَلتَّوۡبَۃُ تَجُبُّ مَا قَبۡلَھَا آیا نہین جانا تو نے ای بیٹے خویلد کے کہ اللہ پاک اور برتر نے جب اُتارا اپنے نبی اور رسول پر اس آیت کو وَرَحۡمَتِیۡ وَسِعَتۡ کُلَّ شَیۡءٍ امید کی ہر شخص نے یہان تک کہ ابلیس نے پس جب اُتری یہ آیت فَسَاَکۡتُبُھَا لِلَّذِیۡنَ یَتَّقُوۡنَ وَیُؤۡتُوۡنَ الزَّکٰوۃَ کہا یہود اور نصاریٰ نے کہ ہم صدقہ اور زکوٰۃ دیتے ہین اور جب اُتری یہ آیت وَالَّذِیۡنَ ھُمۡ بِاٰیٰتِنَا یُؤۡمِنُوۡنَ کہا یہود اور نصاریٰ نے کہ ہم ایمان لائے ہین اُس چیز کا جو اُتارا ہی اللہ تعالیٰ نے صحف اور توراۃ اور انجیل مین پس جانا اللہ تعالیٰ نے اس امر کو کہ آگاہ کر دیوے وہ یہود اور نصاریٰ کو کہ یہ امر خاص امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے ہی اس کلام سے اَلَّذِیۡنَ یَتَّبِعُوۡنَ الرَّسُوۡلَ النَّبِیَّ الۡاُمِّیَّ الَّذِیۡ یَجِدُوۡنَہٗ مَکۡتُوۡبًا عِنۡدَھُمۡ فِی التَّوۡرٰىۃِ وَالۡاِنۡجِیۡلِ یَاۡمُرُھُمۡ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَیَنۡھٰھُمۡ عَنِ الۡمُنۡکَرِ آخر تک طلیحہ نے کہا قسم ہی خدا کی کہ میرے واسطے ایسا منہ نہین ہی کہ رجوع کرون مین بجانب اسلام کے اور قصد کیا اُسنے چلنے کا اپنی طرف کو پس باز رکھا اُسکو شرحبیل بن حسنہ نے اور کہا کہ ای طلیحہ مین نہ چھوڑونگا تجھکو کہ چل تو میرے ساتھ بجانب لشکر مسلمانون کے پس کہا اُسنے کہ نہین باز رکھا ہی مجکو تمھارے ساتھ چلنے سے مگر وہ بدخواہ اور سخت دل یعنی خالد بن الولید نے اور مین ڈرتا ہون کہ وہ مجکو مار ڈالینگے پس کہا مین نے اُس سے کہ ای میرے بھائی وہ ہمارے ساتھ نہین ہین اور یہ لشکر عمرو بن العاص کا ہی شرحبیل بن حسنہ نے بیان کیا ہی کہ چلا وہ اور رجوع کیا میرے ساتھ پس جب ہم دونون نزدیک ہوئے مسلمانون کے دوڑے لوگ ہماری طرف کو اور کہا اُنھون نے کہ ای عبد اللہ یہ کون شخص تمھارے ساتھ ہی کہ تحقیق اُسنے تمھارے ساتھ نیک کام کیا ہی شرحبیل بن حسنہ نے بیان کیا ہی کہ نہین پہچانا مسلمانون نے اُسکو اسواسطے کہ وہ ڈھاٹا باندھے تھا اپنے بڑے ہونے عمامہ سے پس کہا مین نے کہ یہ طلیحہ بن خویلد الاسدی ہی مسلمانون نے کہا کہ آیا تو یہ اور رجوع کی ہی اُسنے بجانب اللہ تعالیٰ کے پس کہا اُسنے کہ مین توبہ کرنے والا ہون طرف اللہ تعالیٰ کے اُس چیز سے جو مجھ سے واقع ہوئی ہی شرحبیل بن حسنہ نے بیان کیا ہی کہ لے گیا مین بجانب عمرو بن العاص کے پس سلام کیا اُنھون نے اُسپر اور مرحبا کہی واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہی کہ روایت پہونچی ہی مجکو کہ جب طلیحہ نے دعویٰ نبوت کا کیا تھا اور واقع ہوئی تھین اُس سے لڑائیان ساتھ خالد بن الولید کے اور سُنا تھا اُسنے اُس حال کو کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے مسیلمہ کذاب اور سجاح کو جنھون نے دعویٰ نبوت کیا تھا مار ڈالا اور اسود عنسی کو بھی مار ڈالا کہ اُسنے اپنے کو نبی کہا تھا پس ڈرا طلیحہ اپنی جان پر اور بھاگا رات کو مع اپنی زوجہ کے بجانب شام کے اور طلب ہمسایگی کی اُسنے ایک شخص قوم کلب سے اور وہ شخص مسلمان تھا پس ہمسایگی مین لیا اُس مسلمان نے اور بٹھایا اُسکے نزدیک تا اینکہ پوچھا اُسکے حال کو پس بیان کیا اُس سے طلیحہ نے سب حال اپنا اور کیفیت لڑائیون کی ساتھ خالد بن الولید کے اور دعویٰ کرنے نبوت کا پس خشمناک ہوا وہ مرد کلبی ہر کلام اُسکے سے اور کہا اُسنے کہ قسم ہی خدا کی نہین کیا تو نے اس امر کو مگر بسبب بخل کے اپنے مال پر پس دور کر دیا اللہ تعالیٰ نے تجھ سے اُس مال کو و لیکن واجب ہی دولتمندون پر یہ امر کہ مواسات کرین اُس چیز سے جو اُنکے پاس ہی ساتھ فقرا کے کہ یہ امر بزرگیون اخلاق سے ہی

پھر دور کر دیا اُس مسلمان نے طلیحہ کو اپنی ہمسائگی سے پس اقامت کی طلیحہ نے شام مین اور توبہ کی اُسنے اپنے کام سے پس جب سنا
اُسنے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انتقال کیا کہا اُسنے کہ گئے وہ شخص جنپر مین نے تلوار کو برہنہ کیا تھا پس کونی شخص کارفرما
ہوئے ہین بعد اُنکے لوگون نے کہا کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اُسنے کہا کہ یہ بڑے بدخواہ اور سنگدل ہین اور ڈرا وہ حضرت
عمرؓ سے اس امر کو روانہ کرین وہ کسی کو اُسکی طرف اور ڈرا خالد بن الولید سے کہ دیکھینگے اُسکو شام مین اور مار ڈالینگے اُسکو پس
ارادہ کیا اُسنے قیساریہ کا کہ سوار ہووے وہ کشتی مین اور ڈالے اپنے تئین بعض جزائر دریا مین پس جب دیکھا اُسنے قسطنطین
کے لشکر کو کہ نکلا ہی وہ بجانب لڑائی مسلمانون کے کہا اُسنے کہ جاؤنگا مین ساتھ اس لشکر کے پس شاید کہ ڈالون مین اس لشکر کو
کسی رنج مین اور دھو ڈالون مین اُسکے سبب سے کسی قدر اپنے گناہ کو اور حاصل ہووے مجکو قرب بجانب اللہ تعالے اور
مسلمانون کے پس جب دیکھا اُسنے شرحبیل بن حسنہ کو معرض ہلاکت مین کہا اُسنے کہ نہین صبر ہی مجکو اس حال مین اور نکلا
اُنکی طرف اور چھوڑایا اُنکو جیسا کہ ہمنے بیان کیا ہی پس جب ٹھہرا وہ سامنے عمرو بن العاص کے شکرگذاری کی اُنھون نے اُسکے
کام کی اور بشارت دی اُسکو توبہ کی پس کہا اُسنے کہ ای عمرو مین ڈرتا ہون خالد بن الولید سے اس امر کو کہ دیکھینگے وہ مجکو
پس مار ڈالینگے وہ میرے تئین عمرو بن العاص نے کہا کہ مین تجکو ایک چیز کا مشورہ دیتا ہون کہ کر تو اُسکو اور بے ڈر ہو جا تو اپنی
ذات پر دنیا و آخرت مین اُسنے کہا کہ وہ کیا چیز ہی عمرو بن العاص نے کہا کہ لکھدونگا مین تجکو ایک دستاویز مشعر اُس کام کی
جو تو نے کیا ہی اور اسمین گواہی مسلمانون کی ہوگی اور بھیج تو اُسکو بجانب عمر بن الخطاب کے اور دیدے اُنکو اور ظاہر کر
تو اُنسے توبہ کو پس وہ قبول کرینگے تجھ سے توبہ کو اور قریب تر مقرر کرینگے اور بھیجینگے وہ تجکو بجانب مشرکین کے پس مٹ جائینگے
اُسکے سبب سے گذرے ہوئے گناہ تیرے پس منظور کیا اس امر کو طلیحہ نے اور لکھدیا اُسکو عمرو بن العاص نے ایک خط بنام
امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے مشعر اُس کام کے جو اُسنے کیا تھا اور لی اُسکے واسطے گواہی مسلمانون کی پس خط کو
لیا طلیحہ نے اور روانہ ہوا اُسکو لیکر بجانب مدینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس نہین پایا اُسنے حضرت عمرؓ کو مدینہ منورہ
مین اور کہا گیا اُس سے کہ وہ مکہ معظمہ مین ہین پس روانہ ہوا طلیحہ تا اینکہ پہونچا مکہ مین پس پایا اُسنے حضرت عمرؓ کو اس حال مین
کہ پکڑے ہوئے تھے وہ پوشش اور پردہ ہا کعبہ کو پس پکڑا اُسنے پوشش کو اور کہا کہ یا امیر المومنین مین توبہ کرنیوالا ہون بجانب اللہ تعالے
اور بزرگ پروردگار اس مکان کے اُس چیز سے جو واقع ہوئی مجھ سے پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ تو کون شخص ہی اُسنے کہا کہ
مین طلیحہ بن خویلد الاسدی ہون پس ہٹے اُس سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور کہا کہ سختی ہو تجھپر مین تو معاف کرونگا تجھے پس کیونکر اور
کیا کام کرونگا مین کل کے دن سامنے اللہ غالب اور بزرگ کے بمقدمہ خون عکاشہ محصن الاسدی کے طلیحہ نے کہا کہ ای امیر المومنین عکاشہ
ایک مرد تھے کہ نیکبخت کیا اُنکو اللہ تعالی نے میرے ہاتھون پر اور بدبخت ہوا مین اُنکے سبب سے اور مین امید رکھتا ہون اللہ تعالی سے اس امر کی
کہ وہ بخشدیوے میرے کل گناہ کو بسبب اُس کام کے جو کیا ہی مین نے پس نکالکر دیا اُسنے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط عمرو بن العاص کا پس
جب پڑھا اُسکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اور سمجھے اُسکے مطلب کو خوش ہوئے اُسکے سبب سے اور کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ خوشی ہی مجکو واسطے اسکے کہ اللہ تعالے

تیرا بخشنے والا اور مہربانی کرنے والا ہے اور حکم کیا حضرت عمرؓ نے اُسکو اپنے ساتھ رہنے کا مکہ مین تا مراجعت بجانب مدینہ منورہ کی پس شہزادہ
حضرت عمرؓ کے ساتھ چند روز پس جب پھر آئے مدینہ طیبہ مین بھیجا اُسکو بجانب لڑائی ملک فارس کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان
کیا ہے کہ رجوع کرتے ہین ہم بجانب پہلے بیان کے یعنی جب مارا گیا قیدسون بطریق طلیحہ بن خویلد کے ہاتھ سے اور نجات پائی شرجبیل
بن حسنہ نے اُس چیز سے جو لاحق ہوئی تھی اُنکو پھرے وہ دونون بجانب عمرو بن العاص کے اور تھا سخت پانی اور بڑا جاڑا کہ باز رکھتا تھا
لوگون کو لڑائی سے اور مسلمانون کو اُسکے سبب سے اذیت لاحق ہوئی اسواسطے کہ اکثرون کے پاس خیمہ و خرگاہ نہ تھے پس پناہ لی اُنھون نے
طرف جابیہ کے اور چھپے وہ اُسکی دیوارون کی آڑ مین اور ہوا رحمت اللہ تعالیٰ سے مسلمانون کے واسطے یہ امر کہ واقع ہوئی دہشت
اور کاہلی اور سستی قسطنطین کے دل مین بسبب مارے جانے قیدسون کے اور تھا وہ باعث اُسکی قوت کا پس مشورہ کیا اُسنے اپنے
ساتھیون سے درباب پھرنے کے بجانب قیساریہ کے اور کہا اُسنے کہ اے گروہ رومیون کے تم جانتے ہو اس امر کو کہ لشکر میرا نہین
ثابت قدمی کی اس قوم کے مقابلے مین اور میرے باپ نے منھ پھیرا بجانب قسطنطنیہ کے اُنکے اس خوف سے کہ سختی مین ڈالا جاویگا
وہ اُنکے آگے سے اور بتحقیق مالک ہو گئے وہ تمام ملک شام کے اور نہین باقی رہا اُنکے واسطے سوائے اس ساحل کے اور مین ڈرتا ہون
اس امر کو کہ سختی اور دشواری آوے اُنکے آگے سے اور مالک ہو جاوین وہ قیساریہ کے اور کوچ کرنا مناسب ہے موافق تر ہے بیان کے
مقام سے پس منظور کیا اُنھون نے اس امر کو پس جب رات ہوئی کوچ کیا قوم نے اور پانی برستا تھا سعید بن جابر راوی نے بیان کیا ہے
کہ سب اللہ غالب اور بزرگ کی مہربانی تھی ہمارے حال پر پس جب چوتھا دن ہوا اور رہا پانی اور ظاہر ہوا آفتاب پس نکلے ہم لوگ
جابیہ سے بطلب لڑائی کے رومیون کے پس نہ دیکھا ہمنے کوئی اثر اور نشان اُنکا پس قسم ہے خدا کی کہ خوشی ہماری آفتاب کے نکلنے پر زیادہ تھی
قوم کے کوچ کر جانے سے پس لکھا عمرو بن العاص نے خط اس حال کا بنام ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بجانب حلب کے اس
مضمون اور عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عمرو بن العاص السہمی الی امیر جیوش المسلمین بالشام ابی عبیدة عامر بن الجراح
سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واشکرہ علی ما منحنا من النصر اما بعد یا صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
فان قسطنطین بن ہرقل خرج الی لقائنا فی ثمانین الفا وکان لقاؤنا معہم علی نحل واسر شرحبیل بن حسنة وکان الذی اسرہ قیدسون
ثم خلصہ اللہ علی ید طلیحة بن خویلد الاسدی وقتل قیدسون وقد وجہتہ بکتابی الی امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ وقد
انہزم عدو اللہ قسطنطین وانا منتظر جوابک والسلام علیک وعلی جمیع المسلمین۔ اور بھیجا خط ہمراہ جابر بن سعید الحضرمی کے پس
جب پڑھا ابو عبیدہ بن الجراح نے خط کو خوش ہوئے وہ بسبب سلامتی مسلمانون اور شکست اُٹھانے دشمن کے مسلمانون سے
اور لکھا عمرو بن العاص کو اما بعد فقد وصلنی کتابک قد حمدت اللہ علی سلامة المسلمین فاذا قرأت الکتاب فانزل علی قیساریة
انا فی اثر الکتاب علی المسیر الی صور وعکة وطرابلس والسلام پھر سپرد کیا خط جابر بن سعید کو اور حکم کیا اُنکو پھر جانے کا اور قصد اور
میل کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضؓ نے کوچ کرنے کا بجانب ساحل کے پس گئے اُنکے پاس عبد اللہ یوقنا رحمہ اللہ اور کہا اُنھون نے کہ اے امیر
جانو تم اس امر کو کہ اللہ تعالیٰ نے ہلاک کیا مشرکین کو اور بلند کیا نشان موحدین کو اور مین چاہتا ہون اپنے جانے کو قبل تمہارے بجانب ساحل کے

پس شاید کہ یہو پہچون مین قوم سے ساتھ کسی فریب کے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ اے ابو عبداللہ اگر تم ایسا کوئی کام کروگے کہ وہ
نزدیک کریگا تمکو اللہ تعالی سے پس تحقیق پاؤگے تم اُسکو اللہ تعالی کے سامنے پس اُٹھ کھڑے ہوئے یوقنا اور لیا اُنھون نے اپنے ہمراہیون
کو اور ملا لیا تھا اُنھون نے اپنے ساتھ ان شخصون کو جو اُنکی خدمت کرتے تھے جب تین سو سردار جات کے تھے اور اُن سبھون نے رجوع کیا تھا
بجانب اسلام کے اور وہ لڑتے تھے ساتھ ہمت اور قوی ارادہ کے اور وہ چار ہزار سوار تھے اور تھے مسلمانون کے لشکر مین اور لوگ بھی بطارقہ سے
جو مسلمان ہوگئے تھے زیادہ تین ہزار سے سوا ہمراہیون یوقنا کے واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہے کہ جب شکست اُٹھا کر گیا
قسطنطین پسر ہرقل بجانب قیساریہ کے اور بتا ہالی اُسنے آتے ہین کہا بھیجا اسکے پاس اہل طرابلس نے کر روانہ کرے وہ اُنکے پاس ایسی
کمک کو کہ غلبہ حاصل کرین وہ مسلمانون پر اُسکے سبب سے پس روانہ کیا قسطنطین نے اُنکے پاس تین ہزار سوار بطارقہ با سامان اور سپہ
اُنکا جرجاس کو مقرر کیا اور روانہ ہوا جرجاس بطرف طرابلس کے مع اپنے ساتھیون کے پس نزدیک ہوا وہ طرابلس کے اور اُترا وہ ایک چراگاہ
مین تاکہ دانہ چارہ دیوے اپنے گھوڑون کو اور حکم کیا اُسنے اپنے لوگون کو سلاح پہننے کا تاکہ ظاہر کرین وہ اپنی آرائش کو واسطے اہل طرابلس کے
پس وہ لوگ اسی حال مین تھے کہ اُسی وقت جو پہنچے اور ملے ہوئے یوقنا اور ہمراہی اُسکے رومیون پر اور یوقنا کے ساتھ فلیطانوس
حاکم روستہ الکبری اور اُسکے ہمراہی بھی تھے کہ ارادہ اور قصد کیا تھا اُنھون نے زیارت بیت المقدس اور ٹھہرے تھے اُس مقام مین پس جب
بلند ہوئے یہ لوگ چراگاہ پر اور دیکھا اُنکو وہ اپنے ایسی لباس مین تھے نہین بدلا تھا اُنھون نے اُس لباس کسی چیز کو اور جب دیکھا اُنکی طرف جرجاس نے معلوم ہوا
وہ بذات خود تاکہ دریافت کرے وہ اُنکے حال کو پس جب قریب ہوا جرجاس تو سلام کیا اُسنے اور مرحبا کہی اُنکو اور پوچھا کہ تم کون ہو
پس کہا یوقنا نے ہم وہ لوگ ہین کہ بتا ہالی تھی ہمنے بجانب ان عرب کے اور طلب کفایت کی تھی ہمنے اُنکی بُرائی سے اور گمان کیا تھا
ہمنے کہ وہ کچھ ہین اور دیکھا تو وہ لوگ قادر ہین نہین تاب ہمکو اُنکے نزدیک پس بھاگے اپنے دین کی طرف ہم لوگ اصحاب قنسرین اور
حلب اور اعزاز اور اعلم اور تاج اور [illegible] اور ہم جاتے ہین بادشاہ قسطنطین کے پاس تاکہ ہو جاوین ہم اُسکے بازو کے سایہ مین پس جب
جرجاس نے یہ حال قوم سے اُنکی حاصل کیا اُسنے اور مرحبا کہی اُنکو اور کہا اُسنے کہ اُترو تم ہمارے پاس تاکہ آرام حاصل کرو ایک ساعت مشقت سے
کہ بیشک تم رات دن چلے اور ڈرے ہین دل تمھارے عرب سے پس کہا یوقنا نے کہ تم لوگ کہان جاتے ہو اُسنے کہا کہ بھیجا ہے ہمکو قسطنطین
بادشاہ نے بطور کمک کے بجانب اہل طرابلس کے پس کہا یوقنا نے کہ تم لوگ اچھی طرح سے ہوشیار رہو واسطے کہ وہ سردار عرب کے جنکا نام
ابو عبیدہ کہا جاتا ہے چھوڑا ہے بیٹے انکو بیچ ارادہ آنے کے بجانب ساحل کے پس کہا جرجاس نے کہ کیا چیز نفع دیگی ہمارے احتیاط کرنے کو حالانکہ
دولت ہماری معدوم ہوگئی اور زمانہ ہمارا جاتا رہا اور نہین دیکھتا ہون مین صلیب کو کہ بے پرواکرے وہ اپنے لوگون کو کسی چیز سے اور کہا واقدی
رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ اُترے یوقنا اور ساتھی اُسکے رومیون کے نزدیک ایک ساعت اور پیش کیا رومیون نے اُنکے واسطے اپنی زاد راہ کو پس
کھایا اُنھون نے پھر چھوڑا اُنھون نے رومیون کو اور سوار ہوئے وہ اور قصد کیا جرجاس اور اُسکے ساتھیون نے سوار ہونے کا لیکن جب اُنکے
سوار ہونے کے پس کہا یوقنا رحمہ اللہ نے کہ مشغول رہو تم اپنے ساتھیون مین اور تنہا تو اُنکو اچھا لباس اور آراستہ کر اُنکو واسطے
کہ یہ امر ڈالیگا دہشت اور خوف کو تمھارے دشمنون کے دلون مین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ نہین داخل ہوئے تھے یوقنا

کمتا تھا دریا مین تا اینکہ مشہور کر دیا تھا اُنھون نے سکا او قریب کو و حال بگڑ زار کر لیا تھا اُنھون نے جس ارادہ کو وادی بن احمر کی طرف
اور وہ مسلمانون کی صلح مین داخل تھے اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے چھوڑا تھا وہان حارث بن سلیم کو مع اسکے ہمراہیون کے
کہ پاسبانی کرتے تھے واسطے اُنھون کو اور وہ دشمن ہو گئے اہل عرب کے یہان تک کہ یوقنا نے بدلا لیا اور مسلمانون اندیشہ کرتے آنکی اور
انکو لیکر پہونچے بلاد ساحل مین پس جب ہوئی تاریکی رات کی کہا اُنسے یوقنا نے کہ حال مین کیا کیا تھا انکو اپنے پاس
اور شہ کی مین کہ ان لوگون کو تم اس امر کا یقین کر لو کہ مین پھر گیا ہون ان باتون سے اور یقین کیا ہر مین نے جو تم سے کہا تھا اس امر کو مگر
اسلئے کہ مین روتا ہون اور ساحل کے لوگ یہ بات کہ ہمین قریب ہی مکر کیا عرب پر اور شاید مین انکو پس آ پہونچے مسلمان یوقنا
حرام ہے اور کہا اُنھون نے اگر تم ارادہ اور قصہ قائم کرتے ہو دین کا کار رکھتے ہو پس قدسیون کا ساتھی ہی دشمنون پر اور فتحیاب
کریگا تمکو راوی نے بیان کیا ہے کہ مقرر کیا یوقنا نے لوگون کو کہ چاہتے تھے وہ جو لوگ ان کو اور نہین مطمئن ہوا تھا جرفاس بن
یوقنا پر یہ دیکھکر کہ دیکھا تھا اُنھون نے یوقنا کے ساتھ قیدیون کو عرب کے اونٹون اور بکریون کو پس جب سوار ہوئے
یوقنا اور ہمراہی انکے دیکھا اُنھون نے رومیون کو کہ وہ طلب کرتے ہین کنارہ دریا کو پھر طلب کیا اُنھون نے راہ طرابلس اور
طرف کو جب رستہ وہ رات کو قوم کی راہ مین اور جرفاس بن صلبان کیا اور باعث یہ تھا اس کا ان کو جو اسکے ساتھ صلح خانہ مین تھا
اپنے ساتھیون پر ٹھہراو یہان تک کہ آئی تاریکی رات کی اور کہا یا گھوڑون نے اپنے دانتے جا سے کو پھر برابر ہوئے وہ راہ پر پس
جب برابر ہوئے وہ گاڑی کی جگہ مین آ پہونچے اُنپر یوقنا اور ساتھی انکے اور قلیطانوس اور ہمراہی اسکے اور گھیر لیا انکو اور نہ مہلت
دی انکو لڑائی کی اور لے لیا انکو از روے غلبہ اور پکڑ لیا جسکے ہاتھ مین اور پھیل گئے گروہ اس زمین مین تاکہ نہ نکلے کوئی شخص ہو
پس جب نہ روتی انکے تھے اور پہنچے مضبوطی اُنکی قید کے ارادہ کیا اُنھون نے پیچھے حارث بن سلیم اور اُنکے ساتھیون کا حارث نے
کہا کہ مین تمھارے واسطے یہ مناسب دیکھتا ہون کہ چھوڑ دو تم ہمکو ہمارے حال پر اسواسطے کہ ثواب اللہ تعالی کا نیک اور بہتر ہے
اور بھیج دو تم ہمکو لیکر دشمن کے شہرون مین پس بتحقیق تم نہ پہونچوگے کسی شہر مین شہر کا کنارہ دریا سے مگر فتح کریگا اللہ تعالے
تمھارے واسطے یوقنا نے کہا کہ اچھی رائے دی تمنے راوی نے بیان کیا کہ حکم دیا یوقنا نے اپنے ساتھیون کو کہ مضبوط باندھین قیدیان
جرفاس اور اسکے ساتھیون کو اور پوشیدہ کرکے بٹھایا یوقنا نے دو ہزار کو اپنے اور قلیطانوس کے ساتھیون سے ہمراہ قیدیون کے اور وہ تین ہزار
تھے در آنسے کہ جب آوے تمھارے پاس پیام میرا پس آؤ تم پھر پہنا یوقنا کے ہمراہیون نے لباس ان اہل قیساریہ کا جنکو گرفتار کر لیا تھا
اُنھون نے اور روانہ ہوئے بجانب طرابلس کے پس جب پہونچے وہ طرابلس مین نکلا ہر شخص شہر کا اُنکی ملاقات اور دیدار کو اور بھیجا تھا
خط قسطنطین کا اُنکے پاس اس مضمون سے کہ اُسنے روانہ کیا اُنکی طرف کو تین ہزار سوار ہمراہ جرفاس بن صلبان کے اور
داخل ہوئے یوقنا مع اپنے ہمراہیون کے تا اینکہ شہر کے وہ دار الامارۃ مین اور وہ لوگ منتظر تھے آنے کمک کے آراستہ ہونیوالے تھے
واسطے لشکر کے اپنے لشکر سے اور نہین شک کی اُنھون نے اس امر مین کہ وہ لشکر بادشاہ کا ہے پس نہین باز رکھا انکو کسی نے آئے
یوقنا کے پاس بوڑھے لوگ طرابلس کے اور بطارقہ اور دولتمند لوگ اُنمین سے پس جب ٹھہرے وہ یوقنا کے پاس حکم کیا اُنھون نے

اپنے ساتھیوں کو پس قبضہ کر لیا یوقنا کے ہمراہیوں نے اُنپر اور کہا اُنھوں نے اے اہل طرابلس کے بتحقیق اللہ پاک نے مدد دی اسلام
اور اہل اسلام کو اور بزرگ کیا اُسنے اپنے دین کو اور غالب کیا اُسکو سب دینوں پر اور بتحقیق تھے ہم لوگ کہ ہاتھ پیر مارتے تھے شب
کوری تاریک کے بیچ اُسکے جو ہیں سجدہ کرتے تھے ہم صلیبان کا اور تعظیم کرتے تھے ہم صورتوں اور قربان کی اور گردانتے تھے ہم واسطے
اللہ تعالیٰ کے زوجہ اور بیٹے کو تا اپنے کفر کیا اور بھیجا اللہ تعالیٰ نے ہمارے رسول اس قوم کو پس ہدایت کی اللہ تعالیٰ کے اُس سبب
اور بتلا دیا ہمکو اُنکے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جن میں یاد رہو نبی امی بھیجے گئے اپنے جنکا ذکر انجیل میں ہے اور بشارت دی ہے
اُنکی مسیح بن مریم نے اور بتحقیق دین اسلام حق ہے اور قول اہل اسلام کا سچا ہے امر کرتے ہیں وہ ساتھ معروف کے اور باز رکھتے ہیں
اور زشت سے اور شریعت میں نماز اور روزے ہیں تاکہ قائم حق کرتے ہیں اور بیعت کرتے ہیں نہیں شریک کرتے اور توحید کرتے ہیں اللہ غالب اور بزرگی
اور پاکی اُسکی بیان کرتے ہیں نزدیک ہر نشست میں اور کوشش اور جہاد کرتے ہیں وہ اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جانوں سے
اور یہ وہ دین ہے کہ حکم کیا اللہ تعالیٰ نے ساتھ اُسکے اپنے انبیا اور رسولوں کو پس پایا پھر وہ تم نے جانب دین اسلام کے یاد کرو خبر کو
ورنہ بھیجے گا تمپر مشکلات شام بناکر واسطے غرض کے اور سب کے پاس آئی ہو اسلام راوی نے بیان کیا ہے کہ جب سُنا قوم نے قول یوقنا
کا جانا اُنھوں نے کہ یوقنا نے حیلہ اور مکر کیا اُنپر اور بے لیا اُنھوں نے ہمراہیان بادشاہ کو راہ میں پس کہا اُن لوگوں نے کہ اے سردار
ہم ایسا ہی کرینگے جیسا کہ تمنے حکم دیا ہے پس بعض اُنمیں سے مسلمان ہو گئے اور بعض ذمی ہو گئے واسطے جزیہ پر اور پھرے یوقنا اور کہلا بھیجا اُنھوں نے
اپنے ہمراہیان پوشیدہ ٹھہرے والوں کے پاس پس آئے وہ لوگ ساتھ مالوں اور قیدیوں کے پس عرض کیا یوقنا نے اُنپر اسلام کو پس انکار کیا
اُنھوں نے پس حکم کیا یوقنا نے قتل کا اُنکے اور لکھا خط بنام ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے مشعر خبر اور سرگذشت کے اور بھیجا خط
حارث بن سلیم کے ہاتھ جسکو وادی بن الاحمر سے لیا تھا اور کہا کہ ہو تم واسطے سردار کے خوشخبری پہونچانے والے ساتھ اس فتح
حارث نے کہا کہ ایسا ہی کرونگا میں اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے اور روانہ ہوئے وہ ساتھ خط کے تا اینکہ پہونچے ابو عبیدہ بن الجراح
کے پاس اور دیا خط اُنکو پس جب پڑھا اُنھوں نے خط کو اور جانا اُسکے مطلب کو بہت خوش ہوئے اور کہا اُنھوں نے حارث بن سلیم
کو آیا تمہیں اجازت دی تھی میں نے تمکو اور رفقا تیرے شام کو جانے کی بجانب وادی بن الاحمر کے اُنھوں نے کہا ہاں ابو عبیدہ بن الجراح
نے کہا پس کس نے پہونچایا تمکو طرابلس میں حارث نے کہا کہ پہونچایا مجھکو حکم خدا نے اور حال یہ گذرا کہ یوقنا نے تاخت کیا ہمپر اور گرفتار کیا
ہمکو پھر سب حال مفصل بیان کیا پس متعجب ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح اور کہا اُنھوں نے اللّٰہم ثبتہ وایدہ بنصرک واقدی رحمہ اللہ نے
بیان کیا ہے کہ عمرو بن العاص نے جب کھل گیا یا کوچ کیا اُنھوں نے جابیہ اور اُترے وہ قیساریہ کے دروازے پر اور یوقنا رحمہ اللہ کا حال
یہ ہے کہ جب مالک کیا اُنکو اللہ پاک نے اوپر ترسے طرابلس کا اور حاوی ہو گئے وہ اُسپر اور مضبوط کر لیا اُسکے دروازوں اور شہر پناہ کو
اور چھوڑا اُنھوں نے اپنے ہمراہیوں کو دروازوں پر اور کہا اُنسے کہ نہ چھوڑو تم کسی کو کہ نکل جاوے وہ شہر سے اور آئی تھیں
مقام گھاٹ میں بہت کشتیاں پس لے لیا اُنکو یوقنا نے اور چڑھائی اور رکھی اُنپر ہر چیز احتیاج کی اسباب سفر دریا سے
بحالت پوشیدگی کے اہل شہر سے تا کہ نہ جانے کوئی اہل ساحل سے اس کام کو جو کیا اُنھوں نے واقدی رحمہ اللہ نے

بیان کیا ہی کہ پھر اسمین بعد چند ایام کے بیس کشتیان قریب پہونچین پس چھوڑا اُنکو یوقنا نے یہانتک کہ اُترین اُنمین طرف شہر کے
اور حکم کیا یوقنا نے اُنکی نسبت پس لائی گئین وہ سامنے یوقنا کے اور پوچھا یوقنا نے اُنکے حال کو اور کہا کہ تم کہان سے آئے ہو اُنھون نے
کہا کہ ہم جزیرۂ قبرس اور جزیرۂ اقریطش بن لاؤن سے آتے ہین یوقنا نے کہا کہ تمھارے ساتھ کیا چیز ہے اُنھون نے کہا کہ ہمارے ساتھ
لوگ اور غلہ اور ہتھیار ہین واسطے بادشاہ قسطنطین پسر ہرقل کے پس ظاہر کی یوقنا نے اُنکے واسطے خوشی اور تازہ روئی کو اور خلعت دیا
اور کہا اُنسے کہ مین چاہتا ہون چلنے کو تمھارے ساتھ اُسکی خدمت مین پھر حکم کیا اُنکو مہمان خانے مین پہونچانے کا اور نگہبان مقرر کیا اُنپر
لوگون کو اپنے ساتھیون سے اور بھیجا اُن لوگون کے پاس جو کشتیون مین تھے پس اُتارا اُنکو ساتھ رسیون کے اور لایا گیا اُنکے واسطے
کھانا رنگا رنگ اور بہت قسمون کا پس کھایا اُنھون نے پھر کہا یوقنا نے اُنسے کہ مین چاہتا ہون چلنے کو تمھاری ہمراہی مین
ساتھ توشہ اور دانے چارے کے اور سامان ہتھیارون کے بجانب ملک قسطنطین کے ولیکن چاہتا ہون مین تمسے صبر کرنے کو میرے واسطے
تین دن تلک پس کہا اُنھون نے کہ اے بطریق ہم اپنے کام مین بہت جلدی پر ہین اور ڈرتے ہین ہم بادشاہ کی سرزنش اور ملامت سے
اپنے واسطے اور ہم اس امر پر قدرت نہین رکھتے ہین راوی نے بیان کیا ہی کہ برابر یوقنا رحمہ اللہ اُنسے درخواست کرتے رہے
تاانیکہ منظور کیا اُنھون نے اس امر کو اور اقرار کیا یوقنا نے ٹھہرنے کا پس کہا یوقنا نے اُنسے کہ مین ڈرتا ہون اس امر کو کہ کرو تم اپنا کام
رات مین اور مین چاہتا ہون کہ خوش کرو تم میرے دل کو اور تعمیل کرون مین بجانب تمھاری بات چیت کے اور اُتارو تم بادبانون
اور ستونون کو اور جو تم چیز نزدیک شہر مین تاانیکہ روان کرون مین اپنی حاجات اور کامون کو پس منظور کیا اُنھون نے اس امر کو
اور ملا دیا اُنھون نے کشتیون کو شہرپناہ کی دیوار سے اور اُترا ہر شخص جو کشتیون مین تھا اور نہین باقی رہے ہر کشتی مین سوا تین مرد کے
جو نگہبانی کرتے تھے اُسکی واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب درست ہوگئی یہ تدبیر قبضہ کیا یوقنا نے اُن سب پر پس جب رات
ہوئی سپرد کیا بطریق نے بنی عم حارث بن سلیم اور رفیعا تو ہ کو اور پھر کشتیون مین اپنے اسباب کو اور قصد کیا چڑھنے کا اُسپر اسی
حال مین کہ دو کشتیون کے چڑھنے کی نیت مین تھے وقت چھپنے آفتاب کے اسی وقت آگئے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ساتھ ایک ہزار
سوار لشکر رجعت کے پس جب دیکھا اُنکو یوقنا نے سجدہ شکر خدا کا ادا کیا اور سلام کیا خالد بن الولید پر اور سپرد کیا شہر کو اُنکے اور بیان
کیا ماجرا اور وہ حال جسپر قصد اور میل کیا تھا اُنھون نے پس کہا اُنسے خالد بن الولید نے کہ اللہ تعالی مدد اور تائید کریگا تمھاری پس گئے
یوقنا سوار ہوکے کشتی پر رات مین اور روانہ ہوے وہ اور ہمراہی اُنکے بجانب شہر صور کے اور تھا شہر صور مین ایک بزرگ دستق پیشرو لشکر
قسطنطین کا جسکا نام ارسویل بن قسطر تھا اور اُسکے ساتھ چار ہزار سوار تھے پس نہین صبح کی یوقنا نے مگر یہ کہ پہونچ گئے تھے وہ
صور کے مینار پر پس حکم کیا نرسنگھون کا پس بجائے گئے وہ اور حکم کیا نشانون کا پس ظاہر کر گئے وہ اور پہونچا دستق اُسکے باب البحر پر
اور چڑھ گئے شہرپناہ پر عوام الناس شہر کے پس بھیجا دستق نے کسی کو واسطے دریافت کرنے اُنکی خبر کے پس پھر آیا وہ شخص اُسکے پاس
اور کہا اُسنے کہ یہ لوگ اہل قبرس اور جزیرہ اقریطش بن لاؤن کے ہین وہ بجانب بادشاہ کے ساتھ لوگون کے اور دانے چارے اور غلات کے
قصد رکھتے ہین قیساریہ کا طرف خدمت ملک قسطنطین کے پس خوش ہوگئے اہل صور اس حال سے پھر حکم کیا اُنکو دستق نے اُترنے کا پس بیجے یوقنا

مع اپنے ساتھیون اور اُن لوگون کے جنکو خاص کر لیا تھا اپنی ذات کے واسطے پس بنایا اور تیار کیا دمشق نے اُنکے واسطے بڑا کھانا
اور بچھایا دسترخوان مختلف الوان کو اور دیا اُنکے سردارون کو خلعت اور بزرگداشت کی انکی اور یوقنا راہ دیکھتے تھے رات اور انکی
تاریکی کی تاکہ تیزی اور حملہ کرین وہ مع اپنے ساتھیون کے اور وہ سب جو اترے تھے یوقنا کے ساتھ نو سو تھے اور چھوڑا تھا اُنھون نے باقی لوگون
اور کہا تھا پیشتر اُترنے کشتی سے اگر تیرا پورا ہووے قوم پر مکر اور فریب تیرا جیسا کہ ہم چاہتے ہین اور نہ قرار اور قدرت پاوین ہم تیرے پس چلا ہو تم
اپنی کشتیون کے اور روانہ کرو تم کسی کو سردار خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے پاس اور آگاہ کرو تم انکو سرگذشت سے واقدی رحمہ اللہ نے
بیان کیا ہے کہ نہین سنا مینے زیادہ تر تعجب انگیز اس قصہ سے کہ جب آئے یوقنا اور نو سو ہمراہی اُنکے شہر صور مین اور کھایا اُنھون نے کھانا
دمشق کا اور خلعت دیا گیا اُنکے بڑے لوگون کو آیا اہل صور کے پاس بحالت پوشیدگی مین ایک مرد بنی عم یوقنا سے جسکے دل پر گمراہی کم
ہوگئی تھی اور گھیر لیا تھا کفر نے اُسکے جسم کے ملک کو اور سبقت کیا تھا اُسکو واسطے بدبختی نے اُسکے بنانے والے کی طرف سے کہا اُسنے
کہ اے دمشق مین بنی عم یوقنا کا ہون جنکی تعظیم اور بزرگداشت کی تو نے اُٹھایا انکو اپنے دسترخوان پر اور اپنے نزدیک کیا تو نے انکو
پس میل کر تو انکی طرف اور نہ فریب مین آ تو انکی بات پر اور قریب تر ظاہر ہوگی تجھکو وہ چیز جسکا اُنھون نے ارادہ کیا ہے اور
جان تو اس امر کو کہ نہین آئے ہین وہ مگر اسواسطے کہ مار ڈالینگے وہ تجھکو اور مالک ہو جاوین وہ صور کے پس بیان کیا اُسنے حال
یوقنا کا اور وہ امر جسکا قصد کیا تھا اُنھون نے مکر فریب سے اور آگاہ کیا اُسنے دمشق کو کہ یوقنا مسلمان ہین اور وہ عرب کے ہمراہی ہین
بادشاہ کے ساتھ لڑے ہین اور اُنھون نے فتح کیا طرابلس کو اور گرفتار کیا ہے بطریق جرفاس بن صلیبا مصاحب بادشاہ
اور اُسکے ساتھیون کو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب سنا دمشق نے یہ حال اُس مرد سے نہین چھوڑا اُسنے کسی چیز کو
سوائے اسکے کہ سوار ہوا اور ساتھ اپنے ہمراہیون کے اور قابض ہوگیا یوقنا اور اُسکے نو سو ہمراہیون پر اور بلند ہوئین آوازین اور بہت
ہوا شور پس سنا اسکو ہمراہیان یوقنا نے جو کشتیون پر تھے اور جانا اُنھون نے کہ یہ شور آواز کا بسبب اُنکے ہمراہیون کے ہی پس بہت گھبرائے
وہ لوگ اس حال سے اور ڈرے وہ اپنی جانون پر دشمن سے کہ آوے وہ انکی طرف کو راوی نے بیان کیا ہے کہ جب مضبوطی سے قید کر لیا
انکو دمشق از سویل بن قسطنطنے نگاہبان مقرر کیا اُن پر ایک ہزار سوار کو اور کہا اُسنے کہ لیجاؤ تم انکو بجانب بادشاہ کے تاکہ کرے
انکے ساتھ جو کچھ اُسکو منظور اور بہتر معلوم ہو پھر متوجہ ہوئے وہ لوگ درحالیکہ سرزنش کرتے تھے یوقنا پر اور کہتے تھے اُسنے کہ کیا چیز روکتی تھی
تیرے دین مین تا اینکہ تہمت کی تھی اُنکی اور چھوڑ دیا تونے اپنے اور اپنے باپون کے دین کو بہ تحقیق راندا تمکو مسیح نے اپنی [illegible]
دور کر دیا تمکو اپنی درگاہ سے اور چھپایا تمکو اپنے پردے سے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب قصد کیا اُنھون نے انکو لیکر چلنے کا واقع ہوا
شور شہر کے دروازے سے اور چلے وہ بھاگے گانون والے لوگ جو نزدیک تھے صور کے بسبب خوف عرب کے پس سوال کیا اہل صور نے اُنسے پس کہا اُنھون نے کہ
ہجوم کیا اور ہمتی ڈالی اور آگئے عرب تم پر واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب آتے تھے عمرو بن العاص قیساریہ پر تو بھیجا تھا یزید
بن ابی سفیان کو ساتھ دو ہزار سوار کے بجانب صور کے تاکہ محاصرہ کرین وہ اُسکا پس جب سنا دمشق نے یہ حال بند کر لیے اُسنے شہر کے دروازے
کو اور حکم کیا اُسنے اپنے لوگون کو [illegible] شہر پناہ کی دیوار پر پس چڑھ گئے لوگ دروازون پر اور شہر کے وہ برجون مین اور لشکر اسلام پہنچ گئے اور اُنھون نے

ف
بیان [illegible] یوقنا کا اور [illegible]
پچھلی رات مین [illegible]
۱۲

ف
ذکر [illegible]
اور اسکے [illegible] یزید بن
ابی سفیان کا صور مین ۱۲

ڈھیلوا سیون اُسترات کو اور حکم کیا دستق نے بہ نسبت یوقنا اور اُنکے نو سو ہمراہیون کے اس امر کا کہ بیجاوین اُنکو صور کے قصر مین اور
مضبوطی سے قید کرین اُنکو تاکہ پوری ہووے اُسیر اُنکے ہاتھون سے وہ چیز جسکو وہ زبون جانتا تھا اور رات گذرانی قوم نے درانحالیکہ وہ
نگہبانی کرتے تھے اور روشن کیا تھا اُنھون نے آگ کو شہر پناہ کی دیوار پر پیتے تھے شراب اور ناچتے تھے باجون کی آوازون پر تمام رات
واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب دوسرا دن ہوا بلند اور ظاہر ہوا اُسپر دستق پس دیکھا اُسنے لشکر یزید بن ابی سفیان کو بہت کم
اور خفیف جانا اُنکو اور امید کی اُسنے اور کہا کہ قسم ہے حق مسیح کی ضرور ہے مجھکو نکلنا اُنکے مقابلے مین اور ہین یہ گروہ اندک اور نا چیز
پھر پہنایا دستق نے اپنے لوگون کو اچھا لباس اور تلوارین اور زرہین اور حکم کیا اُنکو نکلنے کا اور چھوڑا اُسنے یوقنا اور اُنکے ساتھیون
کی حفاظت پر اپنے چچا کے بیٹے باسیل بن منحائیل رحمۃ اللہ کو اور تھے یہ اسیل کہ پڑھا تھا اُنھون نے کتب گذشتہ اور اخبار ماضیہ کو اور دیکھا تھا
اُنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بحیرا راہب کے دیر مین جبکہ نکلا تھا بحیرا اُنکی طرف درانحالیکہ زیارت کرتا تھا وہ اُنکی اور اتفاق یہ ہوا تھا
کہ قافلہ قریش کا آیا تھا اور اونٹ خدیجہ بنت خویلد کے قافلے کے ساتھ تھے اور اُس قافلہ مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے اور
دیکھا اُسنے ابر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر پر کہ سایہ کرتا تھا اُنپر آفتاب کی گرمی سے اور ڈھیلا اور پتھر سجدہ کرتے تھے
اُنکا پس جب ظاہر ہوا اُسکو یہ حال کہا اُسنے کہ یہی قسم ہے خدا کی صفت اُن نبی کی ہے جو مبعوث ہونگے تہامہ سے پھر دیکھا اُسنے
کہ قافلہ اُترا ہی اور اُترے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکیلے نزدیک ایک درخت خشک کے اور تکیہ دیا اُسپر پس پھوٹ آئی کونپل
اُسکی اور جھک پڑین شاخین اُسکی اور پختہ ہوگئے پھل اُسکے اور بحیرا راہب دیکھتا تھا اُنکو اور باسیل زیارت کرنے والا دیکھتا تھا
اور امید رکھتا تھا واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب دیکھا یہ حال بحیرا راہب نے طیار کیا اُسنے قریش کے واسطے کھانے کو
اور بلایا اُنکو واسطے کھانے کے پس داخل ہوے وہ لوگ دیر مین اور باقی رہے سیدالوجود اور وہی جو مقصود تھے ساتھ اونٹون کے
درانحالیکہ چراتے تھے اُنکو پس جب دیکھا بحیرا نے ابر کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر پر تھا کہ وہ اپنے حال پر ہی اور
سایہ کرتا ہی اُنپر آفتاب سے باقی ہے ساتھ اُنکے جانا اُسنے کہ وہ نہین آئے ہین پس کہا اُسنے قوم قریش سے برسبیل سرزنش کے کہ اے گروہ
قریش کے آیا باقی ہی کوئی شخص تم مین سے اُنھون نے کہا ہان ایک جوان ہم مین سے باقی ہین جو بیٹھ رہے ہین واسطے نگہبانی قافلہ
اور چرانے اپنے اونٹون کے بحیرا نے کہا کہ اُنکا نام کیا ہے لوگون نے کہا محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحیرا نے کہا آیا ماں باپ
اُنکے مرگئے ہین لوگون نے کہا ہان بحیرا نے کہا کہ آیا کفالت اور پرورش کی ہے اُنکی دادا اور چچا نے لوگون نے کہا ہان پس کہا بحیرا نے کہ اے
قریش بزرگداشت اور تعظیم کرو تم اُنکی اسواسطے کہ یہ تحقیق قسم ہے خدا کی کہ وہ سردار تمھارے ہین اور اُنکے سبب سے زیادہ ہوگی دنیا مین بزرگی تمھاری
اُنھون نے کہا کہ کہان سے جانا تو نے اس امر کو بحیرا نے کہا کہ جب تم ظاہر ہوئے تھے مجھ پر پیدان سے نہین باقی تھا کوئی درخت اور پتھر نہ ڈھیلا مگر یہ کہ جھکے
جھل گرا تھا وہ اُنکے واسطے سجدہ مین واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہی کہ باقی رہا باسیل متحیر اپنے معاملہ مین اُس چیز سے جو دیکھا تھا اُسنے اور
اُس چیز سے جو آگاہ کیا تھا اُسکو بحیرا نے اور جانتا تھا اُسنے کہ بحیرا نہین کہتا ہی مگر کلام حق اور راست کو پس چھپایا اُسنے اپنے معاملہ کو تا اینکہ گرفتار ہوے
یوقنا اور ہمراہی اُنکے اور مقرر کیا باسیل کو دستق نے اُنکی نگہبانی پر کہا اُنھون نے کہ قسم ہے خدا کی کہ دین اسلام دین مضبوط اور راہ راست ہے

وہی دین ہی جسکی بشارت عیسی علیہ السلام نے دی ہے اور شاید کہ اللہ تعالی بخش دیوے مجھکو بسبب چھوڑ دینے مین اس دین اسکو اور دوسرے لوگونکو
واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ اچھی اور عمدہ تدبیر اللہ غالب اور بزرگ کی اپنے مسلمان بندون کے واسطے یہ تھی کہ جب نکلا تھا
دمشق سے واسطے لڑائی کے یزید بن ابی سفیان سے نہین چھوڑا تھا اُسنے کسی جوان شہر کو مگر کہ اپنے ساتھ لیا تھا اُسنے اور باقی رہ گئے تھے
عوام اور بوڑھے اور ضعیف لوگ شہر پناہ کی دیوار پر اور تھا لیکن دیکھتے تھے وہ اس امر کو انجام کار کیا ہوتا ہے اُنکا اور سردار مسلمانون کا اور دیکھا
باسیل بن منجائیل نے شہر اور اُسکے خالی ہونیکو لوگون سے اور مشغول ہونے شہر کے لوگون کے اُس چیز مین جو نازل ہوئی تھی اُنپر اور شہر ہوا
خالی مرد آدمیون سے جمع کیا اُنھون نے اپنی رائے کو یوقنا اور اُنکے ساتھیون کے چھوڑ دینے پر پس آئے باسیل اُنکے پاس بات کو پھر متوجہ ہوا یوقنا کی
طرف اور کہا اُسنے کہ ای بطریق بزرگ مرتبہ کیونکر چھوڑ دیا تمنے اپنے باپ دادے کے دین کو جو پیشتر تمھارے تھے اور پھر تم بجانب دین ان عرب کے
اور وہ کیا چیز ہی جو دیکھی تمنے اُنکے نزدیک حق سے تا اختیار کیا تمنے تبعیت اُنکی کی حالانکہ رومی اور سلاطین اُنکے تمکو اپنی قوت اور پشت پناہ
گردانتے تھے پس کہا یوقنا نے کہ ای باسیل ظاہر ہوئی میرے واسطے امر حق سے وہ چیز کہ ظاہر ہوئی پس پہچانا مینے اُسکو اور پکارکرتا تھا مجھے غیب کا
پکارنے والا کہ بہ تحقیق اللہ تعالی نے ہدایت کی ہی باسیل کو بجانب دین اسلام کے اور سب تعریف ثابت ہی واسطے اُس اللہ کے جسنے ہدایت کی
تمکو اور ہمکو اور چھوڑا اُسنے ہمکو راستے ہلاکی سے اور کیا اُسنے ہمکو اپنے دین کے لوگون سے اور آسان کیا اُسنے ہماری رہائی کو تمھارے ہاتھون سے
راوی نے بیان کیا ہے کہ جب سنا باسیل نے قول یوقنا کا زیادہ ہوا یقین اُنکا اور راست اور درست ہوا ایمان اُنکا اور مضبوط ہوئی تصدیق اُنکی
پھر کہا اُنھون نے کہ قسم ہی خدا کی ای یوقنا بہ تحقیق جاری کیا اللہ تعالی نے تمھاری زبان پر حق کو اور گویا کیا تمکو ساتھ کلام راست کے
اور اللہ تعالی نے اور اُسی کے واسطے تعریف اور شکر ہی دور کر دیا تھا پردہ غفلت کا میرے دل سے جبکہ دیکھا تھا مینے ان عرب کے نبی کو بحیرا
دیر مین اور وہ مکہ کے قافلے مین تھے اور دیکھا تھا مینے ابر کو اُنکے سر پر کہ سایہ کرتا تھا اُنپر آفتاب سے اور اُنھون نے تکیہ دیا تھا ایک درخت
خشک پر پس وہ سبز ہوگیا تھا اور پھل لایا تھا اور پختہ ہو گئے تھے پھل اُسکے اور خبر دی تھی مجھکو بحیرا راہب نے اس امر کی کہ اُسنے پڑھا
اور پایا تھا علم سابق اور کتاب ناطق مین اس امر کو کہ ایک جماعت نے انبیا سے تکیہ دیا تھا اُس درخت پر اور بیٹھے تھے وہ اُسکے نیچے پس جسنے
تکیہ بنایا تھا اُسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور پتے دار ہوگئی تھین شاخین اُسکی اور پختہ اور رسیدہ ہوگئے تھے پھل اُسکے پس
تعجب کیا تھا مینے اس امر سے اور سنا تھا مینے بحیرا سے درانحالیکہ وہ کہتا تھا کہ یہ قسم ہی خدا کی وہی نبی صلعم ہین جنکی بشارت
مسیح نے دی ہی پس پاکی اور خوشی ہو اُس شخص کو تبعیت کریگا اُنکی اور ایمان لاویگا اُنکا اور تصدیق کریگا اُنکی واقدی
رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہی کہ پھر آگاہ کیا باسیل نے یوقنا کو اس امر سے کہ نہین باز رکھا تھا اُنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے مگر اس امر نے کہ جب پھرے وہ زیارت بحیرا راہب سے سفر کیا اُنھون نے بجانب قسطنطنیہ کے اور درگئے
دریا مین واسطے تجارت کے بجانب شہر روم کے اور کہا باسیل نے کہ ٹھہرا مین جب تک چاہا اللہ تعالی نے
پھر واپس آیا قیساریہ مین اور دیکھا مینے رومیون کو آشوب اور فتنہ مین پس پوچھا مینے اُنکے حال کو پس
کہا گیا مجھسے کہ بہ تحقیق ظاہر ہوئے ہین نبی حجاز مین جنکا نام محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہی اور نکالا ہی اُنکو اُنکی قوم نے مکہ سے

اور ہجرت کی انھون نے بجانب مدینہ کے جسکو تیغ نے بنایا تھا اور بتحقیق غالب ہوئے وہ اپنی قوم پر اور شکست دی انکو اور انکی مدد کی ہے
اللہ تعالی نے قوم پر پس برابر مین پوچھتا رہا انکے حال اور اخبارات کو اور وہ اخبار ہر روز زیادہ ہوتے تھے اور بڑھتے تھے تا اینکہ بلا لیا اللہ تعالی نے
انکو اپنی طرف اور اختیار کیا اللہ تعالی نے انکے واسطے اس چیز کو جو اللہ کے نزدیک ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر متولی امور دارین ہوئے
انکے ساتھ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پس روانہ کیا انھون نے اپنے لشکر کو بجانب شام کے پس نہین ٹھہرے وہ مگر تھوڑی مدت تک
اور انتقال کیا انھون نے اس عالم سے پھر متولی ہوئے بعد انکے یہ مرد عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ پس فتح کیا انھون نے ہمارے
شہرون کو اور ذلیل کیا ہمارے بادشاہون کو اور شکست دی ہمارے لشکرون کو اور مین باین ہمہ امید رکھتا تھا انکے آنے
کی اس ساحل کی طرف تا اینکہ لایا اللہ تعالی انکو پس کہا انسے یوقنا نے کہ کس امر کا تنے ارادہ کیا ہے پس کہا باسیل نے کہ قصد کیا ہے
مین نے قسم ہے خدا کی اس امر پر کہ چھوڑ دونگا مین اپنے باپ دادے کے دین کو اور تبعیت کرونگا مین تمھاری اسواسطے کہ حق ظاہر ہے
پھر کھول دیا باسیل نے یوقنا اور انکے ساتھیون کو اور سپرد کیا انکو انکے سامان اور ہتھیار کو اور کہا یوقنا سے کہ جانو تم اس امر کو کہ کنجیان
شہر کی میرے پاس ہین اور لشکر سب شہر کے باہر ہے اور مشغول ہے عرب کی لڑائی مین اور نہین ہے شہر مین کوئی ایسا شخص جسکو ڈرین ہم
پس آگاہ ہو تم اللہ تعالی کا نام لیکر پس کہا انسے یوقنا نے کہ جزاء خیر دیوے اللہ تعالی تمکو اے باسیل بتحقیق ہدایت کی تمکو اللہ تعالی نے
بجانب دین اسلام کے اور چلایا اسنے تمکو راہ نجات پر اور ختم کیا تمھارے واسطے نیکی کو اور واجب ہوا تم پر اب رہبر یہ کہ نوبی ہو جاو
ہم اپنی جانون پر اور بھیجین ہم کسی کو ان لوگون کی طرف جو کشتیون مین ہین تا کہ آ جاوین وہ ہمارے پاس پس ہو جاوین ہم
اور وہ ایک قوت اور جماعت باسیل نے کہا کہ مین ایسا ہی کرونگا پھر نکلے باسیل بحالت پوشیدگی کے اور کھولا انھون نے باب البحر کو
اور بیٹھے اس دروازے پر ایک مرد نبی عم یوقنا سے پس بیان کیا باسیل نے انسے حال کو اور سوار ہوئے انکے ساتھ ایک چھوٹی کشتی پر اور
جا پہونچے وہ دونون بجانب کشتیون کے اور بیان کیا اہل کشتیون سے حال کو پس متوجہ ہوئی ہر کشتی بجانب گھاٹ کے اور اترے
وے کشتیون سے وے دون پراگندگی سے اور در آئے وہ سب شہر مین شہر پناہ کے اندر سے اور اندھی کر دیا اللہ تعالی نے ظالمین کی
آنکھون کو انسے پس جب قصد کیا باسیل نے حملہ کا اور حکم کیا انکو کہ تیزی اور حملہ کرین وہ لوگ شہر مین کہا یوقنا نے کہ یہ امر میری رائے
کے موافق نہین ہے اور مین چاہتا ہون تم سے ایسے شخص کو کہ ہبہ کر دے وہ اپنی جان کو واسطے اللہ تعالی کے اور چھپا وے اپنے
کام کو اور نکلے وہ باب مینا سے اور جاوے بجانب لشکر مسلمانون کے اور پہونچے سردار یزید بن ابی سفیان کے پاس اور آگاہ کرے
انکو ہمارے حال سے پس ہو جاوین ہم اپنے ساز اور آمادگی پر پس جب سنینگے مسلمان ہماری آواز کو نہ خوفناک کریگا یہ امر انکو پس
کہا ایک مرد نے قوم سے کہ اس کام کو مین کرونگا پھر نکلا وہ بحالت تبدیل وضع کے اور بند کر لیا باسیل نے اس مرد کے پیچھے شہر کے
دروازے کو پس پہنچا وہ مرد یزید بن ابی سفیان تک اور بیان کیا انسے حال یوقنا اور باسیل کا اور آگاہ کیا انکو انکی خبر سے پھر عزم کیا تھا
ان دونون نے پس سجدہ شکر کیا یزید بن ابی سفیان نے اور روانہ کیا اسی وقت بجانب مسلمانون کے ایک خط کو تا کہ ہوشیار ہو جاوین وہ اپنی جان تو
پہلا نام گمان آنے کے قوم پر پس ایسا ہی کیا انھون نے اور یوقنا رحمہ اللہ نے جب جانا اس امر کو کہ پہونچ گئی ہے خبر مسلمانون کو کہا انھون نے اپنے

ساتھیون سے کہ چڑھ جاوے اُنمین سے ایک جماعت شہر پناہ کی دیوار پر پس شروع کرین وہ اُن لوگون سے جو اُسپر ہین کہا باسیل نے
اُسنے یہ میری راے نہین ہی اسواسطے کہ وہ قوم جو دیوار شہر پناہ پر ہین اُنکا اعتبار نہین ہی اور شاید کہ اللہ تعالی ہدایت کر دیوے
اُنکو بجانب اسلام کے ولیکن حکم کر تم اپنے ساتھیون کو اس امر کا کہ لازم پکڑین وہ جگہ اُترنے اور آنے شہر پناہ کو تا کہ نہ اُترے اُسپر کوئی
شخص اُنمین سے یا یہ کہ وہ امان طلب کرے پس بہتر جانا یوقنا نے اُنکی راے کو اور مقرر کیا تھا اُنھون نے لوگون کو شہر پناہ
کے آنے کی جگہ پر پھر شور کیا یوقنا نے جنبش دینے والا شور ساتھ قول لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور واللہ اکبر کے پس جب ظاہر کیا
اُنھون نے کلمۂ توحید کو سنا اُسنے جو شخص شہر مین تھا اور دیوار پر تھا پس جانا اُنھون نے کہ یوقنا اور اُنکے ہمراہیون نے رہائی پائی
قید سے اور تیزی اور حملہ کیا اُنھون نے شہر مین پس متحیر ہوئین عقلین اُنکی اور جنبش مین آئے دل اُنکے اپنے مال ور اولاد اور گھر بار پر اور
شہر سے وہ حیرت مین پس جو شخص تھا اپنے گھر مین نہین قدرت پائی اُسنے نکلنے کی پھر یزید بن ابی سفیان نے جب سنا شور کو شہر مین
جانا اُنھون نے اس امر کو کہ مسلمان شہر سے اور راست ہوئے شہر مین پس تکبیر و تہلیل کہی یزید بن ابی سفیان اور مسلمانون نے ہوحدیوں نے
واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ سنا دمشق نے شور کو شہر سے پس جانا اُسنے کہ یوقنا اور ہمراہی اُنکے چھوٹ گئے قید اور
اُنھین لوگون نے یہ امر کیا ہی پس واقع ہوا خوف مشرکین کے دلون مین اور دیکھا اُنھون نے کہ آگ شعلہ زن ہی مسلمانون کے لشکر مین اور
وہ آمادہ ہوئے ہین حملہ کرنے کو پس باقی رہا اُنمین صبر اسواسطے کہ دل اُنکے متعلق تھے اپنے مال ور اولاد اور گھر بار پر شہر کے
اندر اور شہر قیساریہ محصور تھا اور نہ تھی اُنکے واسطے یاری اور مددگاری قسطنطین پسر ہرقل کی طرف سے پس پھیرا اُنھون نے
پیٹھون کو اور میل کیا بجانب فرار کے اور پیچھا کیا مسلمانون نے اُنکا اور ہلاک کیا اُن سب کو اور مالک ہوگئے وہ خیمون کے
واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب صبح کی اللہ تعالی نے کھولدیا یوقنا نے مسلمانون کے واسطے دروازہ شہر کا پس داخل ہوئے
یزید بن ابی سفیان اور ہمراہی مسلمان اُنکے شہر صور مین اور گھیر لیا اُنھون نے رومیون کے مالون کو اور پکارا اُن لوگون نے جو دیوار پر تھے اُنھون نے
یعنی امان امان پس امان دی اُنکو مسلمانون نے اُتر آئے وہ دیوار سے پس کہا اُنسے یزید بن ابی سفیان نے کہ جانو تم اس امر کو کہ تحقیق اللہ تعالی نے
نے اور اُسی کے واسطے تعریف ہی فتح کیا ہم نے اس تمہارے شہر کو زور سے قہر اور غلبہ کے ساتھ تلوار کے اور تم لوگ اب ہمارے
غلام ہو پس جیسا ہم چاہین تمہارے ساتھ اور تمپر حکم کرین ولیکن ہم وہ قوم ہین کہ جب عہد کرتے ہین تو اُسکو پورا کرتے ہین اور
جب ہم بات کہتے ہین تو سچی بات کہتے ہین اور تحقیق دی ہمنے تمکو امان اور ذمہ داری جانون کی ولیکن لینے لیوینگے
ہم جزیہ اُس شخص سے جو نہ داخل ہوگا ہمارے دین مین ہر سال مین اور جو تم مین سے مسلمان ہوگا پس ہمارا اُسکا
حال یکسان ہوگا پس منظور کیا اُن لوگون نے اس امر کو اور مسلمان ہوئے اکثر اُنمین کے اور پہونچی خبر قسطنطین پسر ہرقل کو اس
امر کی کہ شہر صور لے لیا گیا اور داخل ہوگئے مسلمان اُسمین پس جانا اُسنے کہ وہ نہین برابری کر سکتا ہی عرب کی پس لگا چھپا
اپنے فرصت کو اور لے لیا اُسنے اپنے خزانے اور مال اور گھر والون اور مصاحبون کو اور سوار کرایا اُنکو رات مین
اور چلا وہ بارادہ چلے جانے کے اپنے باپ سے بجانب قسطنطنیہ کے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی جب کہ خالی کیا قیساریہ

اس کام کو جو قسطنطین پسر ہرقل نے کیا تھا نکلے وہ لوگ بجانب عمرو بن العاص کے اور مصالحہ کیا انھون نے عمرو بن العاص سے شہر قیساریہ کے سپرد کر دینے پر پس مضبوط ہوئی صلح انکے بیچ مین دو لاکھ درم اور تمام اس چیز پر جو چھوڑا تھا قسطنطین پسر ہرقل نے مال و اسباب اور کپڑے اور جانور اپنے اس لشکر کے جو انکے ساتھ تھے کشتیون مین سوار ہو گئے تھے پس منظور کیا ان لوگون نے اس امر کو اور لکھدی دستاویز صلح کی پس جب تمام ہوئی صلح داخل ہوئے عمرو بن العاص اور مسلمان قیساریہ مین اور لین انھون نے وہ چیزین کہ عاجز ہوا تھا بادشاہ اسکے اٹھانے سے کشتی مین پھر مقرر کیا عمرو بن العاص نے اُنپر جزیہ کو آیندہ سال سے ہر مرد پر چار دینار اور اسی امر کی وصیت کی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر بھیجا عمرو بن العاص نے بجانب شہر صور کے ایک حاکم کو اسپر جسکا نام باسیل بن عون ابن سلمہ تھا اور وہ مرد بڈھے مسن صالح تھے حاضر ہوئے تھے ہمراہ رکاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غزوہ حنین اور نضیر مین اور مارے گئے بھائی انکے حنین کے دن اور بھائی انکے سخت لڑے تھے پس مارا تھا انکو مالک ابن عون النضیری نے پس بھیجا انکو عمرو بن العاص نے بجانب صور کے اور انکے ساتھ ایکسو سوار اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تھے اور حکم کیا تھا عمرو بن العاص نے انکو عدالت کرنے کا ان لوگون مین اور ڈرنے کا اللہ پاک اور برتر سے ہر حال پوشیدہ او ظاہر مین **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب فتح کیا عمرو بن العاص نے قیساریہ کو از روے صلح کے دو لاکھ درہم اور اس چیز پر جو چھوڑا تھا بادشاہ کے بیٹے قسطنطین نے اپنے مال اور اسباب سے داخل ہوئے وہ قیساریہ مین بدھ کے دن عشرۂ اوسط شہر رجب مین اور یہ امر سنہ انیس مین ہجرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے چار سال اور چھ مہینے زمانہ خلافت مین واقع ہوا تھا **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ پہونچی خبر اہل رملہ اور رینہ و عکہ اور یافا اور عسقلان اور غزہ اور نابلس اور لبریہ مین پس داخل ہوئے ان مقامات کے لوگ تحت ذمے کے اور مصالحہ کیا انھون نے مسلمانون سے اور اسی طرح اہل جبلہ اور بیروت اور لاذقیہ نے اور مالک کر دیا اللہ غالب اور بزرگ نے مسلمانون کو کل ملک شام برکت رسول اللہ کے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وشرف وکرم و رضی اللہ عن اصحابہ الاخیار وآلہ الابرار وازواجہ الاطہار وہذا انتہی

الینا من فتوح الشام علے التمام والکمال ونعوذ باللہ من الزیادۃ والنقصان
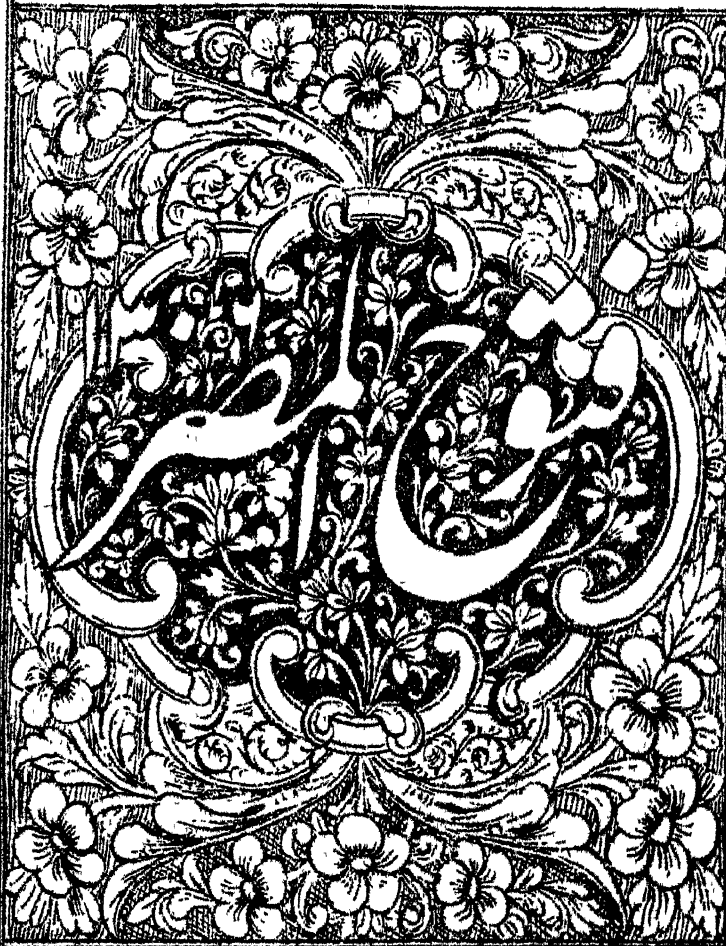
بعون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

فتوح الحضر

مطبع نامی منشی نولکشور میں بطبع مزین مطبوع جہان ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی جعلنا من المسلمین و نصر الانصار و المہاجرین علے اعدا الدین و فضلنا علے امم السابقین بان آمنا بخاتم النبیین و الصلوٰة و السلام علی رسولہ و حبیبہ محمد سید المرسلین و شفیع المذنبین و آلہ الذین ہم سفینة النجاة عن تلاطم امواج الابتلاء فے الدنیا و الدین و اصحابہ الذین بذلوا جہدہم فی ترویج احکام الشرع المبین

اما بعد مخفی نہ رہے کہ یہ فاقد الادراک و التمیز اضعف عباد اللہ رب المشرقین سید مہدی حسن النقوے المداری السیدپوری ابن منشی محمد حسین صانہ اللہ عن کل شین خدمت ارباب صدق و صفا مین التماس کرتا ہی کہ اس خاکسار کو بیا اوقات یہ امر جاگزین خاطر تھا کہ کوئی ایسی کتاب خاص زبان عربی کی دیکھنا چاہیئے جس سے فی الجملہ استعداد اور مناسبت ترجمہ و علم لغات و محاورات عرب حاصل ہو بالفعل کہ حسن اتفاق سے کتاب فتوح الشام عن مرویات علامۂ واقدی علیہ الرحمة مع فتوح المصر طبوعہ کلکتہ جناب عم معظم قبلہ گاہی منشی سید عنایت حسین صاحب مد ظلہ العالی تک پہونچی اس حقیر نے جناب ممدوح کی خدمت مین گزارش کیا کہ اگر ترجمہ اسکا عربی سے بزبان اردو ہو جاوے تو ہر کم سواد قلیل الاستعداد اُسکے مضامین کثیر المنفعت سے حظ وافر اُٹھاوے نظر بران جناب موصوف نے باوجود ضیق فرصت بوجہ مشاغل دنیاوی کے ترجمہ فتوح الشام کا بزبان اردو تحریر فرمایا اور ترجمہ فتوح مصر کا اس احقر کی تحریر پر محول فرمایا چنانچہ حقیر نے امتثالاً للامر ترجمہ فتوح مصر کا بطرز و روش ترجمہ فتوح الشام کے لکھکر جناب موصوف کی خدمت مین گذرانا اور جناب معظم الیہ نے اُسکو پسند فرمایا اب ناظرین انصاف پسند کی خدمات مین عرض یہ ہی کہ اگر کسی مقام مین کوئی سقم اور غلطی پاوین تو عیب جوئی سے اغماض فرماوین کہ احقر واقع کم استعداد ہی اور غرض خاص اس ترجمے سے نفع عام پیش نہاد ہی و لا ان اشرع فی البیان راجیا برحمة اللہ المنان و علیہ التکلان
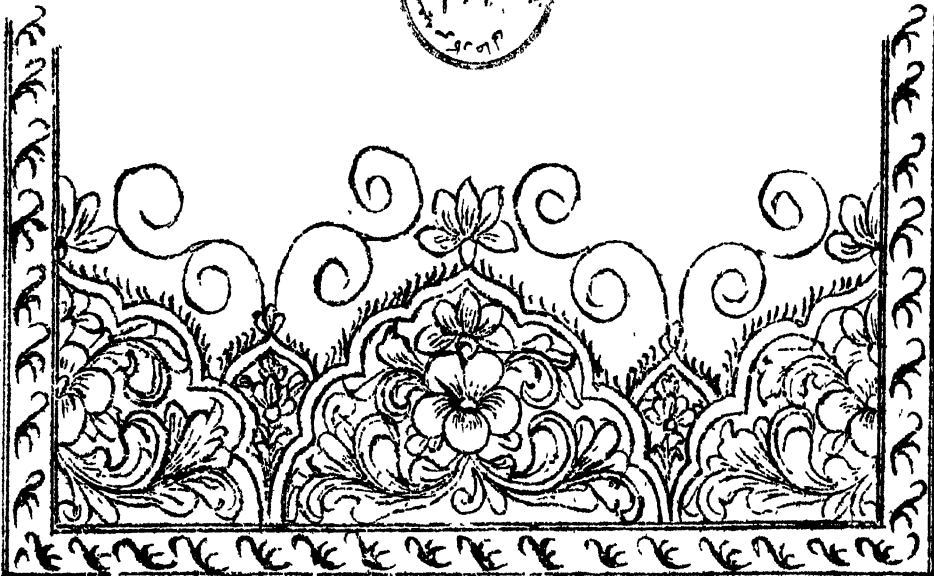
بسم اللہ الرحمن الرحیم

واقدی رحمۃ اللہ نے بسلسلۂ راویون کے یحیی بن شاکر المدنی سے بیان کیا ہی کہ جب فتح کیا اللہ غالب اور بزرگ نے سواحلِ شام کو عمرو بن العاص اور اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھون پر لکھا عمرو بن العاص نے ایک خط بنام امین الامۃ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اس مضمون سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عمرو بن العاص بن وائل السہمی الی امین الامۃ اما بعد فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ الذی اخبرۃ الامیر ان اللہ جل و علا فتح علینا ما کان بقی من الساحل و فتحنا قیساریۃ صلحا و ہرب منہا قسطنطین بن الملک ہرقل باموالہ و ذخائرہ و حریمہ و رکب المراکب و سار فی البحر و نحن بقیساریۃ منتظر امرک والسلام علیک و علی جمیع المسلمین و رحمۃ اللہ و برکاتہ اور روانہ کیا خط کو راوی نے بیان کیا ہی کہ لکھا یزید بن ابی سفیان نے بھی ایک خط بنام ابو عبیدہ بن الجراح کے مشعر خبر فتح صور کے اپنے اور بندہ نیک یوقنا کے ہاتھو نپر اور لکھا اُس خط مین حال یوقنا کا اور رہائی دینا اللہ تعالی کا انکو قید سے باسیل بن میخائیل کے ہاتھ سے اور مسلمان ہوتا باسیل کا اور روانہ کیا اُس خط کو بجانب ابو عبیدہ بن الجراح کے پس پہونچے وہ دونون خط انکے پاس اس حالت مین کوچ کیا تھا انھون نے حلب سے بارادہ طبریہ کے اور ملے انکو خطوط راہ مین جبکہ اُترے تھے وہ زراعہ مین پس جب پڑھا انھون نے خطون کو روشن ہوگیا چہرہ انکا بسبب خوشی کے اور شور کیا مسلمانون نے ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور اُسی وقت لکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے ایک خط بنام امیر المومنین عمر بن الخطاب کے درانحالیکہ بشارت دیتے تھے انکو اُس چیز کی جسکو فتح کیا اللہ تعالی نے مسلمانون کے ہاتھو نپر اور لکھا اُسمین حال یوقنا کا اور روانہ کیا خط کو ساتھ عرفجہ بن مازن کے پس سوار ہو عرفجہ اپنی اونٹنی پر اور روانہ ہو وہ بارادہ مدینہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور چلتے رہے رات دن تا اینکہ پہونچے مدینہ مین عرفجہ نے بیان کیا ہی کہ داخل ہوا مین مدینہ منورہ مین اور میرے پاس ایک کپڑا ریشمی کہ نخر کرتا تھا مین اُسکے سبب سے اور میرے سر پر ایک چادر ریشمی بہت اچھی بنو تارون کی بنی ہوئی تھی اور حضرت عمرؓ نکلے تھے مدینہ منورہ سے بارادہ خود کے

پس جب غور دیکھا مین نے اُنکو پہچانا مین نے اُنکو اور اپنی اونٹنی کو چار زانو بٹھا کر باندہ کر دیا مین نے اُسکو اور جلدی سامنے آیا مین اُنکے
اور سلام کیا مینے اُنپر پس جواب سلام دیا اُنھون نے مجکو اور دیکھا میری طرف پس نہین پہچانا مجکو اور کہا کہ کون شخص ہے تو مین نے کہا کہ مین عروۃ
بن مازن ہون پس کہا اُنھون نے کہ اے بیٹے مازن کے آیا نہین تھی تمکو اچھی پیروی ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور
بتحقیق یہ کپڑا ریشمی حرام ہے ہم مردون پر کس واسطے کہ اس کپڑے کی صلاحیت اور زیبایش سوا عورتون کے اور کسی کو نہین ہے اور
تمھارے پاس ہے اُسکو تصدق کر دو تم فقراے مدینہ طیبہ پر آگاہ ہو قسم ہے کہ داخل ہوا تھا مین ایک روز رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
حضور مین اُس حالت مین کہ آپ آرام فرماتے تھے ایسے تخت پر جو بنا گیا تھا خرمے کے پوست سے اور نہین تھی درمیان بدن مبارک
اور اُس تخت کے کوئی چیز اور نشان ہوگیا تھا اُسکے سبب سے آپکی جلد نرم اور نازک مین پس رویا مین یہ حال دیکھکر تب آپنے فرمایا کہ اے عمر
کس چیز نے رلایا تمکو مین نے کہا کہ قسم ہے خدا کی یا رسول اللہ بیشک مین جانتا ہون اس امر کو کہ آپ بزرگ ہین نزدیک اللہ کے
کسریٰ اور قیصر سے اور وہ دونون عیش کرتے ہین مملکت دنیا مین اور آپ اللہ کے رسول ہو کر اس حالت مین ہین پس فرمایا آپنے
کہ اے عمر آیا نہین راضی ہو تم اس امر سے کہ دنیا اُن لوگون کے واسطے ہو اور آخرت ہمارے لیے عروۃ نے بیان کیا ہے کہ دیا مین نے خط حضرت
عمر رضی اللہ عنہ کو پس اُنھون نے کھولکر پڑھا اُسکو پس جب پڑھ چکے خط چمکنے لگا چہرہ اُنکا اور بہت خوش ہو کر حمد اور شکر اللہ کا
بجا لائے پھر گیا مین اپنی خالہ کے گھر مین جنکا نام عفیرہ بنت ابی ایوب الانصاری تھا پس شب گذرانی مین نے وہان اور جب صبح ہوئی
ارادہ کیا مین نے اس امر کو کہ جاؤن مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اس حالت سے یعنی وہ کپڑا ریشمی پہنے ہوئے پس دیدیا مین نے
وہ کپڑا اور عمامہ اپنی خالہ کو اور حکم کیا مین نے اُنکو کہ اُسکو بیچ کر تصدق کر دین فقراے مدینہ طیبہ پر اور نکلا مین بارادہ جانے کے حضرت عمر
کے پاس پس جب آیا مین اُنکے پاس سلام کیا مینے اُنپر جواب سلام کا دیا اُنھون نے مجکو اور دیکھ کر ہنسے اور کہا کہ اے بیٹے مازن کے وہ
ریشمی کپڑا کیا کیا تم نے مین نے کہا کہ یا امیر المومنین دیدیا مین نے اپنی خالہ کو اور حکم کیا مین نے واسطے بیچنے اور تصدق کرنے اُسکے فقرا اور مساکین
مدینہ طیبہ پر پس پڑھا حضرت عمر نے یہ آیت وما تفعلوا من خیر فان اللہ بہ علیم بعد اُسکے حکم کیا مجکو بیٹھنے کا پس بیٹھ گیا مین منگایا
اُنھون نے قلم اور دوات اور کاغذ اور لکھا ایک خط بنام ابو عبیدہ کے اس مضمون سے بسم اللہ الرحمن الرحیم والعاقبۃ للمتقین من عبد اللہ
امیر المومنین الی ابی عبیدۃ عامر بن الجراح اما بعد فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ وقد فرحت بما فتح اللہ علی
المسلمین مما وعدنا بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کنوز قیصر سیفتح علینا کنوز کسری ان شاء اللہ تعالی وقد بلغنی ان
بادیۃ الاعراب قد استندوا الی الدنیا وزینتہا وتمسکوا بذیل غرورہا ونسوا الجنۃ وقصورہا ورفلوا فی ثیاب الدیباج واکلوا
السمن وخبز الحنطۃ والماہیم وذلک عن الآخرۃ حتی تہاونوا بالصلوۃ ونسوا المفترضات فجر ولہم عتاق الخیل واغلظ علیہم ولا تمکن
لہم حاجۃ فیطمعوا فیک من اجل لشی مما اقتربوا الیہ علیہ فاقم فیہ حدود اللہ عز وجل واعلم انک راع وکل راع مسئول عن رعیتہ
وکونوا من الذین ذکرہم اللہ عز وجل فی کتابہ العزیز اذ یقول الذین ان مکناہم فی الارض اقاموا الصلوۃ و
اتوا الزکوۃ وامروا بالمعروف ونہوا عن المنکر وللہ عاقبۃ الامور وقد قال فیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ابو عبیدۃ امین ہذہ الامۃ فاعطا الامانۃ حقہا ومن ترک صلوۃ فاضرب علیہا ولقد کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یحدثنا ونحدثہ فاذا حضرت الصلوۃ فکانہ لم یعرفنا ولم نعرفہ اشتغالاً لعظمۃ اللہ تعالی وخشیۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال

ان اللہ تعالی یقول ان بیوتی فی الارض المساجد وان زواری عمارہا فطوبی لعبد تطہر فی بیتہ ثم زارنی فحق علی المزور

ان یکرم زائرہ وقال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتقوا اللہ واعلموا ان اللہ عزوجل افترض جمیع المفروضات علی فی الارض

الصلوۃ فان اللہ عزوجل افترضہا علی فی السماء فاذا قرأت کتابی ہذا فامر عمرو بن العاص ان یتوجہ الی مصر بعسکرہ وابعث

معہ عامر بن ربیعۃ العامری ومشائخ من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیقتصد بہم عند مشورتہ وابعث من بعید

علیہ الی الارض ربیعۃ وزیادۃ الحارث بن صالح واللہ اسال ان یکون لکم عوناً ومعیناً والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

علی جمیع المسلمین راوی نے بیان کیا ہے کہ لپیٹا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط کو اور مہر کی عرفجہ بن مازن کے حوالے کیا

اور حکم کیا انکو روانگی کا بعد اسکے کہ حکم کیا انکو واسطے دینے زاد راہ کے بیت المال سے عرفجہ نے بیان کیا کہ لیا مینے خط

اور سوار ہوا مین اپنی اونٹنی پر اور روانہ ہوا مین تمار کی راہ سے پس ملی مجکو نزدیک ابار لخم کے ایک قوم اہل وادی القری سے

پس پوچھا مینے انسے حال ابو عبیدہ بن الجراح کا انھون نے کہا کہ ٹھہرے ہین وہ غیاغب مین با رادہ روانگی جابیہ کے

پس چلا اور گذرا مین ابار لخم سے بطلب عبور براہ رجولان کے اور قصد کیا مین نے جابیہ کا پس ملاقی ہوا مین بعد چند دن کے

ابو عبیدہ بن الجراح سے اردن مین اور سامنے آکر سلام کیا مینے انکو پس جواب سلام کا دیا انھون نے مجکو پھر دیا

مینے انکو خط امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا پس کھول کر پڑھا اسکو باواز خفی اور جب پڑھ چکے سب

مسلمانون کو جمع کیا اور پڑھا انکے سامنے خط کو باواز بلند پس جب فارغ ہوئے اسکے پڑھنے سے کہا کہ اے گروہ مسلمانو

جب مجکو یہ ہوگا کہ چھوڑا ہے کسی شخص نے نماز کو یا چھوڑا ہو اسنے اس چیز کو جسکو فرض کیا ہے اللہ تعالی نے اسپر تو دُرّے

لگاؤنگا مین اسکے پس جب ہوا دوسرا دن پہونچے خط سے آنے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے اپنے لشکر کے

طبرالبس سے پس انکو بھی پڑھکر سنا دیا ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بن الجراح نے خط امیر المومنین کا پھر روانہ کیا اس خط کو

پاس عمرو بن العاص کے اور وہ اس دن قیساریہ مین تھے پس جب پہونچا انکو خط کھول کر پڑھا انھون نے اسکو

اور جب مطلع ہوئے وہ اس امر سے جو اسمین لکھا تھا حکم روانگی کا بجانب مصر کے احتیاط کی انھون نے اپنی جان پر اور

آمادہ بروانگی ہوئے واقدی رحمہ اللہ نے ثقات سے روایت کی ہے کہ جب پہونچا خط امیر المومنین عمر بن الخطاب

کا عمرو بن العاص کے پاس بحکم روانگی مصر کے احتیاط کی انھون نے اپنی جان پر اور آمادہ بروانگی ہو کر چلے وہ مع اپنے

لشکر کے اور ہمراہ انکے یزید بن ابی سفیان اور عامر بن ربیعہ العامری اور ایک جماعت صحابہ کبار کی تھی

اور عبید اللہ بن ... تابعی بجمعیت چار ہزار سوار کے اپنے صحابہ اور بنی عم سے انکے ہمراہ تھے راوی نے بیان کیا ہے

کہ علیہم اللہ ... اور انکے ساتھ ... نے ... کوچ کیا شام سے عمرو بن العاص کے طرف شہر جابون کے

بلکہ اپنے دائین جانب چھوڑ دیا اُنھون نے جنگل اور قلعجات رمح اور عریش اور عداد اور ریکارہ اور قرمہ کو جو مصر کی راہ مین تھے اور روانہ ہوئے وہ پچھم کو گویا وہ حجاز کا ارادہ رکھتے تھے اور عنقریب ذکر کرینگے ہم کیفیت فتح ہونے اُن قلعجات کی اگر چاہا اللہ تعالی نے پس جب دور نکل گئے یہ قافلہ تا آنکہ پہونچے وہ اُس موضع مین جسکو مارخویرا اور عقبہ ایلا کہتے تھے سیل کیا اُنھون نے بہ طلب زمین مصر کے اور تھی زمین مصر کی حدود نوبہ سے ساحل بحر اسکندریہ اور عقبہ کبیرہ اور کنائس اور دیر زجاج تک اور یہ تمام مواضع بادشاہت قبط مین تھے اور اس زمانے مین بادشاہ قبطیون کا مقوقس بن راعیل تھا اور یہ بادشاہ صاحب عقل اور بزرگی اور تدبیر اور شاگرد حکیم تاذبون کا تھا اور حکیم تاذبون وہ شخص ہے جسنے بنایا تھا ایک جھانجھ اس ضرورت سے کہ غالب ہو گئے تھے سانپ مصر کی زمین مین اور خراب کر دیا تھا اُسکو پس بنایا اُس حکیم نے ایک جھانجھ کہ جب حرکت دیتا تھا اُسکو تو سُنی جاتی آواز اُسکی بفاصلہ ایک پرتاب تیر کے پس نکلتے تھے سانپ سوراخون سے اور جو بھاگ جاتا تھا وہ بچ جاتا تھا اور جو ٹھہر جاتا تھا مر جاتا تھا اور مقوقس اپنے زمانے کا بڑا عالم تھا اور اُسکی سلطنت مین قبطی لوگ عیش پسندیدہ اور مراتب بلند مین تھے اور مقوقس متوقع ظہور رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رہتا تھا اور اُسکے عہد مین شہر مصر مین ایک حکیم تھا جسکا نام عقلاوس تھا اور اُسنے بنایا تھا چرخ اور چکی ہوا کی بہت مدت مین اور پہونچ گیا تھا وہ حکمت کے بھیدون پر اور جانتا تھا وہ خواص سونے اور چاندی کے اور آگاہ تھا اُن حرکات سے جو جنبش دیتے ہین ہوا کے چلنے کو اور جانتا تھا اقسام ہوا کو اور آگاہ ہوا تھا اُن علوم کے پڑھنے سے جو کتب گذشتہ مین تھے اس امر پر کہ اللہ غالب اور بزرگ مبعوث کریگا ایک نبی عرب کو زمین تہامہ سے جو بلاد دینگے لوگون کو بجانب اقرار وحدانیت اللہ تعالی اور اُسکی عبادت کے اور ظاہر کرینگے کلمہ توحید لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو اور پھیل جائیگا دین اُنکا روے زمین پر اور بلند ہوگا کلمہ اُنکا اور مالک ہو جاوینگے اصحاب اُنکے شہرون کے پچھم سے پورب تک اور بنایا تھا حکیم عقلاوس نے بزور اپنی حکمت کے زمانہ راعیل بن قطماوس بن مقوقس مین ایک بڑا خطیرہ تانبے کے ستونون پر موضع عین شمس مین اور بنائی تھین اُس خطیرے پر کئی تصویرین فولاد اور رکھے تھے منھ ان تصویرون کے بجانب مصر کے اور لکھی تھی اُسپر زبان اور خط قبطی مین یہ عبارت اذا دارت ہذہ الاشخاص وجوہہا الی الحجاز فقد قرب ملک العرب راوی نے بیان کیا ہے اُسی حال مین کہ مقوقس بعض ایام مین سوار ہوا تھا بارادہ شکار کے اور یہ سوار ہونا اُسکا زمانہ بعثت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین تھا پس جب پہونچا مقوقس موضع مین عین شمس تک بلند ہوئین آوازین اُن تصویرون سے اور پھر گئے منھ اُنکے بجانب حجاز کے پس یقین کیا بادشاہ نے اپنی عزت و ملک کے زوال کا پس پھرا وہ اُسی سے اور باز رہا شکار سے اور داخل ہوا اپنے محل مین اور تخت پر جلوس کر کے جمع کیا قسون اور راہبون اور اکابر قبط کو اور کہا اُنسے کہ اے لوگو بنی نصرانیہ کے آگاہ ہو تم کہ زمانہ تمھارا گذر گیا اور بادشاہت تمھاری جاتی رہی اور یہ زمانہ اُن نبی کا ہے جو مبعوث ہونگے آخر زمانے مین اور اُنکے بعد کوئی نبی نہوگا اور وہ مبعوث ہونگے ساتھ تلوار اور دُرّہ لانے کے اور ضرور ایک شخص اُنکے صحابہ سے مالک

ہوجائیگا شہرون کا اور ذلیل کریگا بندون کو اور مشہور کریگا بادشاہون کو اور مالک ہوجائیگا سپر پائے تخت تک پس فکر کرو تم اپنے کام مین اور صلح رکھو آپس مین اور مہربانی کرو اپنی رعیت پر اور ظلم نکرو تم اپنے احکام مین ہر ایک ظلم سے پس تحقیق تھا ظلم گران اور ناگوار ہی مظلوم پر اور جبر اگناہ اسکی زیان کاری ہی اور دو تم حق اپنے ذمہ کا اور نہ دست درازی کرے قوی تمھارا تمھارے ضعیف پر اور جانو تم اس بات کو کہ دنیا ہمیشہ نہین رہی ہی کسی کے پاس قبل تمھارے تاکہ ہمیشگی کرے وہ تمھارے ساتھ اور جسطرح کہ تمنے ملکیت دنیا حاصل کیا ہی ان لوگون سے جو تمھارے قبل تھے اسی طرح ملکیت اسکی حاصل کرینگے اور قوم جو تمھارے بعد ہونگے پس نیک اور درست رکھو تم اپنی نیتون کو ان امور مین جو تمھارے اور تمھارے پیدا کرنے والے کے بیچ مین ہین پس اگر تم ایسا کروگے تو امید رکھونگا مین تمھارے واسطے فتح کی تمھارے دشمنون اور ان لوگون پر جو تم سے لڑنے کا ارادہ کرینگے اور تابع ہوگے تم خواہش نفسانی کے تو ظاہر ہوگی تمھارے لیے ہار کی تمھاری واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے حمید بن طویل سے اور انھون نے ابن اسحاق راوی غزوات رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہی کہ جب ہجرت فرمائی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ معظمہ سے بجانب مدینہ طیبہ کے اور بیعت کی آپ سے قبیلہ اوس اور خزرج نے لکھا آپ نے خطوط تمام بادشاہان زمین کے نام اور لکھا آپ نے بشمول ان خطوط کے ایک خط بنام مقوقس بن راعیل حاکم اور بادشاہ مصر اور اسکندریہ کے اور کاتب اس خط کے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے اور وہ خط اس عبارت سے تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الی صاحب مصر والاسکندریۃ اما بعد فان اللہ تعالے ارسلنے رسولہ وانزل علی قرآنا مبینا وامرنی بالاعذار والانذار ومقاتلۃ الکفار حتی یدینوا الناس بدینی ویدخلوا فی ملتی وقد دعونک الی الاقرار بوحدانیۃ اللہ تعالیٰ فان فعلت سعدت وان ابیت شقیت والسلام پھر لپیٹا اپنے خط کو اور ثبت کیا اسپر مہر اپنی پھر پہن لیا اسکو اپنی انگشت مبارک مین اور تھی وہ مہر چاندی کی اور اسپر تین سطرین تھین پہلی سطر مین لفظ محمد اور دوسری مین لفظ رسول اور تیسری سطر مین لفظ اللہ تھی پس نہین کندہ ہوسکتی ہی یہ عبارت کسی شخص کی انگوٹھی پر شمرہ بن عوف نے بیان کیا ہی کہ پوچھا مینے حمید بن طویل سے کہ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگوٹھی مین نگ تھا یا نہین انھون نے کہا مجکو نہین معلوم اور پوچھا ایک شخص نے جابر بن عبد اللہ الانصاری سے کہ کس ہاتھ مین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انگوٹھی پہنتے تھے انھون نے کہا کہ داہنے ہاتھ مین ابن عباسؓ نے بیان کیا ہی کہ دیکھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انگوٹھی پہنے ہو داہنے ہاتھ مین اور فرماتے تھے کہ داہنا ہاتھ زیادہ مستحق ہی واسطے زینت کے بائین ہاتھ سے اور سینی آپ نے انگوٹھی داہنے ہاتھ مین پھر پھیر لیا اسکو آپ نے بائین ہاتھ مین انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہی کہ پہنتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انگوٹھی کو بائین ہاتھ مین اور جعفر بن محمد نے اپنے باپ سے روایت کی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابو بکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ اور حسنؓ اور حسینؓ رضی اللہ عنہم پہنتے تھے انگوٹھی کو

باً مین ہاتھ مین راوی نے بیان کیا جب چھپا پا آپنے خط کو اپنی مہر سے فرمایا کہ اے لوگو کون شخص تم مین کا جائیگا یہ خط
میرا لیکر بجانب حاکم مصر کے اور مزدوری اُسکی اللہ تعالی کے ذمہ ہوگی پس جلد اُٹھ کھڑے ہوے آپکے حضور مین حاطب بن
ابی ثعلبیہ القریشی اور کہا انھون نے کہ مین جاؤنگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا آپنے کہ برکت دیوے اللہ تم مین
حاطب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ لیا مین نے خط کو اور روانہ ہوا مین بجانب اپنے گھر کے اور کسا مین نے اپنی سواری کو اور رخصت کیا
مین نے اپنے اہل و عیال کو اور سوار ہوکر اپنی اُنٹنی پر چلا مین مصر کی راہ پر پس جب دور ہوا مین مدینہ منورہ سے تین دن کی
راہ پر پہونچا مین ایک چشمۂ پانی پر قوم بدر سے پس چاہا مین نے درلانا اپنی اُنٹنی کا پانی مین کہ ناگہان دکھائی دیے مجھکو
تین شخص دو شتر سوار اور ایک تیسرا جو ابلق گھوڑے پر سوار تھا پس جب دیکھا مین نے اُنکو ٹھہر گیا مین واسطے اُنکے دریافت حال
کے کہ اُسی وقت وہ اسپ سوار نزدیک ہوا مجھسے اور کہا کہ اے شخص تو کہان سے آتا ہے اور کہان کا ارادہ رکھتا ہے پس کہا مین نے
کہ اے شخص سوال کر تو مجھسے اُس چیز سے جس سے تجھے پڑے تو سچ مین اور مین ایک مرد مسافر اور چلنے والا راہ کا ہون پس کہا سوار نے کہ تو خوف
نہ کر ہمنے تیری طرف کا قصد نہین کیا ہے بلکہ ہم ایک قوم ہین کہ جاتے ہین محمد بن عبد اللہ کے واسطے لینے اپنے عوض کے اور جلدی
کی ہے ہمنے ایسمین اس بات کی کہ داخل ہوویں ہم شہر یثرب مین وقت غفلت کے اور ناگہان ورآوین ہم اُنپر پس شاید کہ پاوین
ہم اُنھین غفلت مین اور مار ڈالین ہم اُنکو پس کہا مین نے اپنے جی مین کہ قسم ہے خدا کی کہ اگر قدرت دیتا مجھکو خدا تعالی ان لوگون
پر تو جہاد کرتا مین اُنھین اگرچہ بیکس ہوتا کس واسطے کہ سُنا تھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے الحرب خدعۃ پس مین
اُس سوار سے باتین کر رہا تھا کہ ناگاہ دو شتر سوار میری طرف متوجہ ہوے اور سختی اور ترش روئی سے کہا مجھسے کہ افسوس ہے تجھپر تم
اصحاب محمد سے ہو مین نے کہا کہ قریب تھا کہ بھٹک جاتے تم دونون راہ راست سے حالانکہ مین ایک مرد ہون مثل تمھارے اور چاہتا ہون
مین بھی اُس چیز کو کہ جسکو تم طلب کرتے ہو اور قصد شریک رکھتا ہون اور تحقیق خواہش کی ہے مین نے تم دونون کی صحبت کی
تاکہ ساتھ رہون مین تمھارے لیکن مین نے بھی اس راہ مین سُنا ہے معتمد شخص سے کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھیجا ہے ایک
ایلچی کو اپنے صحابہ سے بجانب حاکم مصر کے مع اپنے خط کے اور مین راہ اُسکی دیکھتا ہون کہ شاید کہ دیکھ پاؤن مین اُسکو اور میرے
گمان مین وہ شخص اس جنگل مین پوشیدہ ہے حاطب نے بیان کیا ہے کہ اشارہ کیا مین نے بجانب ایک جنگل کے جو مجھسے
نزدیک تھا جسکو وادی الادراک کہتے تھے اور اکثر مین اُسمین ٹھہرتا تھا پس کہا مین نے کہ بھیجو تم میرے ساتھ کسی کو
جو بڑا مضبوط دل تم مین کا اور بڑا تیز ہو نیزہ بازی مین تاکہ کھولین اور ڈھونڈین ہم اس جنگل مین پس جا پڑین ہم اُسپر تو
مار ڈالین اُسکو پس کہا اسپ سوار نے مجھسے کہ مین تمھارے ساتھ چلونگا پھر آگے ہوا وہ میرے اور چھوڑا اپنے دونون ساتھیون
بحالت سواری کے اپنی اُنٹنیون پر اور آیا مین اور وہ سوار اُس جنگل مین اور چھپ گئے ہم اُسمین پس جب دور لیگیا مین
اُسکو اُسکے دونون ساتھیون سے سامنے آیا مین اُسکے اور کہا مین نے اُس سے کہ تیرا کیا نام ہے اُسنے کہا کہ میرا نام سیلاب بن
عاصم الہمدانی ہے پس کہا مین نے اُس سے کہ آگاہ ہو تو اس امر سے کہ نہین قدرت رکھتا ہے داخل ہونے کی شہر یثرب مین مکروہ شخص جو

مین مثل عمر اور علی اور فلان فلان کے مگر تلوار تیری کیسی ہی اُسنے کہا کہ تلوار میری تیز اور روان ہی مین نے کہا کہ دیکھا تو مجھکو
پس کھینچ لیا اُسنے تلوار کو میان سے اور حوالے کیا مجھکو پس لیا مین نے تلوار کو اُسکے ہاتھ سے اور جنبش دی مین نے اُسکو اور کہا مین نے
کہ اے سلاب یہ تلوار روان ہی پھر پڑھا مین نے اس شعر کو سیوف حداد یا لوی بن غالب + حداد والکن این بالسیف
ضارب + اُسنے پوچھا کہ اسکے کیا معنی ہین مین نے کہا کہ اے بیٹے عاصم کے تلوار تیری بنائی ہوئی قوم عاد کی ہی اور نہین پائی ہی عرب نے
کسی تلوار کو زیادہ تر روان مثل اس تلوار کے لیکن واجب ہی مجھپر بزرگی تیری اور مین چاہتا ہون تجھسے نزدیکی کو بسبب ایک کسی
حیلے کے کہ آگاہ کرون مین تجھکو اس سے تا کہ قتل کرے تو بسبب اسکے اپنے دشمن کو اُسنے کہا قسم ہی تجھکو ذمہ داری عرب کی کہ ایسا ہی کر تو
بیٹے کہا جسوقت ہووے تو لڑائی کی جگہ مین اور لڑے تو اپنے دشمن سے اور چاہتا ہی اُسکے قتل کو پس جنبش دے تو اس تلوار کو تا کہ چمکنے
لگے پانی اسکی اور تو اُسکے کنارے سے اپنے دشمن کو کہ وہ حیلہ کارگر ہوگی واسطے مارنے اور کاٹ ڈالنے دشمن کے پھر کہا
اور کہا کہ اے سلاب دیکھتا ہی تو اُس سوار کو جو آتا ہی ہماری طرف جنگل کے سرے سے کہ میرے گمان مین وہ ہمارے دشمنون سے ہی پس متوجہ ہوا
سلاب درحالیکہ تامل نظر دیکھتا تھا بجانب جنگل کے پس مارا حاطب نے تلوار کو اُسکی گردن پر اور اُسی وقت سر اُسکا اُڑ گیا آگے
بدن سے اور مردہ ہوکر گر پڑا وہ دشمن خدا زمین پر حاطب کہتے ہین کہ دوڑا مین بجانب اُسکے گھوڑے کے اور لیکر باندھ دیا مین نے اُسکو
ایک درخت مین تا کہ نہ بھاگ جاوے وہ اُسکے ساتھیون کے پاس پھر چھوڑا مین نے اُسکو بندھا ہوا اور جلد آیا مین بجانب اُن دونون ساتھیون
سلاب کے اور وہ دونون دیکھتے تھے پس جب دیکھا اُنہون نے مجھکو آیا میرے نزدیک ایک شخص اُن دونون کا اور کہا کہ کیا حال ہی تمہارے
پیچھے اور سلاب کہان ہی پس کہا مین نے اُن دونون سے کہ بشارت ہو تمکو بسبب عوض لینے اور دور ہوجانے ننگ و عار کے
آگاہ ہو تم دونون کہ تحقیق پایا ہی مینے دو شخصون کو اصحاب کو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور دونون تھے مین اور بھیجا ہی مجھکو تمہارے
ساتھی یعنی سلاب نے تمہارے پاس تا کہ چلے ایک شخص تم مین کا میرے ساتھ کہ قدرت حاصل کرین ہم ان دونون
پر اور ٹھہرے ایک شخص تم دونون کا یہان کس واسطے کہ یہ جنگل اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خالی نہین ہی پس کہا اُن دونون
نے کہ کیا اچھی رائے ہی پس اُٹھا ایک شخص ساتھ میرے اور جلدی کی مین نے اُسکے ساتھ چلنے مین اور پھر گیا مین راہ مقتول یعنی سلاب سے
اور لیا مین نے اُسکے ساتھ جنگل کی راہ کو پھر سامنے آیا مین اُسکے اور کہا مین نے اُس سے کہ تیرا نام کیا ہی اُسنے کہا کہ عبد اللات مین نے اُس سے کہا کہ ہو جا
خوف ہی پس جسوقت ناگہان درآوین ہم اُن دونون شخصون پر پس تو ہوشیار رکھنا اپنے دلکو پھر مین اپنے داہنین
بائین دیکھنے لگا پس کہا اُسنے کہ کیا ہوا ہی تمکو مین نے کہا کہ مین غبار دیکھتا ہون اور بیشک اُس مین قوم ہین جنہون نے میل کیا ہی بجانب
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس تامل نظر دیکھنے لگا وہ بجانب غبار کے مثل نجود اور حیران پس ماری مین نے اُسکو ایک ضرب تلوار کی بجانب
پس دیا مین نے سر اُسکا جدا کر کے اُسکے بدن سے پس گر پڑا وہ زمین پر مردہ ہوکر اور پھر امین تیسرے شخص کی طرف پس جب
اُسنے اکیلا دیکھا مجھکو یقین کیا اُسنے ساتھ لڑائی کے اور سامنے آیا میرے پس مار کوٹ کی اُسنے مجھپر اور مین نے اُسپر اور صدمہ پہونچایا اُسنے مجھکو

اور مین نے اُسکو مکرر یہ کہا ... [illegible]

اور جب چلا مین نے محل اسباب کو نزدیک ایک شخص کے عبد السمش سے اور وہ میرا دوست تھا زمانہ جاہلیت مین اور سوار ہوا مین اپنے اونٹ
پر اور متوجہ ہوا مین بجانب مصر کے اور شب و روز چلا جاتا تھا مین تا اینکہ پہونچا مین مصر مین تب جب دیکھا قبطیون نے مجکو متوجہ ہوئے
بجانب میرے اور کہا مجھسے کہ کہان سے آیا ہی مین نے کہا کہ مین بطور ایلچی کے آیا ہون تمہارے حاکم کے پاس اُنہون نے کہا کہ تو کسکا ایلچی ہی
مین نے کہا کہ مین ایلچی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہون تب جب سنی اُنھون نے یہ بات مجھسے گھیر لیا مجکو ہر طرف سے اور چلے مجکو
ساتھ لیکر تا اینکہ لائے وہ مجکو بادشاہ کے محل تک اور مجکو دروازے پر بٹھا کر اجازت طلب کی اُن لوگون نے مقوقس سے پس
حکم کیا اسنے میرے حاضر لانیکا پس جب گیا مین سامنے اُسکے تو دیکھا مین نے اُسکو بیٹھے ہوئے اپنے تخت پر جو مرصع بجواہر تھا اور یاقوت
کے نگینے اُسکے دیوارون مین چمکتے تھے اور حجاب اُسکے سامنے کھڑے تھے پس ٹھہرا مین سامنے اُسکے متوجہ ہوا مین بجانب اُسکے
ساتھ دعاے اسلام کے پس کہا ایک حاجب نے اُسکے حجاب سے کہ اے برادر عربی کہان ہی خط تمہارے سردار کا پس دیا مین نے
خط اپنے ہاتھ سے بادشاہ کے ہاتھ مین اور لیا اُسکو بادشاہ نے مجھسے ساتھ توجہ کے اور بوسہ دیکر رکھا اُسکو اپنی آنکھون پر اور کہا
کہ فراخی اور مبارکی ہو خط نبی عربی کو پھر دیا اسنے وہ خط اپنے وزیر کو جسکا نام باکلین تھا اور کہا اس سے کہ پڑھکر سنا تو مجکو پس
پڑھا وزیر نے خط کو آخر تک تب کہا بادشاہ نے اپنے غلام سے کہ لا تو اُس جامہ دان کو جو مین نے تجکو سپرد کیا ہی پس لے آیا اُسکو
غلام اور رکھا اُسکو سامنے بادشاہ کے پس کھولا اُسکو بادشاہ نے اور نکالا اُسمین ایک جامہ نگارین کو جسمین تصویر اور
تعریف آدم اور تمام انبیا علیہم السلام کی تھی اور سب کے اخیر مین تعریف رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
تھی پس کہا بادشاہ نے اپنے وزیر سے کہ کہہ تو اس عربی سے کہ بیان کرے وہ ہمسے تعریف اپنے نبی کی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اس طور سے کہ گویا مین اُنکو دیکھتا ہون پس کہا وزیر نے حاطبؓ سے کہ اے برادر عربی بادشاہ تجسے کہتا ہی کہ
تعریف کرو تم مجھسے اپنے سردار کی حاطبؓ نے کہا کہ کس شخص کی طاقت ہی تعریف کرنے ایک عضو کی اعضاے
مبارک ہمارے سردار رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس کہا وزیر نے کہ ضرور ہی تمکو جواب دینا سوال کا حاطبؓ
نے بیان کیا ہی کہ کھڑا ہوا مین قدمون کے بل اور بیان کیا مین نے ان صاحبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
وسیم قسیم معتدل القامتہ بعید الهامتہ بین کتفیہ شامتہ وہی علامتہ کالقمر اذا بزغ صاحب خشوع ودیانتہ
وعفتہ وصیانتہ صادق اللہجتہ واضح البہجتہ اشم العرنین واضح الجبین سہل الخدین رقیق الشفتین
براق الثنایا بعنفقتہ وعج وحاجبہ زج وبا سنانہ فلج والف غیر ذی عوج وصدر غیر حرج وبطن کطی
الثوب المندرج بلسان فصیح ونسب صریح صلی اللہ علیہ وآلہ قدر حسنہ وجمالہ راوی نے
بیان کیا ہی کہ جب سنی بادشاہ نے تعریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہا اُسنے کہ سچے ہو
تم اے عربی اُس امر مین جسکو تم نے بیان کیا ایسی ہی تعریف اور حلیہ اُنکا ہمارے پاس ہی راوی کہتا ہی کہ اسی

حالت مین کہ مخاطب تھے بادشاہ سے مخاطب اور بادشاہ اُن سے کہ بچھایا گیا دسترخوان اور لایا گیا کھانا خطیب
کہتے ہین کہ حکم کیا مجھکو بادشاہ نے آگے آنیکا واسطے کھانا کھانے کے پس باز رہا مین اُس سے تب ہنسا بادشاہ
اور کہا اُسنے کہ اے برادر عربی مین جانتا ہون اُس چیز کو جو تمپر حلال اور جو حرام ہے اور حکم کیا ہے مین نے کہ لایا جاوے
تمہارے سامنے گوشت چڑیا کا پس کہا مین نے کہ اے بادشاہ ہم اِن چاندی اور سونے کے برتنون مین نہین
کھاتے ہین کس واسطے کہ اللہ غالب اور بزرگ نے وعدہ کیا ہے ہمسے ان برتنون مین بہشت مین کھانے کا
پس اُسی وقت حکم کیا بادشاہ نے رکھنے کھانے کا میرے واسطے مٹی کے برتنون مین تب آگے بڑھا اور کھانے لگا
مین پس پوچھا مجھسے بادشاہ نے کہ اے برادر عربی کون کھانا دوست رکھتے ہین سردار تمہارے مین نے کہا کہ
دوست رکھتے ہین آپ کدو کو پس جب آتے تھے ہم کھانے پر اور ہمارے سامنے کدو ہوتا تھا تو ہم اُسکو آپ کے
نزدیک کر دیتے تھے اور ایکبار تشریف لے گئے تھے آپ ایک گھر مین اپنی قوم کے پس سامنے لایا گیا آپ کے ایک
بڑا کاسہ جسمین ثرید تھا اور اُسکے اوپر کدو رکھا تھا پس آپ نے اُسکے ساتھ کھایا کدو پس ہمیشہ دوست رکھتا ہون مین
کدو کو اسواسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسکو دوست رکھتے تھے بادشاہ نے کہا کہ اے برادر عربی کس چیز مین
آپ پانی پیتے ہین مین نے کہا کہ پانی پیتے ہین آپ ایک پیالے مین جو لکڑی کا ہے اُسنے کہا کہ آیا قبول کرتے ہین آپ
ہدیے کو مین نے کہا کہ ہان اور فرماتے تھے آپ لو دُعِیتُ اِلیٰ کُرَاعٍ لَاَجَبْتُ وَلَوْ اُہْدِیَ اِلَیَّ ذِرَاعٌ لَقَبِلْتُہٗ بادشاہ نے
کہا کہ قبول کرتے آپ صدقے کو مین نے کہا نہین بلکہ قبول کرتے ہین آپ ہدیے کو اور سُنا ہے مین نے آپ کو
کہ فرماتے تھے تو سَلَّم اَلنَّاسَ لَتَہَادُوْا مِنْ غَیْرِ جُوْعٍ اور بہ تحقیق دیکھا ہے مین نے آپ کو جسوقت کہ آتا ہے
آپ کے پاس ہدیہ اقسام کھانے سے تو نہین کھاتے ہین آپ اُسکو جبتک کہ آپ کے اصحاب نہین کھاتے
ہین مقوقس نے کہا کہ آیا سُرمہ لگاتے ہین آپ مین نے کہا ہان سُرمہ لگاتے ہین آپ داہنی آنکھ مین
تین بار اور بائین آنکھ مین دو بار اور فرمایا آپ نے کہ جو شخص چاہے سُرمہ لگانا زیادہ لگاوے اُس سے یا کم اور
سُرمہ آپکا سنگ اثمد کا ہے اور دیکھتے ہین آپ آئینے کو اور برابر کرتے ہین اور لٹکاتے ہین موہاے مبارک کو
کنگھی سے اور نہین جدا ہوتی ہین آپ سے یہ چند چیزین آئینہ اور سرمہ دان اور کنگھی اور مسواک سفر مین نہ حضر مین
اور دیکھا مین نے آپ کو کہ زینت اور آراستگی کرتے ہین آپ واسطے ملاقات اپنے ساتھیون کے سواے زینت
اور آراستگی کے واسطے اپنی اہل کے اور کہا ایک دن آپ سے آپ کی زوجہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اُس
حالت مین کہ دیکھا تھا آپ نے بیچ ایک رکابی کے جسمین پانی تھا اور برابر کیا آپ نے بالون کو کہ یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے مان اور باپ آپ پر تصدق ہون پانی مین دیکھکر برابر کرتے ہین آپ بالونکو حالانکہ آپ
بہترین مخلوقات خدا کے اور اُسکے رسول ہین آپ نے فرمایا کہ اے عائشہ بہ تحقیق اللہ تعالی دوست رکھتا ہے اپنے بندے

واسطے جسوقت نکلے اپنے بھائیون کی طرف اُس امر کو کر زینت کرے وہ واسطے اُن لوگون کے مقوقس نے کہا کہ جسوقت سوار ہوتے ہین آپ ساتھ کسی لشکر کے تو کون چیز اُٹھائی جاتی ہے آپکے سر پر مین نے کہا کہ سیاہ و سفید نشان جسمین یہ لکھا ہے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ مقوقس نے کہا کہ آپکے پاس کوئی تخت ہے جسپر آپ جلوس فرماتے ہین یا قبہ جسمین بیٹھا کرتے ہین آپ مین نے کہا ہان ایک تخت ہے کہ پائے اُسکے لوہے کے ہین اور دیکھا ہے مین نے آپکے پاس ایک قبہ مدور چمڑے کا ہے مین قریب چالیس آدمی کے بیٹھ سکتے ہین مقوقس نے کہا کہ گھوڑون مین سے کس قسم کے گھوڑے کو آپ دوست رکھتے ہین مین نے کہا کہ دوست رکھتے ہین آپ اُس گھوڑے کو جسکے اوپر کے لب مین سفیدی ہو اور ہاتھ پیر اُسکے سفید ہون اور ایال اور دُم اُسکی سُرخ اور آگے دوڑنے والا ہو چھوڑا ہے مین نے آپکے پاس ایک گھوڑا جسکا نام مرعث ہے تب جب سُنا مقوقس نے کلام حاطب کا منتخب کیا اُسنے اپنے گھوڑون سے ایک گھوڑا جو بہت اچھا اور مشہور تھا اُسکے گھوڑون مین جسکا نام ماموں تھا اور زین پوش اور لگام سے درست کرکے آپکے واسطے نامزد کیا اور ایک حمار جسکا نام عفیر تھا اور استر موسوم بہ دُلدُل اور ایک لڑکی سیاہ رنگ کی جسکا نام بریرہ تھا اور ایک لڑکی خوبصورت سفید رنگ کی قبطی کی لڑکیون سے جسکا نام ماریہ تھا اور ایک غلام موسوم بہ محبوب اور مشک اور عود اور چیزین خوشبو کی اور عمامے قبطی سفید باریک کتان کے جو مصر مین بُنے جاتے تھے اور حکم کیا اپنے وزیر کو لکھنے جواب خط آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس عبارت سے بسمک اللّٰھم من المقوقس الی محمد اما بعد فقد بلغنی کتابک وقرأتہ وفہمت ما فیہ وانت تقول ان اللہ تعالیٰ ارسلک رسولا وفضلک تفضیلا وانزل علیک قرآنا مبینا وقد کشفنا یا محمد عن علمنا عن خبرک فوجدناک اقرب داع الی اللہ واصدق من تکلم بالصدق ولولا انی ملکت ملکا عظیما کنت اول من سار الیک لعلمی انک خاتم الانبیاء وسید المرسلین وامام المتقین والسلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ الی یوم الدین حاطب نے بیان کیا ہے کہ دیا بادشاہ نے خط مجھکو مع ہدیے کے اور بوسہ دیا درمیان میری دونون آنکھون کے اور کہا کہ قسم ہے اللہ کی تمکو اے حاطب اسی طرح بوسہ دینا تم درمیان دونون آنکھون محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میری طرف سے بعد اُسکے حکم کیا اُسنے ایک گروہ کو اپنے ہمراہیون سے چلنے کا ساتھ میرے پس روانہ ہوا مین اور رات دن چلتا تھا مین اور قبطی لوگ میرے ساتھ تھے تا اینکہ داخل ہوا مین عرب کے شہرون مین اور پایا مین نے ایک قافلے کو شام سے آتے ہوئے ارادے مدینہ طیبہ کے پس پھیر دیا مین نے ہمراہیان بادشاہ کو اور روانہ ہوا مین ساتھ قافلے کے تا اینکہ پہونچا مین مدینہ منورہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین پس متوجہ ہوا مین بجانب مسجد شریف کے اور بٹھا کر اپنی اونٹنی کو باندھ دیا مین نے اور ہدیے کو مسجد کے دروازے پر رکھکر اندر مسجد کے داخل ہوا اور آیا مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین اور سلام کیا مین نے آپکو اور اُن لوگون کو جو سامنے آپکے تھے اصحاب سے اور ٹھہرا مین دونون قدمون کے بل اور پڑھنا شروع کیا مین نے ان اشعار کو اشعار

پہونچو یا نہ پہونچو میں اپنے مقصد کو جسکا ارادہ کیا ہے یقینی اور ملکیت حاصل کرون مین اُنکی تمہارے واسطے ساتھ قریب اور
مکر کے عمرو بن العاص نے کہا کہ روانہ ہو اور چلا جا تجھکو توفیق دیوے اللہ تعالیٰ اُسکو دراز کرے اور حفاظت کرے تمہاری پس چلے ساتھ
اپنے لشکر کے [illegible] سے وقت شام کے اور نہین متعرض ہوے وہ عریش اور [illegible] اور جتنے ان تمام شہر پناہ مضبوط
اور زیادہ تھے اور رہنے والے [illegible] قوم عرب [illegible] ہوے تھے [illegible] متفرق [illegible] ہوگئے تھے اور جلد ذکر کرینگے ہم کیفیت
فتوح ان قلعجات کی اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے راوی نے بیان کیا ہے کہ یوقنا دن رات چلے جاتے تھے تا اینکہ پہونچے وہ فرما مین اور
وہان ایک حاکم مقوقس کی طرف سے تھا جسکا نام وردان تھا اور قرما کنارے دریاے تنیس کے بسمت مشرق اُسکے
واقع تھا پس جب آئے اسیر یوقنا مع اپنے لشکر کے دیکھا انہون نے خیمہ ان کو اترے ہوے پس جب قریب ہوے یوقنا مع اپنے
لشکر کے واقع ہوا شور اور سوار ہوا حاکم وہان کا مع لشکر بادشاہ کے راوی نے بیان کیا ہے کہ اخبار ملک شام کے اور وہ کام
جو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہان کرتے تھے ہر روز انکو وہان پہونچتے تھے پس جب مالک ہوگئے اصحاب رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سواحل شام اور قیساریہ کے اور بھاگا وہان سے قسطنطین بن ہرقل پہونچی یہ خبر بھی اہل مصر کو
اور بہت غمگین ہوے وہ لوگ اس باعث سے اور سبب اس رنج کا یہ تھا کہ قسطنطین بن ہرقل نے نکاح کیا تھا مقوقس کی
بیٹی ارمانوسہ کے ساتھ اور مقوقس نے ارمانوسہ کو مع مال و اسباب اور لونڈیون کے آراستہ کرکے روانہ کیا تھا بجانب بلبیس کے
تاکہ وہ اپنے شوہر قسطنطین کے پاس جاوے پس جب پہونچے وہ فاقوس تک خبر پہونچی اسکو اس امر کی کہ عرب لوگ آکر اترے
ہین شام کے سواحل پر اور مالک ہوگئے ہین وہان کے شہرون اور قلعجات کے اور بادشاہ وہان کا قسطنطین پسر ہرقل
مع لونڈیون اور اہل و عیال اور ذخیرے کے کشتیون مین سوار ہوکر بارادہ قسطنطنیہ کے روانہ ہوا ہے پس جب پہونچی اُسکو یہ خبر
پھرے وہ بجانب بلبیس کے اور بھیجا اُسنے ایک اپنے حاجب کو جسکا نام شیلاتوس تھا مع دو ہزار سوار کے واسطے نگاہبانی قصر کے
اور حکم کیا اسکو وہان کی حفاظت کا اہل عرب کے خوف سے واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویونکے ایک مرد قبطی سے جو داخل
اسلام اور رہنے والا بادشاہ کے لشکر کا تھا روایت کی ہے کہ پوچھا مین نے اُس سے کہ کیا حال تھا تمہارا جسوقت پہونچی تھی
تمکو یہ خبر کہ عرب مالک ہوگئے شام اور شہرون اور قلعون کے اور مارڈالا انہون نے وہان کے جوانمردان اور بطارقہ کو اور بھگایا
اور شکست دی وہان کے بادشاہون کو اُسنے کہا کہ جب پہونچی یہ خبر مقوقس کو بھیجا اُسنے اپنے قاصدون کو بطرف اُن شہرون
کے جو قریب تھے مین شام سے پاس اپنے عاملون کے واسطے اس امر کے کہ نہ اترنے اور داخل ہونے دین وہ کسی رومی اور نہ کسی اور کو
سکنائے بلاد شام سے زمین مصر اور شہرہاے ملک مقوقس مین اور یہ سب باتین اس خوف سے تھین کہ بیان کرینگے وہ لوگ
معاملات عرب کو ساتھ لشکر شام کے اور کیفیات انکی جنگ اور قتال کی پس داخل ہوگا خوف عرب کا قبطیون کے دلون مین اور
سست اور ڈھیلے ہو جائینگے وہ بسبب خوف کے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب متوجہ ہوے یوقنا بجانب مین مصر کے اور
پہونچے وہ عریش تک آئے لوگ وہان کے اور کہا کہ اے بطریق آگاہ کرو تم ہمکو اپنے حال سے کہ کیا باعث ہے تمہارے آنے کا یوقنا نے کہا کہ ہم قوم

روم اور لشکر ہرقل بادشاہ سے بھیجا اور عرب لوگ مالک ہوگئے ہین ہمارے شہرون کے اور پراگندہ کردیا ہی انھون نے تمام بادشاہون
کو اور نکال دیا انکو انکے شہرون سے اور قلعون سے اور سکونت اختیار کی ہی انکے ملکون مین اور ہم ایک قوم ہین آئے ہین بارادہ مصر کے
اور رہینگے ہم ہمراہ اور تحت رکاب بادشاہ کے اور زندگی بسر کرینگے ہم اسکی نعمتون سے ان لوگون نے پوچھا کہ قسطنطین پسر ہرقل
حاکم قیساریہ نے کیا کام کیا یوقنا نے کہا کہ اسکے حال پوچھنے سے تمھارا کیا مطلب ہی انھون نے کہا کہ کس چیز نے باز رکھا ہی اسکو اپنی
زوجہ ارمانوسہ بیٹی مقوقس بادشاہ سے حالانکہ مقوقس اسکے باپ نے اسکو مع مال اور اسباب نوکرون اور لونڈیون وغیرہ کے آراستہ
کیا ہی تاکہ بھیجے اسکو بجانب قسطنطین کے یوقنا نے کہا کہ اسکا علم مجھکو نہین ہی راوی کہتا ہی کہ جب سنا یوقنا نے اس بات کو تو شاد
ہوگیا دل انکا اور مضبوط ہوگیا ارادہ انکا بسبب اس چیز کے جو سنی انھون نے اور تجویز کیا ایک فریب کو اپنے دل مین اور روانہ
ہوے وہ اس حالت مین کہ گھس گئے تھے انکے واسطے دروازے مکر اور فریب کے پس جب پہونچتے تھے وہ کسی قلعہ پر اپنی راہ مین تو
وہان کے پوچھتے تھے حال انکا اور سبب انکے آنے کا تو کہتے تھے وہ انسے حال اپنا اور جواب دیتے تھے بمقتضاے حیلہ کے اور تھے
یوقنا مرد عاقل پہچاننے والے ہر چیز کے واقف تھے لڑائی کے کامون اور اسکے مواقعات سے صاحب تدبیر اور مکر اور فریب کے تھے
پس جب ان قلعجات کو طی کرکے فرمہ مین پہونچے تو دیکھا وہان خیمون کو نصب کیے ہوے پس واقع ہوا شور بسبب انکے آنے کے اور
والی فرمہ کا مع اپنے حجاب اور کل لشکر کے جو وہان تھا سوار ہوکر آیا پاس یوقنا کے اور پوچھا حال انکا یوقنا نے حاجب سے کہا کہ اے
سردار جان تو اس بات کو کہ بادشاہ قسطنطین نے بھیجا ہی مجھکو واسطے لیجانے ملکہ ارمانوسہ کے تاکہ اسکو لیکر روانہ ہون مین کشتیون مین اور
جاملون مین بادشاہ سے قسطنطنیہ مین پس جب سنا حاجب نے کلام انکا اور دیکھا بجانب حشمت اور دبدبے اور کثرت انکے لشکر کے
سچا جانا انکو اور در آیا اور چل گیا اسپر مکر اور فریب یوقنا کا اور کہا اسنے کہ ملکہ ارمانوسہ کو اسکے باپ نے آراستہ کرکے مع مال اور اسباب وغیرہ
کے بھیجنا چاہا تھا لیکن نہین باز رکھا اسکو روانگی سے مگر خوف اہل عرب نے اور معلوم ہوا ہی اسکو بھی کوچ کرنا اپنے شوہر کا قیساریہ سے
بجانب قسطنطنیہ کے آیا تمکو اسکی روانگی کا علم ہی یوقنا نے کہا کہ مین روانہ ہوا تھا اسکے پاس سے اس حال مین کہ وہ نیت روانگی اور سواری
کی رکھتا تھا اور حکم کیا تھا اسنے مجھکو بے آنے اپنی زوجہ کا تاکہ اسکو لیکر روانہ ہون مین براہ دریا کے اور جاملون اسکے سے قسطنطنیہ
پس جب سنا حاجب نے کلام یوقنا کا کہا انسے کہ ٹھہرو تم یہان مع اپنے لشکر تا اینکہ جاؤن مین ملکہ ارمانوسہ کے پاس اور آگاہ کرون
اسکو تمھارے حال سے پھر تاکید کی اسنے وہان کے حاکم کو دربارہ یوقنا کے اور مضبوط کیا تاکید کو اور روانہ ہوا تا اینکہ پہونچا
ملکہ کے پاس اور زمین مین جھکا واسطے اسکی تعظیم کے بعدہ بیان کیا اسنے حال یوقنا اور انکی گفتگو کا ملکہ نے کہا کہ لاؤ اسکو
میرے پاس پس سوار ہوا شیلاطوس اور یوقنا کے پاس آکر حکم کیا انکو سوار ہوکر چلنے کا پاس ملکہ کے پس سوار ہوے یوقنا
مع اپنے لشکر کے اور پہونچے وہ ارمانوسہ کے لشکر مین اور تھا وہ بڑا لشکر زیادہ دس ہزار سوار سے پس پاپیادہ ہوگئے
یوقنا اور ساتھی انکے اور جاکر ٹھہرے خیمے کے دروازے پر تا اینکہ اجازت طلب کی انکے واسطے حاجب نے پس حکم کیا ملکہ نے
انکے آنے کا پس جب گئے یوقنا سامنے اسکے جھکے زمین مین واسطے تعظیم کے پس حکم کیا ملکہ نے انکے واسطے ایک کرسی لانے کا

پس لائی گئی کرسی لوہے کی اور حکم کیا اُنکو بیٹھنے کا پس بیٹھے وہ اور کھڑے ہوئے حجاب سامنے ملک کے اور نوکر چاکر دائین بائین کلام کیا ملک نے بلاواسطہ کسی مترجم کے اور تھی زبان قبطی کی بخیر مشابہ زبان روم سے لیکن بادشاہ لوگ یاد کرتے تھے اکثر زبانون کو واسطے استعمال وقت حاجت کے پس کہا ملک نے رومی زبان مین کہ کتنی مدت ہوئی تمکو بادشاہ سے جدا ہوئے اُنھون نے کہا کہ ایک مہینا گذرا ملک نے کہا کہ بادشاہ کشتیون مین سوار ہوا تھا یا نہین یوقنا نے کہا نہین بلکہ جدا ہوا مین اُس سے اُس وقت کہ بھیجا اُسنے مجھکو ملک کی خدمت مین پس چلا مین اور وہ ارادہ سوار ہونیکا دریا مین رکھتا تھا پس جب پہونچا مین مقام غزہ مین تو معلوم ہوا مجھکو یہ امر کہ بادشاہ کشتیون مین سوار ہوکر روانہ ہوا بارادہ قسطنطنیہ کے اور اُسنے بیان کی تھی مجھسے تخلیے مین یہ بات کہ نہین طاقت ہو مجھکو عرب سے لڑنے کی اور باپ میرا بھاگ گیا انطاکیہ سے بخوف عرب کے اور جاننا تو تم اے یوقنا کہ باپ میرا لڑا عرب سے مع اپنے لشکر کے اور مدد طلب کی اُسنے اُن لوگون سے جو ہر سندہ صلیب ہیجنے والے شہر ہاے افرنجیہ سے اور بھیجا اُسنے باہان ارمنی کو چھ لاکھ سوار سوا عرب مستنصرہ کے بجانب یرموک کے پس شکست دی عرب نے تیرے باپ کے لشکر کو اور قتل کیا اُن لوگون نے تیرے باپ کے سردارون اور باہان کو اور مین نے قصد کیا ہے اس امر کا کہ لیجاؤن اپنے اہل و عیال اور خزانہ اور نوکر چاکر لیکر جاملون مین اپنے باپ سے اور رہون مین قسطنطنیہ مین پناہ سے اپنی جان اور اہل و عیال اور مال پر اور بعد اس گفتگو کے بھیجا ہے مجھکو بادشاہ قسطنطین نے تیرے پاس کہ تجھکو لیکر روانہ ہون مین کشتیون مین اور جاملون مین اُس سے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب ارمانوسہ نے کلام یوقنا کا سنا جھکا لیا اُسنے پھر سر اُٹھا کر کہا کہ مجھکو کسی کام کرنے کی طاقت بغیر حکم بادشاہ کے نہین ہے اور بہت جلد لکھکر آگاہ کرتی ہون مین اُسکو اس حال سے پھر حکم کیا ارمانوسہ نے یوقنا کے پلٹ جانے کا پس زمین چوم کر باہر آئے یوقنا اُسکے سامنے سے پس پایا اُنھون نے اپنے لوگون کو کہ کھڑے کیا تھا اُنھون نے اپنے اور یوقنا کے خیمون کو پس آکر یوقنا اپنے خیمے مین اور آئین اُنکے لیے ضیافتین ملک کی طرف سے اور دانہ چارہ اُنکے گھوڑون کے لیے ابن اسحاق نے روایت کی ہے کہ پہونچی ہے مجھکو یہ روایت کہ جب آئی تاریکی رات کی اُسی دن پہونچے جاسوس ارمانوسہ کے اُسکے پاس اور بیان کیا اُس سے کیفیت فتح قیساریہ اور بلاد شام اور روانگی عمرو بن العاص کی بجانب مصر اور گفتگو یوقنا کی اور جدا ہونا اُنکا عمرو بن العاص کے پاس سے بہ قصد فریب کے اور روز آیا جاسوسون نے ارمانوسہ کو یوقنا سے اور کہا کہ یوقنا حاکم حلب کا اور وہ داخل ہوا ہے عرب کے دین مین اور وہ ایسا شخص ہے کہ فتح کیا ہے اُسنے طرابلس اور صور کو مکر سے پس جب سُنی ارمانوسہ نے یہ بات اپنے جاسوسون سے ڈر آیا خوف اُسکے دل مین اور یقین کیا اُسنے اس امر کا کہ کہنا اُنکا سچ ہے اور بیشک یوقنا ارادہ فریب کا رکھتے ہین پس بلایا اُسنے اپنے حاجب کو اور بیان کی اُس سے تمام گفتگو جاسوسون کی اور حکم کیا اُسکو آراستگی لشکر اور پہننے ہتھیارون اور ہوشیار رہنے کا اور کہا اپنے غلامون اور نوکرون چاکرون سے کہ جسوقت آوے یہ رومی اور مصاحب اُسکے پس قبضہ کرو تم اُن سب پر اور جب ہا لک اور قابض ہو جاینگے ہم اُنپر تو ذلیل اور خوار ہو جاینگے ساتھی اُسکے پس جب درست کیا ملکہ نے اس ترتیب کو بھیجا اپنے ایک خادم کو یوقنا کے پاس خادم نے آکر کہا کہ اے بطریق کبیر ملکہ ارمانوسہ بلاتی ہے تمکو کہ بات چیت کرے تم سے اُس مقدمے مین جو کہلا بھیجا ہے اپنے باپ کے پاس یوقنا نے کہا کہ پھر جاؤ اُسکے پاس اور کہو کہ یہ خوشی منظور ہے اُسی مین سوار ہو کر جا ہے

جب ملکہ نے حال یوقنا کا جاسوسون سے معلوم کیا اُس نے اپنی زبان سے بیان کیا ...

مساحیوں کے اور چلتا ہوں اُسکے پاس پھر رجوع کیا یوقنا نے اپنے اکابر اصحاب کو اور کہا ان سے کہ اے اولاد مسیحا کی آگاہ ہو تم اس امر سے
کہ اس قوم کی ملکہ نے بھیجا ہے میرے پاس ایک شخص کو اور بلایا ہے مجھکو اور نہیں بھیجا اُسنے میرے پاس اُسوقت مگر یہ کہ جان لیا ہے
اُسنے ہمارے کام اور ارادے کو اور جان لو تم اس امر کو کہ اگر پڑ جائینگے ہم اُنکے ہاتھوں میں تو پکڑ کر مار ڈالینگے وہ ہمکو اور کرینگے ہمکو ضرب المثل
اُن مسلمانوں کے واسطے وہ جو بعد ہمارے آوینگے پس مرو تم حالت بزرگی میں اور نہ پڑو تم اپنے ہاتھوں سے قتل میں اور مریں ہم معتقد ہو کے
اس دین میں کیونکہ ہم ہمیشہ زندہ رہینگے اور نہیں قریب ہے یہ بات کہ امید بہتری کی رکھیں ہم اس دنیاے فریب دہندہ سے
جسکا حال یہ ہے کہ نہیں صاف اور خالص کیا اُسنے اپنی دوستی کو ساتھ کسی کے مگر یہ کہ بدل ڈالا اُسکو ساتھ کدورت اور رنج
کے اور یہ تحقیق دیکھا ہے اُن چیزوں کو جسپر تھے تم امر اور نہی سے پھر جاتی رہی وہ بات تمسے پس بناؤ تم اب آخرت کے
گھر کو جہاد کرو قوم پر شاید کہ راضی کرو تم بسبب اپنے جہاد کرنے کے اپنے پروردگار کو اور مٹاؤ تم اُن چیزوں کو جو گزر گئی
تمہارے کفر سے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب سُنا قوم نے اپنے سردار یوقنا سے وعظ کو کھل گئیں آنکھیں اُنکی اور قوی ہو گیا
ایمان اُنکا اور عزم مصمم کیا اُنھوں نے اپنے دشمنوں سے جہاد کرنے پر اور لیا اُنھوں نے ہتھیاروں اور سامان لڑائی کو اور سونپا
کیا اُنھوں نے سب کاموں میں اپنے پروردگار پر راوی کہتا ہے کہ جب پھر گیا خادم ملکہ ارمانوسہ کا اور آگاہ کیا اُسکو
یوقنا کے جواب سے انتظار کی اُسنے آنے کی اُنکی اور اُنکے ساتھیوں کے آنے کی اور آمادہ ہوئی اُنکے پکڑ لینے پر لیکن یوقنا اُسکے پاس نہیں آئے
پس جب دیر ہوئی اُنکے آنے میں بھیجا اُسنے ایک اور خادم کو دوسری بار جو برانگیختہ کرتا تھا اُنکو آنے پر پاس ملکہ کے پس کہا
یوقنا نے کہ پھر جا تو اور کہہ ملکہ سے کہ نہیں جاری ہے عادت بادشاہوں کی اس بات میں کہ برانگیختہ کریں اور بلاویں وہ
ایلچیوں کو مگر واسطے کسی کام کے اور دن کو تو میں اُسکے پاس تھا پس کیا چاہتی ہے وہ مجھسے آدھی رات کو پس پھر گیا خادم
بجانب ملکہ کے اور آگاہ کیا اُسکو یوقنا کی گفتگو سے پس اُسی وقت ظاہر ہوئی اُسکو سچائی اپنے جاسوسوں کی اور ثابت
ہوئی اُسکو یہ بات کہ نہیں آئے ہیں یوقنا مگر بارادہ بلا ڈالنے کے اسیر اور گرفتار کرنے اور قابض ہو جانے کے اُسکے باپ دادا
کے ملک پر پس سوار ہوئی ملکہ اُسی وقت مع اپنے لشکر کے اور گھیر لیا یوقنا اور اُنکے ساتھیوں کو تا اینکہ دور ہوئی
تاریکی رات کی اور روشن ہوا دن پس اُسی وقت آیا ایک حاجب ملکہ کا پاس یوقنا کے اور کہا کہ اے بطریق کس
چیز نے برانگیختہ کیا تمکو اور تمہاری قوم کو چھوڑ دینے دین مسیح اور اُس چیز پر جسپر تمہارے باپ دادا تھے اور چھوڑ دیا تم نے
مسیح اور اُنکی ماں کو اور آئے تم اس حالت میں کہ حیلہ اور فریب کرتے ہو تم ہم پر مگر یہ کہ مسیح بر ہم ہے تم پر اور مسلط کیا
ہمکو تمپر پس نہ باقی رکھینگے ہم تم میں سے کسی کو یوقنا نے کہا کہ مسیح بندے اللہ کے ہیں نہیں طاقت اور قدرت
رکھتے ہیں وہ کسی چیز پر بدون حکم اللہ تعالے کے اس واسطے کہ وہ بندہ محکوم اور مکلف ہیں اور یہ تحقیق گویا
کیا تھا اُنکو اللہ نے اس کلام سے گہوارے میں اِنِّي عَبْدُ اللّٰهِ اٰتٰنِيَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا وَّجَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ
وَاَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا وَّبَرًّا بِوَالِدَتِيْ وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا شَقِيًّا وَالسَّلٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ

وَیَوْمَ اَمُوْتُ وَیَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا اور جسکو حکم کیا جاتا ہی نماز اور زکوٰۃ کا اور جو مرجاتا ہی وہ خدا نہین ہی اور نہین ہی وہ
مگر بندہ مکلف واسطے عبادت کے مثل ایک شخص کے ہم مین سے اور بیشک اللہ تعالی نہین مثال ہی کسی مخلوق
سے اسواسطے کہ وہ ایسا خالق ہی کہ پیدا کیا ہی اُسنے تمام دنیا کو اور شیطان نے بھٹکایا ہی تمکو اور پولس نے گمراہ کیا ہے
اور باز رکھا ہی تمکو راہ حق سے بسبب کہنے کے مسیح پیغمبر حق کو اور ہم بھی مثل تمھارے تھے کہ بوسہ دیتے تھے ہم صلیبون
کو اور بزرگ جانتے تھے ہم تصویرون اور قربانی کرنے کو اور مسیح کو خدا کا بیٹا جانتے تھے اور گردانتے تھے ہم ساتھ
اللہ کے دوسرا خدا تا اینکہ ظاہر اور معلوم ہوا ہمکو حق اور جانا ہمنے کہ دین محمد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہی دین ہی
جسپر قبل اُسکے انبیا علیہم السلام تھے پس ہدایت کی ہمکو اللہ تعالی نے بجانب اُس دین حق کے اور آگاہ ہوے
ہم اس بات سے کہ عیسٰی مسیح بیٹے مریم کے اور روح اللہ کے اور کلمے اُسکے اور نبی اُسکے اور رسول اُسکے بجانب خلق
کے ہین اور اسی طرح پر قول اللہ تعالی کا اُسکی کتاب مین جسکو اُتارا ہی اُسنے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پر بطور خبر کے واقع ہی مَا الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَاُمُّهٗ صِدِّیْقَةٌ کَانَا یَاْکُلَانِ الطَّعَامَ اور ہم
بھی کہتے تھے کہ ابراہیم اور اسحاق یہ دونون نصرانی تھے پس جھٹلایا ہمکو اللہ تعالے نے اپنی کتاب بزرگ مین
اس عبارت سے اور بزرگ ہی کہنے والا اُسکا مَا کَانَ اِبْرٰهِیْمُ یَهُوْدِیًّا وَّلَا نَصْرَانِیًّا وَّلٰکِنْ کَانَ حَنِیْفًا مُّسْلِمًا
وَمَا کَانَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اور بھی فرمایا ہی اللہ تعالے نے اپنی کتاب بزرگ مین واسطے ثبوت دین
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ
اور اب ہم آئے ہین تاکہ جہاد کرین تم پر مگر یہ کہ کہو تم لوگ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ راوی کہتا ہی کہ
جب سُنا حاجب نے کلام یوقنا کا کہا اُسنے اپنی قوم سے کہ لو تم ان شخصون کو جو آئے ہین بارادے
تمھارے قتل اور مالک ہوجانے تمھارے شہرون اور لوٹنے تمھارے مال اور لونڈی غلام بنانے
تمھاری عورتون اور لڑکون کے پس حملہ کیا قبطیون نے یوقنا اور اُنکے ساتھیون پر اور شور کرکے
گھیر لیا اُنکو پس لڑے یوقنا اور ساتھی اُنکے اور بلند کیا اپنی آوازون کو ساتھ قول لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
کے اور لڑے وہ سخت لڑائی لیکن قبطی دس ہزار تھے اور یوقنا اور ساتھی اُنکے چار ہزار سوار تھے اور
مبتلا ہوے یوقنا ایسی آزمایش مین جسکی اُن کو طاقت نہ تھی اور ایک جماعت اُنکے ساتھیون سے
شہید ہوئی اور بہت لوگ زخمی ہوے لیکن قبطی بہت مارے گئے اور صبر کیا یوقنا نے مثل صبر
کرنے بزرگ لوگون کے اور اسی طرح وہ سخت لڑائی لڑ رہے تھے کہ دور ہوئی روشنی دن کی اور آئی
تاریکی رات کی پس متفرق ہوگئے دونون لشکر اور پھر گئی ملکہ ارمانوسہ بجانب اپنے خیمے کے دران حالیکہ
وہ غمناک ہوگئی تھی واسطے سبب دیکھنے ثابت قدمی یوقنا اور شفقت اور سختی اُنکے ساتھیون کی لڑائی مین

واقدی رح نے بسلسلہ راویون کے عبداللہ بن حفص سے روایت کی ہی کہ جب خبر دی تھی جاسوسون نے
ملکہ کو حال یوقنا اور روانگی عمرو بن العاص سے بجانب مصر کے تو لکھا تھا ملکہ نے اُسی وقت ایک خط بنام اپنے
باپ مقوقس کے اور لکھا تھا اسمین قصہ یوقنا اور روانگی عمرو بن العاص کا مع لشکر کے بجانب مصر کے اور قصد اپنا اُنکی
لڑائی پر اور طلب کی تھی کمک اور لکھا تھا کہ مین منتظر جواب اور کمک کی ہون اور بھیجا تھا خط اور کہا تھا قاصد سے کہ جلد
جانا اور جواب لیکر جلد آنا پس روانہ ہوا وہ قاصد اور جب پہونچا وہ بادشاہ کے پاس براہ اطاعت کے سلام کر کے دیا وہ
خط بادشاہ کو اور بادشاہ نے کھول کر پڑھا اُسکو پس جب پڑھ چکا اور مطلع ہوا وہ اُسکے مضمون پر بلایا اُسنے اپنے ارباب
دولت کو اور کہا اُنسے کہ کام تمام ہوگیا اس سطرح پر پس تمھارا مشورہ کیا ہی اُن سبھون نے کہا کہ اے بادشاہ کمک
اور بھیج تو ملکہ کے پاس ایک لشکر کو بعد اُسکے روانہ کر خط کو اطراف بلاد مین اپنے ایلچیون کے ہاتھ اور طلب کر اُنسے
کمک کو پس وہ روانہ کرینگے لشکر کو کہ اُنھین سے حاکم بچاؤ اور حاکم برابر کیے ہین اور بھیج تو کسی کو بجانب اپنے نائب کے
جو اسکندریہ مین ہی تاکہ وہ روانہ کرے تیرے واسطے اُن لوگون کو جو اُسکے پاس ہین لشکر سے اور اسی طرح پر بجانب
اپنے نائب کے جو صعید الاعلی پر ہی کہ مدد کرے وہ تیری پس جسوقت یہ لشکر جمع ہو جاوے تو پیش آ اور جا پڑ تو ان
عرب پر ساتھ اس لشکر کے اور نہ چھوڑ انکو اُنکے حال پر تاکہ سختی کرین وہ تجھپر اور طمع کرین تیرے ملک مین جسطرح کہ
سختی کی اُنھون نے تیرے غیر پر اور مالک ہوگئے اُنکے شہرون کے اور بھگا دیا وہان کے بادشاہون کو مقوقس نے
کہا کہ اے لوگ دین نصرانیہ اور نہی ما رسموریہ کے جانو تم اس بات کو کہ بادشاہ محتاج ہوتا ہی بطرف سیاست کے اور جو
شخص غالب ہوگیا اپنی عقل پر غالب ہوگیا وہ اپنی تجویز کام مین اور جو شخص غالب ہوا اپنی تجویز پر بے ڈر ہوگیا وہ
مکروہات زمانے سے اور نہین ہوتا ہی غلبہ بسبب کثرت کے بلکہ بسبب خوبی اور حسن تدبیر کے ہوتا ہی اور قسم ہی خدا کی
کہ ہرقل بادشاہ روم کا بہت بڑا تھا مجھسے لشکر مین اور وسیع تھا شہرون مین اور بزرگ تھا سامان مین اور جمع کیا تھا
اُسنے بادشاہان روم کو یونان سے بلاد جیوہ اور اندلس تک اور مدد طلب کی تھی اُسنے ہم لوگون اور غیر ہم لوگون سے
پس نہین نفع کیا اُسکو اُسکی کثرت نے کسی چیز سے اور نہ قادر ہوسکا وہ اس امر پر کہ پھیر دے قضا و قدر کو اور
جانو تم سب اس بات کو کہ عقل جڑ اور بنیاد آدمی کی ہی جو مامور بہ اطاعت اور بزرگی دیا گیا ہی بسبب عقل کے
تمام مخلوقات زمین پر پس جو شخص مالک اور غالب ہوگا اپنی عقل پر مالک ہوگا وہ اپنے کام کا اور جو شخص
نہ پہونچیگا اپنے کام کو تو اپنی جہل پر بہت راضی رہیگا اور جانو تم اس امر کو کہ نہین پہونچتا ہی کوئی شخص حکمت کو مگر بسبب
عقل کے اور حکیم ماسیوس نے کہا ہی کہ حکمت کی سیڑھی بزرگ ہی اور خواہشمند اُسکا ہوشیار اور چھوڑنے والا اُسکا خوار ہی
کسواسطے کہ حکمت بزرگی جانون اور قوت دلون کی ہی اور جانو تم اس بات کو کہ مین نہین کلام کرتا ہون ساتھ
کسی خواہش نفسانی کے لیکن مجکو لائق ہی کہ سچ کہون مین اور صدق کے ساتھ بات کرون مین اور تم جانتے ہو اس امر کو

یونانی مین لکھی تھین پہلی سطر یہ تھی من خاف انوجہار سلا عما یریدا اور دوسری سطر یہ تھی من خاف محاسب نفسہ صارنا قی بما یریدہ اور تیسری سطر یہ تھی ان کنت تطلب النحر فلا تعقل ولا تعقل اور چوتھی سطر یہ تھی یا دنیا قبل نزول ما تحاذر پس جن لوگون کا ایسا کلام ہو وہ کیونکر خلاف اسکے کرینگے اور یہ کلام ایک فریضہ ہو فرائض مذہب محمدیہ سے پس جھکا لیا قوم نے اپنے سرون کو زمین کی طرف بادشاہ مقوقس بیچ پہم ہوکر اسبب کہنے مقوقس کے اپنے کلام کو راوی نے بیان کیا ہو کہ نہین یہ کلام کیا تھا مقوقس نے تا اینکہ عہد لیا تھا اسنے اپنے نوکرون اور حجاب سے اور شہر الیا تھا اسنے ایک ہزار ہتھیار ... کو اپنے سر پر اسواسطے کہ پہونچی تھی اسکو خبر ماجرا ہرقل کی وقت وعظ اور نصیحت کرنے اسکے اپنے بطارقہ کو اور یہ کہ ہرقل کے مار ڈالا ... تھا ان لوگون نے پس اسی سبب سے عہد لیا تھا مقوقس نے اپنے ساتھیون تا اینکہ ... گفتگو کی تھی اسنے پھر متوجہ ہوا مقوقس بجانب اپنے وزیر کے اور کہا اس سے کہ لکھ دے تو میری طرف سے ایک خط اس ... رہائی کرے قوم کے ساتھ اور انکو امان دیوے اور روانہ کر انکو میری طرف کو تاکہ آرام پاوین دل انکے اور خلعت ... ساتھ ہمارے اور لڑینگے ہمارے دشمنون سے اور اس سے جو ہمارے ملک کا قصد کریگا اور نہین تھا قصد بادشاہ کا اس مضمون سے مگر رہائی یوقنا اور انکے ساتھیون کی قبطیون کے ہاتھ سے اسواسطے کہ بادشاہ ... تھا کہ ... حق پر ہین پس لکھا وزیر نے خط بنام ملکہ کے اور روانہ کیا اسکو اور قاصد سے کہا کہ جلد جا تو پس روانہ ہوا قاصد مع خط کے اور بہت جلد چلتا تھا تا اینکہ پہونچا وہ ملکہ ارمانوسہ کے پاس اس حالت مین کہ دن گذر گیا تھا اور لوگ لڑائی سے باز رہے تھے اور قبطی لوگ اپنے خیمون مین پھر گئے تھے اور یوقنا بھی مع اپنے ساتھیون کے اپنے خیمون مین آ گئے تھے پس جب پہونچا قاصد مع خط کے ملکہ ارمانوسہ کے پاس ... سلام کیا اسنے اور خط دیا ملکہ کو پس لیکر دیا ملکہ نے وہ خط اپنے حاجب کو اور پڑھا اسنے ملکہ کے سامنے پس جب سنا ملکہ نے مضمون خط کا لے لیا خط اسکے ہاتھ سے اور لپیٹ کر سپرد کیا اپنے خادم کو اور حکم کیا اسکو پہنچا خط کا پاس یوقنا کے پس روانہ ہوا خادم خط لیکر اور آیا پاس یوقنا کے اور دیا خط انکو اور کھول کر پڑھا اسکو یوقنا نے پس جب آگاہ ہوے وہ اسکے مضمون سے متوجہ ہو بجانب خادم کے اور کہا اس سے کہ پھر جا تو بجانب ملکہ کے اور کہہ اس سے کہ بہتر ہی مگر مشورہ کرلین ہم اپنے دلون سے خط کے مطلب مین پس جب لوٹ گیا قاصد متوجہ ہو یوقنا بجانب اکابر اپنی قوم کے اور کہا انسے کہ قسم ہی اللہ کی بیشک دور کیا اللہ تعالی نے پردہ غفلت اس بادشاہ کے دل سے اور ظاہر ہوئی اسکو وہ چیز جو ظاہر ہوئی تھی ہمپر حق سے پس کیا راے تم لوگون کی ہی ان لوگون نے کہا کہ ہم سواے تمہارے قول کے اور کسی کی بات نہین سنتے ہین یعنی جو تم کہتے ہو وہ ہمکو منظور ہی یوقنا نے کہا کہ مہلت دو تم مجھکو تاکہ راے زنی کرون مین پس چھوڑا انھون نے یوقنا کو بموجب انکے ارادے کے پس جب رات ہوئی

اور خوش ہوگیا تھا دل اُنکا اور بے ڈر ہوگئے تھے ساتھی اُنکے اپنی جانون پر بسبب پھر جانے قبطیون کے اُنکی لڑائی سے
تو کھڑے ہوے یوقنا واسطے ادا ے اُس نماز کے جو فوت ہوگئی تھی اُنسے پس اُسی حال مین کہ وہ نماز پڑھتے تھے کہ دفعۃً
آیا اُنکے پاس ایک شخص اور جب آگاہ ہوے یوقنا اُس شخص سے اور دیکھا اُسکو کھڑے ہوے اپنے پاس مختصر کیا اُنھون نے
اپنی نماز کو پس جب فارغ ہوے وہ نماز سے سلام کیا اُنکو اُس شخص نے پس جواب سلام کا دیا یوقنا نے اور پہچانا اُنکو تو وہ
عمرو بن امیۃ الضمیری تھے اور دیکھا تھا اُنکو یوقنا نے انطاکیہ کی لڑائی مین اُسوقت کہ آئے تھے بطور ایلچی کے ابو عبیدہ بن
بن الجراح کے پاس سے پس جب پہچانا اُنکو یوقنا نے خوش ہوے اور کہا کہ تمھارے پیچھے کیا خبر ہے اے مرد بزرگ اُنھون نے
کہا کہ اے یوقنا سردار عمرو بن العاص نے بھیجا ہے مجکو تمھارے پاس کہ دریافت کرون مین خبر تمھاری اور لوٹ جاؤن مین اُنکے
پاس یوقنا نے کہا کہان چھوڑا ہے تمنے اُنکو اُنھون نے کہا کہ نزدیک ہین وہ تمسے تمھارے اُنکے بیچ مین تین کوس یا کم اس سے
فاصلہ ہے پس بیان کیا یوقنا نے حال اپنا اور کیفیت اپنی ساتھ ملکہ ارمانوسہ کے اور کہا کہ اے عمرو پھر جاؤ تم بجانب سردار کے
اور کہو اُنسے کہ جلد آؤ تم ہماری طرف کو پس پھرے عمرو بن امیۃ الضمیری بجانب سردار عمرو ابن العاص کے حالت جلدی
مین اور آگاہ کیا اُنکو یوقنا کے قصے سے پس چھوڑا عمرو بن العاص نے کل اسباب اور بار برداری اور غنائم وغیرہ کو جو
اُنکے ساتھ تھی غنیمت روم اور ساحل سے اور نگہبان چھوڑا اُن سب پر ربیعۃ العامری کو بجمعیت ایک ہزار سوار کے
اور خود روانہ ہوے مع اپنے لشکر کے رات کو پس پہنچے وہ قریب طلوع فجر کے نزدیک یوقنا اور اُنکے ساتھیون کے اور آفتاب نہین
طلوع ہونے پایا تھا کہ گھیر لیا اُنھون نے قبطیون کو اور بلند کیا اُنھون نے اپنی آوازون کو ساتھ تکبیر اور تہلیل کے اور آپڑے
قوم پر اور گرد ہوگئے قبطیون کے اور رکھا اُنھین تلوار کو پس نہین بلند ہوا تھا آفتاب تا اینکہ مار ڈالا اُنھون نے قبطیون سے
پس کچھ زیادہ ایک ہزار سوار کو اور قید کر لیا ایک بڑی جماعت کو اور پیٹھ پھیری باقی لوگون نے بحالت بدلگنے کے بارادہ مصر
کے اور مالک ہوگئے مسلمان خیمون وغیرہ کے اور قابض ہوگئے پادشاہ کی بیٹی ملکہ ارمانوسہ پر اور سب لیا تمام مال اور
لونڈی اور اسباب اُسکا پھر آئے عمرو بن العاص یوقنا کے پاس اور سلام کر کے مبارکباد دی اُنکو بسبب اُنکی سلامتی کے پس ٹھہرے
وہان سب مسلمان اُس حال مین کہ بہت بڑی غنیمت حاصل کی تھی اُنھون نے اور آملے عمرو بن ربیعۃ العامری بھی
مع ہودج سواری زنان اور اموال غنائم کے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب مالک ہوگئے مسلمان ملکہ ارمانوسہ اور اُسکے مال
اسباب اور لونڈی اور غلام کے اور قرار پکڑا اپنے اپنے خیمون مین حکم کیا عمرو بن العاص نے اکابر صحابہ کو اپنے پاس جمع ہونے کا پس جب
آکر بیٹھے وہ لوگ سامنے اُنکے کہا اُنھون نے کہ اے اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانو تم اس بات کو کہ بیشک
اللہ غالب اور بزرگ نے اپنی کتاب مین فرمایا ہے کہ هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ راوی کہتا ہے کہ وہ اکابر
اصحاب جو جمع ہوے تھے عمرو بن العاص کے پاس یہ تھے یزید بن ابی سفیان اور ہاشم بن سعید الطائی اور
قعقاع بن عمرو التمیمی اور خالد بن سعید السہمی اور عبد اللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہم اجمعین

پس کہا اُن لوگون نے کہ اس کہنے سے تمھارا کیا مطلب ہے عمرو بن العاص نے کہا کہ جانو تم اس امر کو کہ کشایش اور خوشی
دی تھی اللہ تعالیٰ نے اُس بادشاہ کو کہ لکھا تھا اُسنے خط ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور بھیجا تھا آپکے واسطے
تحفہ تھا اور ہم زیادہ مستحق ہین معاوضے کے اپنے نبی کی طرف سے اور میرے نزدیک یہ بات مناسب معلوم ہوتی ہے کہ بھیجون
مین بادشاہ کے پاس اُسکی بیٹی کو مع تمام مال اور اسباب اور لونڈی اور غلام کے جو ہمنے لے لیا ہے اور ہم ایسی قوم ہین کہ بیعت
کرتے ہین سنت اپنے نبی کی جبکہ فرماتے تھے آپ ارحموا عزیز قوم ذل وغنی قوم افتقر پس اچھی اور بہتر جانی سب لوگون نے رائے
عمرو بن العاص کی اور کہا کہ بہتر ہے جو حکم تمھارا ہو پس روانہ کیا عمرو بن العاص نے ملکہ ارمانوسہ کو بجانب اُسکے باپ مقوقس کے
بحالت تعظیم کے مع مال اور اسباب کے ہمراہ قیس بن سعید کے راوی کہتا ہے کہ یہ حال تو سردار عمرو بن العاص کا تھا لیکن علی
لوگ پس جبکہ پہونچے وہ مصر مین اور آئے بادشاہ کے پاس بڑے لوگ قوم کے اور بیان کیا حال تمام فتح لشکر اور قتل لیر
اور اسیر ہونے اور قید ہو جانے اسکی بیٹی کا تنگی مین پڑا سینہ اُسکا بسبب اس سانحے کے اور متفکر ہوا وہ اپنے کام مین کہ کیا
تدبیر کرے حالانکہ عرب سے لڑنے کی اسکی نیت نہ تھی پس وہ اسی حال مین تھا کہ آیا اُسکے پاس خوشخبری دینے والا ساتھ
آنے اسکی بیٹی کے مع مال و اسباب غیرہ کے پس خوش ہوا وہ اور دور ہوگیا کسی قدر ملال اور رنج اُسکا اور جانا اُسنے اس
بات کو کہ قوم مسلمان فتح پاوینگے پس جب داخل ہوئی ارمانوسہ اپنے باپ کے محل مین حکم کیا بادشاہ نے حاضر لانے قیس
بن سعید کا پس جب آئے وہ سامنے بادشاہ کے بزرگداشت اور تعظیم کی اُسنے اُنکی اور اکابر دولت اور حجاب آگے تھے
اُسکے پاس واسطے مبارکباد و سلامتی اور آنے اُسکی بیٹی کے پس اُسی وقت متوجہ ہوا بجانب قیس کے اور سوال کیا اُنسے
چند چیزون کا تاکہ نہین اسباب دولت اُسکے اور نرم ہو جاوین دل اُنکے اور وہ لوگ دیکھتے اور تعجب کرتے تھے قیس کے
بات سے بادشاہ نے کہا کہ اے برادر عربی تمھارا کیا نام ہے انھون نے کہا قیس اُسنے پوچھا کہ تم لوگ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اور اُن لوگون سے ہو جنھون نے جہاد کیا تھا ساتھ اُنکے قیس نے کہا ہان بادشاہ نے کہا کہ بیان کرو تم مجھسے حال سردار
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کس گھوڑے پر سوار ہوتے تھے قیس نے کہا کہ سوار ہوتے تھے آپ اُس گھوڑے پر جو سرخ اور سپید تھا اور
پیشانی اُسکی سپید تھی اور چارون ہاتھ پاؤن اُسکے سفید تھے اور اُن اوصاف کا ایک گھوڑا تھا آپکے پاس جسکا نام مرتجز تھا
اُسنے کہا کہ اے برادر عربی معلوم ہوتی ہے مجھکو یہ بات کہ آپ صرف حمار اور اونٹ پر سوار ہوتے تھے اور ارادہ کیا بادشاہ نے اس کلام سے
ثبوت عاجزی اور انکساری کا قیس پر اسواسطے کہ حمار اُن لوگون کے نزدیک بجائے کمینے کے تھا قیس نے کہا کہ بیشک اللہ نے
بزرگی دی ہے اونٹ کو جبکہ کہا اُسسے کہ ہو جا پس ہوگیا وہ اور نکالا اور پیدا کیا اونٹنی کو سنگ سے بزرگ سے اور خاص کیا اُسکو
عرب کے لیے سوائے اورون کے اور آپ اُسپر اس جہت سے سوار ہوتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اسکو مبارک پیدا کیا کہ قناعت کرتا ہے وہ اسقدر
پر کہ پاتا ہے اور صبر کرتا ہے کوشش اور اٹھانے بوجھ اور سختی چلنے پر اور صبر کرتا ہے پانی پر اور ذکر کیا ہے ہمارے پروردگار نے اپنی کتاب
مین وعلی کل ضامر یاتین من کل فج عمیق اور فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے والبدن جعلنٰہا لکم من شعائر اللہ اور پہلی لڑائی جو

ترجمہ اور سوار ہوکے اوپر اونٹوں پر ... راہوں دور سے
۱۲

دشمنان دین کے ساتھ لڑے وہ لڑائی دین کی تھی پس تھے آپکے ساتھ ایک اونٹ آبکش اور دو گھوڑے کہ سوار تھے ایک پر مقداد بن اسود الکندی
اور دوسرے پر مصعب بن عمیر یا مصعب بن مرثد ہم لوگ قریش سے باوجود کثرت اور باسامانی اُن لوگوں کے پس بھگا دیا اللہ تعالی نے اُن لوگون کو بسبب
برکت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقوقس نے کہا آیا حمار پر آپ نہین سوار ہوتے تھے قیس نے کہا کہ آپ اس حمار پر سوار ہوتے تھے
جسکو تونے آپکے واسطے بطور ہدیہ کے بھیجا تھا اور پیچھے بٹھلاتے تھے اُس پر آپ اپنے یار کو جنکا نام معاذ بن جبل ہے اور تھا اُس حمار پر ایک چارجامہ
پوست خرمے کا اور لگام پوست خرمے کی اور آپکے عادات سے امر تھا کہ پارہ دوزی کرتے تھے موزون مین اور پیوند لگاتے تھے قمیص مبارک مین اور
فرماتے تھے آپ من رغب عن سنتی فلیس منی اور آپکے پاس ایک قمیص روئی دار تھا جسکا طول کم تھا اور دو آستین بھی کم تھین اور
اُسمین راہ گریبان کی نہ تھی اور یہ بھیجا تھا آپکے واسطے ذی یزن نے اور ایک حلہ اور تھا جو مول لیا گیا تھا آپکے واسطے بعوض تینتیس
اونٹون کے اور ایک ہی بار آپنے اُسکو پہنا تھا اور ایک جبہ شام کا بطور ہدیہ کے آیا تھا آپکے واسطے پس پہنا آپنے اُسکو تا اینکہ پھٹ
گیا وہ اور دو موزے تھے آپنے انکو پہنا تا اینکہ وہ دونون پھٹ گئے اور ایک چادر تھی جسکا طول چار گز اور عرض ڈھائی گز تھا
کہ اُسکو آپ اوڑھتے تھے اور ایک کپڑا تھا جسکو پہنتے تھے آپ وقت آنے وفود کے اور تھے آپ شیرین ترین آدمیون کے وقت کلام
کرنے کے اور جب کرتے تھے آپ بات کسی کلمے کے تو تین بار اُسکو فرماتے تھے اور جب گذرتے تھے کسی قوم پر تو سلام کرتے تھے اکثر اور
بات کرتے تھے تو تبسم کرتے تھے اور جب بیٹھے ہوئے ہوتے تھے آپ کسی جماعت مین اور ارادہ اُٹھنے کا کرتے تھے تو فرماتے تھے آپ
سُبحانک اللّٰھم وبحمدک اشھد ان لا الٰہ الا انت استغفرک واتوب الیک ہم لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ کلمات
آپکی عادات ہوگئے ہین آپنے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام نے اِنھین کلمات سے میری زیارت کی ہے اور جان تو اے بادشاہ
کہ جب انتقال فرمایا آپنے تو نکالا تھا آپکی زوجہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ایک چادر اور ایک ازار پرانی اور کہا کہ اسی مین
انتقال فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقوقس نے کہا کہ قسم ہے خدا کی یہی اخلاق انبیا کے ہین پس خوشی اور تسکین ہو
اُسکو جسنے متابعت کی آپکی اور بیشک اُمت آپکی وہی اُمت ہے جسکا وصف انجیل مین ہے پس بولا تھا ایک قیس کہ بشارت ہو
تجھکو اے بادشاہ کہ جو اُمت اللہ کے نزدیک افضل ہے وہ اُمت ہم ہین پس کہا ہم سے بادشاہ اور کہا کہ کس چیز سے تم لوگ افضل ہو
اللہ کے آیا بسبب اسکے کھانے حرام کے اور گناہ کرنے کے اور کرنے کامون بد کے اور دور ہونے کے نیکیون سے اور رعیت پر ظلم کرنے سے اور
خواہش کرنے بجانب دنیائے دنیہ کے اور گمان ہو تم اُن قوم سے گذرا تھا اُنپر اسکندر پس دیکھا اُنکو کہ نہ کوئی اُنمین حاکم تھا نہ کوئی
قاضی ہے اور نہ کوئی امیر ہے ساتھ امارت کے تھا اور کوئی ایسا شخص ہے کہ خاص ہو ساتھ مالداری کے اپنے دوسرے بھائی سے اور کوئی
تمہارے محتاجگی ہے چہرہ سوا اسکے اسکو برابر ہین وہ لوگ ہر چیز مین کھانا پینا اُن لوگون کا ایک ہے نہ ایک دوسرے کی نفی کرتا ہے اور نہ حسد
کرتا ہے بلکہ آپس مین محبت اور دوستی رکھتے ہین پس تعجب کیا اسکندر نے اُس امر سے جو دیکھا اور پوچھا اُنکے عقل نے جو حال اُنکا پس کہا اُنھون
کہ اے بادشاہ ہم لوگون نے پایا تھا ایک کاسہ سر کا جسپر لکھا تھا یا ابن آدم ایاک ملک حتی کانک غال من عملک قلیل
اجلک قصرت ال اتراب فتشاہ علیک الا جاب خلوت بما قدمت اما صالح فکسب واما غیر صالح فندمت حیث لا ینفعک الندم

وتعفينت ان يكون نكال الى الدنيا مرجع لترجع سن ازمى الماكن تقلع فلم ترجع فطوبى للكيس العاقل الذى ليس بو ان عاقل

تزودوا مالیس که تعییر بجیل بکاک علی التقصیر دیاردا الی الخیر قبل الفوت واغتنم حیاتک قبل الموت فکانک

بالحی قد ملک و فارق کلما ملک پس عبرت حاصل کی ہے اے بادشاہ ان نصیحتون کا مل اور پہونچنے والی پر اور پہنا ہے
اُسکے پورے اور ٹھیک لباس کو اسکندر نے پوچھا کہ کیا حال ہے تمھاری مسجدون کا کہ متفرق اور دور ہین اور قبرین
تم لوگون کی نزدیک اور قریب ہین اُن لوگون نے کہا کہ مسجدین ہماری پراگندہ اور دور اسواسطے ہین کہ بہت اجر ہو
بسبب چلنے کے اُنکی طرف اور قبور ہماری اسوجہ سے نزدیک ہین کہ یاد رکھین ہم موت کو تاکہ باز رہین ہم گناہون سے
اسکندر نے پوچھا کہ کیا ہے مجھکو کہ دیکھتا ہون مین تمھارے دروازون کو بغیر زنجیرون کے اُن لوگون نے کہا اسواسطے کہ ہم مین
کوئی چور نہین ہے اسکندر نے کہا کہ کیا ہے مجھکو کہ نہین دیکھتا ہون مین تم مین کوئی امیر اور نہ حاکم اُنھون نے کہا اسواسطے
کہ نہین پاتے ہین ہم اپنے مین کسی زبردست اور ظالم کو اسکندر نے کہا کیا ہے مجھکو کہ نہین دیکھتا ہون مین تم مین کوئی فقیر
اور غریب اُنھون نے کہا اسواسطے کہ روزی اللہ کی ہم لوگون مین برابر ہے سب چھوٹے بڑے کو بعد اُسکے نکالے اُن لوگون نے
اسکندر کیلیے دو بڑے پرانے کاسے سر کے اور کہا کہ ان دونون مین سے تو کسکو چاہتا ہے ایک کاسہ سر مرد ظالم کا ہے اور
ایک مرد عادل کا ہے اور یہ دونون اسی بازگشت کی طرف گئے ہین اور نہین بے پروا کیا ان دونون کو بُری جماعت نے
لیکن عادل خوش ہے اور ظالم شرمسار اور حیران ہے پہونچیگا مطلب کو پرہیزگار اور محروم رہا بدکار پس طلب آگہی کی کر تو اُس
چیز سے جو تو دیکھتا ہے تو قبل خبردار ہونے کے تو سمجھے ان دونون کاسہ سرون کے ہے مالک ہوا تو اے بادشاہ پیشانیون کا
اور جاری ہوا حکم تیرا پست اور بلند پر اور خلیفہ کیا تجھکو اللہ تعالی نے زمین پر اور حکم کیا تجھکو استعمال عقل اور فرض کا پس یاد کر
تو اپنی جا بازگشت اور قبر کی مٹی کو اور عمل کر تو واسطے اپنی ذات کے اور جان تو یہ کہ نہ نفع دیگا تجھکو لشکر تیرا جسوقت کہ روح تیری
قبض کیجاویگی اور پکڑیگی تجھکو زمین پس چھوڑ دے تو احکام اور خواہش شیطان کو اور رے تو حکم رحمان کو اور پرہیز کر اُسکی منہیات
سے اور نہ فریفتہ کرے تجھکو شیطان مردود پس پھرے تو ساتھ گناہ عظیم کے اور یاد کر تو اے بادشاہ اُس چیز کو جو کیا تھا شیطان
نے تیرے باپ آدمؑ کے ساتھ جسوقت کہ مقرر کیا تھا اُنپر اپنے مکر کو اور گھیر لیا تھا اُنکو ساتھ اپنے حیلے کے اور مقرر کیا تھا اُنکے لیے
خرخراہت عداوت کو اور فریفتہ کیا تھا اُنکو ساتھ دوستی ایک دانے گندم کے پس کہا قیسؓ نے کہ اے بادشاہ آیا جانتا ہے
تو کہ وہ لوگ کون تھے تو قیس سے کہا نہین قیسؓ نے کہا کہ وہ لوگ ایک قوم ہو تھے قوم موسی بن عمران علیہ السلام سے اور بیشک
خبر دی ہے اللہ تعالی نے قرآن مجید مین اُنھین لوگون کی اس عبارت مین ومن قوم موسی امة یہدون بالحق وبہ یعدلون اور دیکھا تھا
اُنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس رات مین کہ گئے تھے آپ آسمان پر پس جب پھر آپ تو گذرے اُنپر اور آگاہ کیا مجھکو اُنکے اس حال سے
پس عرض کیا سبھون نے کہ یا رسول اللہ آیا یہ قوم ایمان لائے ہین ساتھ نبی کے آپ نے فرمایا ہان اور ارادہ کیا اللہ تعالی اس بات کا کہ آگاہ کرے
اُمت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس بات سے کہ وہ لوگ افضل ہین قوم موسیٰ سے تو کہا اللہ تعالی نے اُنکے حق مین وممن خلقنا امة یہدون

بالحق وہ یہ بعد لوٹ آئیں کہا مقوقس نے قیس سے کہ اے برادر عرب کے لوٹ جاؤ تم اپنے ساتھیوں کی طرف اور آگاہ کرو انکو اُس بات سے جو سنتے اور دیکھو تم اُس چیز کو جو قرار پایا درمیان ہمارے اور تمہارے بیچ بین قیس نے کہا کہ جان تو اے بادشاہ اس بات کو کہ ضرور ہے ہمکو مقابلہ کرنا تم سے اور نجات دیگی کوئی چیز ہمسے تمکو مگر مسلمان ہونا یا جزیہ دینا یا لڑائی مقوقس نے کہا کہ عنقریب بیان کرونگا میں اپنی قوم سے وہ چیز جو بیان کی تم نے اور میں جانتا ہوں کہ وہ لوگ اس بات کو منظور نکرینگے اسواسطے کہ دل انکے سخت ہو گئے ہیں اس سبب کہ انہوں نے حرام کے محمد بن اسحاق الاموی نے بسلسلہ راویوں کے سلیمان بن یحیی سے روایت کی ہے کہ مقوقس بادشاہ مصر اور اسکندریہ نے مقرر کیا تھا اپنے واسطے ایک اچھے طریقے کو رمضان کے نیت میں پس جسوقت دیکھا جاتا تھا چاند ماہ رمضان کا ہو علیحدہ ہوتا تھا اپنی رعیت سے بطلب تنہائی کے ایک مکان میں جسکو بنایا تھا اُسنے اس رسم کے واسطے پس نہیں ظاہر ہوتا تھا وہ کسی پر اپنے ارباب دولت سے اور نہیں جاتا تھا کوئی اسکے پاس سوائے اُن لوگوں کے جو کھانا کھلاتے تھے اور پلاتے تھے اسکو اور خدمت پر مقرر تھے پس جب گذر جاتا تھا مہینہ رمضان کا نکلتا تھا وہ اور بیٹھتا تھا تخت بادشاہت پر اور یہ گفتگو مقوقس اور قیس بن سعید کے درمیان آخر ماہ شعبان میں واقع ہوئی تھی پس روانہ ہوا قیس بادشاہ کے پاس سے بجانب عمرو بن العاص کے اور آگاہ کیا انکو بادشاہ کی گفتگو سے راوی نے بیان کیا ہے کہ آیا مہینہ رمضان کا اور داخل ہوا بادشاہ اپنے اُس گھر خلوت میں جسکو مقرر کیا تھا رمضان کے مہینے میں اور تھا میل اسکا بجانب اسلام کے اور نہیں منظور تھا لڑنا انکو عرب سے اور تھا بیٹا اسکا ارسطولیس ولیعہد اسکا وہی تھا راوی نے بیان کیا ہے کہ جب بیٹھا ارسطولیس تخت پر اور تھا وہ سخت اور باطل کوش اور جب سنی تھی اُسنے گفتگو اپنے باپ کی ساتھ قیس بن سعید کے جانتا تھا اُسنے کہ میل اسکے باپ کا بجانب اسلام کے ہے اور وہ عرب سے نہ لڑیگا اور قریب ہے کہ سپرد کردیگا ملک اپنا انکو پس اُسی وقت جمع کیا اُسنے اپنے ارباب دولت اور رؤسا قبطیوں کو اور کہا اُنسے کہ جانو تم اس بات کو کہ نہیں تم اس ملک کے بعد غرق یعنی طوفان نوح کے اور باپ میرا ارادہ رکھتا ہے سپرد کرنے ملک کا عرب کو اور یہ بات اسطرح پر ہے کہ سنا ہے میں نے کلام اسکا اور وہ جو گفتگو کی اُسنے پس جاننا چاہئے کہ گفتگو اسکی نزدیک ہے اس امر سے اُن لوگوں نے کہا کہ اے بادشاہ جان تو اس بات کو کہ حکومت تیرے اختیار میں ہے اور تو ہی ولیعہد اسکا اور حاکم ہے بعد اسکے پس کر تو وہ امر جو بہتر ہو تیرے اور ہمارے اور رعیت کے حق میں بعد اسکے رخصت ہو وہ سب لوگ اور بادشاہ کے بیٹے نے عزم مصمم کیا اپنے باپ کے مار ڈالنے کا پس آیا وہ پاس اُس شخص کے جو پانی پلاتا تھا اسکے باپ کو اور دیا اسکو ایک ہزار دینار اور مقرر کی اسکے واسطے کچھ زمین بطور جاگیر کے اور قسم لی اُس سے اس بات پر کہ پلاوے زہر اسکے باپ کو پس قبول کیا اُس شخص نے اس بات کو اور زہر پانی میں ملا کر پلا دیا اسکو پس اُسی وقت مر گیا وہ پھر آیا ارسطولیس کے پاس اور آگاہ کیا اسکو اُسکے باپ کی موت سے پس گیا ارسطولیس اپنے باپ کی نعش پر اور بہت رویا بعد اسکے حکم کیا اُسکے خادموں کو دفن کرنے کا اُسکے لباس شاہی میں جو پہنے تھا اور قتل کیا اُن لوگوں کو بھی جنہوں نے زہر پلایا تھا اور بیٹھا ارسطولیس تخت سلطنت پر مثل اپنی معمولی عادت کے جبکہ باپ اسکا پوشیدہ ہوتا تھا اپنی رعیت سے اور کسی شخص کو یہ نہ معلوم ہوا کہ بادشاہ مر گیا راوی کہتا ہے کہ یہ حال ارسطولیس اور اُس امر کا تھا جسکو اُسنے اپنے ساتھ کیا لیکن حال عمرو بن العاص کا پس گئے قیس بن سعید انکے پاس اور آگاہ کیا انکو بادشاہ کے ارادہ اور گفتگو سے تو قصد کیا انہوں نے لڑائی اور محاصرہ

مصر کا لشکر بسبب جواب دینے بادشاہ کے حسب خواہش مسلمانون کے اسلام لانے یا جزیہ دینے سے پس کوچ کیا اُنھون نے مع تمام
لشکر کے اور اُترے وہ ایک موضع مین جو مشہور ہے قلیوب تھا اور وہان ٹھہر کر بھیجا اُنھون نے قاصدون کو بجانب بہاتی لوگون کے
اور اُن لوگون کے دلون کو مطمئن کر کے کہلا بھیجا کہ تم لوگ خوف نکرو اور ہماری طرف سے تمکو امان ہے اور ہم قناعت کرینگے اتنے ہی
پر جو بھیجیگے ہمکو پاس اپنے غلے سے پس منظور کیا اُن لوگون نے اس بات کو اور کوچ کیا عمرو بن العاص نے قلیوب سے تا اینکہ پہونچ کر
اُترے وہ مقام عبر الحصا مین جو خاص مصر سے تھا پس جنبش مین آیا شہر مصر بسبب اُترنے عرب کے وہان کے لوگون پر اور واقع ہوئی
تشویش انھین اور بلند ہوا شور اور بند کر لیا اُن لوگون نے دوکانون کو اور چلے گئے بہت لوگ درون مین اور قیام کیا ہر دروازے پر اپنے
درے مین مع اپنے ساتھیون کے مسلح ہو کر واسطے بچانے مال اور اسباب اور لڑکے بالون کے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب اُترے
عمرو بن العاص مع اپنے لشکر کے مقام عبر الحصا مین حکم کیا اپنے ساتھیون کو کھودنے خندق کا گرد لشکر کے پس ایک خندق کھودی
گئی اور آئین اُنکے واسطے اچھی چیزین اور خورش جانورون کی دیہات سے اور مضبوط ہو گیا ٹھہرنا عمرو بن العاص کا مصر مین
پس ٹھہرے رہے وہ برابر وہان اور نہ دیکھا وہان کے بادشاہ کی طرف سے کوئی ایلچی اور نہ کچھ خبر پس قصد کیا عمرو بن العاص نے
بھیجنے ایلچی کا پاس مقوقس بادشاہ مصر کے اور تھا اُنکے پاس ایک غلام جو مقام رملہ مین اُنکو ہاتھ لگا تھا اور وہ زبان قبطی جانتا
تھا پس متوجہ ہوئے عمرو بن العاص اُسکی طرف اور کہا اُسے کہ اے وردان تو ایسا شخص ہے کہ پایا تجھکو مین قبطیون کی زبان کا اور مین ارادہ رکھتا ہون
کہ بھیجون تجھکو بادشاہ مصر کے پاس بطور ایلچی کے وردان نے کہا کہ اے مولا مین تابع تمھارے حکم کا ہون اور کسی بات مین خلاف
تمھارے حکم کے نکرونگا راوی نے بیان کیا ہے کہ عمرو بن العاص چاہتے تھے کہ بھیجین ایک خط واسطے بادشاہ مصر کے نام
وردان کے ہاتھ کہ اُسی وقت ایک شخص قبطی کنارے خندق پر کھڑا ہوا بزبان عربی فصیح یہ کہتا تھا یا معاشر العرب انّی رسول
الملک الیکم وانہ یقول لکم ابعثوا الینا رسولاً من عندکم لیخاطبہ فانّی ارجو ان یصلح الامر بینکم وبینہ
پس جلدی گیا ایک مرد اہل عرب سے عمرو بن العاص کے پاس اور آگاہ کیا اُنکو اس بات سے پس کہا عمرو بن العاص نے
یزید بن ابی سفیان اور ہاشم بن سعید الطائی اور عبد اللہ بن جعفر طیار اور اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم سے جو اُنکے نزدیک
موجود تھے کہ مین چاہتا ہون بات چیت ملوک عجم کی اور اپنے سوا اور کسی کو نہین دیکھتا ہون جو جاوے بجانب قبطیون کے اور مین چاہتا
ہون کہ دیکھون اُنکے حاکم اور بات چیت کرون اُس سے جس انداز سے کہ وہ بات چیت کرے اور معلوم کرون مین اُنکی تجویز اور ارادے
شاید کہ چھپی رہے کوئی بات اُنکی مجھپر تب اُنھون نے کہا کہ اے سردار مضبوط اور قوی کرے اللہ تعالیٰ تمھارے ارادے کو اور کشادہ کرے
تمھاری راہ کو ہم لوگون نے نہین دیکھا تم سے کوئی بات سوائے خیر خواہی مسلمانون کے اور فکر اُنکے حال مین ساتھ ایسی چیزون
کے جو اُنکے لیے آسان ہون پس اگر دیکھو تم کہ تمھارے جانے مین بجانب اس قوم کے نیکی اور بہتری ہے تمھاری اور مسلمانون کے
واسطے پس قصد کرو تم اللہ تعالیٰ توفیق دینے والا ہے اور دیکھو تم اُس چیز کو جو دکھاوے تمکو اللہ تعالیٰ پس بلایا عمرو بن العاص نے
شرحبیل بن حسنہ کاتب وحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اور عہدہ دار کیا اُنکو مسلمانون کے کام کا اور وصیت کی

اُنکو حفاظت لشکر کی اور کہا کہ لازم پکڑو تم میری جگہہ کو تا اینکہ جاؤن مین بجانب اُس بادشاہ کے اور معلوم کر لون میں
اُس چیز کو جو اُسکے پاس ہی اور لاؤن مین خبرین وہان کی شرحبیل نے کہا کہ جاؤ تم اللہ راہ نمائی کرے اور مضبوط رکھے
تمکو راوی نے بیان کیا ہی کہ پہنا عمرو بن العاص نے ایک کپڑے کو پار چہا شام اور نیچے اُسکے ایک جبہ بنا ہوا بالون کا تھا اور
اپنی تلوار کو اور سوار ہوئے اپنے گھوڑے پر اور روانہ ہوئے وہ اور غلام اُنکا وردان آگے آگے تھا بار آئے مصر کے اور گرد شہر کے نہ کوئی دیوار
تھی اور نہ کوئی خندق جو مانع ہوتی لیکن مضبوط کیا گیا تھا دروازے پس پایا ہر در پر سوارون اور پیادون کو پس وردان آ
بڑھ کر گفتگو کی اُنکی زبان مین اور کہا کہ اے قوم یہ شخص ایلچی عرب کا آیا ہی بجانب تمہارے پس کشادہ کر دو تم اُسکے لیے دروازہ
لوگون نے کہا کہ ہم کسی کو بغیر حکم بادشاہ کے نہ آنے دینگے پس یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ آیا ایلچی ارسطولیس کا اور وہ وہی شخص تھا
جو پہلے عمرو بن العاص کے پاس آیا تھا پس حکم کیا اُسنے مالک دروازے کو کھولنے راہ کا اُنکے واسطے اور کہا کہ نہ منع کرے کوئی
شخص اُنکو آنے سے پس کشادہ کر دیا اُن لوگون نے عمرو بن العاص اور اُنکے غلام کے لیے راہ کو اور چلے وہ مع اپنے غلام اور
ایلچی بادشاہ کے بجانب قصر شمع کے تو دیکھا اُنھون نے برگزیدہ اور منتخب لشکر اور حجاب امرا کا بر دولت نے ظاہر کیا تھا اپنے کو ساتھ اچھے
لباس اور زرہون اور جوشنون اور بنی ہوئی زرہون کے اور ہاتھون مین اُنکے چڑھی ہوئی کمانین تھین اور ظاہر کیا تھا لشکر نے
جو کچھ ممکن ہوا اُنکو حشمت اور ہتھیار اور آراستگی سے پس جب پہونچے عمرو بن العاص محل کے دروازے تک اجازت طلب کی اُنکے
واسطے حاجب نے ارسطولیس سے پس اجازت دی اُسنے آنے کی اور حجاب باہر آئے اور حکم کیا عمرو بن العاص کو گھوڑے سے اُترنے کا
سو اُترے اور جب چلے وہ تو حجاب نے چاہا کہ نکال لین وہ تلوار کو اُنکی گردن سے پس کہا اُنھون نے کہ نہ جاؤنگا مین بغیر تلوار
تلوار کے اور اگر چاہتا ہی بادشاہ تمہارا اس بات کو کہ نکلوالے تلوار کو میری گردن سے تو پھر جاؤنگا مین جس حیثیت کہ آیا ہون
اسواسطے کہ ہم ایک ایسی قوم ہین کہ عزت دی ہی اللہ تعالی نے ہمکو ساتھ اسلام کے اور مدد دی ہمکو ساتھ ایمان کے اور تائید کی
ہماری بسبب تلوار کے اور اسی تلوار کے سبب سے ذلیل کیا ہمنے مشرکین کو اور اسوقت تمھین نے ہمکو بلایا ہی اور نہ تھے تمہاری
خواہش کی پس آگاہ کیا حجاب نے بادشاہ کو عمرو بن العاص کی گفتگو سے اُسنے کہا کہ چھوڑ دو تم اُنکو آوین وہ جسطرح سے
چاہین پس اُسی وقت داخل ہوئے عمرو بن العاص اور غلام اُنکا وردان اور آئے سامنے ارسطولیس بادشاہ کے اُس حالت مین کہ وہ بیٹھا تھا
تخت بادشاہت پر اور حجاب سامنے اُسکے اور غلام اُسکے داہنے بائین کھڑے تھے اور ہاتھ اُنکے تلوارون کے قبضون پر اور وہ
قبائین ریشمین رنگین پہنے تھے اور اُنکی کمرون مین پٹکے جڑے ہوئے ہر قسم کے نگینون سے اور اُنکے ہاتھون مین سونے کے کنگن تھے
پس جب دیکھا عمرو بن العاص نے ان چیزون کو ہنسے وہ اور پڑھی یہ آیت فما اوتیتم من شیء فمتاع الحیوۃ الدنیا وما عند اللہ
خیر وابقی للذین امنوا وعلی ربھم یتوکلون راوی نے بیان کیا ہی کہ اس محل کو بنایا تھا اولاد بادشاہ ریان ابن الولید نے
ارسلادس جسنے خلیفہ کیا تھا حضرت یوسف علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو مصر پر بعد عزیز کے پھر ویران ہو گیا تھا اور
پانچ سو برس تک ویران پڑا رہا تا اینکہ کوئی نشان اُس سے نہین باقی رہا اور مالک ہوا بعد اُسکے فرعون بادشاہت مصر کا اور دعوی کیا اُسنے

جو دعوی کیا اور بنایا اُسنے اُس محل کو اُسطرح پر جیسا کہ تھا وہ اور مبعوث کیا اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کو اور ہلاک کیا
فرعون کو اُنکے ہاتھون پر پھر ویران ہوگیا وہ محل تا اینکہ مبعوث کیا اللہ تعالی نے عیسی علیہ السلام کو اور پھیلی دعوت
اُنکی اور ہوا اُنکا کام جو ہوا اور اُٹھا لیا اُنکو اللہ تعالی نے آسمان پر اور پراگندہ ہوگئی اُمت اُنکی کئی فرقون پر اور دعوی
کیا اُن لوگون نے جو دعوی کیا جھوٹھ باتون سے اور مالک ہوا ملک مصر کا بادشاہ ارجالیس جو مرقالیس اور بنایا اُسنے
اُس محل کو اور کیا اُسکو اچھا جدید کہ تھا اور نام رکھا اُسکا قصر شمع اسواسطے کہ شمع سے وہ خالی نہین رہتا تھا جب
بنا چکا وہ بلایا اُسنے اُن حکما کو جو شہر اخمیم مین تھے اور سب سے بڑا اُنمین حکیم فریانس تھا ارجالیس نے سب سے کہا کہ جانو تم اس بات کو
پڑھا ہے مین نے بہت کتابون کو جو آسمان سے اُتری ہین انبیا علیہم السلام پر پس پایا مین نے اُنمین یہ امر کہ اللہ تعالی اور بزرگ
آخر زمانے مین مبعوث کریگا ایک نبی کو عرب سے کہ کلام اُنکا سچ اور دین اُنکا حق ہوگا اور اخلاق اُسکے پاک اور شریعت
اُنکی ظاہر اور روشن ہوگی اور مسیح علیہ السلام نے بھی خوشخبری دی تھی اس بات کی پس ای حکما کیا کہتے ہو تم اس امر مین
جسکا ذکر مین نے تم سے کیا فریانس حکیم نے کہا کہ جو کچھ تو نے پڑھا اور کہا تو نے وہ سب صحیح ہے کبھی نہ بدلیگا بادشاہ نے کہا کہ ضرور
یہ بات ہونی ہے اور پیچھے کوئی مخالفت کرے حکما نے کہا ہان ایسا ہی ہوگا اور پیچھے کوئی مخالفت کرے پس کہا حکیم فریانس نے
کہا ای بادشاہ مین چاہتا ہون کہ ایک تصویر بناکر رکھون مین تیرے محل کے دیوار بناؤن مین اُسمین بطور حکمت کے ایک
اور رکھون مین اُسکے منہ کو طرف مشرق تیری کنیسہ کی جانب اور وہ کنیسہ بنایا گیا تھا واسطے آبا و بادشاہ کے اور نام اُسکا دیر بالیس رکھا
گیا تھا یعنی بیت العبادۃ اور بناؤن مین ایک دوسری تصویر اور رکھون مین اُسکو اُس پہلی تصویر کے مقابلے مین ہو منہ اُسکا
تب اُس تصویر کے جو تیرے محل کے اوپر ہوگی پس جب ہوگا وقت بعثت اُن نبی عربی کا تو پھیریگی ہر تصویر اپنے منہ کو اپنے مقابل کی طرف سے
اور جب مبعوث ہونگے نبی تو گر پڑیگی اپنے منہ کے بل وہ تصویر جو کنیسے کے اوپر ہوگی اور جان تو ای بادشاہ کہ یہ مقام جگہ عبادت اُن
قوم کا ہوگا جو بیعت اُن نبی کی کرینگے اور اُنھین کے سبب سے قیام اُنکی شرع کا ہوگا پس انتظام دیا اُنکو بادشاہ اور شروع کیا اُنھون نے
بنانا تصویرون کا جیسا کہ پہلے بیان کیا پس جب مبعوث ہوئے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پھیر لیا ہر تصویر نے اپنے منہ کو اپنے مقابل سے اور
گر پڑی وہ تصویر بھی جو کنیسے کے اوپر تھی اپنے منہ کے بل اور اب بجائے اُس کنیسے کے جامع مسجد ہے اور وہ تصویر جو محل کے اوپر تھی پس پھر گیا
منہ اُسکا اُسکی جانب مقابل کی طرف سے اور ہمیشہ قائم رہی اپنی جگہ پر تا اینکہ داخل ہوے عمرو بن العاص قصر شمع مین پس لوگون نے
اُس تصویر سے ایک بڑی آواز دہشت ناک کو پھر گر پڑی وہ اپنے منہ کے بل پس جنبش مین آگیا بادشاہ اور ارباب دولت اُسکے اور ڈر گئے
دل سب کے تب کہا اُن لوگون نے زبان قبطی مین کہ نہین گر پڑی یہ تصویر وقت داخل ہونے اس مرد کے مگر بسبب کسی بڑے کام کے اور یہی
یہی شخص کھو دیگا جڑ ہماری دولت کی اور مالک ہو جائیگا ہمارے شہرون کا راوی نے بیان کیا کہ جسوقت داخل
ہوے عمرو بن العاص بادشاہ کے مکان اور دیکھا بجانب اُسکی حشمت اور ارباب دولت کے جمیع وہ لوگ تھے زینت
ظاہری سے تحیت ادا کی اُنھون نے بادشاہ کی اور بیٹھ گئے سامنے اُسکے اور رکھ لیا تلوار کو اپنے زانو پر اور دیکھا بجانب محل کے

کر آراستہ تھا چاندی سونے سے اور جڑا تھا رنگا رنگ نگینون سے تمام محل اُسکا پس پڑھا اُنھون نے کلام اللہ تعالی کا ولولا ان یکون الناس امۃ واحدۃ لجعلنا لمن یکفر بالرحمن لبیوتھم سقفا من فضۃ ومعارج علیہا یظھرون ولبیوتھم ابوابا وسررا علیہا یتکئون وزخرفا وان کل ذلک لما متاع الحیوۃ الدنیا والاخرۃ عند ربک للمتقین پھر کہا اُنھون نے کہ آسمان سے جاوگے تم ننگے بدن ننگے پانون پھر پڑھی یہ آیت کما بدانا اول خلق نعیدہ وعدا علینا انا کنا فاعلین قسم ہے خدا کی ہر آئینہ ہر آئینہ پوچھے جاؤگے قیامت کے دن اُس چیز سے جو تم کرتے ہو پس ڈرو تم اللہ سے جسکی طرف تمھاری بازگشت ہے اور جانو تم اس بات کو کہ دنیا گھر زوال اور فنا کا ہے اور آخرت گھر بقا کا ہے آیا نہین سنا تھے اُس چیز کو جسپر تھے تمھارے نبی عیسی علیہ السلام پرہیزگاری سے لباس اُنکا بالون کا تھا اور بچھونا اُنکا چمڑہ کا تھا چراغ اُنکا ماہتاب تھا اور سنا ہے ہمنے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے آپ کہ اللہ غالب اور بزرگ نے وحی کی بجانب اپنے نبی عیسی کے یا عیسی نح علی نفسک فی الفھوات وعاتبھا فی الخلوات وسارع الی الصلوۃ واستعمل الحسنات وتجنب السیات وابک علی نفسک بکاء من ودع الاھل والاولاد واصبح وحیدا فی البلاد وکن تیقظا اذا نامت العیون خوفا من امر لابد ان یکون پس جبکہ عیسی جو روح اللہ اور اُسکے کلمے تھے ڈرائے گئے اس دھمکی سے تو بندہ مکلف اور ضعیف کی کیا حقیقت ہے اور جانو تم اس بات کو کہ اُنھون نے گہوارے مین بات کی اور کہا کہ مین اللہ کا بندہ ہون پس جبکہ عیسی نے اپنی عبدیت کا اقرار کیا تو تم لوگ کیونکر اعتقاد رکھتے ہو اُنکی نسبت ربوبیت کا اور بیشک اللہ غالب اور بزرگ پاک ہے شرکت سے اور تنہا ہے ساتھ وحدانیت کے اور بزرگ ہے ساتھ الوہیت کے اور کیا بزرگ ہے وہ شخص جسنے یہ کلام کیا ہے ما اتخذ اللہ من ولد ولا شریک فی حکمہ احدا پاک ہے وہ دوستون اولاد سے اور شرکت اور اضداد سے نہ اُسکے کوئی ہمنشین ہے نہ کوئی اُسکا بیٹا ہے نہ کوئی اُسکا شریک ہے اور نہ کوئی وزیر ہے نہ اُسکے پہلے ہونے کی ابتدا ہے اور نہ اسکے پیچھے ہونے کی انتہا ہے کوئی جگہ اور مکان اُسکو نہین گھیرے ہے لیکن وہ ہر جگہ اور مکان مین بغیر حلول کے موجود ہے نہ اُسکے جسم ہے جو مس کیا جاے اور نہ جوہر ہے جو حس کیا جاے کوئی شخص اُسکی تعریف حرکت اور سکون اور نفع اور نقصان کے ساتھ نہین کرتا ہے پیدا کرنے کے پڑھی اُنھون نے یہ آیت شریف ان کل من فی السموات والارض الا اتی الرحمن عبدا لقد احصاھم وعدھم عدا وکلھم اتیہ یوم القیمۃ فردا پس بعد اس گفتگو کے ارسطولیس بادشاہ نے کہا کہ یہ بات تمھارے نزدیک بھی صحیح ہو چکی کہ مسیح نے گہوارے مین بات کی تھی عمرو بن العاص نے کہا ہان بادشاہ نے کہا کہ یہ ایک فضیلت تھی مخصوص عیسی علیہ السلام کو جمیع انبیا پر عمرو بن العاص نے کہا کہ اُنکے سوا اورون نے بھی کلام کیا ہے بادشاہ نے کہا کہ سواے اُنکے اور کسنے کلام کیا ہے اُنھون نے کہا کہ ساتھی جریح اور ساتھی اُخدود نے کلام کیا ہے بادشاہ نے کہا کہ یہ بات کیونکر ہے عمرو بن العاص نے کہا کہ بنی اسرائیل مین جریح نام ایک شخص تھا ایکدن وہ اپنے صومعے مین نماز پڑھتا تھا کہ آئی ماں اُسکی اور بلانے لگی اُسکو اپنے پاس آنے کے کہا کہ اے پروردگار مین نماز

دن ہوا پھر آئی مان اُسکی اور اُسدن بھی وہی حال گزرا تیسرے دن بھی ایسا ہی ہوا تب اُسکی مان نے کہا کہ اے اللہ مرے
نہ موت دے اُسکو تا اینکہ دیکھے وہ چہرہ ہاے منحوس کو راوی کہتا ہے کہ بنی اسرائیل مین جریج کی عبادت کا تذکرہ ہونے
لگا اور اُس زمانے مین بنی اسرائیل مین ایک عورت زانیہ حسن کا شہرہ تھا لوگون مین پس اُسنے لوگون
کہا کہ اگر تم چاہو تو مین اِس شخص کی آزمایش کرون پس گئی وہ عورت پاس جریج کے اور پیش کیا اپنے تئین اُسکی سامنے مگر
اُسنے کچھ التفات نکیا وہ ایک چرواہے کے پاس آئی جو جریج کے صومعے کے نیچے رہتا تھا اور اُس سے مرتکب فعل شنیعہ کا ہو کر
حاملہ ہوئی پس جب جنی وہ بیان کیا اُسنے کہ یہ لڑکا جریج کا ہے پس آئے وہ لوگ جریج کے پاس اور اُتارا اُسکو اُسکے صومعے سے
مارتے ہوئے جریج نے کہا کہ تم لوگون کا کیا حال ہے اُنھون نے کہا کہ تو نے اِس عورت فاحشہ کے ساتھ زنا کی ہے کہ اُسکے ایک
لڑکا تجھسے پیدا ہوا اُسنے کہا کہ تم اُس لڑکے کو میرے پاس لے آؤ پس لے آئے وہ لوگ لڑکے کو جریج نے کہا کہ ٹھہرو اُسکو
تا اینکہ نماز پڑھلون مین پس ٹھہرایا لوگون نے اُسکو تب جریج نے نماز پڑھ کر دعا مانگی پس جب نماز اور دعا سے فارغ ہوا
لڑکے کے سامنے آکر اپنے ہاتھ کو اُسکے پیٹ مین چبھویا اور کہا کہ ای لڑکے کون شخص تیرا باپ ہے لڑکے نے کہا کہ فلان چرواہا
میرا باپ ہے تب بنی اسرائیل نے جریج کی بہت تعظیم کی اور مبارک جانا اُسکو اور کہا کہ ہم تیرے صومعے کو سونے چاندی سے بنا دیوین اُسنے
کہا نہین بلکہ مٹی سے اُسکو بنا دو جیسا کہ وہ تھا پس ایسا ہی کیا اُنھون نے پھر عمرو بن العاص نے کہا کہ دوسرا قصہ یہ ہے کہ بنی اسرائیل مین
ایک عورت بیٹھی تھی اور اُسکی گود مین ایک لڑکا دودھ پی رہا تھا کہ اُسی وقت ایک مرد سوار خوبصورت وہ اُدھر ہو کر
نکلا لڑکے کی مان نے کہا کہ ای اللہ میرے لڑکے کو تو مثل اُسکے کر دے پس چھوڑ دیا لڑکے نے چھاتیان اپنی مان کی اور
کہا کہ ای میرے اللہ نکرنا تو مجکو مثل اُسکے یہ کہکر دودھ پینے مین مشغول ہوا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی اس حدیث
کے بعد روایت حدیث کے کہتے تھے کہ گویا مین اسوقت دیکھتا ہون جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف کہ
آپ بیان فرماتے ہین کیفیت دودھ پینے اُس لڑکے کی اپنے کلمے کی انگلی کو کان مبارک مین رکھکر اور چوستے ہین اُسکو
صلی اللہ علیہ وآلہ ... پھر عمرو بن العاص نے کہا کہ نکلی اُس لڑکے کی مان کی طرف ایک لڑکی اور اُسکے ساتھ
بہت سے آدمی اُسکو مارتے تھے اور کہتے تھے کہ زنا اور چوری کی تو نے اور وہ لڑکی کہتی تھی حسبی اللہ ونعم الوکیل جب
دیکھا لڑکے کی مان نے کہا کہ ای اللہ تو میرے لڑکے کو مثل اُسکے نکرنا تب لڑکے نے اپنی مان کی چھاتیان چھوڑ دین
اور کہا کہ ای اللہ تو مجکو مثل اُسکے کرنا پس اُسوقت لڑکے کی مان نے اُس سے کہا کہ نکلا ایک خوبصورت مرد پس
دعا مانگی مین نے کہ ای اللہ میرے بیٹے کو مثل اُسکے کرنا پس تو کہتا ہے کہ ای اللہ مجکو تو مثل اُسکے نکرنا بعد اُسکے نکلی
ایک لڑکی اِس حالت سے کہ لوگ اُسکو مارتے ہین اور کہتے ہین کہ چوری اور زنا کی تو نے مین نے دعا کی کہ اے اللہ میرے
بیٹے کو مثل اُسکے نکرنا پس کہا تو نے کہ ای اللہ تو مجکو مثل اُسکے کرنا لڑکے نے کہا ہان سچ ہے وہ مرد ظالم اور سرکش تھا

زبان قبطی مین بادشاہ سے کہ ای بادشاہ بتحقیق یہ بدوی فصیح زبان ہی اور مضبوط ہی دل کا اور میری
دانست مین یہی شخص بشیر عرب کا اور مالک اُس لشکر کا ہی جو ہمارے یہان آیا پس اگر قبضہ کر لیوین ہم اسپر
تو بھاگ جاوینگے ساتھی اُسکے اور چلے جاوینگے وہ لوگ ہمارے یہان سے راوی کہتا ہی کہ وردان غلام
عمرو بن العاص کا سُنتا تھا گفتگو وزیر کی بادشاہ سے پس کہا بادشاہ نے وزیر سے کہ نہین جایز اور سزاوار ہی ہمکو
کہ غدر کرین ہم ایلچی کے ساتھ خصوصًا اُس حالت مین کہ جب ہمنے خود بلایا ہو پس اُسی وقت وردان نے عمرو
بن العاص سے کہا کہ کیا ہی مجھکو جو مین تمکو دہشت ناک دیکھتا ہون آیا گمان کرتے ہو تم کہ ارسطولیس بادشاہ تمپر
قبضہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہی حالانکہ تم اُسکی امان مین ہو وہ ایسا نکریگا پس جب سُنا عمرو بن العاص نے کلام
وردان کا جان لیا انھون نے مطلب اُسکے مشورے کا اور پہچان گئے کہ وہ ڈراتا ہی انکو تب بیدار اور ہوشیار کیا
انھون نے اپنے دل کو پس کہا ارسطولیس بادشاہ نے کہ ای برادر عربی کیا چیز چاہتے ہو تم لوگ جسکے لئے ہمارے یہان
اگر اُترے ہو تم ہماری زمین مین اور ہم قوت اور طاقت اور دبدبے کے لوگ ہین اور نہین قصد کیا ہماری طرف کسی نے
بادشاہون سے مگر یہ کہ پھرا وہ ساتھ نیا لکاری کے اور نوبت اور رجاہ کا لشکر ہماری کمک کریگا اور مین نے انکو
بلایا ہی گویا کہ تم اُنکے سامنے ہو اور وہ متوجہ ہوے ہین میری طرف کو عمرو بن العاص نے کہا کہ ہم ایسی قوم ہین کہ نہین
ڈرتے ہین لشکرون کو اگرچہ وہ بہت ہون پس ڈراؤ تم لوگ ہمکو اسواسطے کہ اللہ پاک اور برتر نے وعدہ کیا ہی
ہمسے مدد کا زبان مبارک ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور یہی مضمون نازل کیا ہی اپنی کتاب پاک مین اور فرمایا ہی
ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثہا عبادی الصالحون ۝ اور ہم بلاتے ہین تمکو بجانب اس بات کے
کہ کہو تم لوگ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدًا عبدہ ورسولہ پس اگر انکار کروگے تم لوگ اس بات سے
اور غالب ہوگی تمپر بدبختی پس ادا کرنا ہوگا تمکو جزیہ درانحالیکہ تم ذلیل ہوگے اور اگر اس سے بھی انکار کروگے تو
معلوم کرو تم لڑائی کا اللہ سے پس جب سُنی بادشاہ نے یہ بات عمرو بن العاص کی کہا اُسنے کہ ای برادر عربی جانو تم اس
بات کو کہ نہین ممکن ہی ہمسے یہ امر کہ کرین ہم کوئی کام بغیر صلاح اور مشورے بادشاہ مقوقس کے اور اب خلوت خانہ مین
جو مقرر کیا ہی اُسنے اپنے واسطے رمضان کے مہینے مین لیکن جب گذر جائیگا مہینا رمضان کا اور بادشاہ نکلیگا تو کام کریگا وہ
اپنی رائے سے لیکن ای برادر عربی میرے گمان مین تمہارے ساتھیون مین کوئی شخص مثل تمہارے تیز زبان اور
مستقل اور مضبوط دل کا نہین ہی عمرو بن العاص نے کہا کہ مین گونگا ہون منسبت اپنے ساتھیون کے اور بعض انمین
ایسے ہین کہ اگر کلام کرے تو ای بادشاہ اُسے تو جانے کہ قیاس میرا اُسپر نہین ہوسکتا ہی بادشاہ نے کہا کہ یہ بات
محالات سے ہی کہ تمہارے ساتھیون مین مثل تمہارا ہو عمرو بن العاص نے کہا ہان ای بادشاہ اور اگر تو چاہتا ہی
تو بلاؤن مین تیرے سامنے دس آدمیون کو انمین سے تاکہ جانے تو صحت میرے کلام کی بادشاہ نے کہا کہ تم ان

کام کو پھر اُسنے اپنے وزیر سے زبان قبطی مین کہا کہ جسوقت منظور ہوا ہمکو کہ اس شخص کو قید کرلین تو قید کرنا دس
شخصون کا بہتر ہی پھر عمرو بن العاص سے کہا کہ بھیجو تم اُنکے پاس کسی کو تاکہ لے آوے اُنکو انھون نے کہا کہ اے بادشاہ وہ
لوگ قاصد کے بلانے سے نہ آوینگے پس اگر تو چاہتا ہی تو خود مین جاؤن اور لے آؤن اُنکو بادشاہ نے کہا کہ ایسا ہی
کرو پس اٹھ کھڑے ہوئے عمرو بن العاص اور نکل کر جلدی سے سوار ہوئے اپنے گھوڑے پر اس حالت مین کہ اُنکو اپنے
بچنے کا یقین نہ تھا اور چلے اور غلام اُنکا وردان آگے آگے تھا اُنکا پس نکل کر باہر ہوئے مصر سے اور جب چلے گئے عمرو بن العاص
اور غلام اُنکا بادشاہ نے اپنے وزیر سے کہا کہ قسم ہی مجکو اپنے دین کی اگر لے آئیگا یہ شخص اپنے ساتھیون کو تو سب کو مین
قتل کرونگا راوی نے بیان کیا ہی کہ جب نکلے عمرو بن العاص مع اپنے غلام کے آگاہ کیا اُنکو وردان نے اُس
بات سے جو سُنی تھی اُسنے وزیر سے کہ وہ کہتا تھا بادشاہ سے اُنکے قید کرنے کو عمرو بن العاص نے کہا کہ قسم ہی اللہ کی
مین نہ پھرونگا ایسی بات کی طرف قسم ہی خدا کی اے وردان مین تیرے ساتھ اُسکے عوض مین نیکی کرونگا کہ عوض نیکی کا نیکی ہی
اور روانہ ہوئے وہانسے یہانتک کہ پہونچے اپنے لشکر مین پس جب دیکھا اُنکو مسلمانون نے کہ آتے ہین جلد چلے سب لوگ واسطے
اُنکی ملاقات کے اور سلام کرکے مبارکبادی دی اُنکو اُنکی سلامتی کی اور کہا کہ اے سردار تحقیق بری ہوئے گمان ہمارے
بہ نسبت تمہارے اسلیے کہ دیر کی تمنے تب عمرو بن العاص نے بیان کیا سبھون سے وہ امر جو گذرا تھا اُنپر بادشاہ کی طرف سے
کہ کیونکر ارادہ کیا تھا اُنکے قید کرنے کا اور آگاہ کرنا وردان کا اُنکو اس حال سے اور بیان کی یہ بات کہ نجات پاتے وہ
اگر نہ ذمہ دار ہوتے بادشاہ سے وہ لانے دس آدمیون کے اپنے ساتھیون سے پس متعجب ہوئے سب لوگ اور شکر کیا اللہ تعالی کا
اُنکی سلامتی اور رہائی پر قبطیون کے ہاتھ سے اور کاٹی اُنھون نے وہ رات پھر جب صبح ہوئی نماز صبح کی پڑھائی عمرو بن العاص نے
مسلمانون کو اور جب نماز سے فارغ ہوئے حکم کیا مسلمانون کو درستی سامان اور ہتھیارون اور سوار ہونے کا لڑائی پر اوسی وقت ایلچی
ارسطولیس بادشاہ کا کھڑا تھا کنارہ خندق پر اور کہتا تھا کہ اے گروہ عرب ارسطولیس بادشاہ منتظر ہی تمہارے ایلچی کا تاکہ بھیجے دس
ساتھیون کو پس خبر دی لوگون نے عمرو بن العاص کو اس بات کی اُنھون نے سامنے آکر کہا کہ اے شخص بیشک غدر اور فریب ہلاک کرتا ہی اسکو جو
کرتا ہی اور باغی پر گھومتے ہین دائرے ہزیمت کے برا ہو تیرا طلب کیا تیرے مالک نے ایلچی کو پس جب گیا مین اسکے پاس چاہا اُسنے
مجکو قید کرنا اور ایسا ایسا کچھ کہا برا ہو تیرا کون شخص بچا سکتا ہی تجکو جسوقت کہ ارادہ کرین ہم تیرے مار ڈالنے کا
ولیکن ہم ایسا نکرینگے اسواسطے کہ ہم لوگ وفا کرتے ہین وعدے کو اور نہین توڑتے ہین ہم عہد و پیمان کو لوٹ جا تو اپنے مالک کے
پاس اور کہہ اس سے کہ سنا مین نے جو کلام کیا اُسنے اپنے وزیر سے بیچ بارہ میرے قید کرنے کے اور بیشک نجات دی مجکو اللہ تعالی نے
اُسکے مکر سے اور اب کبھی مین اُسکے پاس نہ جاؤنگا راوی نے بیان کیا ہی کہ اسطرح تھا ماجرا عمرو بن العاص کا ساتھ ارسطولیس
بادشاہ مصر کے اور بعد اس معاملے کے جب پیش آتا کوئی امر عمرو بن العاص کو اور چاہتے تھے وہ جلدی کرنا ذکر کو تو کہتے تھے کہ قسم ہی
اُسکی جسنے نجات دی مجکو قبطیون کے بادشاہ سے راوی کہتا ہی کہ پھر گیا قاصد بجانب ارسطولیس کے

اور بیان کیا اُس نے قول عمرو بن العاص کا پس جانا اُسنے کہ جان گئے وہ اُس راے کو جبکہ بیان کیا تھا
وزیر نے اُس سے پھر کہا اُسنے وزیر سے کہ کہان سے جانتا ہی یہ شخص ہماری زبان کو حالانکہ وہ بدوی ہی وزیر نے
کہا کہ گمان کرتا ہون مین کہ جو شخص ساتھ اُسکے تھا وہ جانتا تھا ہماری زبان کو پس ڈرایا اُسنے اپنے ساتھی کو ہم سے
بادشاہ نے وزیر سے کہا کہ کیا راے ہی تیری ان عرب کے بارے مین اور بیشک یہ قوم ہشیار اور بیدار ہین اپنی جانون کے
پس کوئی شخص مکر اور فریب سے اُن تک نہ پہونچیگا وزیر نے کہا کہ معلوم ہوا ہی مجکو یہ امر کہ قوم کے واسطے ایک ایسا
دن ہی کہ تعظیم کرتے ہین وہ اُسکی اور وہ دن جمعے کا ہی جسطرح کہ تعظیم کرتے ہین ہم لوگ اتوار کی اور پیر کی
کہ گاڑا بٹھلاؤن اُنکے واسطے قریب جبل مقطم کے پس جب شروع کرین اپنی نماز کو نکلے گا گاڑا اور گھوڑون کو
پس نہ بچیگا کوئی شخص اُنمین کا پس بہتر جانا بادشاہ نے اُسکی راے کو اور توقف کیا بانتظار آنے دن جمعے کے تاکہ بٹھلاوے
اُنکے واسطے گاڑے کو جسطرح سے کہ وزیر نے بیان کیا تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ جب ڈالی پالی سرداران عمرو بن
العاص نے بادشاہ قبطیون کے ہاتھ سے اُس دن تو دوسرے دن اُسکے بلایا اُنھون نے عبد اللہ یوقنا کو اور کہا اُسنے
کہ اے عبد اللہ جانو تم اس بات کو کہ اس قوم نے تاخیر کی ہی لڑائی مین اور ہم مقیم اور منتظر اُنکی لڑائی کے ہین اور اب ہمارے
پاس نہ کھانا رہا ہی نہ دانہ چارہ جو ہمکو اور ہمارے جانورون کو کفایت کرے پس جاؤ تم مع اپنے لشکر اور بنی عم کے
بجانب دیہات کے اور مول لو تم توشے اور دانے چارے کو جو کافی ہو ہمارے اور ہمارے جانورون کے واسطے ان ایام مین
یوقنا نے کہا کہ بخوشی اور اطاعت مجکو منظور ہی پھر سوار ہوے یوقنا مع اپنے بنی عم اور لشکر کے اور اُسدن وہ چار ہزار سوار تھے
اور ساتھ لیا اُنھون نے نوکرون اور غلامون اور خچرون کو اور روانہ ہوے وہ سب ایک ہی ساتھ بطلب حوف کے
راوی نے بیان کیا ہی کہ مل گئے تھے مسلمانون مین کچھ لوگ جاسوس قبط کے اور سن لیا اُنھون نے اُس مشورے کو
جو مسلمانون نے آپسمین کیا تھا دربارہ اپنے جانے کے بجانب حوف کے واسطے لانے رسد کے پس گئے وہ لوگ
بجانب ارسطولیس کے اور آگاہ کیا اُسکو اس بات سے پس خوش ہوا وہ اور توقف کیا اُسنے بانتظار آنے دن جمعہ کے
جب ہوا دن پنجشنبے کا بلایا ارسطولیس نے اپنے چچازاد بھائی کو جسکا نام ماسیوس اور وہ کل لشکر کا سردار تھا پس
چار ہزار سوار کو لشکر مصر سے منتخب کر کے اُسکے ساتھ کیا مطابق شمار ہمراہیان یوقنا کے اور حکم کیا اُسکو ساتھ لینے
جانورون اور خچرون کا جنپر بوجھ اور رسد اور دانہ چارہ اُنکے گھوڑون کا بھی ہو تاکہ نہ شبہہ کرے کوئی شخص اس امر کا
کہ یہ وہ مسلمان نہین ہین جو رسد لینے کو گئے تھے اور کہا کہ جانورات کو اور گاڑے مین بٹھلاوے لوگون کو پیچھے جبل مقطم کے
اور کچھ لوگ بطور نگاہبانی کے مقرر کر تاکہ دیکھتے رہین وہ بجانب مسلمانون کے پس جب مشغول ہون وہ لوگ نماز مین
آگاہ کرین وہ لوگ تمکو اُنکے حال سے پس نکلو تم مسلمانون پر اور جانور اور خچر وغیرہ تمہارے ساتھ ہون اسلیئے کہ مسلمان اُنکو
دیکھکر شبہہ مین نہ پڑین تمہاری نسبت جبکہ نکلو تم اور متوجہ ہو اُنکی طرف راوی کہتا ہی کہ روانہ ہوا ماسیوس رات کو

مع اپنے لشکر کے بجانب پشت جبل مقطم گئے وتیب دیا وہاں اور بند و بست کیا اُسنے اپنے کام کا جیسا کہ حکم کیا تھا اُسکو بادشاہ نے اور مقرر کیا انکا مسلمانوں کو بجانب غار سوداں کے اور راوی نے بسلسلۂ راویوں کے بیان کیا ہے کہ اسطرح پر بند و بست کیا بادشاہ قبط ارسطولیس نے مسلمانوں کے واسطے اور چھپایا اُسنے گاڑے کو ناحیہ حراسے شیلہ تورتک اور اب وہان مسجد ہوتی ہے اور باقی رہے ایک پہاڑ مقطم کی پشت پر اور درمیان پہاڑ اور مقام مجر الحصا کے نصف میل سے کم مسافت تھی اور رات گذرانی قوم نے گاڑے سے اور مسلمانوں کو کچھ اس امر کی خبر نہ تھی پس جب صبح ہوئی اور ہوا دن جمعہ کا اور آفتاب بلند ہوا اور قریب ہوا وقت نماز کا اور جمع کیا مسلمانوں نے چارجامے اور شلیطے جانوروں اور اونٹوں کے اور تلے اوپر رکھا اُنکو واسطے خطبہ پڑھنے کے اور جمع ہوئے سب لوگ واسطے نماز کے اور وہ مکر اور فریب اپنے دشمن سے بیخبر تھے اور عمرو بن العاص باتین کرتے تھے مسلمانوں سے لڑائی کی اور ترغیب دیتے تھے سبکو جہاد کی تا اینکہ اذان کہی مسلمانوں نے سو جب فراغت ہوئی چڑھ گئے عمرو بن العاص اُن شلیطوں پر اور اچھا خطبہ پڑھا اور بیان کین اسمین بزرگیاں جہاد کی اور وہ چیز جو مقرر کی ہے اللہ تعالی نے واسطے مجاہدین کے اجر اور ثواب سے اور پڑھی اخیر میں یہ آیت یا ایہا الذین امنوا ہل ادلکم علی تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم ۝ تؤمنون باللہ ورسولہ وتجاہدون فی سبیل اللہ باموالکم وانفسکم ذالکم خیر لکم ان کنتم تعلمون ۝ پھر بیان کین بزرگیاں جہاد اور ماہ رمضان کی راوی نے بسلسلۂ راویوں کے شداد ابن اوس سے بیان کیا ہے کہا شداد نے کہ ہم لوگ جمع تھے واسطے نماز کے جمعے کے دن اور عمرو بن العاص بیان کرتے تھے ہم لوگوں سے معاملہ لڑائی کو ہمارے دشمن سے اور ذکر کرتے تھے بزرگیاں جہاد کی اور ترغیب دیتے تھے ہمکو تسپر ہم لوگوں نے کہا کہ اے سردار کس چیز نے باز رکھا ہے تمکو ہمارے دشمن کی لڑائی سے انھون نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی نہین باز رہا ہوں مین لڑائی سے بسبب بے صبری اور خوف کے ولیکن جانتے ہو تم لوگ قصہ اس بادشاہ مقوقس کا اور اُسکی دانشمندی کا اور وہ مقر ہے رسالت ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اور واسطے اُس خلوت خانے میں ہے جو بنایا ہے اُسنے اپنے واسطے مہینے رمضان میں اور اس مہینے کے پانچ دن باقی رہ گئے ہین پھر نکلیگا وہ اور اپنے تخت بادشاہت پر جلوس کریگا تب بھیجینگے ہم اُسکے پاس ایک ایلچی اپنا اور دیکھینگے ہم کہ وہ کیا جواب دیگا صلح اور لڑائی سے شداد بن اوس کہتے ہین کہ ہم سب سُن رہے تھے باتین عمرو بن العاص کی کہ اسی وقت آیا ایلچی ارسطولیس لعین کا اور خندق کے کنارے پر ٹھہرکر اجازت آنے کی مانگی پس عمرو بن العاص نے اجازت دی اُسکو اور چکر کھاکر آیا وہ زمین ہموار کی طرف سے اسواسطے کہ تھی خندق گرد مصر اور اُسکے دروں کے قریب جبل مقطم کے پس جب آیا وہ سامنے عمرو بن العاص کے سلام کیا اُنکو اور کہا کہ سردار عرب کے بادشاہ کے ولیعہد نے تمکو سلام کہا ہے اور پیغام دیا ہے کہ مین طاقت اور قدرت نہین رکھتا ہوں کسی کام کرنے کی صلح اور لڑائی سے بغیر حکم بادشاہ کے اور اُسکو جو بیچ خلوت میں ہے باقی رہ گئے ہین اُسکے نکلنے کو پانچ دن بعد اُسکے بیٹھیگا وہ اپنے تخت بادشاہت پر اور بند و بست

ترجمہ اے ایمان والو میں بتاؤں تمکو ایک سوداگری کہ بچاوے تمکو عذاب دردناک سے ایمان لاؤ اللہ پر اور اُسکے رسول پر اور لڑو اللہ کی راہ میں اپنے مال سے اور اپنی جان سے یہ بہتر ہے تمکو اگر تم سمجھ رکھتے ہو

کریگا اپنی رعیت کا جیسا وہ چاہیگا عمرو بن العاص نے کہا کہ منظور کیا ہمنے اِس بات کو اور اگر ہوتا بادشاہ اپنی حالت
مین اور وہ امر جو معلوم ہی ہمکو اُسکے یقین سے نسبت اقرار نبوت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تو نہ چھوڑتے ہم اُسکو اور
نہ مہلت دیتے ہم تمکو ایک دم کی والسلام تب ایلچی چلا گیا راوی کہتا ہی کہ نہین بھیجا تھا ارسطولیس ابلیس لعین نے قاصد کو
اُسوقت مگر اِس غرض سے کہ خوش اور مطمئن ہو جاوین دل مسلمانون کے تاکہ جاری کرے اللہ تعالی اُس کام کو جو چاہتا ہی
پس بعد چلے جانے قاصد کے اذان کہی مؤذن نے اور خطبہ پڑھا عمرو بن العاص نے اور ڈرایا لوگون کو دوزخ کی آگ سے اور
ترغیب دی بجانب جہاد کے اور اشتیاق دلایا جنت کا پس جب فارغ ہوے وہ خطبے سے کھڑے ہوے واسطے نماز کے اور مسلمانون نے
حکم کیا تھا غلامون کو اِس بات کا کہ دیکھتے رہین وہ بجانب شہر مصر کے بخوف دشمن اِس بات سے کہ ناگہان آپڑین وہ
حالت نماز مین شداد کہتے ہین کہ ہمنے نہین دیکھا تھا کسی کو اہل مصر سے جو ظاہر اور معلوم ہوتا نہ کوئی سوار نہ کوئی پیدل
پس درست کیا ہمنے صفون کو اور برابر ہوے ہم پیچھے عمرو بن العاص کے واسطے نماز کے اور ہمکو کوئی دشمن نہین نظر آیا
جس سے ہم ڈرتے پس جب پیش امام ہوے عمرو بن العاص ہمارے اور سبھون نے اُنکے پیچھے نیت باندھی اور پہلی رکعت
پڑھکر عمرو بن العاص نے رکوع کیا اور رکوع مین گئے ہم سب اُنکے ساتھ اور بعد رکوع کے قصد سجدے کا کیا کہ اُسی وقت ظاہر ہوے
اونٹ اور خچر بوجھ کے لدے ہوے اور لشکر اُنکے پیچھے تھا اور وہ سب ہی لوگ تھے جنکو گاڑے مین بٹھلایا تھا دشمن خدا ارسطولیس
نے اور وہ ہم عدد وہمراہیان یوقنا کے یعنی چار ہزار سوار تھے پس جب دیکھا اُنکی طرف ہمارے غلامون نے گمان کیا
اُنھون نے کہ یہ لوگ ہمارے ساتھیون مین سے ہین کہ رسد لیے آتے ہین پس خوش ہوے وہ اور کہا کہ آئے یوقنا اور
ساتھی اُنکے اور اِسی طرح چلے آتے تھے وہ تا اینکہ قریب ہوے ہمسے بطرف زمین ہموار کے اور آملے ہم مین اُس حالت مین کہ
ہم نماز مین تھے اور رکھا اُنھون نے تلوار کو ہم مین جبکہ ہم سجدہ کرتے تھے دوسری رکعت مین سامنے اللہ تعالی کے
اور تلوار برابر کاٹتی تھی مسلمانون کے گوشتون کو اور کوئی مسلمان سجدے سے نہ اُٹھا اور نہ نماز کو چھوڑا اور تھا یہ حملہ
اخیر صف مین اور اُس صف پر جو اُنکے قریب تھے اور راُمین قوم مین اور بجیلہ کے اور کچھ لوگ وادی القری اور طائف
اور وادی نخلہ کے تھے عباد بن صعصعہ نے بیان کیا ہی کہ شہید ہوے لوگ دونون صفون کے قبطیون کی تلوار سے اور
ہمنے بھی ہلاکی کا یقین کیا اِسلیے کہ ہم مین کوئی ایسا نہ تھا جسنے نماز سے منہ پھیرا ہو کہ دفعۃً آئے عبد اللہ یوقنا اور ساتھی اُنکے
مع رسد کے پس دیکھا اُنھون نے ہماری طرف کو کہ تلوارین چمکتی ہین پس زبون جانا یوقنا نے ہمارے معاملے کو اور پھینک دیا
اُس چیز کو جو اُنکے سر پر تھی اور چلائے اپنے ساتھیون اور بنی عم مین اور کہا قسم ہی اللہ کی مصیبت سخت مین پڑے ساتھی
ہمارے آگاہ ہو کہ جو شخص باز رہیگا تم مین سے دشمن کے جہاد سے اور نہ خرچ کریگا وہ اپنی جان کو خدا کی راہ مین تو مواخذہ
کیا جائیگا اُس سے دن قیامت کے آگاہ ہو کہ بیشک دشمن خدا نے فریب کیا ہمارے یارون کے ساتھ اور گھیر لیا اُنکو اور تنگ
پکڑا اور رکھا تلوار کو اُنمین اور احتیاط کرو تم لوگ اِس بات کی کہ رہائی پاوے اُنمین سے کوئی پھر حملہ کیا یوقنا اور ساتھیون نے

بیان ترغیب جہاد ... نماز ... صفون ... اور اُسی وقت پہنچنا یوقنا کا مع اپنے لشکر کے اور واقع ہونا لڑائی کا اور ہلاک اور قتل ہونا ان سب قبطیون کا

ساتھیوں نے دشمنان خدا پر اور گھیر لیا اُنکو پس جب دیکھا قبطیوں نے ناگہان آتے مسلمانوں کو اُٹھا لیا اُنھوں نے
تلوار کو نمازیوں سے اور تھے جو بہت وہ بچانے والے یوقنا اور اُنکے ساتھیوں کے راوی نے بیان کیا ہے کہ فارغ ہوئے
عمرو بن العاص نماز سے اور بہت جلد اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے اور سب مسلمان بھی اپنے گھوڑوں پر سوار ہوئے اور بہت سخت حملہ
کیا اُنھوں نے دشمنان خدا پر اور گھیر لیا اُنکو اور حائل ہو گئے اُنکے اور مصر کے بیچ میں اور رکھا اُنھوں نے تلوار کو پس نہ ہوئی اُنکی
کہ نہیں نجات پائی اُنمیں سے کسی نے گویا وہ چیونٹیاں تھیں کہ صیاد کے جال میں پھنسی تھیں اور چھوڑا اُن سب کو
مردہ زمین پر اور کسی مخبر نے بھی نجات نہیں پائی اور مارا گیا ماسیوس چچا زاد بھائی بادشاہ ارسطولیس کا اور جب لڑائی ختم
ہو چکی مبارکباد دی بعض مسلمانوں نے بعضوں کو بسبب سلامتی کے اور شکر کیا اُنھوں نے اللہ تعالیٰ کا اُس چیز پر جو عطا کیا مسلمانوں
کو فتح سے اور تعریف کی یوقنا اور اُنکے ساتھیوں کی اور لے لیا قبطیوں کے گھوڑوں اور اُنکے ہتھیاروں اور جانوروں وغیرہ کو سب اُس سل
سکے جو پار کر لائے تھے اور ایک بڑی غنیمت ہاتھ لگی اور تعداد شہیدوں کی چار سو چھتیس تک پہنچی خاتمہ کیا اُنکا اللہ تعالیٰ نے شہادت
پر پس خاص لوگ اُنمیں سے یہ تھے حمزہ بن سالم الیشکری اور ربیعہ بن صابر السہمی اور مسیب بن خویلد الیشکری اور نسیب بن غالب الیشکری
اور نصر الیشکری اور سائق بن مزید العجلی اور مزید بن سعید الیشکری اور خزام بن عمرو العجلی اور قیس بن ماجد التنوخی اور طلحہ بن
ثابت المخزومی اور نصر بن الاخیل مولی غیاص بن غانم الطائی اور تھے یہ بڑے جرأت والے گھوڑے پر اور نصر عبد مناۃ السلمی
چچا زاد بھائی ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اور کامل بن سعید بن غانم التیمی اور مقدام بن حارثۃ التجیبی اور سعید بن مرشد الخفر
اور رفاعہ بن مسروق اللخمی اور جعفر بن دانیہ جو اپنی ماں کی نسبت سے مشہور تھے اور ایک شخص قوم بنی عامر بن صعصعہ سے تھے
اور عروہ بن شامل الثقفی اور عمر بن طاعن الزبیدی العامری اور عائش بن سمرۃ العامری اور رافع بن سہیل العامری اور عبد اللہ
بن قاہر الکلابی اور مالک بن نقیط العامری اور مکرم بن غالب العامری اور معمر بن خلیفۃ الدارمی اور ماجد بن مرۃ الخزرجی اور وہب
ابن عوض بن مسلم العجلی اور طارق بن معلی السلمی اور لبابہ بن طاغن العبسی اور ہیاج بن عمرو التمیمی اور سالم بن فرح التمیمی اور احوص
بن یربوع التمیمی اور یاسر بن فرح النبہانی اور ہلال بن خویلد الغطفانی اور ہمام بن عتبہ الغطفانی اور طرق بن حبیب الکلبی کل
ساٹھ آدمی بزرگترین قوم کے تھے کہ خاتمہ کیا اُنکا اللہ تعالیٰ نے شہادت پر اور نماز پڑھی اُنپر عمرو بن العاص نے ساتھ جماعت
مسلمانوں کے اور دفن کیا سب کو وہیں بجانب پورب مجبر الحصا کے اور قبریں اُنکی اُس جگہ مشہور ہیں اور رہینگی دن
قیامت تک راوی نے بیان کیا ہے کہ پہونچی ارسطولیس کو خبر مارے جانے اُسکے چچا زاد بھائی اور چار ہزار سوار کی
پس سخت گذرا یہ معاملہ اُسپر اور یقین کیا اُسنے اپنی زوال سلطنت کا اور بلایا اُسنے اپنے بطارقہ اور ارباب دولت کو اور مشورہ
کیا اُنسے اس امر میں اُن لوگوں نے کہا کہ اے بادشاہ جانتا ہے تو اس بات کو کہ دنیا ہمیشہ نہیں رہی ہے کسی کے ساتھ قبل تیرے
تا کہ ہمیشہ رہے تیرے ساتھ اور اسی طرح ہمیشہ بادشاہ لوٹتے اور شکست کھاتے ہیں پھر عود کرتے ہیں اور تو اول اُن
لوگوں کا نہیں ہے جنھوں نے ہزیمت پائی ہے بادشاہوں زمین سے اور سنا ہی ہمنے اس بات کو کہ دارنیوس بن اردیس بن

ونحن الآن یا امیر المؤمنین فی بحر تلاطم امواجہ من کثرۃ العدو فانجدنا یا امیر المؤمنین وادرکنا بعسکر
من المسلمین لیعینا علی قتال المشرکین والسلام علیک وعلی جمیع المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور لپیٹا خط کو اور
مہر کرکے سپرد کیا عبد اللہ بن قرط الازدی کو اور حکم کیا انکو روانگی کا بجانب امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے
پس سوار ہوے عبد اللہ بن قرط اپنی اونٹنی پر اور روانہ ہوے درانحالیکہ کوشش کرتے تھے وہ چلنے مین رات اور دن تا انکہ
وارد ہوے مدینہ منورہ مین اور اونٹنی کو دروازہ مسجد پر باندھ دیا اور داخل ہوے مسجد نبوی مین اور دو رکعت نماز
پڑھی پھر متوجہ ہوے بجانب قبر مطہر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے سلام کے اور امیر المؤمنین عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ نزدیک قبر شریف کے بیٹھے تھے عبد اللہ نے روایت کی ہے کہ سلام کیا مین نے قبر شریف رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بعد اسکے متوجہ ہوا مین بجانب عمر رضی اللہ عنہ کے اور سلام کیا مین نے انکو پس جواب
سلام کا دیا انھون نے اور دیر تک میری طرف دیکھا کیے اور جب پہچانا مجھکو کہا کہ عبد اللہ ہو مین مین نے کہا ہان
یا امیر المؤمنین فرمایا شاباش ہو تمکو پس بوسہ دیا مین نے انکے ہاتھ کو اور دیا خط تب فرمایا کہ تم کہان سے آتے ہو اے عبد اللہ
مین نے کہا کہ یا امیر المؤمنین مصر سے آپکے عامل عمرو بن العاص کے پاس سے آیا ہون مین فرمایا مرحبا ہو تمکو اے
بیٹے قرط کے بعد اسکے کھولکر پڑھا خط کو پس جب پہونچے اخیر تک کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر کہا
من ترک الحزم ورا ظہرہ تباعدت عنہ فسیحات مناالحظ اقسم ہے اللہ کی نہین جانتا ہون مین عمرو بن العاص
کو مگر ہوشیار عقل مین اور اچھا تدبیر مین ضابط اپنے کام مین اچھا سیاست مین لیکن جب آتا ہے
حکم پروردگار کا تو آنکھین اندھی ہوجاتی ہین بعد اسکے لکھا اسی وقت ایک خط بنام سردار لشکر
مسلمانون کے ملک شام مین یعنی ابو عبیدہ بن الجراح کو اور لکھا اسمین ماجرا عمرو بن العاص کا
اور حکم کیا انکو بھیجنے بہت لشکر کا پاس عمرو بن العاص کے اور روانہ کیا خط کو ہاتھ سالم مولی ابو عبیدہ
بن الجراح کے عبد اللہ بن قرط نے بیان کیا ہے کہ توقف کیا مین نے مدینہ منورہ مین دو دن
پھر اجازت چاہی مین نے عمر رضی اللہ عنہ سے روانگی کی پس زاد راہ دیا انھون نے مجھکو
بیت المال سے اور لکھا ایک خط بنام عمرو بن العاص کے اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم
من عمر بن الخطاب الی عمرو بن العاص سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ
وقد وصلنی کتابک وقراتہ وعلمت ماجری علیکم من عدوکم وعذرہ لکم فذلک لما سبق فی ام الکتاب
وکان یجب علیک یا ابن العاص الا تطمئن الی عدوک ولا تسمع لہ کلاما وما عرفک یا ابن العاص
الا حسن الرأی والتدبیر ولکن لیقضی اللہ امرا کان مفعولا فاستعمل النشاط فی امرک ولا تتوان فی مصالح
واعلم ان کل راع مسئول عن رعیتہ فدبر امرک ولا تامن عدوک واستعمل الحذر فان وما ملک الا

مابانت الا علی عذر ولا کذب خبرا والله یعیننا وایاک علی طاعة وقد نفذت الی امین الامة ابی عبیدة عامر بن الجراح

لیسیر الیک جیشا والسلام علیک و علی من معک المسلمین و رحمة الله برکاته اور خط لپیٹ کرکے مہر کی اسیر اور

حوالے کیا عبد الله بن قرط کے اور حکم کیا اُنکو روانگی کا عبد الله کہتے ہین کہ خط کو لیکر سوار ہوا مین اپنی اُنٹنی پہ

اور روانہ ہوا اور انجا الیکہ کوشش کرتا تھا مین روانگی مین رات اور دن پس پہونچا مین مصر مین بعد دس دنکے

اور آیا پاس سردار عمرو بن العاص کے اور سلام کرکے دیا مین نے انکو خط امیر المومنین عمر بن الخطاب کا پس کھولکر

پڑھا آہستہ اسکو اور خوش ہوے پھر پڑھا اسکو باواز بلند مسلمانون مین پس بہت خوش ہوے سب مسلمان مضمون خط سے

اسلیے کہ اُسمین کمک کا ذکر تھا اور توقف کیا عمرو بن العاص نے بانتظار آنے کمک کے ابو عبیدہ بن الجراح کے

پاس سے راوی کہتا ہے کہ جب اوپر پڑی مار ہی لشکر ارسطولیس نے مسلمانون پر اُس حالت مین کہ وہ نماز مین تھے

دن جمعہ کے اور پھرا دائرہ بڑائی کا کافرون پر اور مارا گیا ماسوس چچازاد بھائی ارسطولیس کا مع چار ہزار سوار اپنے

لشکر کے اور نہین نجات پائی اُنمین سے کسی نے تو برہم ہوا بادشاہ اور قسم کھائی اُسنے معتقدات اپنے دین کی کہ ضرور بدلا

لونگا مین اسکا مسلمانون سے پس حکم کیا حاجب کو اپنے تاکہ جمع کرین وہ امرا اور اکابر دولت اور عظما بطارقہ کو کنیسہ معلقہ مین

جو قصر شمع مین تھا حاجب نے ایسا ہی کیا اور رکھی واسطے بادشاہ کے ایک کرسی پس بیٹھا وہ اوپر بعد اسکے کھڑا ہوا وہ بجا بت

خطبہ پڑھنے کے اور کہا کہ ای لوگو مین نصرانیہ اور بنی ماء معمودیہ کے ایک جانو تم بات کو کہ ملک تمہارا عظیم اور شہر تمہارا عظیم

اور وہ شہر فراعنہ کا ہے اور دار السلطنت تھا واسطے اُن بادشاہ ون کے جو قبل تمہارے تھے آل حمیر سے مثل نسبغان

اور بیسق اور جلجان جو بنانے والا ان اہرام کا ہے اور مرند بن عنیان اور شداد بن عاد اور لقمان بن عاد اور شدید بن عاد اور ذو القرنین

جو بادشاہ مالک شمشیر تھا اور جا مارہا ملک اُن سبکا اُنسے اور گذر گیا زمانہ اُنکا اور پھر الطرف غیر کے ملک سبا اور بلادین اور حضر موت

اور قصر عمران وغیرہ سے بعد اسکے مالک ہوے ہوئی اُس سرزمین کی قوم قبطی آبا و اجداد تمہارے اسطلیس و ریلیوس اور ریان بن الولید

جسنے خلیفہ کیا تھا یوسف علیہ السلام کو بعد اُسکے دوسرا ولید اور قطیس تھا جسکی کنیت فرعون تھی کہ ہلاک کیا اسکو الله تعالی نے

موسی ابن عمران علیہ السلام کے ہاتھ پر بعد اُسکے طیماوس بعد اُسکے دادا میرا طعیل بعد اُسکے باپ میرا مقوقس اور نہین مالک ہوا کوئی

کسی زمین کا مگر یہ حسد کیا اُسنے ہماری سلطنت پر ملک مصر مین اور یہ عرب طماع ہین کہ اسید کی ہے ہم مین اور آگئے ہین ہمارے

یہان تاکہ مالک ہو جانے ہمارے شہرون کے اور نکال دینے ہمارے ملک سے جسطرح کہ طمع کی انھون نے ملک

شام مین اور لے لیا اُسکو قیاصرہ کے ہاتھونسے اور مار ڈالا اُنکے بہادرون کو اور لوٹ لیا اُنکے مالونکو اور لونڈی غلام بنایا اُنکی عورتون

اور لڑکونکو پس اگر تم بھی باز رہو گے اُنکی لڑائی سے تو امید کرینگے وہ تم مین اور قتل کرینگے تمہارے بہادرون کو لوٹ لینگے

مال تمہارا اور لونڈی اور غلام بناوینگے تمہاری عورات اور لڑکونکو اور سکونت اختیار کرینگے تمہارے مکانون اور ملکو نمین

اور تمہارے معبد گاہون کو اپنی مسجد بناوینگے اور اب بادشاہ مقوقس نے حکم کیا ہے مجکو لڑائی کا ان عرب سے اور نہ نکلے گا

وہ اپنے خلوت کے گھر سے جبتک کہ وہ لوگ چلے گئے اور ان عرب کے بیچ مین کیا گت ہے اور کس بات پر متفق ہوے آخر تم لوگون کی آنکھون نے کہا کہ ای بادشاہ آیا تمنے نہین جانا ہم لوگ غلام اس دولت کے اسواسطے کہ دولت نے اپنا مطیع کر لیا ہی ہمکو اپنی بزرگی کے سبب سے اور ہمین راستی ہے یہیں اور اب ہم انکے واسطے بسبب اپنی محبت اس دولت سے پس شاید کہ تیری ہماری مدد سے مرجاوین تمام سب یہ یہ تیرے تلوار سے پس شاد کیا بادشاہ نے انکی باتون پر اور خلعت دیے ان کو اور کہا کہ نکلو تم سب اور نصب کرو اپنے خیمے تلوار سے شہر کے اور معول رہو لڑائی کو قوم سے تا اینکہ بلاؤن مین کمک حاکم نوبہ اور بجاہ کے پاس سے پہلے ان سبھون نے کہا کہ بہتر ہی جو بادشاہ کہتا ہی پہ نکلے وہ سب لوگ بادشاہ کے پاس سے اور حکم کیا اپنے غلامون کو خیمو نکے نکالنے اور نصب کرنے کا تو پہلے تو اور حد کے پس ایسا ہی کیا ان لوگون نے محمد بن اسحاق الاموی نے بیان کیا ہی کہ اسی دن کہ باہر نکلے وہ لوگ آئے وہ ایلچی جنکو بھیجا تھا ارسطولیس نے بجانب حاکم نوبہ اور بجاہ کے بطلب کمک کے اور بیان کیا انھون نے کہ واقع ہوئی لڑائی درمیان حاکم نوبہ اور بجاہ کے اور پھر گئے وہ آپس سے اور کوئی ان دونون سے ارسطولیس کی کمک کریگا پس شاق گذرا یہ معاملہ بادشاہ اور کفر کیا قبطیون نے اپنے خیمون کو گرد خیمون بادشاہ کے پس جب دیکھا مسلمانون نے کہ قبطیون نکل نکل کر خیمے نصب کیے ہین احتیاط کی انھون نے اپنی جانون پر اور آمادہ ہوے وہ واسطے لڑائی دشمن کے اور باری باری نگہبان مقرر کیے اپنے واسطے بسبب خوف مکر اور حیلہ قبطی قوم کے تاکہ پورا ہو انپر کوئی امر جسطرح کہ واقع ہوا تھا پہلے مرتبہ ناگہان آپڑنے سے پس پہلے جو مقرر ہوا واسطے نگہبانی کے سردار عمرو بن العاص تھے پہلی رات کو بذات خود ساتھ ایک جماعت مسلمانو نکے اور گھومتے رہے وہ گرد لشکر کے آخر رات تک غرض کہ اسی طرح کرتے رہے مسلمان بحالت خوف اور پہرے کے اور نور چمکتا تھا انکے لشکر پر اور آوازین انکی بلند تھین ساتھ تہلیل اور تکبیر اور درود اوپر بشیر و نذیر کے رات اور دن اور یہ بات ہے راوی کہتا ہی کہ یہ تھا حال قبطیون اور مسلمانو نکے لشکر کا پھر راوی نے بیان کیا ہی کہ پہونچا خط امیرالمومنین عمر بن الخطاب کا ابو عبیدہ عامر بن الجراح کو پس کھول کر پڑھا انھون نے اسکو اور مطلع ہوے اسکے مضمون سے اور اسی وقت آئے ابو عبیدہ خالد بن الولید کے پاس اور کہا کہ ای ابا سلیمان کیا ایسے ہی تمھاری یہ خط امیرالمومنین عمر بن الخطاب کا ہی حکم کیا ہی انھون نے مجکو بھیجنے لشکر کثیر کا عمرو بن العاص کے پاس خالد نے کہا کہ جب امیرالمومنین حکم کرتے ہین تمکو بھیجنے کمک کا پس کمک اور مدد کرو تم عمرو بن العاص کی ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ ای ابا سلیمان جانو تم اس بات کو کہ راہ مصر کی سخت اور دور اور پیاس لانے والی ہی پس اگر بھیجون مین بڑے لشکر کو تو ڈرتا ہون مین انکی ہلاکت کو خالد نے کہا کہ کتنے لوگون کے بھیجنے کا قصد کیا ہی تمنے ابو عبیدہ نے کہا کہ بھیجونگا مین ہزار سوار خالد نے کہا کہ اگر یہی ارادہ تمھارا ہی پس بھیجو تم چار شخصون کو مسلمانون سے کہ وہ برابر چار ہزار کے ہون ابو عبیدہ نے کہا کہ وہ کون چار شخص ہین خالد نے کہا کہ ایک انمین کا مین ہون اور دوسرے مقداد بن اسود الکندی اور تیسرے عامر بن

یاسر الکندی اور چوتھے مالک بن اشتر النخعی پس جب سُنی ابو عبیدہ رض نے خالد سے یہ بات روشن ہوگیا چہرہ اُنکا
خوشی سے اور کہا کہ ای ابا سلیمان کرو تم جو تمہاری رائے ہو کہ بیشک رائے تمہاری مبارک ہی پس بُلایا اُن لوگونکو خالد نے
اور مطلع کیا اُنکو اپنے قصد سے اُن لوگون نے کہا کہ منظور ہی ہمکو بخوشی اور اطاعت واسطے اللہ اور اُسکے رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خالد رض نے کہا کہ آمادہ اور مستعد رہو تم لوگ واسطے روانگی کے پس جب گذر گیا دن
اور ہوئی رات اور نماز پڑھی ابو عبیدہ بن الجراح نے مغرب کی مسلمانون کے ساتھ آئے تینون شخص خالد رض کے پاس
اُس حالت مین کہ درست کیا تھا اُنھون نے سامان اپنا اور ٹھہرے تھے وہ اپنے خیمے کے دروازے پر پس
سوار ہوے خالد اور روانہ ہوے وہ سب بطرف خیمہ ابو عبیدہ بن الجراح کے اور جب خیمے کے قریب پہونچے تو نکلے
ابو عبیدہ رض بن الجراح اُنکی طرف اور سلام کرکے رخصت کیا چارون شخصون کو اور ہمراہ کیا اُنکے ایک راہبر کو
جو راہ بتاتا تھا اُنکو شونک اور وادی موسی کی پس روانہ ہوے وہ بارادہ مصر کے اور ہمیشہ کوشش کرتے تھے
چلنے مین تا اینکہ نزدیک ہوے عقبۂ ایلا کے کہ اُسوقت وہان گھوڑے اور اونٹ زیادہ ایک ہزار
اسپ سوار اور شتر سوار سے نظر پڑے پس خالد رض اور اُنکے رفیقون نے اُنکی طرف جلد جاکر سلام کیا پس
جواب سلام کا دیا اُنھون نے تب خالد نے پوچھا کہ تم کہان سے آتے ہو اور کہان جاؤگے اُنھون نے کہا
کہ ہم قبیلۂ ثقیف اور طی اور مرداس سے ہین بھیجا ہی ہمکو امیر المومنین عمر رض بن الخطاب نے بطرف مصر کے
ہمراہ رفاعہ رض بن قیس اور بشار رض بن عوف کے واسطے کمک عمرو رض بن العاص کے پس خوش ہوے خالد اُنکے
آنے سے اور شکر ادا کیا اُنکے کامون کا اور وہ لوگ بھی بسبب خالد اور اُنکے رفیقون کے خوش ہوے اور سب
ایک ساتھ ہوکر روانہ ہوے اور خالد رض نے بھی بیان کیا اُنسے کہ جاتے ہین وہ واسطے کمک عمرو بن العاص کے
پس بزرگداشت کی عرب نے خالد رض کی اور مبارک جانا اُنکو اپنی راہ مین راوی نے بسلسلۂ راویونکے نضر رض
بن ثابت سے بیان کیا ہی کہا نضر رض نے کہ تھا مین ہمراہ اُس گروہ کے جسکو بھیجا تھا امیر المومنین عمر رض
بن الخطاب نے ہمراہ رفاعہ رض بن قیس اور بشار رض بن عوف کے پس ملے ہم خالد اور اُنکے ساتھیون سے قریب
عقبۂ ایلا کے اور وہان سے ایک ہی ساتھ بارادہ مصر کے روانہ ہوے پس جب قریب پہونچے ہم مصر کے اور باقی رہا
ہمارے اور مصر کے بیچ مین راستہ دو دن کا پس اُسی حالت مین کہ ہم لوگ چلے جاتے تھے ایکرات کو اور رات اندھیری
تھی کسی کو مجال نہ تھی کہ اپنی ہتھیلی تک دیکھ سکے اور نہ اپنے ساتھی کو دیکھ سکتا تھا بسبب زیادتی اندھیرے کے
کہ دفعۃً سُنی ہمنے ایک آہٹ دور سے پس توقف کیا ہمنے واسطے سُننے اُس آہٹ کے نضر رض بن ثابت کہتے ہین کہ سوار
تھا مین اپنی اونٹنی پر پس اُترا مین اُسکی پشت سے زمین پر اور اُسکو اپنے ساتھی کے حوالے کرکے پیادہ چلا مین
بجانب اُس آہٹ کے اور چھپایا مین نے اپنے تئین تا اینکہ نزدیک ہوا مین اُس آہٹ سے تو دیکھتا ہون مین

ف

ف

کہ وہ ایک بڑا لشکر ہے گھوڑون اور اونٹون کا پس چھپ کر بیٹھ گیا مین زمین مین اور دریافت کیا مین نے قوم کو
تو وہ لشکر عرب متنصرہ کا تھا زیادہ تین ہزار سوار سے اور سنتا تھا مین کہ کیا کہتے ہین وہ لوگ تا کہ ثابت ہو جائے
مجکو کام اُنکا پس نہین چلا مین ساتھ اُنکے مگر تھوڑی دیر تا اینکہ سُنا مین نے کہ کہتے تھے وہ یہ کہ ذلیل کرے
اللہ ہمارے دشمنون کو اے قوم کہ پہونچے اور ملے ہم سختی اور کوشش کو جسبدن سے کہ نکلے ہین ہم مدین سے اور نہین
پایا ہے کسی کو اپنی راہ مین اب مصر قریب ہی ہے پس اُترو تم لوگ تا کہ چندے آرام کرین ہم اور گھوڑے ہمارے
اور دانہ چارہ دیوین اپنے گھوڑون اور اونٹون کو اسواسطے کہ بیشک ماندے ہو گئے ہین وہ چلنے اور بھوک سے
پس کہا ایک مرد نے اُنمین سے جو سردار قوم کا تھا کہ قسم ہے حق مسیح کی نہین رنج پہونچا یا ہے اپنی جانون پر
مگر واسطے آرام اور حصول مال کے بادشاہ ارسطولیس سے لیکن جب قصد کیا تمنے آرام کا پس اُترو تم اور سو رہو
رات بھر اور صبح کے وقت کوچ کرو تم پس اُتری قوم ایک چشمے پر جسکو غور کیتے تھے اور متوجہ ہوے وہ واسطے
جمع کرنے گھاس وغیرہ کے تا کہ طیار کرین اپنے واسطے کھانے کو اور دانہ چارہ دین گھوڑون کو اور چھوڑ دیا اونٹونکو
واسطے چرنے کے نضر بن ثابت کہتے ہین کہ جب جانا مین نے اُنکے کام کو اور آگاہ ہوا مین اُنکی خبر سے کہ وہ
عرب متنصرہ مین قوم غسان اور لخم اور جذام اور عاملہ سے تو پھرا مین بطرف اپنے ساتھیون کے اور آگاہ
کیا مین نے خالدؓ کو اُنکے ارادے اور اُس چیز سے جو سُنی مین نے اُنکی باتون سے پس بہت خوش ہوے
خالدؓ اور تعریف و شکر اللہ تعالی کا بجا لائے راوی نے بیان کیا ہے کہ آئے رفاعہ بن قیس اور بشار
بن عوف خالدؓ بن الولید کے پاس اور کہا کہ اے سردار ہماری راے یہ ہے کہ چھوڑ دو تم قوم کو تا اینکہ سو رہین وہ
لوگ اور آرام لیوین واسطے اپنی جانون کے تب جا پڑین ہم اُنپر وقت غفلت کے اور شبخون مارین اُنپر پس نہ
نجات پاویگا اُنمین سے کوئی خالدؓ نے اُنکی راے کو بہتر جانا اور کہا کہ بہتر ہے جو تم کہتے ہو پس اُسی وقت اُٹھے
بشار بن عوف اور رفاعہ بن قیس اپنے ساتھیون کے پاس اور حکم کیا اُنکو درستی سامان اور پہننے ہتھیارون
اور سوار ہونے کا اُن لوگون نے ایسا ہی کیا اور حکم کیا اپنے غلامون کو نگاہبانی اونٹون اور اسباب وغیرہ کا
اور توقف کیا مسلمانون نے ناگہان آپڑنے مین اُنپر بانتظار بجھنے آگ مشرکین اور سو جانے اُنکے اور تاکید کی
بعضون نے بعضون کو اس بات کی کہ ہوشیار رہین وہ اِس امر سے کہ نہ نجات پاوے اُنمین کا کوئی تا کہ
پہونچے وہ بجانب ارسطولیس کے اور آگاہ کرے اُسکو مسلمانون کے حال سے پس ہوشیار ہو جاوے وہ
مسلمانون سے راوی کہتا ہے کہ توقف کیا مسلمانون نے اپنے مشورے کے سبب سے تا اینکہ
بجھ گئی آگ قوم کی اور سو رہے وہ لوگ اور موقوف ہو گئی آہٹ اُنکی پس جان گئے مسلمان پہچان اُنکا
اور پوشیدہ نکل کر چلے اُنکی طرف مثل قطار جانور کے تا اینکہ پہونچے اُنکے مقابلہ مین اور کچھ حس و حرکت

انہین نہ پائی پس اُسی وقت ناگہان اُنپر آکر گھیر لیا اُنکو مسلمانون نے مثل گھیرنے سپیدی کے آنکھ کی
سیاہی کو اور رکھا تلوارون کو اُنمین پس چھبٹی قوم اپنے سونے کی جگھونسے اُس حالت مین کہ سستی نیند کی اُنکی
آنکھون مین بھری تھی اور حیران ہوگیے تھے دل اُنکے اور عقلین اُنکی دہشت مین پڑی تھین اور نکال لیا تھا
اپنی تلوارونکو اور مارتا تھا بعض اُنمین کا بعض کو اندھیری رات مین اور توقف کیا رفاعہ بن قیس اور بشار
بن عوف اور خالدؓ بن الولید نے ساتھ ایک جماعت کے اپنے ساتھیونسے راہ پر پس جو بھاگتا تھا اُنمین سے
بارادے جان بچانے کے تو قبضہ کرتے اور گرفتار کر لیتے اور رستی مین باندھ لیتے تھے اُسکو نضر بن ثابت کہتے ہین کہ برابر
کام کرتی تھی تلوار اُنمین تا اینکہ صبح ہوئی اور تھی قوم درمیان مقتولین اور اسیرین کے اور مین نے مقتولونکا شمار کیا تھا
تو وہ ایک ہزار تھے اور باقی قیدی قریب دو ہزار کے پس قبضہ کر لیا خالدؓ نے اکابر قوم پر اور مار ڈالا سب قیدیونکو
بعد اُسکے متوجہ ہوے خالد بطرف اُن اکابر کے جن پر قبضہ کر لیا تھا اور کہا اُنسے کہ آگاہ کرو تم مجکو اپنی خبر سے کہان تک
تمہارا قصد تھا اُنھون نے کہا کہ ہم قوم عرب متنصرہ سے ہین چچازاد بھائی جبلہ بن الایہم کے خالدؓ نے کہا کہ کہان تک
جانے کا ارادہ رکھتے تھے تم اُنھون نے کہا کہ ہم شام مین تھے پس جب مالک ہوے تم شہرون کے اور بھگا دیا تمنے
ہرقل کو اور وہ مع اپنی اولاد اور خزانے کے قسطنطنیہ کو روانہ ہوا اور جبلہ بن الایہم بھی اپنے بنی عم اور اکابر قوم کے
ساتھ بھاگا اور وہ سب براہ دریا کشتیون مین سوار ہوکر روانہ ہوے جزائر مین تو ارادہ کیا ہمنے سرزمین مین کا
تمہارے خوف سے اور وہان پہونچ کر لکھا ہمنے بادشاہ مقوقس حاکم مصر کو تاکہ ہووین ہم اُسکے لشکر سے اور مدد
دیوین اُسکو اُسکے دشمن پر اور اجازت چاہی ہمنے اپنی روانگی کی پاس اُسکے پس انکار کیا اُسنے تب بھیجا ہمنے تحفہ جات
اور گھوڑے وغیرہ بجانب اُسکے ولیعہد ارسطولیس کے اور لکھا ہمنے اُسکو دوست رکھتے ہین ہم کہ ہووین تمہارے
ساتھیون اور لشکر سے اور زندگی گذرانین ہم زیر سایے تمہارے پس جب پہونچے اُسکے پاس وہ تحفہ جات مرسلہ ہمارے
اور پڑھا اُسنے ہمارے خط کو بھیجا اُسنے خلعت وغیرہ ہمارے پاس اور حکم کیا ہمکو روانگی کا اپنی طرف کو پس روانہ ہوے
تھے ہم بارادہ مصر کے کہ آپڑے تم لوگ ہمپر اور حکم کیا تمہاری تلوارون نے ہم مین پس سنکے خالدؓ بن ولید اُسکے کلام سے اور کہا کہ
من حفر لاخیہ المؤمن بئرا اوقعہ اللہ فیہ قریبا بعد اُسکے عرض کیا اُنپر اسلام کو مگر سبھون نے انکار کیا پس ماری گئین
گردنین اُنکی نضر کہتے ہین کہ لیکر جمع کیا ہم لوگون نے اُنکے گھوڑون اور اونٹون اور ہتھیارون اور کپڑون وغیرہ کو جو از قسم مال
واثاثہ و توشہ وغیرہ سے تھا اور لے لیا ہمنے اُن خلعتون کو جنکو ارسطولیس نے بھیجا تھا واسطے بڑے سردار اُنکے لشکر کے اور خالدؓ
اُن خلعتون کو لیکر رفاعہؓ بن قیس کو دیدیا تب روانہ ہوے ہم بارادہ مصر کے اُسی دن قریب وقت عصر کے کہ ناگہان ہمکو سامنے
ایک دیر نظر پڑا جو مشہور بہ دیر مرقس تھا اور وہ دیر راہبونکی جہت سے آباد تھا پس قصد کیا ہمنے اُسکا اور اُسکے گرد آکر
اُترے ہم پس لوگ وہان کے ہمارے پاس آئے اور کہا کہ تم لوگ عرب سے کون قوم ہو ہمنے کہا کہ ہم لوگ ہم اصحاب بادشاہ ہرقل

تو ہم عرب ساکنان شام سے ہمراہیان جبلہ بن الایہم غسانی سے ہین آئے ہین ہم بارادۂ مدد دہی ارسطولیس
تمہارے حاکم کے اسواسطے کہ بھیجا تھا اُسنے ہمارے پاس قاصد کو ساتھ خلعتون اور اموال کے اور حکم کیا ہمکو آنے کا
اپنے یہان تاکہ مدد دین ہمکو اُسکو ان عرب محمدیون پر پس وہ لوگ بہت خوش ہوے اور دعوت کی ہماری اور دیکھا ہمکو اُنکے بڑے
بطرک نے جو شام کے قسوسون سے بڑا قسیس عالم اور دانا اور پہچاننے والا آل غسان کا تھا لوگون مین اسلیے کہ وہ شام کے قسوسون سے تھا
اور پرورش پائی تھی اُسنے ملک شام مین اور ہرقل بادشاہ نے جدا کر دیا تھا کچھ زمین کو ایہم بن جبلہ کیواسطے پس مالک کر دیا تھا ایہم
اِس قس بولیس بن لوقا کو اُس زمین کے خراج لینے پر پس جب فتح کیا مسلمانون نے بعلبک اور حمص کو بھاگا یہ قس بولیس
بجانب طرابلس کے مصر تک اور جب مصر مین پہونچا تو پہونچی خبر اُسکی مقوقس بادشاہ کو پس طلب کیا بادشاہ نے اُسکو اور جب
سامنے آیا وہ حال اُسکا پوچھا بادشاہ نے پس اُسنے سب حال اپنا بیان کیا اور مقوقس بادشاہ نے اُسکو خلعت دیا اور
ٹھہرایا اُسکو کنیسہ معلقہ مین جو قصر شمع مین تھا پس ٹھہرا وہ وہان اور ہوگیا بجاے بابیوس کے بسبب کثرت علم اور
دانائی کے اور بابیوس مصریون کے نزدیک وہی بطرک کبیر تھا راوی نے بیان کیا ہے کہ جب روانہ ہوے مسلمان بجانب
مصر کے بارادے اُسکے مالک ہوجانے اور لڑنے وہان کے بادشاہ سے قبل ماہ رمضان کے پس جب اُترے وہ لوگ
وہان اور ہوا اُنکے کام سے جو ذکر کیا ہے اور آیا مہینا رمضان کا اور داخل ہوا بادشاہ مقوقس اپنے اُس قلعے کے
گھر مین جسکو اُسنے اپنے لیے بنایا تھا اور بیٹھا بیٹا اُوسکا تخت بادشاہت پر اسواسطے کہ وہی ولیعہد اُسکا تھا
بعد اُسکے پس محتاج ہوا وہ بجانب اُس شخص کے جو مشورہ دیوے اُسکو پس اُسی وقت بھیجا اُسنے قاصد کو
بطرف دیر مرقس کے اور بلایا وہان کے بطرک کبیر کو جو موسوم بہ بابیوس تھا پس جب آیا وہ سامنے متوجہ ہوا
ارسطولیس اُسکی طرف اور مشورہ چاہا اُس سے ان کلمون مین جو بیان کیا اُس سے اور مشورہ لیا اُن لوگون نے
اُس کنیسہ معلقہ مین جو قصر شمع مین تھا اور بھیجا اُس قس ملعون بولیس بن لوقا کو بجانب دیر مرقس کے پس ہاں وہ یان
تا اینکہ آئے اور اترے عرب مسلمان گرد دیر کے نصر بن ثابت نے بیان کیا ہے کہ جب اُترے ہم دیر مین آیا اور دیکھا
اُسنے ہمکو اور تھا وہ بڑا پہچاننے والا خالد بن الولید کا کہ دیکھا تھا اُسنے اُنکو بہت جگہون مین ملک شام مین اور ہر ہیس
حاکم حمص نے بھی بھیجا تھا اُسکو بطور ایلچی کے پاس ابو عبیدہ بن الجراح کے جبکہ اُترے تھے مسلمان پہلی مرتبہ قبل اُسکی فتح کے
پس وہ ملعون تمیز کرتا تھا ہمارے چہرون کی اور دیکھتا تھا ہمارے لباس کو اور کہا اُسنے کہ کن عرب سے تم لوگ ہو
اور تھا وہ بڑا فصیح زبان عربی مین پس کہا ہمنے کہ تم لوگ عرب متنصرہ شام کے اصحاب ہرقل سے ہین کہ آئے ہین واسطے
کمک تمہارے سردار کے لڑینگے ہم اُسکے دشمنون سے اور بہ تحقیق بھیجا تھا اُسنے اپنے ایلچی کو ہمارے پاس ساتھ
خلعتون اور بخششون کے اور کمک چاہی اُسنے ہمسے پس کہا اُسنے کہ قسم ہے حق مسیح کی نہین ہو تم غسان اور
نہ عرب متنصرہ سے بلکہ تم عرب حجازی ہو اور نہین نکلے ہو تم اپنے شہرون سے مگر اِسی مرتبہ اور نہین حاضر تھے

تم ملک شام اور نہ وہان کی لڑائی مین اور کہتا تھا وہ ملعون ہمراہیان رفاعہ بن قیس سے کہ کیونکر شاید ہو سکتا ہی
لباس تمھارا غسان کے لباس سے حالانکہ تھے غسان ملوک شام کے اور شرکت کی اُنھون نے رومیون کی اُنکے لباس مین
اور پہنے اُنھون نے کپڑے اطلس اور ریشم کے اور سوار ہوئے جڑاؤ زین پوش والے گھوڑون پر اور کوتل رکھے سپید رو
گھوڑے اور بلند کرتے تھے اپنے سرون پر صابان سونے اور چاندی کی اور بیشک تم عرب محمدی ہو کہ آئے ہو تم ساتھ
اپنے فریب کے تاکہ بلاؤ تم ارسطولیس بادشاہ پر اور ہلاک ہو جاؤ اُسکے شہرون کے جیسا کہ کیا تمنے ملوک شام کے ساتھ
اور چھین لیا تمنے ملک اُنکا اُنکے ہاتھون سے اور مار ڈالا تمنے بطارقہ اور ہرقلیہ کو اور مین دیکھتا ہون تمھارے
بیچ مین اُس شخص کو جسنے فتح کیا ملک شام کو اور ہلاک کیا وہان کے لوگون کو اور مار ڈالا بطارقہ اور بہادرون کو
اور بھگا دیا بادشاہون کو اور عنقریب لکھونگا مین بادشاہ کو اور آگاہ کرونگا مین اُسکو تمھارے حال سے تاکہ قبضہ
کر لیویگا وہ تیر عامرؓ بن ہبار نے روایت کی ہے کہ کہا ہمنے اُس سے کہ ہمکو اس حال سے جو تو کہتا ہی کچھ خبر نہین ہی اور
یہ تیرا خیال خام ہی کیا نہین جانا تونے اس امر کو کہ مسلمانون نے سب کچھ سامان ہمارا جو تو بیان کرتا ہی لوٹ لیا اور
صبح کی ہمنے بعد عزت کے ذلت مین اور بعد تونگری کے فقیری مین اور لیکن بھیجی تھی ہمنے ارسطولیس بادشاہ کو یہ بات
کہ آوین ہم اُسکے پاس اور رہوین ہم اُسکے لشکر سے اور لڑین اُسکے دشمن سے اور بھیجا اُسنے ہمارے پاس
خلعتون کو اور خوش کیا ہمارے دلون کو عامرؓ کہتے ہین کہ ہنسا وہ ملعون میرے کلام سے اور کہا کہ اکثر لوگ غسان
کے زبان روم کو جانتے ہین پس کون شخص تم مین ہی جو کلام کرے میرے ساتھ اُس زبان مین پس کہا ہمنے
کہ ہم لوگ سوائے اپنی زبان کے اور زبان نہین جانتے ہین پس کہا ملعون نے کہ قسم ہی میرے دین کی کہ تم قوم
غسان سے نہین ہو اور اب ٹھیک ہوا کلام میرا تمھارے باب مین اور تم اصحاب محمدؐ سے ہو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پس کہا ہمنے کہ بُرا ہو تیرا اگر ہوتے ہم اُن لوگون سے جنکو تو کہتا ہی تو نہ طاقت ہوتی ہمکو اس امر کی کہ ظاہر
ہوتے ہم دن کو بلکہ چھپتے ہم دن کو اور چلتے ہم رات کو ولیکن طلب مغفرت کی کر تو مسیح سے اس بات پر کہ اُنکی
نسبت کو تونے اصحاب محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ٹھہرایا اور یہ بڑا گناہ ہی پھر چھوڑا اُسنے ہمکو اور نہین کلام کیا ہمسے
پس کہا اُس سے راہبان دیر نے کہ اصحاب ہمارے اگر قوم اُنہین سے ہوتی جنکا تونے ذکر کیا تو نہ آتے وہ مصر کو
دن کی روشنی مین اور نہ اُترتے آبادیون مین پس کہا اُسنے کہ قسم ہی اپنے دین کی مجھکو کہ مین بڑا پہچاننے والا اُنکا ہون
اور یہ قوم اصحاب محمد سے ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس باز رہو تم اُنسے اور نہ نکالو تم کھانا وغیرہ اُنکے واسطے
اور قریب تر مین بھیجونگا بادشاہ کو خبر اُنکی اور آگاہ کرونگا مین اُسکو اُنکے حال سے تاکہ ہوشیار رہین وہ
لوگ اُنسے عامرؓ بن ہبار نے بیان کیا ہی کہ تھا مہربانی اور کرم اللہ تعالے سے ہمارے ساتھ یہ امر
کہ جب متنار راہبون نے بولیس سے یہ حال کہا بعضون نے بعض سے اگر اچھی طرح سے پہچان لیا ہی

قس نے انکو پس ضروری ہمکو یہ امر کہ صلح کرلیوین ہم اپنے واسطے اُنسے پس ہونگے ہم امن مین اُنکے قریب ہے اپنے دیرمین
پس کہا ایک راہب نے اُنمین سے جو بڑا دانا اور عالم اور عاقل تھا کہ اگر تم ایسا کروگے تو اچھا کروگے ولیکن نہین
جانتے ہین ہم یہ امر کہ کسکے واسطے ہو دائرہ لڑائی کا اور فریقین سے کون شخص فتح پاوے ہمارے سردار واسطے کے
تو ڈرتے ہین ہم اُس قس لعین سے اُس امر کو کہ آگاہ کردیگا بادشاہ کو ہمارے حال سے پس مارڈالیگا وہ ہمکو اور
یہ ملعون ہمارے غیر مذہب پر ہے اور ہر روز کفر کرتا ہے ہمارے ساتھ اسواسطے کہ وہ نسطوری ہے اور ہم یعاقبہ ہین
پس اگر قصد کیا ہے تمنے اس قوم سے مصالحہ کرنے کا اور چاہتے ہو اپنے لیے اُنسے امان کو پس قید کرلو تم اُس ملعون کو
اور سپرد کردو تم اُسکو مسلمانون کے کرین وہ اُسکے ساتھ جو وہ چاہین اور مصالحہ کرو تم قوم سے پس اگر ہوگی فتح
اُنکے واسطے تو یہی مطلب تمھارا ہے اور اگر ہوگی فتح واسطے ہمارے سردار کے پس بچ جاوینگے ہم اُس سے اور بادشاہ
ہمارا حال نہ جانیگا پس اچھی جانی اُن لوگون نے رائے راہب کی اور اتفاق کیا قس کے قید کرلینے پر اُس حال مین
کہ وہ نہین جانتا تھا پھر متوجہ ہوے وہ لوگ اُسکی طرف اور پکڑ لیا اُسکو اور مشکین باندھین اُسکی اور آئے
عرب کے پاس اور کہا کہ قسم ہے تمکو اُسکی جسکے تم معتقد ہو اور جسکی طرف تم اشارہ کرتے ہو آیا تم اصحاب محمدی ہو
یا نہین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پس بہ تحقیق ہمنے قبضہ کرلیا ہے قس پر اور ہم چاہتے ہین کہ سپرد کرین اُسکو تمھارے
اور صلح کرین ہم تمسے اور لے لیوین ہم اپنے لیے تمسے عہد اور امان کو اسواسطے کہ ہم ایسی قوم ہین جو نہین جانتے ہین
لڑائی کو اور نہین پیدا کیے گئے ہم واسطے لڑائی کے پس کہا مالک بن اشتر نخعی نے کہ جب ارادہ کیا تمنے ہماری صلح کا
پس نہین ہین ہم اُن لوگون سے جو چھپاوین اپنے حال کو تمسے اور نہین پسند کرتے ہین ہم جھوٹ بولنے کو کہ ہمارے نزدیک
جھوٹ بہت بُری چیز ہے خصوصاً اسلام نے باز رکھا ہے ہمکو اُسکے استعمال اور تبعیت سے اگر ہووے تلوار کسی ایک کے
سر پر ہم لوگون سے اور سوال کیا جاوے وہ اپنے دین سے تو اُس حالت مین مباح ہے اور ہم لوگ اصحاب محمد رسول اللہ ہین
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تمھارے واسطے امان ہے امان اللہ اور اُسکے رسول کی پس جب سُنی راہبون نے مالک اشتر نخعی سے
یہ بات اُترے وہ اور کھول دیا اُنھون نے دروازہ دیر کا اور نکالا بولیس قس کو اور سپرد کیا اُسکو مسلمانون کے
پس کہا خالد نے اُس سے کہ اے دشمن خدا ارادہ کیا تھا تونے ہمارے ساتھ ایک کام کا اور چاہا اللہ تعالی نے بزرگ نے
سوائے اُسکے پھر عرض کیا اُسپر اسلام کو پس انکار کیا اُسنے اور کہا کہ بھاگا مین شام سے مصر مین پھر ڈالدیا مجھکو مسیح نے
تمھارے ہاتھون مین نہین شک کرتا ہون مین اس بات مین کہ مسیح مسلم ہین اور مین کافر ہون تمھارے دین کے ساتھ
پس ماری خالد نے گردن اُسکی عامرؓ نے ہمارے بیان کیا ہے کہ لے آئے راہب لوگ کھانا اور دانہ چارہ اپنے دیر سے
پس کھایا ہمنے اور کھلایا اپنے گھوڑون کو اور ٹھہرے ہم وہان رات بھر پس کہا اُس راہب کبیر نے جسنے مشورہ دیا تھا
راہبون کو قید کرنے بولیس کا خالد بن الولید سے کہ اے سردار جانتا اور دیکھتا ہون مین تم مین شجاعت کو تم کون ہو

اصحاب محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے انھون نے کہا کہ مین خالدؓ بن الولید المخزومی ہون پس کہا راہب نے کہ قسم ہی
اپنے دین کی کہ تم وہی ہو جسنے فتح کیا شام کو اور ذلیل کیا بادشاہون اور بطارقہ کو اور تعریف اور صفت تمھاری
میرے نزدیک موجود ہی پھر گیا وہ اپنے دیر مین اور غائب رہا تھوڑی دیر اور پھر آیا تو ساتھ اسکے ایک جزدان تھا
پس کھولا اسکو اور نکالی اسمین سے ایک بڑی کتاب تو درمیان اوراق کتاب کے صفت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
اور صورت انکی اور لباس انکا اور صورت ابو عبیدہ اور صورت خالدؓ کی اور تلوار برہنہ انکے ہاتھ مین تھی پھر کہا
اسنے خالدؓ سے کہ ای سردار ہمیشہ امیدوار رہا مین تم لوگون کا اور سنتا تھا مین خبرین تمھاری تا اینکہ داخل ہوے تم ملک
شام مین اور فتح کیا تمنے شام کے بعض شہرون کو اس حال مین کہ تم سردار تھے پس جب معزول کیا تمکو عمر بن الخطاب نے
رضی اللہ عنہ اور حاکم کیا سوائے تمھارے دوسرے کو متعجب ہوا مین اس حال سے اور حال تمھارا ہمارے نزدیک اسطرح لکھا ہی کہ
کہ فتح کرنے والے شہرون کے تمھین ہو گے پس کیا سبب تھا اسکا خالدؓ نے کہا کہ ای راہب جان تو اس امر کو کہ عمر بن الخطاب امام اور خلیفہ مین
اور جب جس کام کا حکم وہ ہمکو کرتے ہین تو ہم بجا لاتے ہین اسکو اور حکم انکا اطاعت کیا گیا ہی ہم لوگون مین پس ہرگز نہین پھرتے ہین
ہم اس سے اور اسی بات کا حکم کیا ہی ہمکو اللہ غالب اور بزرگ نے اپنی کتاب بزرگ مین جس جگہ کہ فرمایا ہی یا ایہا الذین امنوا
اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم پس اطاعت انکی ہمپر فرض ہی اور وہ حکم کرتے ہین ساتھ عدل اور اچھے کامون کے
اور منع کرتے ہین برے کامون سے اور وہی مالک ہین بلاد مفتوحہ اور اس چیز کے جو لیا گیا ہمنے انکے واسطے مالون سے
اور ہمیشہ حکم انکا تعریف کیا گیا ہی اور ہمیشہ وہ طریقہ بے خواہشی دنیا پر ہین بحالت انکسار اور خاک نشینی اور لباس انکا
گدڑی ہی اور پیدل چلتے پھرتے ہین وہ بازارون مین بسبب عاجزی کے واسطے اللہ تعالی کے لباس انکا تقوی ہی
اور بچھونا انکی ذکر خدا ہی اور شعار انکا عدل ہی رعیت کے حق مین مہربانی کرتے ہین وہ یتیم پر اور نرمی کرتے ہین بیوہ عورتون
اور مسکینون پر اور اعانت کرتے ہین مسافرون کی سخت ہین وہ اللہ کے دین مین اور درشت ہین اس شخص پر جسنے
کفر کیا ساتھ اللہ تعالی کے قائم کرنے والے احکام اللہ کے ہین نہین شرم کرتے ہین وہ امر حق سے اور نہین جنبہ داری
کرتے ہین خلق مین راہب نے کہا کہ آیا یہی ہیبت انکی تمھارے نبی کے زمانے مین بھی تھی خالدؓ نے کہا ہان شنا ہی
مین نے سعد بن ابی وقاص کو کہتے تھے وہ کہ اجازت حضوری طلب کی ایکدن عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
اور اسوقت آپکی حضوری مین قریش کی عورتین تھین جو کلام اور شکایت کرتی تھین آپ سے اپنے حال کی ساتھ
آواز بلند کے پس جب اذن دیا آپ نے عمرؓ کو حضوری کا دوڑین وہ عورتین واسطے پردے کے پس ہنسے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پس کہا عمرؓ نے بطور دعا کے ہنستا رکھے اللہ تعالے آپکے دندان مبارک کو ای رسول اللہ کے
آپ نے ارشاد کیا کہ ای عمرؓ تعجب کیا تمنے ان عورتون سے جو جھپٹ کر بھاگین واسطے پردے کے تمھارے خوف سے عمرؓ نے
عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ زیادہ مستحق ہین اس بات کے کہ ڈرین وہ آپ سے پھر کہا ان عورتون سے عمرؓ نے کہ ای دشمن اپنی جانون کی

ڈرتی ہو تم مجھسے اور نہین ڈرتی ہو تم اللہ کے رسول سے اُنھون نے کہا ہان تم بہت درشت اور سخت ہو پس فرمایا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ قسم ہے مجکو اُسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے اے عمرؓ نہ ملیگا تمکو شیطان کسی دن
چلتا ہوا راہ مین مگر یہ کہ چلا جاویگا وہ دوسری راہ کو راوی کہتا ہے کہ جب ستی راہب نے یہ بات کہا اُسنے کہ رحمت
اور برکت اور رسالت تمھاری نبی کی پھیر آئی تمھارے امام اور تم لوگون پر پس کہا خالدؓ نے کہ کس چیز نے باز رکھا ہے
تجکو داخل ہونے سے ہمارے دین مین اُسنے کہا کہ جب چاہیگا پروردگار آسمانون اور زمین کا خالدؓ نے کہا کہ چاہتا ہون مین
تجھسے یہ امر کہ نکال دے تو ہمکو صلیبان اپنے دَیر کی اور زنار بھی پس نکال لایا وہ صلیب تدیح کو کہ وہ بڑی صلیب چاندی کی تھی
اور اور صلیبان بھی چھوٹی چھوٹی اور زنار بھی پس خالدؓ نے اُنکو لیکر رفاعہ بن قیس اور بشار بن عوف کے سپرد کیا پس لیا
مسلمانون نے اُنکو اور آراستہ ہوے وہ ساتھ لباس عرب متنصرہ کے جنکو راستے مین مار ڈالا تھا اور سو گئے رات بھر
دیر مین پس جب صبح ہوئی کوچ کیا خالدؓ نے مع ساتھیون کے بعد ازین کہ ٹھہرایا دیر مین دس آدمیون کو واد الفرمی سے
تاکہ نہ نکلے اُنمین سے کوئی اور جا کر آگاہ کرے بادشاہ کو اُنکے حال سے اور کوچ کیا خالدؓ نے دیر سے مع اپنے ہمراہیون کے
بلباس متنصرہ کے اور مضبوط کر لیا زنارون کو اپنی اپنی کمر مین اور بلند کیا صلیبانون کو اپنے سرون پر اور روانہ ہوے
بارادہ مصر کے اور آنکے اور مصر کے بیچ مین ہی دن تھا راوی نے بیان کیا ہے کہ متوجہ ہوے خالد بن الولید نصر بن ثابت
کی طرف اور کہا اُنسے کہ اے نصر جاؤ تم بادشاہ کے پاس اور خوشخبری دو اُسکو ہمارے آنے کی اور کہو اُس سے کہ عرب متنصرہ آئے ہین
تیری مدد ہی کے واسطے پس جلد گئے نصر بن ثابت تا اینکہ قریب ہوے وہ قبطیون کے لشکر سے نصر کہتے ہین کہ جب
قریب اور سامنے ہوا مین لشکر قبط کے دوڑے لوگ میری طرف اور کہا کہ تم کون ہو مین نے کہا کہ مین ایلچی عرب متنصرہ کا ہون
آیا ہون خوشخبری دینے بادشاہ کو لبیک نے عرب متنصرہ کے اُسکے پاس راوی نے بیان کیا ہے کہ لیا لوگون نے نصر کو اور لیگئے اُنکو
ارسطولیس کے سامنے اور اجازت چاہی اُس سے پس اذن دیا اُسنے اور جب داخل ہوے نصرؓ بادشاہ کے پاس اُٹھا اُنکو حجاب نے
واسطے اس بات کے کہ تعظیم کرین وہ مجلس بادشاہ کی سجدہ کرنے سے نصرؓ کہتے ہین کہ قسم ہے اللہ کی نہین التفات کیا مین نے
بجانب اُنکی آوازون کے اور ارادہ کیا مین نے یہ کہ سجدہ نہ کرون لیکن ڈرا مین اس امر سے کہ نفرت کرینگے دل قوم کے مجھسے
اور نہ پورا ہوگا ارادہ ہمارا اور یہ بات اُن لوگون کو ٹھیک معلوم ہو چکی تھی کہ جو شخص ہوگا اصحاب محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے وہ سجدہ نکریگا کسی بادشاہ روے زمین کو جو کفر کرتا ہے ساتھ اللہ کے پس کہا مین نے اپنے دل مین کہ نیت کرتا ہون مین
واسطے اللہ کے اور سجدہ کرتا ہون رب العالمین کے واسطے اور سنا تھا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے تھے
آپ انما الاعمال بالنیات ولکل امرء مانوی پس سجدہ کیا مین نے پروردگار عالم کا اور جب اُٹھایا مین نے اپنے سر کو سجدے
سے کہا مجھسے بادشاہ کے وزیر نے کہ اے برادر عربی پہونچ گئے ساتھی تمھارے مین نے کہا ہان اب وہ قریب جبل مقطم کے ہین
راوی کہتا ہے کہ جب سنی وزیر نے یہ بات حکم کیا اُسنے حجاب اور اکابر دولت کو نکلنے کا واسطے ملاقات عرب کے پس سوار ہوے

قبطی ساتھ آراستگی کے اور کوتل روانہ غلاموں نے گھوڑوں کو انکے سامنے ساتھ تیری زینت کے اور زینپوشوں جڑاؤ کے ساتھ
نگینوں جواہرات اور نگینوں اعلا کی ہوئی ساتھ سونے اور روپے کے بندھے ہوئے ساتھ موتیوں کے اور بعد اسکے ہوا انکے
ساتھ اسباب قبطی روانہ لشکر کا اور خلعت دیا بادشاہ نے نضر بن ثابت کو جبکہ آئے تھے وہ ساتھ خوشخبری کے اور روانہ
ہوئی قوم واسطے ملاقات عرب کے اور تھا لیکن گمان کرتے تھے کہ وہ عرب متنصرہ ہیں اور نہیں جانتے تھے معاملہ تقدیر کو پس
حال نضر بن ثابت اور گئے قبطیوں کا واسطے ملاقات عرب کے تھا لیکن حال خالد بن الولید کا پس روانہ ہوئے وہ
اپنا پہونچے جبل تک ابن اسحاق نے بسلسلہ راویوں کے نعیم بن مرہ سے روایت کی ہے کہا نعیم نے کہ تھا میں
منجملہ ان لوگوں کے جنکو عمر بن الخطاب نے بھیجا تھا اہل وادی القری اور وادی نخلہ سے اور خالد بن الولید دوست
رکھتے تھے مجکو اسواسطے کہ میرے باپ شریک تھے عاص بن وائل السہمی کے اور سفر کیا تھا انکے واسطے مالوں کے
بصری کی بازار تک پھر جب جانا خالد بن الولید نے اس بات کو کہ قبطی اصحاب بادشاہ اور اسکے لشکر کے انکے استقبال کے
واسطے نکلے ہیں ڈرے وہ اس امر پر کہ تشویش میں پڑینگے دل مسلمانوں کے اور جان جائینگے مسلمان انکی طرف
اور ڈرے عمرو بن العاص بھی اس بات سے کہ سستی میں پڑینگے واپس آئے میرے پاس اور کہا مجھسے کہ اے ابن مرہ میں
چاہتا ہوں تمسے ایک بات کہنا ہیں سمجھ لو تم اسکو مجھسے میں نے کہا کہ اے ابا سلیمان وہ کیا بات ہے انھوں نے کہا کہ
دیکھا تم اس امر کو کہ عمرو بن العاص ساتھی انکے جب دیکھینگے ہمکو کہ آئے ہیں ہم ساتھ لباس متنصرہ کے اور صلیبان ہمارے
سروں پر ہیں اور قبطی لوگ سوار ہوئے ہیں ہمارے استقبال کے واسطے تو تشویش میں پڑینگے دل انکے ہمارے حال سے
ولیکن میں چاہتا ہوں تمسے اس امر کو کہ اترو تم اپنے گھوڑے سے اور سپرد کرو تم اسکو اپنے غلام کے اور چھپے ہو تم اس پتھر کی
آڑ میں پس جب دور چلے جاویں ہم لوگ تمسے اور تنہا رہو تم نکلو اور قصد کرو لشکر مسلمانوں کا اور جاو تم عمرو بن العاص کے
پاس اور بیان کرو انسے حال ہمارا کہ قصد کیا ہے فریب اور مکر کا ساتھ قوم کے تاکہ مطمئن ہو جاوے دل انکا اور بدستور
رہیں وہ اپنے کام میں اسواسطے کہ وہ سواے تمہارے اور کسی سے مطمئن نہونگے کیونکہ پہچانتے ہیں وہ تمکو اور کہو تم میری طرف
سے انکو سلام اور یہ بات کہ بدستور رہیں وہ اور لشکر انکا اپنے کام میں پس جب سنیں وہ تکبیر ہماری قبطیوں کے
لشکر میں بلند کریں وہ اپنی آوازوں کو ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور حملہ کریں وہ قوم پر پس کہا میں نے خالد سے
کہ بخوشی منظور ہے مجکو پھر اترا میں اپنے گھوڑے سے اور سپرد کیا میں نے اپنے غلام وارم کے اور چھپا میں طرف پہاڑ کے
اور چھپ رہا میں پیچھے ایک بڑے پتھر کے اور چلے خالد بن الولید مع اپنے ساتھیوں کے وہ راہ انکی لیکہ آراستہ تھے وہ ساتھ
لباس عرب متنصرہ اور ان خلعتوں کے جنکو بادشاہ نے متنصرہ کے واسطے بھیجا تھا اور پہنیں رفاعہ بن قیس اور بشار بن
عوف نے وہ دونوں خلعتیں جو بادشاہ نے بطریق پیشوائی کے بھیجا تھا اور بلند کیا صلیبانوں کو اپنے سروں پر اور پکڑ لیا
نشان متنصرہ کے اور بلند کیا صلیبان سونے اور چاندی کی جو دیر رہبان کے لیا تھا اور بدل دیا خالد نے بھی اپنے لباس کو اور [illegible]

مقداد اور عمار بن یاسر اور مالک اشتر نخعی نے بھی تبدیل لباس کیا تھا پس آئی جماعت مین که وه بیٹھے جاتے تھے که سامنے ہوا انکے
لشکر بطلیوس کا اور سردار لشکر کا ارسطادوس اور حجاب بادشاہ کے پس متوجہ ہوئے رفاعہ بن قیس اور بشار بن عوف اپنے
ساتھیوں کی طرف اور کہا کہ تبدیل ہوجاؤ اور جبکہ تم سامنے آؤگے که بیٹھے ہو اسی سے تمہیر پیروی اور مدد عادت کی
پس قسم کھاؤ مشیح اور ... کی اور نہ غلطی کرے کوئی تم مین کا یاد کرے رسول الله صلے الله علیه و آله وسلم کو پس
آگاہ ہوجاوینگے قوم ہمارے اور اگر تم اپنی ہمتون کو اپنی آنکھون آگے رکھو اور اگر نہ تم الله تعالی پر اپنے کامون مین پس
ویسا ہی کیا تو مسلمانون نے جو تم کیا انکے سرداران نے اور تبدیل ہوئے اور جھکے وہ واسطے تعظیم حجاب کے سردار لشکر ارسطادوس کے اور
وہ ملاقی ہوئے انکے پس متوجہ ہوئے حجاب انکی طرف اور بزرگ ... کیا انکو سوار ہونے کا پس سوار ہوکر روانہ ہوئے
یہانتک کہ پہنچے سراپردے بادشاہ کے حکم کیا انکو حجاب نے اترنے کا پس اترے وہ ... اور ... سراپردے کے دروازے پر
اور اجازت طلب کی بادشاہ سے پس اجازت دیا اسنے آنے سرداران لشکر اور ... پس داخل ہوئے رفاعہ بن قیس بشار بن عوف اور
نہیں داخل ہوا کوئی سوائے انکے اور ٹھہرے خالد اور مقداد اور عمار اور مالک ... رفاعہ اور بشار کے دروازے پر جب
داخل ہوئے رفاعہ ابن قیس بشار بن عوف سراپردے مین سلام کیا اور جھکے وہ واسطے تعظیم کے سامنے بادشاہ کے پس متوجہ ہوا بادشاہ
انکی طرف اور کہا اسنے که اے گروہ عرب کے بتحقیق جان لیا ہمنے محبت تمہاری اپنے ساتھ اور قرب ہمارا اپنے واسطے اور بلایا ہمنے تمکو واسطے
که رہو تم ساتھ ہمارے اور لڑو ہمارے دشمنون سے اور رہو ہم تم ایک ہی ساتھ ان عرب محمدیون پر پس اگر تم خیرخواہی کروگے
ہماری اور لڑوگے ہمارے دشمنون سے اور حمایت کروگے ہماری دولت کی تو ہونگے ہم موافق تمہارے حکم کے اور تقسیم کردینگے تمکو ملک
اپنا اور مالک کردینگے ہم تمکو اپنی نعمتون کا رفاعہ نے کہا که بشارت ہو تجکو اے بادشاہ قریب ہے کہ دیکھیگا تو وہ چیز جو خوش کریگی تجکو اور خرچ کرینگے ہم
تیرے سامنے اپنی کوشش کو اپنے دشمن کی لڑائی مین پس شکر ادا کیا انکا بادشاہ نے اور بہت اچھے دو خلعتین دین رفاعہ بن
قیس اور بشار بن عوف کو اور پہنا انھون نے ان دونون خلعتون کو ان خلعتون پر جو پہلے سے پہنے تھے که انھین کو پہنکر وہ
بادشاہ کے سامنے گئے تھے پس اسی وجہ سے مطمئن ہوگیا تھا دل بادشاہ کا کہ اسی نے دو خلعتین انکے واسطے بھیجی تھین اور
اس سبب سے یقین کیا که وہ عرب متنصرہ ہین راوی نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہے کہ جب آگئے خالد بن الولید رضی
اور مقداد اور عمار بن یاسر اور مالک اشتر اور رفاعہ بن قیس اور بشار بن عوف اور وہ لشکر جسکو امیر المومنین عمر
بن الخطاب نے اہل وادی القری اور طائف اور وادی نخلہ سے بھیجا تھا اور ہوا معاملہ انکا اسطرح پر جیسا که بیان
کیا تھا ہمنے اور متوجہ ہوئے وہ بجانب لشکر بادشاہ ارسطولیس کے اور رفاعہ بن قیس اور بشار بن عوف خلعتین
پہنے تھے اور نشان اور صلیبان انکے سرون پر تھے پس دیکھتے تھے مسلمان لشکر عمرو بن العاص کے انکی طرف اور
تعجب کرتے تھے انکے حال سے پس کہا معاذ بن جبل نے عمرو بن العاص سے که قسم ہے خدا کی اے عمرو یہ لوگ عرب متنصرہ
نہین ہین اور میرا جی نہین مانتا ہے اس بات کو اور بیشک وہ ہمارے ساتھیون سے ہین اور مین نے

ذکر پہونچنے رفاعہ وغیرہ کا بشکل ... مسلمانون مین
اور خلعت پانا رفاعہ بن قیس
اور بشار بن عوف کا
سامنے بادشاہ کے

ایک ایک کو انمین سے دیکھا پس دیکھا مین نے انمین لباس اوی نخلہ اور طائف اور وادی القری کے پس شرحبیل بن حسنہ نے کہا
کہ مین اس سے زیادہ تر تعجب کی بات تمسے کہتا ہون کہ مین نے ان سبھون کے بیچ مین خالد ابن الولید کو دیکھا ہے اور ظاہر ہوا
مجکو عمامہ اور وہ کپڑے انکے جو پہنکر مجلس مین داخل ہوے تھے یزید بن ابی سفیان نے کہا کہ مین نے قسم ہے خدا کی
مالک بن اشتر نخعی کو دیکھا ہے اور پہچانا مین نے انکو بسبب انکی درازی قد اور رکاب کے اور وہ گھوڑے کی زین پر مثل
مینچ کے ہین عمرو بن العاص نے کہا کہ قریب ہے تمکو حال معلوم ہوجاویگا اگر چاہا اللہ تعالی نے راوی کہتا ہے کہ گذر گیا دن
اور آئی رات ساتھ تاریکی کے کہ اسی وقت آئے نعیم بن مرہ پہاڑ کی طرف سے بارادہ لشکر مسلمانون کے اور اس رات مین سعید
بن زید بن نفیل واسطے نگہبانی کے مقرر تھے پس جب دیکھا انھون نے بجانب ذات نعیم بن مرہ کے کہ آتے ہین وہ انکے لشکر کی طرف
جلد متوجہ ہوے مسلمان انکی طرف اور کہا کہ تم کون ہو مختصر کہو حال اپنا پس کہا انھون نے کہ مین نعیم بن مرہ ہون پھر سلام کیا
نعیم نے مسلمانون کو پس جب پہچانا مسلمانون نے انکو مرحبا کہی انکو اور پوچھا کہ تم کہان سے آئے ہو پس آگاہ کیا نعیم نے
انکو سرگذشت سے پس لیگئے مسلمان انکو عمرو بن العاص کے پاس نعیم کہتے ہین کہ جب پہونچا مین عمرو بن العاص کے
خیمے مین سلام کیا مین نے انکو پس جواب سلام کا دیا انھون نے مجکو اور کہا کہ کون شخص ہے مین نے کہا کہ مین نعیم ہون
انھون نے کہا کہ مرحبا اے نعیم تمھارے پیچھے کیا حال ہے آگاہ کرو تم مجکو اپنی خبر سے اے بیٹے میرے بھائی کے بیٹھ جاؤ تم
پس بیٹھ گیا مین انکے سامنے اور سب حال اول سے آخر تک بیان کیا مین نے انسے پس بہت خوش ہوے وہ اور
بشارت حاصل کی ساتھ مدد اور غلبے کے اور سجدہ شکر اللہ تعالی کا بجا لائے اور اسی وقت بلایا انھون نے معاذ بن
جبل اور شرحبیل بن حسنہ کو پس جب آئے وہ لوگ اور بیٹھے سامنے انکے متوجہ ہوے عمرو بن العاص انکی طرف اور کہا کہ
اے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ نعیم بن مرہ خبر لیکر میرے پاس آئے ہین اور ایسا ایسا کچھ مجھسے بیان کرتے ہین
پھر کہا نعیم سے کہ اے بیٹے میرے بھائی کے بیان کرو تم ان لوگون سے وہ چیز جو بیان کی تمنے مجھسے پس نعیم نے ابتدا سے
انتہا تک انسے بیان کیا پس بہت خوش ہوے وہ لوگ اور کہا کہ ہم اللہ غالب اور بزرگ سے امید اس بات کی رکھتے ہین
کہ یہ معاملہ سبب ہووے ہمارے غلبے کا ہمارے دشمنون پر پھر نعیم نے عمرو بن العاص سے کہا کہ اے سردار سوار ہو تم
اور حکم کرو سرداران مسلمین اور لشکر کو سوار ہونے کا اور آمادہ اور باسامان رہو تم لڑنے کام مین پس جب سنو تم
تکبیر کو قبطیون کے لشکر سے کہ بلند ہوئی ہے تو بلند کرو تم بھی اپنی آوازون کو ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور حملہ کرو تم دشمنون کے
لشکر پر ابن اسحاق نے روایت کی ہے کہ اللہ تعالی کو اپنی خلق کے کام مین نگرانی انجام کار کی ہے اور معاملہ اسکا
یون ہے کہ جب رات ہوئی تو جمع کیا ارسطولیس نے حجاب اور سردارون کو اور کہا انسے کہ تنگی مین پڑا ہے سینہ میرا ان
عرب کے سبب اور انکے قیام سے ہمارے یہان اور نرخ غلے کا ہمارے یہان گران ہوگیا ہے کہ ظالم ہوگئے ہین
وہ لوگ دیہاتون اور زمین والون پر اور باز رکھا ہے انھون نے اور شہر والون کو اس امر سے کہ پہونچا دین

وہ ہمارے پاس کسی چیز کو پیداوار شہروں سے اور آنکے گروہ بھی جاتے ہیں ریف اور صعید تک اس جانب سے اور اہل نوبہ اور
بجاوہ کسی نے بھی ہماری کمک نہیں کی اور آنکے آپس میں فساد اور جھگڑا پڑ گیا تو سو میری راے تو یہ ہے کہ شروع کروں میں
لڑائی کو ان عرب سے اور مدد اور غلبہ دیوے جسکو چاہے پس کہا جواب اور سرداروں نے کہ اے بادشاہ کیا تو
چاہتا ہے کہ ہم لوگ کسی امر میں تیرے خلاف کرینگے پس کہا ارسطولیس نے کہ نکلو اور چلو تم لوگ اسی وقت اور آگاہ کردو
لشکر کو کہ کل لڑائی ہوگی اور حکم دو انکو کہ پہنیں وہ لباس حرب کا اور آمادہ ہوں واسطے لڑائی کے اور نہ آفتاب
نکلنے پاوے کہ وہ لوگ پہاڑ پر پہنچ جاویں کہ شاید دفعتہ در آویں ہم عرب پر بوقت غفلت کے پس نکلے جواب موجب حکم
بادشاہ کے اور نہ تھی بادشاہ کو آگہی اس معاملے سے جو پورا ہو چکا تھا قصر شمع میں اور تھی اچھی تدبیر اللہ تعالی کی اپنے
مسلمان بندوں کے واسطے یہ کہ مقوقس کا ایک حقیقی بھائی تھا جسکا نام ارجانوس تھا اور مقوقس اسکو بہت دوست
رکھتا تھا اور کوئی کام بدون اسکے مشورے کے نہیں کرتا تھا اور دونوں ساتھ ہی سوار ہوتے تھے اور ساتھ ہی اترتے تھے
اور نہیں جدا ہوتے تھے آپس میں بسبب محبت ایک کی دوسرے سے موافق اپنی عادت کے اور مقوقس داخل ہو چکا تھا اپنے
خلوت کے گھر میں رمضان کے مہینے میں جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اور بھائی اسکا نکلنے کی راہ دیکھتا تھا جس وقت کہ تمام
تمام ہوا مہینا پس جب پورا ہو گیا مہینا رمضان معظم کا اور مقوقس بادشاہ نہ نکلا تو سخت گذرا اسپر یہ حال اور برا جانا اسکے معاملے
کو اور آیا وہ اپنے بھائی کے خلوت خانے کی طرف در کے نزدیک پوچھتا تھا ان لوگوں کو جو اسکی خدمت میں مقرر تھے لیکن نہ کہا
انمیں سے کسی کو تاکہ پوچھے حال اپنے بھائی کا اور یہ کہ کیا سبب اسکے دیر کرنے کا نکلنے سے پس نہ پایا انمیں سے کسی کو
اور شک کی کام میں اور آیا بجانب ارسطولیس بیٹے اور ولی عہد اپنے بھائی کے پس پایا اسکو بیٹھا ہوا تخت پر اور
حکم اسکا جاری تھا ملک میں پس نہایت برا جانا اسکے معاملے کو اور متوجہ ہوا ارسطولیس کی طرف اور پوچھا اس سے
حال اسکے باپ کا سبب اسکے دیر کرنے کا پس کہا ارسطولیس نے کہ بادشاہ نے اپنے طالع کو بمقابلہ ان عرب کے ضعیف دیکھا
اور حکم کیا مجھکو ٹھہرنے کا اپنی جگہ پر اور بندوبست کرنے معاملے کا اسکے اور عرب کے بیچ میں مصالحہ کروں میں انسے
یا لڑوں میں انسے پس جب سنی ارجانوس نے یہ بات ارسطولیس سے چپ ہو رہا اور کچھ جواب اسکو نہیں دیا اور چھپایا معاملے
کو اپنے دل میں اور جان گیا اس امر کو کہ ارسطولیس نے اپنے باپ کو مار ڈالا اور راوی کہتا ہے کہ ارجانوس بھائی
مقوقس کا بھی اعتقاد رکھتا تھا نبوت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور جانتا تھا کہ عنقریب انکی پھیلیگی زمین
مشرق اور مغرب تک اور بادشاہ لوگ سست ہو جاینگے آنکے صحابہ کے زمانے میں اور وہ لوگ غالب ہو جاینگے شہروں پر پس
نکلا وہ اپنے بھتیجے ارسطولیس کے پاس سے اور نہیں ظاہر کیا اسنے کسی سے وہ امر جو اسکے دل میں تھا اور ارسطولیس نے
ارادہ لڑائی کا عرب سے کل کے روز پر رکھا تھا پس نکلا ارجانوس اسکے پاس سے رات کے وقت اور گیا قصر شمع میں
اور دیکھا اسنے ان لوگوں کو جنکو اسکے بھتیجے نے اکابر دولت سے قید میں چھوڑا تھا اور ان لوگوں کو جنپر اسکو اعتماد تھا اپنے کام

اور اپنی حفاظت مین پس جب داخل ہوا ارجانوس اُنکے پاس کہا اُسنے اُنسے کہ جانو تم لوگ اس امر کو کہ عقل سبب پائداری
بنی آدم کی ہی اسواسطے کہ اللہ تعالی نے خاص کیا بنی آدم کو ساتھ عقل کے سوائے اپنے اور سب مخلوقات کے اور
مقوقس کو اُسکے بیٹے نے ضرور مار ڈالا ہی بسبب خواہش دنیا کے اور تھا مقوقس مہربان تم لوگون پر اور مطیع تھا تمھارا
اور جانو تم اس امر کو کہ یہ عرب جو ہین کہ پیش آئے ہین مار ڈالا انکا وہ تھا جسکا ملک تمھارے ملک سے بڑا تھا اور لشکر اُسکا تمھارے لشکر سے
زیادہ تھا پس نٹھہر سکے وہ لوگ عرب کے سامنے اور نہین ہی زمانہ جاتے رہنے اور سست ہوجانے تمھاری دولت کا مگر
اسقدر کہ ٹھہر جاؤ اور مقابل ہوان دونون لشکر پس اگر فتح پاوینگے تمپر عرب تو مار ڈالینگے وہ تمکو اور لوٹ لینگے وہ تمھارے
مال کو اور لونڈی غلام بناوینگے تمھارے عورات اور لڑکون کو اور رہینگے تمھارے گھرون مین جسطرح کہ کیا انھون نے
تمھارے غیر کے ساتھ ان لوگون نے کہا کہ ای سردار کیا رائے ہی اس معاملہ مین اُسنے کہا کہ رائے یہ ہی کہ ہوشیار ہوجاؤ تم
اپنی جانون پر اور بند کرلو تم دروازہ اپنے قصر کا اور نہ آنے دو اُسمین کسی کو بادشاہ کے لشکر سے اور نہ اُسکو اسواسطے
کہ اُسکو قوت تمھاری لڑائی کی نہوگی اس حال مین کہ عرب اُسکے پیچھے ہونگے اور وہ عبور کریگا بجانب غربی کے اور چلا جاویگا سکندریہ
کو اور مین بعد اُسکے صلح کرلونگا اپنے اور تمھارے واسطے ان عرب سے اور بے ڈر ہوجاوینگے ہم اپنی جانون اور مالون اور
اولاد پر اور بعد اُسکے جو ارادہ کریگا بیعت کا اُنکے دین پر تو اُسکے واسطے کوئی مانع نہوگا اور جو کوئی اپنے دین پر استقامت
کریگا وہ اُنکو جزیہ دیگا اور محفوظ رہیگا خون اُسکا اور مال اُسکا اور لڑکے بالے اُسکے راوی کہتا ہی کہ جب سُنی اُن لوگون نے
یہ بات اُسکی بہتر جانا اُسکی رائے کو اور سمجھے وہ کہ حق اُسی کے ساتھ ہی پھر راوی نے بیان کیا ہی کہ ارجانوس سوار ہوتا تھا ساتھ
ایک ہزار سوار کے اپنے غلامون سے پس گھیر لیا ارجانوس نے قصر شمع اور اُس چیز کو جو اُسمین تھی خزانے اور مال اور اسباب غلے
وغیرہ سے اور بند کرلیا اُسنے دروازے کو اور چڑھ گیا مع اپنے لوگون کے اوپر کے مکان پر اور بادشاہ اسطولیس کو اس حال کی
کچھ خبر تھی راوی کہتا ہی کہ آئے بعض غلام اسطولیس کے جو واقف ہوگئے تھے اس معاملہ سے اور آگاہ کیا اُسکو اُسکے
چچا ارجانوس کے حال سے پس جب سُنا اسطولیس نے یہ حال یقین کیا اُسنے اپنے زوال ملک اور اُسکے نکلجانے کا اپنے ہاتھ سے اور
حیران ہوگیا اپنے کام مین پس قصد کیا اُسنے داخل ہو قصر کا رات کو کہ اُسی وقت بلند ہوئی آواز تہلیل اور تکبیر کی اُسکے وسط لشکر سے
اور عرب نے حملہ کیا راوی کہتا ہی کہ جب سُنی عمرو بن العاص نے آواز تکبیر کی کہ بلند ہوئی ہی قبطیون کے لشکر مین سوار ہو چکے تھے وہ
اور سب لشکر اترا تھا پس اُسی وقت تکبیر کہی عمرو بن العاص اور مسلمانون نے اور حملہ کیا اُنھون نے قبط کے لشکر پر اور عمل کیا تلوار نے
انمین پس جب دیکھا اسطولیس نے بجانب اُس چیز کے جو نازل ہوئی اُسپر آپڑنے عرب سے اور ثابت ہوگیا اُسکو یہ امر کہ وہ عرب
جو آئے تھے بطور کمک کے لباس متنکرہ مین اُنھون نے حملہ کیا اُسکے لشکر پر پس جانا اُسنے کہ یہ بات قریب عمر کے تھی اور یہ کہ اُسکو
طاقت اُنکے مقابلے کی نہین ہی اور سوار ہوا وہ اُسی وقت اور سوار ہوے مجاب اور بطارقہ اور امرا اور غلام اُسکے اور اُٹھا لیا خزانے
اور مال اور اسباب کو اور اسپ کو اُن لوگون نے اپنے آگے کرلیا اور روانہ ہوئے وہ رات کو اور دور آئے وہ اور قطع کی مسافت

ف [illegible] حملہ کرنے [illegible] رات [illegible] اور حملہ [illegible] عمرو بن العاص کا [illegible] بھاگ جانا اسطولیس بادشاہ کا مع اپنے [illegible] کے بجانب [illegible] کے اور فتح ہونا شہر مصر کا بطور صلح کے ارجانوس اور مقوقس سے اور امان دینا مسلمانون کا ارجانوس اور لشکر سب کو اور داخل ہونا مسلمانون کا شہر مصر مین ۱۲

شہر مصر کی تا اینکہ پہونچے پہلے پل پر اور اُسپر سے عبور کر کے چلے بجانب مریوط کے پس چھوڑا مردمان باقی کو وہان مع تین ہزار
سوار کے اور روانہ ہوئے وہ سب بارادہ اسکندریہ کے **راوی کہتا ہی** کہ پکارا پکارنے والے نے کہ ارسطولیس بادشاہ
بھاگ گیا پس ٹھہر سکا کوئی شخص اُسکے لشکر کا اور پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے وہ سب اور تلوار کام کرتی تھی اُنمین پس مدد اور غلبہ دیا
اللہ غالب اور بزرگ نے اصحاب اپنے نبی کو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **ابن اسحاق** نے ثقات سے **روایت** کی ہی کہ مارے گئے
اُس رات مین لشکر قبطیون سے پانچ ہزار سوار اور غنیمت مین پایا مسلمانون نے اُنکے خیمون اور اُس چیز کو جو اُسمین تھی مال
اور اسباب سے پس جب صبح ہوئی آئے خالدؓ اور عمارؓ اور مقدادؓ اور مالکؓ پاس عمروؓ بن العاص کے اور سلام کیا اُنکو اور اُنکے ساتھیون کو
اور سلام کیا بعض مسلمانون نے بعض کو اور آگے رفاعہؓ بن قیس اور بشار بن عوف طرف عمروؓ بن العاص کے اور سلام کیا اُنکو پس متوجہ ہوئے
عمروؓ بن العاص اُن سب کی طرف اور سلام کیا اُنکو اور مرحبا کہی اور دعا دی اُنکو اور شکریہ ادا کیا اُنکے کامون کا اور بیان کیا
خالدؓ بن الولید نے عمروؓ بن العاص سے تمام ماجرا جو گذرا تھا ساتھ عرب متنصرہ کے اور ہلاک کرنا اُن سب کا اور مالک ہو جانا
اُس چیز پر جو ساتھ اُنکے تھی گھوڑون اور اونٹون اور ہتھیار اور لباس وغیرہ سے اور گفتگو اہل براد اُنکے رہبان کی اور
مارا جانا قس کبیر کا اور لینا اُن لوگون سے صلیبان اور زنارون کا اور داخل ہونا ارسطولیس کے یہان ساتھ مکر اور فریب کے پس
خوش ہوئے عمروؓ بن العاص اُنکی باتون سے اور شکر ادا کیا اللہ تعالی کا اس معاملے پر اور دعا دی خالد اور سب مسلمانون کو اور کوچ کیا
مقام مجمع البحرین سے مع اپنے لشکر کے اور روانہ ہوئے تا اینکہ آگئے مصر مین اور مالک ہو گئے اُسکے درون کے اور اُترے خالدؓ
اور عمارؓ اور مقداد اور مالک اشترؓ قصر شمع پر پس ظاہر ہوا اُنپر ارجانوس بن راعیل بھائی مقوقس کا اور کہا اُنسے عربی زبان مین کہ اے
جوانمردان عرب جانو تم اس امر کو کہ اللہ غالب اور بزرگ نے مدد کی تمھاری ساتھ غلبے کے اور مالک ہوئے تم شہرون کے
اور جانو تم اس بات کو کہ مین نے تمھارے حق مین نیکو خواہی سے ایسا ایسا کچھ کیا ہی اور اگر نہ فریب کرتا مین ساتھ بیٹے اپنے
بھائی کے تو نہ شکست کھاتا وہ تمسے اور اب ہم صلح کرتے ہین تمسے اور سپرد کرتے ہین تمکو یہ قصر اس شرط پر کہ نہ تعرض کرو تم ہماری
کسی چیز سے اور نہ دراز کرو تم اپنے ہاتھون کو ہماری طرف ساتھ کسی بُرائی کے اور جو شخص ہم مین کا چاہے کہ داخل ہو تمھارے
دین مین پس کوئی اُسکو مانع نہوگا اور جو باقی رہیگا اپنے دین پر پس نہ تعرض کرو تم اُس سے اور دیا کریگا وہ جزیہ پس کلام کیا اُس سے
اُنمین سے معاذؓ ابن جبل نے اور کہا کہ جان تو اس امر کو کہ اللہ غالب اور بزرگ نے غلبہ دیا ہمکو کافرون پر بسبب صدق ہماری نیتون
اور اچھائی ہمارے کامون اور تبعیت کرنے ہمارے حق کی اور ہم لوگ نہین کہتے ہین کوئی بات مگر سچ اور نہین عہد و اقرار
کرتے ہین ہم کسی بات کا مگر یہ کہ پورا کرتے ہین ہم اپنے عہد کو اور نہین عمل مین لاتے ہین ہم بیوفائی اور فریب کو اور تمھارے
واسطے امان ہی تمھاری جانون اور مالون اور اولاد پر اور جو شخص مسلمان ہوگا تم مین سے اور داخل ہوگا ہمارے دین مین
تو قبول کرینگے ہم اُسکو اور جو کوئی باقی رہیگا اپنے دین پر پس نہ تعرض اور بُرائی کرینگے ہم اُس سے اور اکتفا کرینگے ہم
اُس سے جزیہ پر پس جب سنا ارجانوس اور مشائخ مصر اور اُسکے سردارون نے یہ کلام خوش ہوئے دل اُنکے اور التجا

ارجانوس اور کھول دیا اُسنے دروازہ قصر کا اور لیکر آیا اُنکے پاس کنجیان اور سپرد کیا اُنکو پس لیا خالدؓ اور اُنکے ساتھیون نے ارجانوس اور مشائخ مصر اور وہان کے رئیسون کو ساتھ اپنے اور لیکر آئے پاس عمروؓ بن العاص کے اور ٹھیرایا اُن لوگون کو سامنے اُنکے اور بیان کیا اُنسے خالدؓ نے حال صلح اور اُس چیز کا جسپر وہ لوگ متفق ہوے تھے پس خوش ہوے عمروؓ بن العاص اس حال سے اور متوجہ ہوے اُنکی طرف اور کہا کہ اے قوم جانو تم اس امر کو کہ اللہ تعالی نے غالب کیا ہمکو تمپر اور شکست دی اور بھگا دیا ہمنے تمھارے بادشاہ کو اور اب تم لوگ ہمارے قبضے مین ہو اور ہو گئے تم غلام ہمارے اسواسطے کہ فتح کیا ہمنے تمھارے شہر کو بزور تلوار کے اور اب تم ہمارے مغلوب ہو پس کہا ارجانوس نے کہ اے سردار آیا نہین ہے یہ بات جو کہی ہمنے تمسے کہ اللہ غالب اور بزرگ نے ٹھیرایا مہربانی کو تمھارے دلون مین اور تم لوگ معاف کر دیتے ہو اُسکو جو تمپر ظلم کرتا ہے اور نیکی کرتے ہو تم اُسکے ساتھ جسنے تمسے برائی کی اور تم جانتے ہو کہ ہم لوگ رعایا اور محکوم ہین اور اگر ہوتا حکم ہمارے اختیار مین تو بیعت کرتے ہم تمھاری پس نرمی کرو تم اب ہمارے ساتھ اور دیکھو ہمارے حال کو پس کہا عمروؓ بن العاص نے صحابہؓ سے کہ کیا کرون مین ان لوگون کے معاملے مین شرجیلؓ بن حسنہ نے کہا کہ اے سردار کرو تم اُنکے ساتھ وہ امر جسکا حکم کیا ہے اللہ غالب اور بزرگ نے عدل سے اور نیکی کرو تم اُنکے ساتھ اور خوش کرو تم اُنکے دلون کو کہ مالک ہو جاؤگے تم اور شہرون کے بھی ایسا کرنے سے بسبب اسکے کہ سُنینگے لوگ اور خبر پہونچیگی شہر والون کو اُسکی پس سپرد کر دینگے وہ شہرون کو بغیر لڑائی جھگڑے کے اور گفتگو کی معاذ بن جبل اور اکابر صحابہؓ نے اور کہا اُنھون نے کہ اے سردار بات وہی ہے جو شرجیل بن حسنہ نے کہی پس کہا عمروؓ بن العاص نے کہ اے لوگ مصر کے بتحقیق امان دی ہے ہمنے تمکو تمھاری جانون اور مالون اور گھربار اور اولاد پر بسبب اپنے احسان کے تمپر اور معاف کر دیا مین نے تمکو جزیہ اس سال کا اور سال آیندہ مین لیوینگے ہم تمسے جزیہ کو ہر شخص بالغ سے چار دینار اور جو شخص مسلمان ہو گا تم مین سے تو قبول کرینگے ہم اُسکو پس جب سنا ارجانوس نے کلام عمروؓ بن العاص کا کہا اُسنے کہ عدالت کی تمنے قسم ہے خدا کی اسی وجہ سے مدد اور غلبہ لیے گئے تم اور ثابت ہو گئی میرے دل مین اب صحت تمھارے دین کی اور مین گواہی دیتا ہون اس بات کی لا آلہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ وان محمداً عبدہ ورسولہ اور جو کچھ چھوڑا ہے میرے بھائی کے بیٹے نے قصر شمع مین خزانے اور مالون اور ہتھیار اور اسباب وغیرہ سے وہ سب ہدیہ ہے میری طرف سے تمکو بعوض اُسکے جو تمنے میرے شہر والون کے ساتھ کیا راوی کہتا ہے کہ جب دیکھا اہل مصر نے بطریق اپنے سردار ارجانوس کے کہ ایمان لایا اور مسلمان ہوا اور داخل ہوے بہت لوگ اُنکے دین اسلام مین راوی نے بیان کیا ہے کہ قصد کیا اور گئے عمروؓ بن العاص بجانب اُنکے کنیسے کے پس بنایا اُسکو جامع مسجد اور اسی سبب سے مشہور ہے وہ آج تک بنام جامع عمروؓ بن العاص کے اور یکجا کیا عمروؓ بن العاص نے اُس مال کو جو لیا تھا اُنھون نے قسطیون کے خیمون سے جو بھاگ گئے تھے اور نکالا اُسمین سے پانچوان حصہ واسطے امیر المومنین عمرؓ بن الخطاب کے اور تقسیم کر دیا باقی کو مسلمانون پر اور دیا ہر ذی حق کو حق اُسکا پھر لکھا ایک خط بنام خلیفہ عمرؓ بن الخطاب کے مشعر فتح مصر کے اور حال وہان کا اور روانہ کیا خط اور خمس کو ساتھ علقمہؓ بن سارینہ کے اور ساتھ کیا اُنکے ایک سو سوار کو اور حکم کیا اُنکو روانگی کا بجانب مدینہ منورہ کے پس روانہ ہوے وہ دراتحالیکہ کوشش

کرتے تھے چلنے مین رات دن تا اینکہ پہونچے وہ مدینہ طیبہ مین اور داخل ہوے علم بن ساریہ امیر المومنین عمر بن الخطاب کے
پاس اور سلام کرکے دیا خط انکو پس جواب سلام کا دیا انکو حضرت عمرؓ نے اور لے لیا خط کو اور کہا کہ تم کہان سے آئے ہو
علم بن ساریہ نے کہا کہ مصر سے عمرو بن العاص کے پاس سے حضرت عمرؓ نے کہا کہ تمھارا کیا نام ہے انھون نے کہا کہ یا امیر المومنین
مین علم بن ساریہ ہون حضرت عمرؓ نے کہا کہ شاباش ہو تمکو ای علم پھر کھولا خط اور پڑھا اسکو آہستہ تا اینکہ پہونچے آخر تک
پس سجدہ شکر اللہ کا ادا کیا پھر اٹھایا اپنے سر کو اور پڑھا خط کو باواز بلند مسلمانون پر پس خوش ہوے وہ لوگ اس معاملے سے
اور بلند کیا انھون نے اپنی آوازون کو ساتھ تہلیل اور تکبیر پڑھنے درود اوپر بشیر و نذیر کے پھر حکم کیا حضرت عمرؓ نے
بیجانے مال خمس کا مسلمانون کے بیت المال مین راوی نے بیان کیا ہے کہ پہونچی ہے مجکو یہ روایت لوگون سے کہ آئے
علم بن ساریہ امیر المومنین عمر بن الخطابؓ کے پاس اور کہا کہ یا امیر المومنین عمرو بن العاصؓ نے سلام کہا ہے آپ کو اور کہا ہے
کہ کفارون نے دریاے نیل مین ہر سال ایک طریق مقرر کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ جب دیر کرتی ہے روانی دریاے نیل کی
ان لوگون پر تو لیتے ہین وہ لوگ ایک لڑکی کو اور آراستہ کرتے ہین اسکو ساتھ اچھی زینت کے اور ڈالتے ہین اسکو دریاے
نیل مین پس آجاتا ہے پانی پس جب سنی یہ بات عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے لکھا ایک خط اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم
من عبد اللہ امیر المومنین عمر بن الخطاب الی عمرو بن العاص سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ فاذا
وصلک کتابی ہذا فاطلب اعداء اللہ حیث کانوا من البلاد وایاک ان تلین جانبک لہم وانظر فی احوال الرعیۃ واعدل فیہم
ما استطعت واطلب العفو من اللہ بالعفو من الناس واجر المسلمین علی قوانینہم وقرر لہم واجباً فی دواوینہم واحی الرسوم
العافیۃ بالعدل فی الرعیۃ فانما ہی ایام تمضی ومدۃ تنقضی فاما ذکر جمیل واما خزی طویل والسلام پھر لکھا دوسرا خط
بنام نیل مصر کے اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ امیر المومنین الی نیل مصر اما بعد فانک
مخلوق لا تملک ضرا ولا نفعا فان کنت تجری بحولک وقوتک فانقطع فلا حاجۃ لنا فیک وان کنت تجری بحول اللہ
وقوتہ فاجر کما کنت تجری والسلام پھر لپیٹا دونون خطون کو اور سپرد کیا علمؓ ابن ساریہ کے اور کہا انسے کہ سلام
کہنا تم عمرو بن العاص کو اور کہنا انسے کہ ڈال دو تم اس خط کو دریاے نیل مین بعد اسکے حکم کیا انکو روانگی کا
علمؓ بن ساریہ نے بیان کیا ہے کہ لیا مین نے دونون خطون کو اور سوار ہوا مین اپنی اونٹنی پر اور سوار ہوے وہ
ایک سو سوار بھی جو آئے تھے ساتھ میرے ہمراہ مال خمس کے اور روانہ ہوے ہم بارادہ مصر کے اور کوشش کی
ہمنے روانگی مین رات اور دن تا اینکہ پہونچے ہم مصر مین اور آئے ہم پاس عمرو بن العاصؓ کے اور سلام کرکے دیا مینے
دونون خط انکو پس کھول کر پڑھا آہستہ اسکو اور مطلع ہوے اسکے مطلب سے جو حکم کیا تھا انکو امیر المومنین عمر بن الخطاب نے
ولیکن وہ خط جو دریاے نیل کے نام تھا پس ڈال دیا اسکو عمرو بن العاص نے نیل مین حالانکہ ناامید ہو گئے تھے لوگ کھیتی سے
اس سال مین پس قسم ہے اللہ کی کہ نہین صبح ہونے پائی تھی اس رات کی کہ بڑھا دریاے نیل مثل دریاے زور و شور

کرنے والے کے جسکی سوجان بھیڑ بارتی تھین راوی نے بسلسلۂ راویون کے یحیٰی بن عوف سے روایت کی ہو کہا یحیٰی نے
کہ مجھکو روایت پہونچی ہو اس امر کی کہ جب فتح کیا عمرو بن العاص نے مصر کو آئے وہ بجانب اُسکے ٹبرے کنیسے کے
پس پایا اُنھون نے اُسمین ایک گھر مقفل اور کھولا اُسکو تو اُسمین ایک صورت چاندی کی تھی اور آگے اُس صورت
کے دوسری تصویر تھی جسکے ہاتھ مین بُت تھے اور یہ صورت اور وہ تصویر مثل اُس صورت اور تصویر کے تھی جسکو محمد مصطفے
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کعبے مین پایا تھا ہنگام فتح مکہ معظمہ کے پس فرمایا تھا آپ نے کہ یہ صفت ابراہیم
علیہ السلام اور صفت اُنکے باپ آزر کی ہو راوی کہتا ہو کہ ہنسے عمرو بن العاص اور پڑھی اُنھون نے آیت
ماکان ابراہیم یہودیاً ولا نصرانیاً ولکن کان حنیفاً مسلماً وماکان من المشرکین ۃ معاذ بن جبل نے کہا
کہ جب آیا تھا مین سے سنا تھا مین نے ابا ہریرہ کو کہتے تھے وہ کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے یلقی ابراہیم ابوہ آذر یوم القیمۃ وعلی وجھہ قترۃ وغبرۃ فیقول لہ ابراہیم الم اقل لک ولا تعص
فیقول لہ ابوہ الیوم لا اعصیک فیقول ابراہیم یارب انک وعدتنی انک لا تخزنی یوم یبعثون فای خزی
اخزی من ہذا فیقول اللہ عزوجل انی حرمت الجنۃ علی الکافرین ثم یقول یا ابراہیم انظر ما تحت قدمیک
فینظر فاذا ھو بالذیخ ملتطم فیوخذ بقوائم آزر فیلقی فی النار۔ راوی نے بیان کیا ہو کہ اُسی وقت
حکم کیا عمرو بن العاص نے اُن دونون کے توڑنے کا پس توڑی گئین وہ دونون پھر حکم کیا عمرو بن العاص نے
لشکر مسلمانون کو عبور کرنے کا بجانب غربی کے پیچھے دشمن کے پس عبور کیا لشکر نے اور آگے اُس
لشکر کے خالد بن الولید اور رفاعہ بن قیس اور مقداد بن اسود الکندی اور عمار بن یاسر اور مالک
اشتر نخعی اور عبد اللہ یوقنا اور قوم اور لشکر اُنکے تھے اور چلے وہ سب بارادۂ مربوط کے پس
جب عبور کیا اُنھون نے بجانب غربی کے بھیجا خالد نے یوقنا کو بطور ایلچی کے بطرف مرزبان ساقی کے
اور اُنکے ساتھ بیس سوار تھے اُنکے بنی عم اور لشکر سے پس روانہ ہوے یوقنا اُنکو لیکر تا اینکہ آئے وہ
مربوط مین اور ٹھہرے سامنے شہر کے پس دیکھا اُنکو شہر والون نے آئے وہ مرزبان ساقی کے پاس اور
آگاہ کیا اُسکو اُنکے حال سے پس بھیجا اُسنے اُنکے پاس اپنے غلامون کو بغرض پوچھنے اُنکے حال کے پس
جب پوچھا غلامون نے کہا یوقنا نے کہ مین ایلچی ہوکر آیا ہون تمھارے پاس سردار عرب کی جانب سے
پس پھر گئے غلام اپنے سردار مرزبان کے پاس اور آگاہ کیا اُسکو اُس حال سے پس حکم کیا اُسنے غلامون کو
اُنکے لانے کا اپنے پاس پس آئے غلام اُنکے پاس اور کھولدیا اُنکے واسطے دروازے کو اور داخل ہوے اُنکو لیکر
پاس مرزبان کے پس جب ٹھہرے یوقنا اور ساتھی اُنکے سامنے اُسکے کہا اُسنے کہ کون چیز تمکو ہمارے پاس لائی ہو
یوقنا نے کہا کہ مسلمانون کے سردار نے بھیجا ہو مجھکو تیرے پاس بطور ایلچی کے اور مجھے اختیار دیتے ہین

تجکو اس امر کا کہ عمل کرے تو اپنے اور اپنے توابعین قوم کی جان بچانے پر اور مین تجکو بیک مشورہ دیتا ہون کہ سپرد کردے
تو یہ شہر ہمکو اور تیرے واسطے امان ہوگی تیری جان اور مال اور اولاد پر اور تجکو یہان کے قیام مین اختیار ہوگا اگر منظور ہوگا
تجکو رہنا تحت حکومت اسلام کے پس کوئی تجکو مانع نہ ہوگا اور اگر چاہیگا تو چلے جانے کو مع اپنے مال اور لڑکے بالے اور قوم کے
پس چلا جا تو اسطرح تجکو منظور ہو اور جسجگہ کو تو جانا چاہے کہ ہم تجکو پہنچا دینگے والسلام پس جب سنا وردان نے
یہ کلام ہنسا وہ ملعون اور کہا کہ قسم ہے تمکو اپنے دین کی کہ یہ وفائی عادت تمھاری ہے اور یہ لباس تمھارا ہے اور نہین فلاح پائی
اُسنے جسنے بنا دی تمھاری ڈالی اور نہ وہ جو داخل ہوا تمھارے دین مین اور مین اُن لوگون سے نہین ہون کہ رسوا کرون
بادشاہ کو اور سپرد کردون شہر اسکا اور مین اور وہ ایک ہی جگہ مین ہون اور قریب ہے کہ بھیجونگا مین خط بادشاہ کو اور آگاہ کردونگا اسکو
تمھارے حال سے اور قریب ہے کہ جانوگے تم اس امر کو کہ کس شخص پر دائرہ لڑائی کا پھرتا ہے اور آخر کو کس شخص کا نقصان سیدہ ہوتا ہے پھر
حکم کیا اُسنے اُن لوگون کے گرفتار کر لینے کا اور کہا اُسنے یوقنا اور اُنکے ساتھیون سے کہ اے گروہ روم کے کفر کیا تمنے ساتھ مسیح کے
اور انکار کی تمنے سیدہ مریم کی اور باہر ہو گئے تم طریقہ حواریین سے اور داخل ہوئے تم ان عرب بھوکے ننگون کے دین مین پس
قسم ہے حق مسیح کی پر آئینہ بھیجونگا مین تمکو بادشاہ ارسطولیس کے پاس کہ مار ڈالیگا وہ تمکو اور مقابلہ کریگا تمھارا بسبب
تمھارے کفر کے پھر حکم کیا اُسنے [illegible] پس لیے انکے ہتھیار اور لے گئے لوگ انکو ایک گھر مین
جو دار الامارۃ تھا اور مضبوط کیا انکو ساتھ قید کے اور ارادہ کیا انکے بھیجنے کا بجانب اسکندریہ کے اور توقف کیا بسبب غفلت
تاکہ روانہ کرے انکو پھر مقرر کیا اُسنے اپنی ایک لونڈی کو اپنی لونڈیون سے جسکا نام دینا تھا بعد اسکے کہ اتارا انکو ایک گھر مین
جو دار الامارۃ مین تھا اور حکم کیا اُس لونڈی کو انکی حفاظت کا اور سپرد کی اسکو کنجی اُس گھر کی اور کہا اُس سے کہ جایا کرے انکے پاس
ساتھ اُس چیز کے جو سبب بقا ہے بدن انکا ہو کھانے اور پینے سے پس بجا لائی وہ حکم اسکا راوی نے بیان کیا ہے کہ مشغول ہوا
وہ دشمن خدا مع سرداران کھانے پینے مین تا اینکہ بیہوش ہو گیا وہ نشہ شراب سے اور غلام اُسکے بھی پس جب دیکھا دینا لونڈی نے مرزبان ساقی کو
کہ بیہوش ہے وہ اور غلام اُسکے سب ڈھیر ہو گئے وہ اپنی جان پر اور آئی اُس گھر کی طرف اور کھولا اُسکو اور داخل ہوئی یوقنا اور اُنکے
ہمراہیون کے پاس اور کہا اُسنے کہ تمھارے لیے کچھ خوف نہین ہے اور جانو تم اس امر کو کہ اللہ نے ڈالا ہے مہربانی کرنے کو تمھارے ساتھ
میرے دل مین اور مین بیٹی قبطیہ کی ہون جسکو مقوقس بادشاہ نے تمھارے نبی کے واسطے ہدیہ بھیجا تھا اور جب مین رہا کردون تم لوگون کو
تو مین تمسے یہ چاہتی ہون کہ تم مجھکو لیجیو نبی کے مدینے تک پہونچا دو کہ شاید دیکھون مین اپنی بہن کو اور مینے قصد کیا ہے اس امر کا کہ چھوڑ دون
تم لوگون کو تمھاری قید سے اور سپرد کردون تمکو سامان تمھاری لڑائی کا یوقنا نے کہا کہ ہم ایسا ہی کرینگے اگر چاہا اللہ تعالی نے مگر یہ کہ
ڈرتا ہون مین تجھپر دشمن خدا سے کہ آگاہ ہوجاوے وہ تیرے حال سے پس پہونچ سکے تو اپنے قصد ارادے کو اور مار ڈالے ہمکو اور تجکو پس کہا
دینا نے کہ مین نہین آئی ہون تمھارے پاس مگر ایسے حال مین کہ دشمن خدا اور غلام اُسکے بیہوش ہو گئے ہین پس کہا یوقنا نے کہ عاقل کو ضرور ہے
کہ ڈرتا رہے خوف کی جگہ سے پس آگاہ کر تو ہمکو کہ کیونکر ہوگا نکلنا ہمارا حالانکہ دروازہ شہر کا بند ہے اُسنے کہا کہ جانو تم اس امر کو کہ جگہ علمان

تمہارا سوائے دروازہ شہر کے اور ہوگا نکلنا تمہارا اوس دارالامارۃ سے باہر شہر کے اس راہ سے جو نکلی ہے زمین کے نیچے ہوکر طرف
مقابر کے ایک قبے تک جو آٹھ کھنبوں پر بنا ہے اور دروازہ نکلنے کا قبر کے نیچے ہو جاتا ہے اوسمین جانے والا اور نکلتا ہے اوسمین سے
نکلنے والا اور یہ دروازہ مثل قبر کے ہے پس جو کوئی دیکھیگا اوسکو گمان کریگا وہ کہ کسی بادشاہ کی قبر ہے اور جانا تم یہ بات کہ جسنے اوس کو
بنایا تھا وہ ایک عورت تھی عادیون کی ان میں کا نام قطامات بنت عاد تھا اور اوسنے یہ مقابر بنا لیے تھے جنکو تم بصورت مضبوط مکان
کے دیکھتے ہو پس کہا یوقنا نے کہ اگر تو جو تجکو منظور ہو بہتری سے اور وہ چیز جو نزدیک کرے تجکو اللہ برتر سے اور شاید کہ نکالے تو ہمکو اس
راہ سے اور نہ آگاہ ہو کوئی ہمارے حال سے اور پہونچیں ہم اپنے لشکر تک اور آگاہ کریں ہم انکو اس کیفیت سے شاید کہ داخل ہو جاوین
وہ شہر میں اس راہ سے اور مالک ہو جاوین شہر کے جب تک کہ مرزبان اور ہمراہی اور غلام اوسکے بیہوش ہیں رنیا نے کہا کہ قریب ہے
ایسا ہی کرونگی مین پھر نکلی وہ اور آئی طرف مرزبان کے اور قریب ہوئی اور دیکھا اوسکو اور اوسکے غلامون کو کہ بیہوش ہین
وہ شراب سے پڑے سوتے ہین پس چلی پھری وہ طرف دروازے تہخانے کے تاکہ کھولے اوسکو کہ ناگاہ پشت دروازے سے
ایک آہٹ پائی تہخانے مین پس ڈری وہ اور ٹھہر گئی دران حالیکہ سنتی تھی وہ آہٹ کو راوی نے بسلسلہ راویون کے
اوس بن ماجد سے روایت کی ہے اور تھے وہ ان لوگون سے جو موجود تھے فتوح مصر اور اسکندریہ مین اور تھے یاد رکھنے والے
حالات لڑائی مسلمانون کے اوس بن ماجد کہتے ہین کہ تھا مین ہمراہیان خالد بن الولید مین جبکہ بھیجا تھا انکو عمرو بن العاص نے
بجانب اسکندریہ کے اور جب اترے ہم ومریوط پر ساتھ اپنے لشکر کے اور بھیجا خالد نے یوقنا کو بطور ایلچی کے بجانب مرزبان
ساقی کے اور یوقنا کے ساتھ بیس سوار تھے انکے بنی عم اور قوم سے اور پکڑ لیا انکو مرزبان ساقی نے اور ٹھہرے خالد رض بانتظار
انکی واپسی کے پس دیر کی ان لوگون نے آنے مین اور گذر گیا دن اور آئی رات ساتھ تاریکی کے اور نہ پھرے وہ جانا خالد رض نے کہ
شہر والون نے گرفتار کر لیا انکو پس ہے وہ رنج مین بسبب یوقنا اور انکے ساتھیون کے اور تھے خالد بڑے صاحب ارادہ اور ہیبت والے
کہ نہین سوتے تھے وہ رات کو بسبب خوف کے مسلمانون پر اور ساتھ رہتے تھے جاسوس انکے ہر شہر کے جسکے وہ مالک ہوے تھے وصلح
کر دیا تھا انسے جزیہ کو اور دیتے تھے انکو پوری مزدوری تاکہ لاوین انکے پاس خبرین سلاطین اور لشکرون کی پس اس حال مین کہ خالد اوس رات کو
جسمین یوقنا اور ساتھی انکے قید ہو گئے ہے مین اور رنج مین تھے بسبب انکے دیر کرنے کے اور دل انکا انسے طرح طرح باتین کرتا تھا
کہ اوسی وقت آئے جاسوس انکے پس خبر دی انھون نے خالد کو اس امر کی کہ بیٹا مرزبان ساقی کا آیا ہے بادشاہ ارسطولیس کے پاس سے ساتھ
خلعتون اور تحفون کے بہ جمعیت پانچ سو سوار کے بارادہ ومریوط کے پس پہونچی اوسکو خبر تمہارے اترنے کی شہر پر پس ڈرا وہ تمہاری
طرف سے اور اترا ہی ساتھ لشکر کے فاصلے پر شہر سے اور نکلا ہے وہ پیادہ تنہا مع دو نوکرون کے اور چلا ہے پوشیدہ بجانب شہر کے
اور ہم نہین جانتے ہین کہ اوسنے کیا کام کرنے کا ارادہ کیا ہے پس جب سنا خالد نے یہ حال اپنے جاسوسون سے جلد اٹھ کھڑے ہوے وہ
اور ساتھ لیا اپنے غلام ہمام اور چار شخصون کو بنی مخزوم اور چار کو لشکر مسلمانون سے اور روانہ ہوے وہ تا اینکہ نزدیک مقابر کے پہونچے
اور بیٹھے وہ سب ایک ہی ساتھ پہاڑ کی جڑ مین اور لیٹ رہے وہ زمین پر دور راہ سے اور کر لیا راہ کو سامنے اپنے کہ اوسی وقت ظاہر ہوا

اور وہ خادم آنکلے آئے اور ہر ایک نے … تھا اسکو لیے ہوئے اس قبے تک جو … تھا اور … نے … میں … خالد اور
ساتھی انکے اور ہام اور متفرق ہو گئے وہ گرد قبے کے اور آ پڑے اوپر قبے میں اسوقت کہ وہ لوگ شمع کو بجھاتے تھے پس جب
ناگہان آئے خالد رض اور ساتھی انکے ان لوگوں پر ڈر گئے وہ لوگ اور مرزبان کا بیٹا اور خادم کانپتے تھے خوف سے پس کہا انسے خالد نے
کہ تمھارا احوال کیا ہے نہ ڈرو تم پس اگر آگاہ کرو گے تم مجکو اپنے حال سے اور سچ کہو گے مجھسے تو تمکو امان ہے اور اگر جھوٹ بولو گے
تو میں پھینک دونگا کاٹ کر سر تمھارے پس کہا لڑکے نے کہ میں بیٹا مرزبان ساقی کا ہوں اور میں ارسطولیس بادشاہ کے
پاس تحفے اور تحائف لیکر … روانہ کیا انہنے میرے ساتھ پانچ سو سوار بطور کمک کے واسطے حفاظت اس شہر کے پس جب تھا میں راہ میں پہنچے مجکو جاسوس میرے
اور خبر دی انھوں نے مجکو تمھارے اترنے کی اس شہر پر پس حکم کیا میں نے لشکر کو اترنے کا پیچھے … میں نے انکو اور آیا میں ساتھ ان دونوں خدمتگاروں کے
اس قبے تک خالد نے کہا کہ تم اس قبے سے کیا چاہتے ہو آیا تمھارے واسطے یہاں کچھ مال ہے یا ہتھیار ہیں اسنے کہا نہیں خالد نے کہا سچ کہہ تو
مجھسے ورنہ میں تیرا سر اڑا دونگا لڑکے نے کہا کہ اے سردار اگر امان دو تم مجکو تو بیان کروں میں تمسے خالد نے کہا کہ تیرے واسطے امان ہے
اگر سچ کہیگا تو پس بوسہ دیا لڑکے نے خالد کے ہاتھ کو اور کہا کہ اے سردار چاہتا ہوں تمسے امان اپنے لیے اور اپنے باپ اور انکے واسطے
جو انکے ساتھ پناہ لیوے خالد نے کہا کہ تمھارے سب کے واسطے امان ہے لڑکے نے کہا کہ جانو تم اس امر کو کہ اس قبر میں جو اس قبے میں ہے دروازہ
تہ خانے کا ہے اور تہ خانہ پہونچتا ہے میرے باپ کے دار الامارۃ تک اور دار الامارۃ بیچ شہر میں ہے پس جب سنا خالد نے یہ حال لڑکے سے
روشن ہو گیا چہرہ انکا خوشی سے اور گرفتار کر لیا خالد نے اس لڑکے اور دونوں خدمتگاروں کو اور حکم کیا اپنے بعض ساتھیوں کو انکی
نگہبانی کا اور متوجہ ہوئے خالد اور ہام واسطے کھولنے قبر کے اور دور کرتے تھے وہ اس شمع کو تا اینکہ ظاہر ہوا انکو تہ خانہ اور … تھا
پس داخل کیا خالد نے اسمیں کسی چھوٹی چیز کو تو پایا ایک بند دروازے کو پس کھولا اسکو خالد نے تا اینکہ کھولا اسکو پس اسی وقت متوجہ ہوے
خالد رض اپنے غلام ہام کی طرف اور کہا اس سے کہ چلا جا تو لشکر میں اور طلب کر تو دلیران عرب اور اکابر کو بحالت اخفا کے اور لا تو انکو میرے پاس پوشیدہ بغیر
شور اور آہٹ کے پس چلا گیا ہام اور بلایا دلیران اسلامین … سرداران موحدین کو مثل عمار بن یاسر اور یزید بن ابی سفیان اور شرحبیل بن حسنہ
اور مالک اشتر اور زبیر بن عوام اور … اور … اور … بن … اور خزیمہ ابن سلم اور عمر بن … اور جابر بن سراقہ اور سعید بن
زید اور مثل ان سرداروں کے اور بہادر لوگوں … آتے تھے لوگوں اور دلیروں کو تا اینکہ پورا کیا انکو تعداد میں تین سو مرد دلیران مسلمین سے اور نکال لیا
انھوں نے اپنی تلواروں اور ڈھالوں کو اور چلے روانہ ہوئے درانحالیکہ چھپایا تھا انھوں نے اپنی آہٹ کو اور لیا تھا ساتھ اپنے
مشعلیں جو انکے سامنے روشن تھیں مقابل تاریکی اور تھا درمیان قبے اور شہر کے ایک بڑا اور بلند ٹیلا پس جب چڑھتا تھا کوئی شخص اوپر شہر پناہ پر
تو نہیں دیکھتا تھا وہ اس شخص کو جو پشت ٹیلے پر ہو پس جب پہونچے مسلمان قبے میں حکم کیا انکو خالد نے ٹھہرنے کا تہ خانے کے دروازے پر
اور داخل ہوے خالد اور پسر مرزبان اور خدمتگار انکے تہ خانے میں تا اینکہ پہونچے وہ دروازہ جوالی تک پس تھا پہونچنا انکا اس دروازے
پاس اس حال میں کہ بیٹا خواہر … کی قصد اسکے کھولنے کا رکھتی تھی پس جب سنا دربان نے آہٹ کو کہا اسنے کہ تم کون ہو پس کہا خالد نے لڑکے
سے کہ جواب دے تو اس کلام کرنے والے کو اور کہہ اس سے کہ کھول دے دروازے کو اور نہ آگاہ کرے تیرے باپ مرزبان کو پس کہا لڑکے نے

کہ کون شخص ہے تو اس دروازے کے پیچھے لونڈی نے کہا اُس حال مین کہ پہچان گئی تھی وہ لڑکے کے کلام کو کہا کہ مین تیرے باپ کی
لونڈی رینا ہون لڑکے نے اُس سے کہا کہ کھول دے تو دروازے کو اور نہ آگاہ کر میرے باپ کو راوی کہتا ہے کہ نہ باقی رہا ساتھ
اُسکا اختیار مین کہ کھولے دروازے کو بسبب خوف کے پھر کھول دیا اُسنے دروازے کو اور داخل ہوے خالد پس مرزبان [illegible]
اور گرفتار کیا خالدؓ نے لونڈی کو راوی کہتا ہے کہ داخل ہوے مسلمان تہ خانے مین ایک بعد دوسرے کے تا آنکہ داخل ہوے تین سو مرد
راوی نے بیان کیا ہے کہ جب گرفتار کیا تھا خالدؓ نے رینا لونڈی کو اور تھی وہ فصیح زبان عربی مین پس کہا اُسنے خالد اور مسلمانون سے کہ
نہ گرفتار کرو تم مجھکو حالانکہ تھی مین کوشش کرنے والی تمھارے ساتھیون کی رہائی مین اور رکھ لیتی تھی مین اُنکے واسطے اس دروازے کو
اور چھوڑ رکھتی تھی مین اُنکو کہ چلے جاتے وہ تمھارے پاس اور پھیر لاتے وہ تمکو ساتھ لیکے مجھ تک تا آنکہ مالک ہو جاتے تم اس شہر کے اور مین رینا
خواہر ماریہ قبطیہ زوجہ ہمارے نبی کی ہون جسکو مقوقس بادشاہ نے اُنکے واسطے ہدیہ بھیجا تھا پس جب سنا خالدؓ نے یہ کلام اُس سے خوش ہوے
اور کہا کہ ہمارے ساتھی کہان ہین پس لیگئی وہ خالد اور اُنکے ہمراہیون کو اُس گھر مین جہان یوقنا اور اُنکے ساتھی تھے پس داخل ہوے
خالد اور اکابر صحابہ اُنکے پاس اور سلام کیا اُنکو اور بشارت دی اُنکو ساتھ سلامتی کے اور دور کیا اُسنے زنجیرون کو اور نکالا اُنکو اور آئے
خالد مع اپنے ہمراہیون کے بطرف دار الامارۃ کے پس پایا مرزبان اور اُسکے ساتھیون کو بیہوش شراب سے مثل مردے کے پس مقرر کیا
اُسپر خالدؓ نے ایک جماعت کو مسلمانون سے اور بھیجا ایک جماعت مسلمانون سے بطرف شہر پناہ کے پس قبضہ کر لیا اُنھون نے اُن لوگون پر جو
وہان نگہبانون اور پیدل لوگون سے اور اُترے شہر کے دروازے پر تو اُسپر بھی دروازے تھے پس توڑ ڈالا اُنھون نے قفلون کو اور دور کر دیا
زنجیرون کو اور کھولا دونون دروازون کو اور بھیجا خالدؓ نے ہمام کو لشکر مین اور حکم کیا لانے سب لشکر کا پس جلد گئے ہمام بجانب لشکر کے
اور حکم کیا اُنکو سوار ہونے اور چلنے کا طرف شہر کے پس سوار ہوے وہ سب اور جلد چلے بجانب شہر کے اور داخل ہوے شہر مین رات کو
اور مالک ہو گئے اُسکے اور ٹھہرے خالدؓ شہر مین تا آنکہ صبح ہوئی پس بیدار ہوا مرزبان اپنے خواب سے اور ہوش مین آیا وہ نشہ
شراب سے پس اُسی وقت حکم کیا خالد بن الولید نے مسلمانون کو بلند کرنے آوازون کا ساتھ تہلیل اور تکبیر اور پڑھنے درود کے بشیر
اور نذیر پر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس جب سنین مرزبان اور اُسکے ہمراہیون نے آوازین مسلمانون کی شہر مین کہ بلند ہوئی ہین
ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اُٹھ کھڑا ہوا مرزبان اور غلام اُسکے وقت سننے آواز مسلمانون کے شہر مین در حالیکہ خفقان ہو گئی تھین
عقلین اُنکی اور دھڑکنے لگے تھے دل اُنکے اور بند ہو گئی تھی زبان مرزبان کی اور ارادہ کیا اُسنے نکلنے کا دار الامارۃ سے تاکہ
دیکھے وہ کہ حال کیا ہے کہ یکایک دیکھا اُسنے مسلمانون کو جو مقرر تھے دروازے پر پس کانپنے لگا دل اُسکا اور ہل گئے جوڑ جوڑ اُسکے
پس متوجہ ہوے اُسکی طرف خالد اور کہا کہ اے دشمن خدا کے اگر دے چکا ہوتا مین امان تیرے بیٹے کو تو مار ڈالتا مین تجکو بُری طرح
ولیکن لے تو اپنے لڑکے بالے اور مال کو اور چلا جا تو جس طرح سے تجکو منظور ہو کہ ہم لوگ وہ قوم ہین کہ جو کہتے ہین سچ کہتے ہین اور مجھ سے
کر لیجیو ہم تو وعدہ کرتے ہین اُسکو پس اُسی وقت جانا مرزبان ساقی نے یہ امر کہ جو مصیبت پہونچی اُسکو وہ بسبب اُسکے بیٹے کے ہے پس نکلا
وہ شہر سے مع اپنے لڑکے بالے اور مال کے اور پھیر لیا اُس سے بیٹا اُسکا اور کہا اُسنے خالدؓ سے کہ اے سردار میرے مجکو یقین اسلام کا ہے

کہ جب تو اپنے باپ کے ساتھ جاوُنگا تو مار ڈالیگا وہ اور اسطولیس بادشاہ مجھکو اور مین نہین چاہتا ہون کسی کو واسطے تمہارے اور
بیٹے ہی دیتا ہون اس امر کی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس کہا خالد نے کہ ہرگاہ مسلمان ہوگیا تو پس تیرے واسطے ہر حال تیرے
اپر کیا اور وہ جو تیرا چھوڑ گیا ہے وہ ہمین اور عرض کیا خالد نے اسلام کو اہل مریوط پر پس مسلمان ہوے اکثر لوگ انمین سے پھر آئے خالد
عبداللہ یوقنا کے پاس اور کہا کہ ای عبداللہ بشارت ہو تمکو ساتھ رضامندی اللہ اور اسکے ثواب اور مغفرت کے کہ پہونچ گئے تم اُس چیز کو
جو چاہی تمنے اللہ غالب اور بزرگ ہے بسبب اپنے صبر کرنے کے سختیون پر اور تمھارے صبر کے سبب فتح کیا اللہ تعالی نے یہ شہر کو
یوقنا نے کہا قسم ہے خدا کی بلکہ ہوئی فتح ساتھ مہربانی اللہ اور برکت اسکے رسول کی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم راوی نے بیان کیا
کہ بزرگداشت کی خالد نے زنیا خواہر ماریہ کی اور شکریہ ادا کیا انکے کامون کا اور اچھی تعریف کی انکی اور مسلمان ہوئین وہ
ساتھ اُن لوگون کے جو مسلمان ہوے اور وعدہ کیا اُنسے خالد نے ہر طرح کی نیکی کا اور شامل کر لیا انکو مسلمانون کی عورتون
اور لکھا خالد نے بجانب عمرو بن العاص کے خط فتح مریوط کا اور عمرو بن العاص مقیم تھے اسوقت تک مصر مین اور لکھا خالد نے
یہ بھی کہ مین ارادہ اسکندریہ کا رکھتا ہون ابن اسحاق نے روایت کی ہے کہ توقف کیا خالد نے مریوط مین بضرورت
علاج ذوالکلاع الحمیری کے کہ انکو سخت بیماری لاحق ہوگئی تھی پس ٹھہرے وہان ایک مہینہ کامل اور نہ قدرت پائی خالد نے
اُنسے جدا ہونے کی اور وہ منتظر صحت ذوالکلاع الحمیری کے تھے پس مر گئے وہ اپنی موت سے بحکم خدا کے اور سخت اندوہگین ہوے
خالد اور مسلمان انکے مرنے سے اور تھے ذوالکلاع الحمیری بادشاہ حمیر کے اور قبل مسلمان ہونے کے سوار ہوتے تھے انکی سواری مین
بارہ ہزار غلام حبشی جنکو انھون نے اپنے مال سے مول لیا تھا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ دیکھا تھا مین نے ذوالکلاع الحمیری
کو بعد اس حشمت کے جبکہ داخل ہوے تھے وہ اسلام مین کہ چلتے پھرتے تھے وہ بازارون مین اور انکی پشت پر ایک کھال بکرے کی تھی اور
یہ اسوقت تھا جبکہ آگئے تھے وہ زمانہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مین بارادہ جہاد کے اور جب مر گئے ذوالکلاع الحمیری تو لے گئے انکی
لاش کو انکے بھتیجے عجدان بن مضاض الحمیری بجانب مصر کے اور قصد کیا لاش کے لیجانے کا یمن کو راوی نے بسلسلہ راویون کے عمر بن شیبہ مازنی
سے روایت کی ہے کہا عمر نے کہ جب فتح کیا اللہ تعالی نے مسلمانون پر مریوط کو گذرا معاملہ موت ذوالکلاع الحمیری کا جو گذرا اور کوچ کیا خالد نے
مع لشکر مسلمانون کے بارادہ اسکندریہ کے پس اُترے وہ مع ہم لوگون کے ایک گانون مین جو مشہور بنام شجرہ تھا اور جب فتح کیا
مسلمانون نے مریوط کو پہونچین خبرین اسکی فتح کی اسطولیس بادشاہ کو اور وہ اسکندریہ مین تھا ساتھ ایک قوم کے اپنے جواسیس سے پس
تنگی مین پڑا سینہ اسکا اس سبب سے پھر تھوڑے دنون مین پہونچا اسکے پاس مردیان ساقی مع اپنے مال اور لڑکے بالون کے اور آگاہ کیا
اسکو ساتھ عبور مسلمانون کے طرف جانب غربی کے اور بیان کیا اُسنے سب حال اپنا اول سے آخر تک اور کیفیت گرفتار کر لینے یوقنا اور انکے
ساتھیون کی وقت آنے انکے بطور ایلچی کے اور فتح کرنا مسلمانون کا شہر کو اسکے بیٹے کے ہاتھ پر اور داخل ہونا مسلمانون کا شہر مین پہنچانے کی
راہ سے بعد لڑائی جھگڑے اور کشت وخون کے پس جب سنا یہ حال بادشاہ نے مردیان ساقی سے سخت برہم ہوا وہ اور کہا اُسنے کہ قسم ہے
حق مسیح کی ہر آئینہ تنگی کرونگا مین عرب پر ہر تدبیر سے کہ قدرت اُسکی رکھتا ہون اور چھپایا اُسنے اپنے دل مین جو مکر کرنے کا ارادہ رکھتا تھا

راوی نے بیان کیا ہی کہ شہر اسکندریہ آباد نہ تھا اور نہ کچھ آبادی مگر شہر اسلاروس مین اور یہ شہر بھرا تھا لوگون سے اور یہی شہر
موسوم ہی مریوط تھا اور سبب اس نام کے رکھنے کا یہ تھا کہ اسمین ایک حکیم تھا حکما سے قبط کے اور وہ بڑا دانا اور عالم اور نام اسکا یوط تھا
اور لوگ مشورہ لیتے تھے اس سے اور فائدہ مند ہوتے تھے اسکے علم سے اور معتمد جانتے تھے اسکے قول کو اور کہا تھا اسنے شہر والون سے کہ
قریب ظاہر ہونگے حجاز سے ایک ایسے نبی کہ تمام کریگا اللہ تعالی اُنپر نبوت اور رسالت کو اور پھیلیگی دعوت انکی پورب پچھم مین پس جب
مبعوث ہوے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ہجرت فرمائی آپنے بجانب مدینہ طیبہ کے اور وفات پائی اور مالک ہوے خلافت کے ابو بکر صدیق
رضی اللہ عنہ اور بھیجا انھون نے اپنی فوجون کو بجانب شام کے اور پہونچی خبر حکیم اسلاروس یعنی یوط کو پس لیا حکیم نے تین جوڑے کبوتر کے اور
توڑا اور گرا دیا ایک کے بازو کو تا کہ نہ اڑ سکے وہ اور نوچ ڈالے پر دوسرے کے اور چھوڑا تیسرے کو مع پر و بال اسکے حال پر تاکہ حاصل رہے اسکو
قوت اڑنے کی پھر بند کر دیا اسنے دروازہ اپنا اور کوچ کر گیا وہ بحالت غفلت کے اہل شہر سے بطلب عرب کے پس جب دو دن گذرے
ڈھونڈھا لوگون نے اسکو مگر نہ پایا اسکو تب دوڑ آئے وہ اسکے گھر مین پس دیکھا انھون نے تین چڑیان قسم کبوتر کی کہ ایک کے بازو ٹوٹے ہین اور
دوسرے کے پر نچے ہین اور تیسری پردار ہے کہ ارادہ اڑنے کا رکھتی ہے پس کہا انکے عالمون نے کہ اسنے مثال دی ہے تمھارے واسطے اور کہ گیا ہے
اپنی زبان اشارے سے یہ کہ جو شخص طاقت رکھتا ہو تم مین سے کوچ کر جانے کی اس شہر سے پس ایسا ہی کرے وہ کہ حاصل کریگا وہ سلامتی کو
مثل اس چڑیا پردار کے جو اڑ سکتی ہے اور جو شخص معہ بار دار بسبب لڑکے بالون کے پس چلا جاوے وہ آہستہ آہستہ مثل اس چڑیا بازو
ٹوٹی ہوئی کے اور جو شخص کہ ہو محتاج مال ہے اور بار دار اہل و عیال سے پس وہ مثل چڑیا کے ہے جسکے پر نہین ہین پس اگر ٹھہریگا وہ تو ہلاک ہوجاویگا
اور نہ طاقت ہوگی اسکو کوچ کرنے کی پھر باہر نکلے وہ لوگ اسکے گھر سے دران حالیکہ وہ کہتے تھے دمر یوط فقط پس پھر گیا نام اس شہر کا اسلاروس
سے طرف دمریوط کے اور چلے گئے اکثر باشندے اسکے اسکندریہ کو اور آباد ہوگیا اسی وقت سے شہر اسکندریہ اور بہت ہوگئے باشندے
اسکے اب ہم رجوع کرتے ہین بطرف بیان اصل حال کے کہ جب پہونچی خبر فتح دمریوط کی ارسطولیس بادشاہ کو بدون لڑائی اور کشت خون کے سخت
برہم ہوا وہ اور کہا اسنے کہ قسم ہے حق مسیح کی ہر آئینہ تنگ پکڑونگا مین عرب کو جہان تک مجھکو قدرت ہوگی پھر بھیجا اسنے بیس کشتیون کو
دریا مین اور جنگی بٹھایا اسنے اسمین جوانمردان اور دلیران اپنے لشکر کو زیادہ چار ہزار مرد سے اور حکم کیا انکو روانگی کا بجانب ساحل یافا کے
اور کہا کشتیون کے سردار سے کہ جب پہونچے تو ساحل تک تو نہ اتر خشکی مین جب تک کہ نہ بھیجے تو جاسوسون کو کہ لے آوین تیرے واسطے
خبر پڑاو عرب کی پس جہان کہین انکے اترنے کی خبر دین وہ تجکو پس چھوڑ دے تو انکو رات ہونے تک اور رملا دے تو کشتیون کو خشکی مین
رات کو اور اتر تو انکی طرف اور ناگہان جا پڑ تو انپر اور کوشش کر اس امر مین کہ حتی الامکان کسی کو انمین سے قتل کر اور لا تو انکو سیر پاپیادہ
قید کر کے سردار نے کہا کہ خوشی و اطاعت مجکو یہ امر منظور ہے قریب تر ایسا ہی کرونگا مین جیسا کہ حکم کیا ہے تو نے مجکو پھر کوچ کیا انھون نے اسی دن
اور کھول دیے بادبان کشتیون کے اور چلے وہ دریا مین دن رات پس لگیں انکو ہوا ساحل شام پر اس موضع مین جو مشہور ہے یافا تھا پس
گذر گئے وہ ساحل یافا سے کسواسطے کہ نہین دیکھا انھون نے وہان کسی پڑاو کو اور روانہ ہوے وہ تا اینکہ نزدیک ہوے ساحل رملہ سے تو وہان
پڑاو عرب کے تھے پس جب ظاہر ہوے انکو وہ پڑاو تو ملا دیا انھون نے اپنی کشتیون کو خشکی مین اور احتیاط کی اپنی جانون پر تا اینکہ آئی رات ساتھ تاریکی کے

[illegible]

اور عرب نے روشن کیا تھا اپنی آگ کو پس اترے وہ لوگ اپنی کشتیون سے اور قصد کیا اُنھون نے آگ کی طرف راوی لکھتا ہے کہ تھا وہ پڑاؤ جسکا قصد کیا
اُنھون نے دوس بنی عم ابی ہریرہ کا اور ضرار بن الازور بھی اُس جماعت مین تھے اور وہ بیمار تھے اور بہن اُنکی اُنکا علاج کرتی تھین اور خبرگیری
کرتی تھین اُنکے حال کی اور ابی عبیدہ بن الجراح نے حکم کیا تھا اُن لوگون کو اس جگہ مین اترنے کا اور وہ لوگ مقیم تھے اُس مین بلاخوف
بے ڈر تھے کسی دشمن سے جو در آوے اُنپر رات کو اسواسطے کہ دولت روم کی گھٹ گئی اور ایام اُنکے برگشتہ ہو گئے تھے پس نہ خبردار ہوئے
وہ لوگ مگر اُس حال مین کہ قبطی آپڑے اُنپر پس مار ڈالا قبطیون نے بعض کو اُنمین سے جنھنے باز رکھا اُنکو اپنی ذات سے اور گرفتار
کر لیا اُنھون نے سب اُن لوگون کو جو پڑاؤ مین تھے اور ضرار اور اُنکی بہن بھی اُنمین تھین پھر لے گئے وہ سب کو کشتیون مین مردون اور عورتون
اور غلامون اور لونڈیون کو پس کل تعداد قیدیون کی ایکہزار ایکسو تھی اور کوچ کیا اُنھون نے اُنکو لیکر اُسی رات کو دریا مین اور چلے
وہ باراد اسکندریہ کے ابن اسحاق نے روایت کی ہے کہ ابوعبیدہ بن الجراح نے سکونت اختیار کی بطریہ مین اور جیسی معلوم
ہوئی تھی وہ جگہ اُنکو پس رہتے تھے وہان بوجہ کثرت اُسکی اچھی چیزون اور اعتدال اُسکی ہوا کے اور نزدیک ہونے اُسکے اردن اور دمشق
اور بلاد سواحل سے پس جب پہونچی خبر بیماری ضرار کی ابا عبیدہ کو تنگی مین پڑا سینہ اُنکا اُنکے بیمار ہونے سے کہ ضرار کو بہت چاہتے تھے
بسبب اُنکی دینداری اور کوشش کرنے کے جہاد مین اور اسی طرح سب مسلمان اُنکو دوست رکھتے تھے پس کہا ابوعبیدہ نے ابوہریرہ سے
کہ ضرار بیمار ہین اور مین چاہتا ہون کہ کسی شخص کو اُنکے پاس بھیجون تاکہ لاوے وہ شخص خبر اُنکی میرے واسطے پس کہا ابوہریرہ نے
کہ وہ شخص مین ہونگا اور ابوہریرہ نے اس ضمن مین زیارت اپنی قوم کی بھی چاہی پس روانہ ہوئے ابوہریرہ اور چلا اُنکے ساتھ
ایک اور شخص ہم عہد اُنکے قوم بجیلہ سے جسکا نام محارب بن عبداللہ تھا پس چلے وہ دونون تا اینکہ پہونچے پڑاؤ کی جگہ تک پس پایا اُنھون نے
گھرون کو گرے ہوئے اور آدمیون کو قتل کیے ہوئے اور زخمی پایا کچھ لوگون کو پڑاؤ والون سے اور تھا آنا ابوہریرہ اور اُنکے ہم عہد کا
اوپر اُنکی صبح کو پس پوچھا اُنھون نے زخمیون سے کہ کسنے مصیبت اور سختی ڈالی تمپر اور کیا کچھ تمھارے ساتھ کیا پس کہا اُنھون نے کہ ہمکو
علم نہین ہے اُن قوم کا جو آپڑے ہمپر کہ وہ کون تھے اور کہان سے آئے تھے اور نہین خبردار ہوئے ہم مگر اُسوقت کہ تلوار رکھی ہمپر اور لے لیا
اُنھون نے گروہ اور اُس چیز کو جو وہان تھی پس کہا ابوہریرہ نے لاحول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم اشہد ان اللہ علی کل شی قدیر
پھر واپس ہوئے ابوہریرہ اور ہم عہد اُنکے تا اینکہ ٹھیرے وہ کنارہ دریا پر اور نگاہ کی اُنھون نے پس دیکھا کسی چیز کو پس جب قصد کیا اُنھون نے
پھرنے کا تو دیکھا اُسی وقت ایک تختے کو کہ بہا چلا آتا ہے اور موجین اُسکو بہائے لیے جاتی ہین اور اُس تختے پر ایک شخص ظاہر ہوا پس ٹھیر گئے وہ ایک ساعت
تا اینکہ نزدیک ہوا وہ تختہ کنارے سے اور مل گیا خشکی مین اور اُٹھکر چلا وہ شخص تختے سے بجانب خشکی کے پس سوجھ پڑا ابوہریرہ اور ہم عہد
اُنکے بجانب اُسکے تو وہ سردار قوم دوس طفیل بن عمرو چچازاد بھائی ابوہریرہ کے تھے پس جب دیکھا اور پہچانا اُنکو ابوہریرہ نے پیادہ
ہو گئے ابوہریرہ اور معانقہ کرکے سلام کیا اُنکو اور کہا کہ اے بیٹے چچا کے تمھارا کیا حال ہے اُنھون نے کہا کہ اے صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
بہ تحقیق دشمن نکل آئے ہمپر رات کو اور گرفتار کر لیا اور وہ لے گئے ہمکو کشتیون مین پھر چلے وہ ہمکو لیکر دریا مین پس جب صبح ہوئی ہم بیچ دریا کے ہمپر بھیجا اللہ نے ایک
بڑی ہوا تند ہوا کو کشتیون پر پس غرق ہو گئین کشتیان [illegible] اُنمین تھے قیدی دریا مین سوائے میرے اور غرق ہو گئے

حاشیہ: ۱۵ ترجمہ نہین ہے طاقت اور قوت مگر بسبب اللہ بزرگ اور برتر کے گواہی دیتا ہون مین

مشرکین اور وہ ایک جماعت کثیر تھی غرق ہو گئے وہ سب اور نہین نجات پائی جو کشتیون کے سوارون سے کسی نے سوا میرے اور آسان کیا اللہ تعالی نے مجھپر بسبب اُس تختے کے کہ ہاتھ آگیا تھا میرے نجات کو پس در آیا اور سوار ہو بیٹھا مین اُسپر جیسا کہ دیکھتے ہو تم تا اینکہ پہونچا مین اس جگہ تک پس شکر ہی میرے پروردگار کا ابو ہریرہ رضہ نے کہا کہ ای بیٹے چچا کے وہ دشمن کون تھا انھون نے کہا کہ وہ مصر کے قبطی تھے اور سنا تھا مین نے انمین سے بعض کو جو جانتے تھے لغت عرب کو کہ وہ بیان کرتے تھے حال اسکندریہ کا راوی کہتا ہی کہ پھر ابو ہریرہ رضہ نے اپنے چچا زاد بھائی اور اپنے ہمراہیون کو نزدیک خیمون کے اور حکم کیا انکو بیچا کرنے خیمون اور مال و متاع اور اسباب کا کہ بار کرین اونٹون اور گھوڑون اور جانورون پر اور اٹھا دین زخمیون کو اور کوچ کرین بجانب رملہ کے اور چلے ابو ہریرہ رضہ بحالت جلدی کے تا اینکہ پہونچے ابی عبیدہ رضہ کے پاس اور سامنے لائے انکے در انحالیکہ وہ روتے تھے اور بیان کیا انسے وہ حال کہ جو گذرا تھا انپر اور آگاہ کیا ان لوگون کے حال سے جو مارے گئے اور زخمی ہوئے پس استرجاع کی ابو عبیدہ رضہ نے اور کہا لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم انا للہ و انا الیہ راجعون اعوذ باللہ من الآفات الرومیہ قسم ہی اللہ کی اگر پہونچ گئے وہ لوگ اسکندریہ تک تو باقی رکھیگا انکو حاکم وہان کا بعد زخمی ہونے بھی اور مر جائینگے ضرار اور روان ہوگا خون انکا بحالت مباح ہونے کے پھر لکھا اسی وقت ابو عبیدہ رضہ نے ایک خط عمرو بن العاص رضہ کو در انحالیکہ آگاہ کرتے تھے انکو اُس چیز سے جو گذری مسلمانون پر حاکم اسکندریہ کے ہاتھ سے اور یہ کہ گرفتار ہو گئی ایک جماعت مسلمانون کی قوم دوس اور بجیلہ سے اور تھے ضرار بن الازور بھی انکے ہمراہ بسبب بیماری کے اور بہن انکی انکے ہمراہ تھین پس جب پہونچے تمکو یہ خط میرا تو کوشش کرو تم انکی رہائی مین اور اگر پڑ جاوے تمھارے ہاتھ مین قبطیون سے کوئی ایسا شخص جو انکے نزدیک عزت دار ہو تو معاوضہ کرین اُس سے اپنے قیدیون کا اور بھیجا خط کو مع زید الخیل بعض الرکبان کے پس لیا انھون نے خط کو اور روانہ ہوئے وہ بارادہ مصر کے اور تھے زید پہچاننے والے راہون کے اور اکثر گئے تھے ان راہون مین زمانہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مین پس چلے وہ اُس راہ سے جنکو وہ جانتے تھے اور جلدی کی اپنے چلنے مین تا اینکہ داخل ہوئے مصر مین اور آئے عمرو بن العاص کے پاس اور سلام کیا انکو پس جواب سلام کا دیا انھون نے پھر دیا انکو خط ابو عبیدہ رضہ کا پس لیا اسکو عمرو بن العاص نے اور کھولا اور پڑھا اسکو پس جب جانا اُسکے مضمون کو سخت گذرا انپر وہ امر جو گذرا تھا اور وہ ضرار کو بہت دوست رکھتے تھے پس روئے وہ اور استرجاع کی اور لکھا ایک خط خالد بن الولید کو اور لکھا اسمین حال قیدیان اور ضرار بن الازور اور خولہ انکی بہن کا اور برانگیختہ کرتے تھے انکو روانگی پر بجانب اسکندریہ کے اور یہ کہ کوشش کرین قیدیون کی رہائی مین راوی کہتا ہی کہ چلا قاصد عمرو بن العاص رضہ کا مع انکے خط کے پاس خالد رضہ کے پس پایا انکو اس حال مین کہ کوچ کیا تھا انھون نے مرابط سے اور اترے تھے وہ قریہ شجرہ مین جیسا کہ بیان کر چکے ہم پیشتر اسکے پس آیا قاصد عمرو بن العاص کا خالد رضہ کے پاس اور سلام کیا انکو اور دیا خط عمرو بن العاص کا پس کھولا اسکو خالد رضہ نے اور پڑھا پس جب آگاہ ہوئے وہ اُسکے مضمون سے سخت گذرا انپر وہ معاملہ اور تنگی مین پڑا سینہ انکا بسبب قید ہو جانے مسلمین اور ضرار رضہ اور انکی بہن کے اور روئے وہ اور کہا لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم راوی نے بسلسلہ راویون کے روایت کی ہی کہ جب پکڑ لی گئی قوم دوس اور بجیلہ اور ضرار اور بہن انکی اور ڈوب گئین دو کشتیان مع دشمنان خدا کے اور پہونچے باقی اسکندریہ مین اور آگاہ کیا لوگون نے بادشاہ ارسطولیس کو اس حال سے بہت خوش ہوا وہ اور حکم کیا اُسنے انکے حاضر لانے کا

پس لائے گئے وہ سامنے اُسکے اور قصد کیا بادشاہ نے انکے مار ڈالنے کا پس کہا اُسکے ارکان دولت نے کہ نہ جلدی کر تو انپر اور جان تو اس امر کو کہ عرب متوجہ ہیں تیری طرف کو اور ضرور ہے ہمکو انسے لڑنا پس اگر قید ہو جائیگا ہم میں سے کوئی شخص جسکو ہم بزرگ جانتے ہیں تو لگے تو معاوضہ کر لینگے ہم اُسکا ان قیدیوں سے اور شاید کہ صلح کر لیویں ہم عرب سے انکے سبب سے پس بہتر جانا بادشاہ نے رائے اُن لوگوں کی اور روانہ کیا قیدیوں کو بجانب اُس دیر کے جو بنام دیر زجاج مشہور تھا اور روانہ کیا انکے ہمراہ دو ہزار سوار کو بطیقیوں سے کہ پہونچا دیں انکو دیر تک راوی نے بیان کیا ہے کہ مقرر کیا تھا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے جاسوسوں کو معاہدین سے جو لاتے تھے خبریں ہر شہر کی اور آگے آگے انکے چلتے تھے اور پھرتے تھے ساتھ خبروں کے انکے پاس اور ایک جماعت انمیں کی پیشتر جا چکی تھی شہر اسکندریہ کو پس جب دیکھا اُنھوں نے بادشاہ کو کہ حکم کیا ہے اُسنے انکے جانے کا بجانب دیر زجاج کے نکلے وہ اسکندریہ سے بحالت جلدی کے چلتے تھے وہ خالد بن الولید کو تا کہ آگاہ کریں انکو اس حال سے پس ملے وہ خالد کو راہ میں اور خالد جاتے تھے اسکندریہ کو پس آگاہ کیا اُنھوں نے خالد کو قیدیوں کے حال سے اور کہا کہ بادشاہ نے روانہ کیا ہے انکو بجانب دیر زجاج کے پس جب جانا خالد نے حقیقت حال کو بہت خوش ہوے وہ اور کہا امید رکھتا ہوں میں اللہ تعالیٰ سے اس امر کی کہ ہووے رہائی انکی میرے ہاتھوں پر پھر کہا اُنھوں نے اپنے لشکر سے کہ چلو تم میرے ساتھ اور جلدی کرو شاید کہ ہم پہونچ جاویں دیر تک قبل پہونچنے بطیقیوں کے مع قیدیوں کے اور دیر اس وجہ سے تھا کہ خالد نزدیک تھے دیر سے بہ نسبت اسکندریہ کے اُس سے پس روانہ ہوے وہ بحالت کوشش کے تا آنکہ قریب دیر کے پہونچے پس جب پہونچے دیر تک اور پھرے گرد اُسکے سامنے آیا انکے ایک راہب بوڑھا خوبصورت بوڑھاپے کا جسکا نام سیاح تھا راوی نے بیان کیا ہے کہ یہ راہب بحیرہ کا شاگرد تھا پس جب آیا وہ نزدیک خالد کے کہا اُس سے خالد نے کہ اے راہب کیونکر اور کس حال پر تو دیکھتا ہے دنیا کو اُسنے کہا کہ دنیا لاغر کرتی ہے بدن کو اور کاٹتی ہے امید کو اور نزدیک کرتی ہے موت کو اور رکھتی ہے آسایش کو خالد نے کہا کہ اُسکے لوگوں کا کیا حال ہے اُسنے کہا کہ جو شخص پہونچ گیا اُسمیں سے کسی چیز کو تو نہیں آسودہ اور سیراب ہوتا ہے وہ اور جس سے کہ کم ہو گئی کوئی چیز اُسکی تو حسرت ہوتی ہے اُسکو خالد نے کہا کہ کیا ہے اچھائی لوگوں کی دنیا میں اُسنے کہا کہ عمل نیک اور پرہیزگاری خالد نے کہا کہ کیا ہے برائی لوگوں کی دنیا میں اُسنے کہا کہ پیروی نفس اور خواہش کی خالد نے کہا کہ سچ فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے الحکمۃ ضالۃ المومن یاخذھا حیث وجدھا خالد نے کہا کیونکر اچھی معلوم ہوتی ہے تنہائی تجکو اُسنے کہا کہ دوست رکھتا ہوں میں اُسکو خالد نے کہا کہ آیا پہونچا تو اُسمیں کسی فائدے کو اُسنے کہا ہاں پہونچا میں راحت کو بسبب تواضع آدمیوں کے خالد نے کہا کہ کیا خوب ہوتا اگر ہوتا یہ امر دین اسلام اور توحید میں اُسنے کہا کہ میں نہیں جانتا ہوں سوا اُسکے اور کسی چیز کو خالد نے کہا کہ کیا کہتا ہے تو محمد بن عبد اللہ کے دین میں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راہب نے کہا کہ وہ سردار رسولوں کے اور پورے کرنے والے انبیاؤں کے اور برگزیدہ برگزیدگان اور رحمۃ اللہ ہیں کفار پر خالد نے کہا پس کیوں نہیں رہتا ہے تو شہرہائے اسلام میں کہ بہتر ہوگا تیرے واسطے اس مقام سے راہب نے کہا میرا دل آلودہ ہے دنیا کی محبت میں اور پڑھے اُسنے اشعار اس مضمون کے خالد نے کہا کہ اے راہب آیا تجکو کچھ حال اُن عرب قیدیوں کا معلوم ہے جنکو ارسطولیس بادشاہ نے تیرے پاس روانہ کیا ہے اُسنے کہا کہ نہیں قسم ہے اللہ کی ولیکن آیا تھا میرے پاس رات کو ایک بطریق اور ایک اُسقف اور ربانی پیا اُنھوں نے میرے پاس کچھ نہیں ہے اور پوچھا تھا میں نے اُن دونوں سے یہ کہ تم دونوں کہاں سے آتے ہو پس کہا تھا اُنھوں نے کہ وہ آئے تھے بطولیجی کے از جانب ملک کے یا وش حاکم زمین برقا کے ارسطولیس بادشاہ کے پاس اُس غرض سے کہ بھیجے ارسطولیس اُسکے

پاس ایک مرد کو قیدیان عرب سے تاکہ دیکھے وہ انکی وضع اور لباس کو اور پوچھے اُنسے حال اُنکے دین کا اور ارسطولیس نے منظور کیا اِس امر کو اور وعدہ کیا بھیجنے دو قیدیون کا اور بحیرا سے تھے وہ دونون شخص یہ جواب لیکر اپنے حاکم کے پاس اور رہائی پائی انھون نے میرے پاس کنوئین سے اور چلے گئے اور اسکے سوا اور کسی بات کی اُنھون نے مجکو خبر نہین دی پھر کہا راہب نے خالدؓ سے کہ شاید تم آن مسلمانون سے ہو جنھون نے فتح کیا ملک شام کو خالدؓ نے کہا ہان ہم وہی لوگ ہین پس کہا راہب نے کہ ہر روز کی خبرین تمھاری میرے پاس موجود ہین اور دیکھا تھا مین نے ایکدن تمھارے نبیؐ کو اُس حال مین کہ مین بحیرا راہب کے دیر مین تھا اور آئے تھے نبیؐ تمھارے ایک قافلہ قریش سے بارادہ شام کے اور دیکھے مین نے معجزات اُنکے جو دیکھے پھر بیان کیا اُسنے حال اُس درخت کا کہ بیٹھے تھے رسول اللہ اُسکے نیچے اور سرسبز اور ہرا ہوگیا تھا وہ اُسی وقت بعد اِسکے کہ خشک تھا وہ پھر جب مر گیا بحیرا آیا مین اِس دیر مین اور جانو تم اِس امر کو کہ نہین باقی رہا ارض الکنائس مین نہ ارض عقبہ اور نہ ارض ریادہ مین کوئی قس اور راہب مگر یہ کہ آیا میری زیارت کو اور پوچھا اُسنے مجھسے حال تمھارے نبیؐ کا اور کہا اُنھون نے کہ تھا تو اُنکی راہ پر بحیرا کے دیر مین اور دیکھا تو نے اُنکو پس بیان کر تو ہمسے حال اُنکا اور صفت اُنکی پس بیان کیا مین نے اُنسے حال تمھارے دین کا اور آگاہ کیا مین نے اُنکو تمھارے نبیؐ کے معجزات سے جو مین نے دیکھے تھے اور واقع ہوا میرے اُنکے بیچ مین جھگڑا اور گفتگو اور بھی واقع ہوا میرے اور مسار راہب کے بیچ مین جو مجھسے نزدیک رہتا ہے ایک مناظرہ اور کہا اُسنے مجھسے کہ وہ نبی جنکی بشارت عیسیٰ بن مریم نے دی ہے وہ حجاز سے ظاہر ہونگے اور جاوینگے وہ آسمان پر اور کلام کرینگے اُنسے پروردگار اُنکا اور نہین سُنی ہمنے یہ بات کہ یہ شخص آسمان پر بھی گئے پس کہا خالد بن الولیدؓ نے کہ ہان قسم ہے اللہ کی چڑھائے گئے تھے وہ آسمان پر اور کلام کیا اُنسے اُنکے پروردگار نے اور خبر دی ہے اسکی اللہ تعالیٰ اور بزرگ نے اپنی کتاب بزرگ مین جس جگہ کہ فرمایا ہے سُبحٰن الذی اسرٰی بعبدہٖ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حولہ آخر آیت تک اور کہا خالدؓ نے کہ سُنا ہے مین نے اباذر کو کہتے تھے وہ کہ سُنا ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کہ فرماتے تھے آپ لما اسری بی الی المسجد الاقصی وعرج بی الی السماء وبلغ بی الی السماء الدنیا فاستفتح فقال الملک الموکل بہ من ہذا قال جبریل قال ومن معک قال محمد قال ارسلت الیہ قال نعم ففتح لنا فلما دخل بی الی السماء نظرت واذا رجل جالس وعن یمینہ اسودۃ وعن یسارہ اسودۃ فاذا نظر عن یمینہ ضحک واذا نظر عن شمالہ بکی ثم قال الرجل لجبریل من ہذا معک قال جبریل ہذا محمد قال مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح فقلت یا جبریل من ہذا قال ابوک آدم تقدم وسلم علیہ فتقدمت وسلمت علیہ فرد علی السلام وہنانی بما اعطانی اللہ من الکرامۃ فقلت یا جبریل فما ہذا الاسودۃ الذی عن یمینہ قال ہم السعداء من اولادہٖ والاسودۃ التی عن شمالہ الاشقیاء من اولادہٖ فالسعداء الی الجنۃ والاشقیاء الی النار ثم عرج بی الی السماء الثانیۃ ولم یزل کذالک یعرج بی من سماء الی سماء الی ان بلغت الی السماء السابعۃ ثم انطلق بی الی سدرۃ المنتہی عندہا جنۃ الماوی فدخلتہا ورایت ما اعد اللہ فیہا من النعیم لاہلہا راوی کہتا ہے کہ بیان کیا خالدؓ نے راہب سے حدیث معراج اور اُن چیزون کو جو دیکھا اُسمین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عجائبات سے پس تعجب کیا راہب نے خالدؓ اور اُنکے کلام سے اور جانا اُسنے کہ وہ سچے ہین اور جو کچھ کہا سو سچ کہا پس متوجہ ہوا اُنکی طرف اور کہا کہ اے برادر

عربی تمھارا نام کیا ہی انھون نے کہا کہ میرا نام خالد ہی اُسنے کہا کہ ای خالد جانو تم اِس امر کو کہ اِس پہاڑ کے اوپر ایک دیر ہی موسوم بہ
دیر مسیح اور اُسمین ایک بطریق بطارقہ قبطہ سے رہتا ہی اور وہ بڑا ظالم اور سخت ہی اور اُسکے نزدیک ایک مرد مسلمان ہی عرب کہ قید
کر رکھا ہی اُسنے اُس مرد کو مدت سے اور مجکو معلوم ہی یہ امر کہ وہ شخص اصحاب تمھارے نبی سے ہی اور آیا تھا واسطے تجارت کے
مصر مین مقوقس بادشاہ کے زمانے مین پس بیچا اُسنے مال اپنا اور خرید کیا اور مال اور گیا مصر سے اسکندریہ کو پس بیچا وہان بھی مال اور خریدا
دوسرا مال اور لیا اور روانہ ہوا اور وہ شخص تھا ہمراہ ایک بڑے قافلے کے پس جب آئے وہ نزدیک اِس پہاڑ کے نکلا اور آپڑا یہ بطریق
مع اپنے غلامون کے قافلے پر اور لوٹ لیا مال اُنکا اور بار برداری اُنکی اور چھوڑ دیا مالوالون کو پس جب دیکھا اُسنے تمھارے یار کو اور دیکھا
اُسپر لباس عرب کا طمع کی اُسمین اور گرفتار کر لیا اُسکو اور اب وہ اُسکے نزدیک بندھے ہین ایک درخت مین نزدیک دیر کے اور تحقیق اُسکی ہو گئی ہان
اُسکے آنسو دن رات بہتے اور بطریق کسی دن نہین کھاتا پیتا ہی جبتک نہین مار لیتا ہی اُسکو اور کہتا ہی اُسے کہ نہین ہی تمکو میرے ہاتھ سے رہائی
مگر یہ کہ پھر جاو تم اپنے دین سے اور رجوع کرو میرے دین کی طرف اور قائل ہو تثلیث کے اور ہو گئے ہین مثل خلال کے اور بطریق نہین باز
رہتا ہی اُسکے مارنے سے اور نہین کمی کرتا ہی اُسپر عذاب کرنے سے اور وہ شخص کہتے ہین اپنی مناجات مین یا اللہ قد تبدلت نعمتی بؤسا
فابدل بؤسی رحمتک پس جب باز رہتا ہی بطریق اُسکے مارنے سے تو لاتا ہی وہ بعد اُسکے ایک تصویر تانبے کی جسکے سر پر عمامہ سیاہ اور اُسکے سینے پر یہ لکھا ہی
ہذا النبی العربی محمد پھر پیتا ہی وہ شراب کو اور لاتا ہی فضلہ کا تصویر پر اور کہتا ہی اُسسے کہ تمھارے نبی ہین سوال کر تم اُنسے اپنے چھوٹنے کا
میری قید سے اور وہ مسلمان پناہ مانگتے ہین اللہ تعالی سے بسبب کفر اِس بطریق کے راوی کہتا ہی کہ جب سنا خالد رضہ نے یہ حال شد اور گذرا اُنپر اور
سخت بہت ہوے پھر منتخب کیا اُنھون نے اپنے ساتھیون سے شرحبیل بن حسنہ اور عامر بن ربیعہ اور یزید بن ابی سفیان اور ہاشم بن سعید اور
ابو مقداد اور رفاعہ بن قیس اور تین سو مردون کو جنکے نام پر مجکو آگہی نہین ہوئی اور چھوڑا لشکر کو نزدیک دیر کے اور تاکید کی اُنکو ہوشیار
رہنے کی تا واپسی اپنے اور روانہ ہوے خالد رضہ مع دس آدمیون کے اور چڑھ گئے پہاڑ پر پس جب پہونچے وہ پہاڑ کی پشت پر ظاہر ہوا اُنکو
وہ دیر اور درخت راوی کہتا ہی کہ بطریق نکلا تھا اُس دن واسطے شکار کے پس چڑھا وہ ایک جنگلی بیل پر اور شکار کیا اُسکو اور لایا اُسکو
دیر مین پس اُترا وہ اُس درخت کے نیچے جو دیر کے دروازے پر تھا اور حکم کیا اُسنے اپنے غلامون کو دور کرنے کھال اُس جانور کا پس جب
دور کیا غلامون نے اُسکی کھال کو حکم کیا اُنکو آگ جلانے کا پس روشن کی گئی آگ اور کاٹا تھا ٹکڑے گوشت اُس جانور کے اور بھونکر
کھاتا تھا بسبب گرانی کے اُسنے شراب پس لائے غلام اُسکے شراب کو سامنے اُسکے پس پیتا رہا وہ تا انکہ قریب مدہوشی کے پہونچا پھر پکارا اپنے غلامون پر اور کہا
کہ لاؤ تم اُس محمدی کو پس لے گئے اُس مسلمان کو غلام اُسکے اور حالت اُسکی تھی اُسپر غالب اور اُسکی گردن مین ایک زنجیر لوہے کی تھی پس کہا اُسنے
بطریق نے کہ غالب ہو گیا تو مجھپر اور مسلم بسبب اپنے محمد کے صلی اللہ علیہ وسلم پس قسم ہی مجکو اپنے دین کی کہ نہ اُٹھاؤنگا مین تجپر سے
عذاب کو یہانتک کہ پھرے تو میرے دین کی طرف اور قائل ہو تثلیث کا اور نہین تو مین تیرا قاتل ہون پس کہا اُس مرد مسلمان نے کہ کر تو
جو تیرے اعتقاد مین ہی واسطے کہ مین خوب جانتا ہون اُس امر کو کہ تمام چیزین مقبوض ہین اُسکی خواہش اور ارادے پر اور بندے اُسکے اختیار مین ہین
اور آسمان بلند کیے گئے ہین ساتھ اُسکی قدرت کے اور زمین بچھائی گئی ہی اُسکی حکمت سے اور مخلوقات اور بخشش اُسکی اُسکی خلق مین

جل المصاب بعظم الویل والحرب
بڑی ہو گئی مصیبت پس لے لیا سختی اور لڑائی نے

حتی توہمت ان الارض تنقلب
تا اینکہ گمان کیا میں نے اس امر کا کہ زمین بدل جاویگی

لفقد علی بطل قد کان عدتنا
یعنی میرا شیخ اور مونس میرا ایک دلیر ہی جو تھا ساز و سامان

اعنی ضرار الذی للحرب ینتدب
یعنی ضرار کہ وہ واسطے لڑائی کے تیز کھینچے جاتے تھے

فو کان یقدر ان یر قام رکبہ
اگر قدرت رکھتے وہ سوار ہوتے اپنی سواریوں تک

فزال عنا الذی نشکوا و ننتحب
اور دور ہوتا ہے وہ جس کی شکایت کرتے ہیں ہم اور جسکے

والعین باکیۃ والدمع منسکب
اور آنکھیں روتی ہیں اور آنسو جاری ہیں

جار بنا القبط فینا عند غفلتنا
ظلم کیا قبطیوں کے ہاتھ نے ہمارے بیچ ہماری غفلت کے

فیہ العفاف وفیہ الدین والادب
تھی اسمیں پارسائی اور دینداری اور پاس نگاہداشت ہر چیز کی

فیہ الحمیۃ والاحسان عادتہ
تھی اسمیں غیرت اور نیکی کرنا عادت انکی

کان العدو بنار الحرب یلتہب
تو جلایا گیا ہوتا دشمن ساتھ آگ لڑائی کے

او کان یسمع صوتی وصاح بی عجلا
یا سنتے وہ میری آواز کو تو پکارتے مجھکو جلد اور کہتے

فنادت الارض مما قد رمیت بہ
اور تنگ ہو گئی زمین بسبب اس چیز کے جو ڈالے گئے اس میں

واستحکم القبط لما ذلت العرب
اور مضبوطی کی قبطیوں نے اپنے کام میں جبکہ عاجز اور ذلیل ہوئے عرب

قد کان ناصرنا فی وقت شدتنا
تھا وہ مدد کرنے والا ہمارا ہماری سختی کے وقت میں

فیہ التعصب والاحسان والحسب
تھی اسمیں سختی اور نیکوکاری اور بزرگی

او کان خالد فینا حاضراً لشفا
یا موجود ہوتا ہے ساتھ خالد تو ہمارے آئینہ رحم صلاح کی

مہلاً فقد زال عنک البوس والعطب
کہ ٹھہرو وہ تحقیق جاتی رہی تجھسے دوری اور سختی اور ہلاکی

راوی کہتا ہے کہ نہیں فارغ ہوئی تھیں جو کہ بنت الازور اپنے اشعار سے مگر یہ کہ خالد رض نے سنا شعر پڑھنا اور پکارنا انکا پس جواب دیا انکو خالد نے ان الفاظ سے لبیک لبیک قد جاءک الفرج وذہب عنک البوس والحرج ہا انا خالد بن الولید اور تکبیر کہی اور حملہ کیا خالد رض اور مسلمانوں نے قبطیوں پر اور جھکے ان پر ساتھ تلوار روشن اور نیزوں چمکنے والوں کے اور شور کیا عربی گھوڑوں نے پس پریشان ہو گئیں عقلیں قبطیوں کی اور کانپنے لگے دل انکے اور پکڑ لیا انکو لرزے نے اور ٹکڑے ٹکڑے کیا انکے سروں کو صحابہ ابرار کی تلواروں نے تھوڑی دیر میں مسلمانوں نے سات سو مرد کو قبطیوں سے مار ڈالا اور گرفتار کر لیا تیرہ سو مرد کو اور لے لیا مسلمانوں نے گھوڑے اور ہتھیار اور کپڑے انکے اور رہائی پائی مسلمان قیدیوں نے اور سلام کیا بعض نے بعض کو اور مبارکباد دی انکو بسبب سلامتی اور رہائی کے اور مبارکباد دی ضرار کو بسبب انکی رہائی کے اور آئے ضرار خالد کے پاس اور سلام کیا انکو اور شکریہ ادا کیا انکے کام کا پس مرحبا کہی انکو خالد نے اور بزرگداشت کی انکی اور مبارکباد دی انکو بسبب سلامتی اور رہائی کے اور دیا خالد رض نے ہر مرد کو مسلمان قیدیوں سے ایک گھوڑا قبطیوں کے گھوڑوں سے اور ہتھیار ایک مرد کے اور باقی گھوڑوں پر سوار کر لیا عورتوں اور لڑکوں کو اور رہا کر لیا اسیا کو رخصت کیا خالد نے راہب کو بعد اسکے کہ لکھ دی اسکو ایک دستاویز واسطے ہر چیز کے جو احتیاج کھانے اور پینے اور کپڑے سے اسکو اور شخص کو جو ہے اسکے پاس پس تحقیق دیر اسکی یہ کہ نہ پہنچیگا اسکو سب خیر سے اسکندریہ سے جب تک زمانہ رہیگا اور روانہ ہوئے خالد مع اپنے لشکر اور قیدیوں کے اور چلا لیا وہ بندھے ہوئے تھے سامنے انکے رستوں میں تا اینکہ پہونچے اسکندریہ میں اور اترے اسیر مع اپنے لشکر کے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب اترے خالد رض مع اپنے لشکر کے اسکندریہ پر تنگی میں پڑ اسینا رسطو لمینوس بادشاہ کا اس سبب سے

اور حکم کیا اُسنے اپنے حجاب کو اس امر کا کہ پکار دین وہ اپنے لشکر مین واسطے درستی سامان لڑائی اور سوار ہونے اور نکلنے کے باب السدرہ کی
طرف بمقابلہ عرب کے اور واقع ہوا شور شہر مین عرب کے آنے اور اُنکے اُترنے کا شہر پر پس کانپنے لگے دل وہان کے لوگون کے اور آئے
سرداران قبط اور حجاب ارسطولیس بادشاہ کے پاس اور کہا اُنھون نے کہ اے بادشاہ کیا رائے ہے تیری ان عرب کے معاملے مین پس تحقیق کہ نزدیک
قریب ہے یہ کہ تجویز کرون مین کوئی رائے اور بندوبست کرون حالانکہ ڈر آیا ہے خوف تم لوگون مین اور جگہ پکڑی ہے اُنکے ڈر نے تمھارے
دلون مین اور طمع کی ہے اُنھون نے تمھارے ملک مین بسبب کمی تمھاری کوشش کے اور ذلیل جانا ہے اُنھون نے تمکو اور جان لیا ہے اُنھون نے یہ امر کہ
نہین حمایت کرتے ہو تم اپنے شہرون کی اور نہین لڑتے ہو تم اپنے اہل و عیال کی طرف سے اور اگر لڑتے ہو تو ہوتی ہین خواہشین تمھاری جدا اور
رائین تمھاری غیر متفق لہذا ان لوگون نے ہلاک کیا تمھارے حامیون کو اور مار ڈالا تمھارے دلیرون کو اور نہین تھے تم سے لڑنے کو اور اب
اُترے ہین تمھارے میدان بلبیس شہر پر اور وہ قصد تمھاری لڑائی کا رکھتے ہین اور نہین ہے کوئی باز رکھنے والا اُنکا اور اگر میرے نزدیک
ہوتے وہ ساتھی اُنکے جنکو قید کیا اور بھیجا ہے مین نے بجانب یرجاج کے تو مصالحہ کرلیتا عرب سے بسبب اُنکے اور دور کرتا مین عرب کو اپنے یہان سے
اور تجاوز کیا مین نے حد سے اُن ہزار کے بارے مین جنکو مین نے قیدیون کے ساتھ بھیجا پس اگر ہوتے وہ لوگ میرے پاس تو لڑتا مین اُنکو لیکر
عرب سے حسب طاقت اپنے پس کہا اُسکے وزیر نے کہ اے بادشاہ آیا ہو سکتا ہے تجھسے یہ امر کہ بھیجے تو عرب کے پاس کسی ایلچی کو کہ گفتگو کرے اُنسے صلح کے
بارہ مین اس شرط پر کہ ہم سپرد کر دینگے اُنکے قیدیون کو جو ہمارے قبضے مین ہین پس کہا بادشاہ نے کہ یہ عرب نہین باقی رہے ہین اس حال پر
کہ بے ڈر ہو دین ہمسے اور نہین قبول کرینگے ہماری طرف سے ایلچی کو جیسے کہ آپڑے تھے ہم پر اور وہ اُترے تھے مقام بحر الجمعا کے
وزیر نے کہا کیا ضرر ہے تجھکو ایلچی کے بھیجنے مین اُنکے پاس پس قصد کیا بادشاہ نے ایلچی کے بھیجنے کا اور وہ مشورہ کرتا تھا اہل دولت سے
اپنے دل سے کہ اسی وقت آئے اُسکے پاس نگہبان دریا کے جو گھاٹ پر مقرر تھے اور خبر دی اُسکو اس امر کی کہ ایک کشتی ظاہر ہوئی ہے
پچھم کی طرف سے اور ہم نہین جانتے ہین کہ اُسکا حال کیا ہے اور وہ کہان سے آئی ہے پس جب سنا بادشاہ نے یہ حال نگہبانون سے ملتوی کیا
اُسنے روانگی ایلچی کو اور آمادہ ہوا واسطے آنے اُس کشتی کے اور گمان کیا اُسنے اپنے دل مین کہ وہ کشتی حاکم برقا بادشاہ کی
کی ہے پس نہین گذرا تھا تھوڑا عرصہ یہانتک کہ لنگر انداز ہوئی وہ کشتی گھاٹ مین اور اُترا اُسپر سے ایک بوڑھا قسّیس خوبصورت ردہ دار
سیاہ ریشمی کپڑے پہنے اور سر پر سرخ عمامہ کسے ہوئے اور اُترے اُسکے ساتھ دس آدمی قسوس اور راہب سے پس جب اُترے وہ کشتی سے
آئے اُنکے واسطے گھوڑے بادشاہ کے پاس سے آراستہ ساتھ زین پوشون کا مدار کے جنمین نگینے جواہر کے جڑے تھے اور لگامین اُنکی نقرئی
تھین پس سوار ہوئے وہ اور نکلے اُنکی ملاقات کے واسطے امرا اور حجاب اور آئے اُنکے پاس اور تعظیم کی اُنکے مرتبون کی اور بزرگداشت کی اُنکی اور چلے
سامنے اُنکے بادشاہ کے محل تک پس اُترے وہ اور بچھائے ایکلات اور برات اور آئین اُنکے واسطے دعوتین اچھی چیزین بادشاہ کے پاس
اور گذاری اُنھون نے اچھے حال سے پس جب صبح ہوئی دوسرے دن کی سوار ہو وہ اور نکلا طرف لشکر کے اور آئے بجانب سراپردہ ارسطو
بادشاہ کے اور اُترے وہ گھوڑون سے اور داخل ہو بادشاہ کے پاس پس اُٹھ کھڑا ہوا بادشاہ اُنکے واسطے اور تعظیم کی اُنکی اور بٹھلایا اُنکو
اپنے ساتھ تخت پر محمد بن اسحاق راوی نے بیان کیا ہے کہ روایت پہونچی ہے مجھکو ثقات سے اسی امر کی کہ ارسطولیس

کیماؤش نے کلام اپنے سردار ورن کا بہتر جانی اُسنے رائے اُنکی او خلعت دیا اپنے بھائی اصطفانوس کو اور منتخب کیا اُسکے ساتھ چار ہزار سوار کو اور
حکم کیا اُسکو روانگی کا واسطے قوت دہی حاکم اسکندریہ کے پھر بھیجا کیماؤش نے اپنے خادم کو پاس بطرک کے جو عالم اُنکے دین کا اور برپا
رکھنے والا اُنکی شرع کا اور نام اُسکا سیطلس تھا اور تھا مقام اُسکا ایک دیر مین جو مشہور بدیر کنالیس تھا اور اس بطرک کی عمر ایک سو بیس برس
کی تھی اور تھا وہ شاگرد نسیرہ شا کا اور زیروشا شاگرد مرقش کا اور مرقش شاگرد یحیا کا اور یحیا ویلی بھائی حواری مسیح عیسی بن مریم کا تھا
اور بطرک سیطلس پڑھا تھا علموں کو اور مطالعہ کیا تھا کتابوں کو اور وہ ایمان رکھتا تھا ساتھ اللہ تعالی کے اور جانتا تھا صفات
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اور امید رکھتا آپکے ظہور کی اور سنتا تھا آپکے اخبار کو اور امیدوار تھا آپکے زمانہ بعثت کا پوچھتا تھا
آپ کی نشانیوں اور معجزات کو پس جب پہونچی اُسکو خبر مبعوث ہونے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ظاہر ہوئین نشانیان اور معجزات آپکے
تو ایمان لایا وہ آپکا اور قصد رکھتا تھا آپ کی حضوری کا پس نہین مدت گذری مگر اندک تا اینکہ پہونچی اُسکو خبر وفات رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی پس رویا وہ آپ کی وفات سے اور اختیار کیا گوشۂ غمگینی کو اور نہین ظاہر ہوا وہ کسی کے واسطے اپنی قوم سے ایک سال کامل
اور اکثر تھا وہ مشغول عبادت مین تھا نہ نکلتا اور نہ ظاہر ہوتا وہ پھر بنایا اُسنے اپنے واسطے ایک صومعہ راہ پر پس جب آتا تھا کوئی قافلہ اُنکی
طرف تو پوچھتا وہ اُس سے حال لشکر مسلمانوں کا اور یہ کہ وہ کس سرزمین مین ہین اور یہ پوچھتا تھا کہ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے کون خلیفہ ہوا پس کہا گیا اُس سے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوے پس جب وفات پائی ابوبکر صدیق نے پہونچی اُسکو خبر اُنکی وفات اور
خلافت عمر رضی اللہ عنہ کی بعد اُنکے پھر پہونچی اُسکو خبر فتوح شام اور روانگی صحابہ کی بجانب مصر کے پس جب ہوئی یہ نوبت تو بھیجا اُسکو
بادشاہ کیماؤش حاکم ارض برقہ نے سواری کشتی کے بادشاہ اسطولیس کے پاس واسطے بشارت دہی آنے کمک کے مع اصطفانوس بھائی بادشاہ کیماؤش
کے بجمعیت چار ہزار سوار اور قریب تر پہونچے اُنکے نزدیک اسطولیس کے پس جب حاضر ہوا سیطلس سامنے بادشاہ اسطولیس کے اور آگاہ کیا اُسکو
اس حال سے تو خوش ہوا بادشاہ اور کہا اُس سے کہ اے باپ ہمارے مین چاہتا ہون تیری بخشش اور احسان سے یہ بات کہ جا تو ان عرب کے پاس بطور ایلچی کے میری
طرف سے اور دریافت کر تو میرے لیے خبر اُنکی اور دیکھ تو اُس چیز کو جو اُنکے نزدیک ہے اور اُس چیز کو جسکا وہ عزم رکھتے ہین اور یہ کہ غرض اُنکی
لڑائی ہے یا صلح پس اگر ہے غرض اُنکی صلح کرنا تو میرے پاس اُنکے قیدی ہین اور وہ ایک بڑی جماعت ہین کہ بھیجا ہے مین نے اُنکو جانب دریا جاج
اگر مصالحہ کرین وہ مجھسے تو مین پھیر دونگا قیدیوں کو اُنکے اور دونگا مین اُنکو کسی قدر اپنے مال سے اور باندھونگا مین اُنکے ساتھ عہد اس بات کا
کہ نہ پھیرین مونھ ہماری طرف کو اور نہ تعرض کرین مجھسے پس کہا بطرک نے کہ جو حکم تیرا ہے اُسکو مین کرونگا ولیکن اے بادشاہ جان تو اس امر کو کہ تحقیق مین نے پڑھی ہے
کتابوں مین اور سنی ہین اخبار گذشتہ سے یہ بات کہ اللہ غالب اور بزرگ بھیجیگا آخر زمانے مین ایک نبی عربی کو زمین تہامہ سے اور پیش کیے اور
کھلجائینگے اُنکو تمام زمین کے خزانے پس توجہ کرینگے وہ خزانوں کی طرف اور اختیار کرینگے فقر کو دولتمندی پر اور اصحاب آپکے بھی متابعت کرینگے
اُنکی راہ کی اور قائم رکھینگے اُنکی سنت کو اور مین چاہتا ہون اے بادشاہ کہ امتحان کرون مین اُنکے حال کا بیشتر اپنے جانے کے اُنکی طرف بادشاہ نے کہا
کہ کس چیز سے آزمائش کریگا تو اُنکی اُسنے کہا کہ اے بادشاہ حکم کر تو کسی ایک غلام کو اپنے غلاموں سے کہ زین پوش باندھے وہ ایک اچھے گھوڑے پر تیری
سواریوں سے ساتھ اچھے زین پوش اور سامان کے اور گلے مین ڈالے اُسکے حمائلین انواع جواہرات اور یاقوتوں کی اور چھوڑ دے اُسکو مسلمانوں کے

لشکر کی طرف پس اگر پھیر لیوینگے وہ اُسکو تو جان لینا تو اس امر کو کہ وہ دنیا کے طالب ہین اور سلطانی اُنکی دنیا کے واسطے ہے اور نہین چاہتے ہین آخرت کو
اور اگر وہ پھیر دیوینگے اُسکو تمھاری طرف کو پس جان لینا یہ بات کہ وہ طالب آخرت اور اس چیز کے ہین جو اللہ غالب اور بزرگ کے نزدیک ہے
پس حکم کیا بادشاہ نے اپنے سائیسون کو اس امر کا کہ درست اور آراستہ کرین وہ ایک خچر کو اُنکی اچھی سواریون سے ساتھ زین پیش
سنہری جڑاؤ جواہرات کے اور سنہری لگام لگاوین اور لٹکاوین اُسکے گلے مین مالین موتیون کی اور چھوڑ دین اُسکو بجانب لشکر
مسلمانون کے پس ایسا ہی کیا اُنھون نے راوی کہتا ہے کہ تھے مسلمانون کی نگہبانی پر اُس دن شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس جب نزدیک ہوا وہ خچر مسلمانون کے لشکر سے اور دیکھا اُسکو اور اُسکی زینت اور جواہرات کو شرحبیل بن
حسنہ نے وہ اور کہا کہ دشمن خدا چاہتے ہین اُسکے سبب سے ہماری آزمایش کو اس بات پر کہ ہم لوگ طالب دنیا کے ہین یا آخرت کے قسم ہے اللہ کی
نہین ہے ہم مین کوئی شخص ایسا جو جھکے اُس چیز کی طرف کہ نیست ہونے والی ہے اور نہین ہے خواہش ہماری مگر اُس چیز مین جو باقی اور پایدار ہے
پھر پڑھی اُنھون نے یہ آیت اعلموا انما الحیوۃ الدنیا لعب ولہو وزینۃ وتفاخر بینکم وتکاثر فی الاموال والاولاد آخر آیت تک پھر پکڑی باگ
خچر کی اور لائے اُسکو قبطیون کے لشکر کی طرف پھر چھوڑ دیا اُسکو راوی کہتا ہے کہ جب دیکھا بادشاہ نے اس حال کو سخت ہوئی چین پیشانی اُسکی
اور کہا قسم ہے اللہ کی اس سبب سے غلبہ دیے گئے وہ لوگ اور خوار و ذلیل کیے گئے ہم اور باپ میرا دانا اور آگاہ تھا اُنکے حال سے پھر حکم کیا اُسنے
بطرک سطلیس کو جانے کا مسلمانون کی طرف پس چلا بطرک پیادہ بجانب لشکر مسلمانون کے پس جب نزدیک آیا اُنسے متوجہ ہوئے شرحبیل
بن حسنہ اُسکی طرف اور پوچھا اُسکا حال پس کہا اُسنے کہ مین ایلچی ہون ارسطولیس بادشاہ کا بجانب سردار عرب کے پس لیا اُسکو شرحبیل نے
اور لے گئے اُسکو لشکر مین بارادہ خیمہ خالد بن الولید کے پس جب داخل ہوا بطرک سطلیس ساتھ شرحبیل بن حسنہ کے مسلمانون کے لشکر مین دیکھتا تھا
وہ ہر سپاہ کی طرف اور وہ لوگ بیٹھے تھے پس دیکھا اُسنے ایک قوم کو کہ چھوڑ دیا ہے اُنھون نے دنیا کو بعض اُنمین سے قرآن شریف پڑھتے ہین اور
بعض اُنمین سے ذکر خدا مین مشغول ہین اور بعض نماز مین مصروف ہین اور دیکھا اُنمین آرام و سکون کو اور نور روشن بلند ہے اُنسے پس جب
پہونچا وہ خالد بن الولید کے خیمے تک اجازت چاہی اُسکے واسطے شرحبیل بن حسنہ نے پس اجازت دی اُسکو خالد نے پس داخل ہوا بیچ خیمے کے اور جہان تھے
وہ خالد کے پاس خیمے مین پایا اُنکو بیٹھے ہوئے زمین پر اور نہ تھا اُنکے واسطے کوئی حاجب درمیان سامنے اُنکے ایک جماعت صحابہ کی تھی پس
سلام کیا اُنکو سطلیس نے اور کہا کہ کون تم مین کا سردار ہے پس جواب سلام کا دیا اُنھون نے اور اشارہ کیا خالد کی طرف پس کہا بطرک نے کہ آیا تم سردار
اس قوم کے ہو خالد نے کہا کہ ایسا ہی سمجھتے ہین یہ لوگ مجھکو کہ مین اُنکا سردار رہونگا جبتک ہون مین حق پر اور تابعیت کرون مین عدل کی اور حکم کرون
انصاف سے بیچ اُسکے جو فرض کیا اللہ تعالیٰ نے نیکی کرنے والا ہون مین واسطے نیک کے اُنمین سے اور سختی کرنے والا اوپر جسکے بھلا دون مین ان چیزون سے تو
نہین ہے واری ہے مجھکو امیر پس کہا بطرک نے کہ تم قسم ہے اللہ کی وہ قوم ہو کہ بشارت دی ہے تمھارے نبی کی مسیح پیغمبر نے اور حق تمھارے ساتھ ہے اور ظاہر ہوگا
تب راوی کہتا ہے کہ حکم کیا اُسکو خالد نے بیٹھنے کا پس بیٹھا وہ اور کہا اُسنے کہ اے گروہ عرب کے آگاہ کرو تم مجھکو اپنے نبی کے حال اور اُنکے حسب نسب سے خالد نے کہا کہ
اللہ غالب اور بزرگ نے برگزیدہ کیا اولاد آدم سے عرب کو اور برگزیدہ کیا عرب سے مضر کو اور مضر سے کنانہ کو اور کنانہ سے قریش کو اور قریش سے ہاشم کو
اور ہاشم سے عبدالمطلب کو اور عبدالمطلب سے عبداللہ کو اور عبداللہ سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پھر کہا خالد نے کہ

ترجمہ جان رکھو کہ زندگانی دنیا کی یہی ہے کھیل اور تماشا اور زینت اور بڑائی کرنی آپس مین اور بہتایت ڈھونڈھنی مال کی اور اولاد کی ۱۲

سوال کیے گئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی نبوت سے پس فرمایا آپ نے کنت نبیا وآدم بین الماء والطین اور فرمایا آپ نے
لما خلق اللہ تعالی العرش کتب علی ساق العرش لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فلما رفع آدم فی الزلۃ واخرج من الجنۃ رای مکتوبا علی
ساق العرش لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فقال آدم یا رب من ہذا محمد قال ولدک یا آدم الذی لولاہ لما خلقتک قال آدم یا رب بحرمۃ
ہذا الولد ارحم الوالد فقال اللہ عز وجل یا آدم لو تشفعت الینا بمحمد فی اہل السموات والارض لشفعناک پھر اللہ غالب بزرگ نے
کیا آپ کے نام کو نزدیک اپنے نام سے اور ذکر کیا آپ کا ساتھ اپنے ذکر کے اور نام رکھا آپ کا مثل اپنے نام کے پس فرمایا اللہ تعالی نے
ان اللہ بالناس لرؤف رحیم اور فرمایا آپ کے حق میں بالمؤمنین رؤف رحیم اور فرمایا اللہ تعالی نے من یطع الرسول
فقد اطاع اللہ اور فرمایا اللہ تعالی نے آپ کے حق میں یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک اور اللہ غالب اور
بزرگ نے بلند کیا ذکر آپ کا اور بڑائی کی آپ کے فخر کی اور بزرگ کیا آپ کے کام کو پس فرمایا اللہ بزرگ اور برتر نے و
رفعنا لک ذکرک اور یہ امر انتہا سے بزرگی اور تعظیم اور تکریم ہے اور فرمایا اللہ بزرگ نے یا محمد لا اذکر الا وتذکر ولا اعرف وتعرف
ومن سبک فقد سبنی ومن حمدک فقد حمدنی ومن انکر نبوتک فما عرفنی وانا اقسم بنبوتک ان جحدتہ فما انفق بما بیدک
اور فرمایا ہے اللہ نے ویقول الذین کفروا لست مرسلا قل کفی باللہ شہیدا بینی وبینکم اور فرمایا ہے اللہ تعالی نے وکفی باللہ
شہیدا محمد رسول اللہ راوی کہتا ہے کہ جب سنا بطرک نے یہ حال خالد سے خوش ہوا وہ اور کہا اسنے قسم ہے اللہ کی بہ تحقیق
نجات پائی اسنے جسنے تبعیت کی انکی اور زیان کار ہوا وہ جو جدا ہوا انسے پھر تجدید کی بطرک نے اپنے اسلام کی خالد کے
ہاتھ پر اور بیان کیا انسے حال اپنا ابتدا سے انتہا تک کہ کیونکر ایمان لایا وہ ساتھ اللہ کے اور تصدیق کی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پس خوش ہوئے خالد اور مسلمان اسکے اسلام سے اور کہا خالد نے کہ کسواسطے آیا ہے تو ارسطولیس شاہ کے
پاس سے پس بیان کیا اسنے خالد سے کل حال بادشاہ ارسطولیس کا اور یہ کہ ہدیہ اور خط بھیجا تھا اسنے سردار برقا کے پاس بطلب
امن کے تمھارے خوف سے اور بھیجا اسکے واسطے ملک کیاوش نے اپنے بھائی دہطانوس کو جمعیت چار ہزار سوار بطور کمک کے اور
پیچھے سبقت کی اسیر یا میں بادشاہ ارسطولیس کی طرف تاکہ خبر دے ان میں انکو اس حال سے اور بھیجا ہے مجکو ارسطولیس نے تمھارے پاس بطور
ایلچی کے چاہتا ہے وہ صلح کرنا تم سے اور نہیں خواہش رکھتا ہے تم سے لڑنے کی اور کہا ہے اسنے کہ صلح کرو تم اس سے اس امر پر کہ دیگا وہ تمکو
کسی قدر اپنے مال سے اور سپرد کر دیگا تمھاری ایک قوم کو عرب سے جنکو گرفتار کیا ہے اسنے ساحل بحر شام سے پس کہا خالد نے کہ ساتھ تحقیق
پس چھڑا دیا اللہ تعالی نے انکی قید کو اور بچا کر دیا ہمکو اور انکو اور غالب کیا ہمکو قبطہ امیان بادشاہ پر پس یاد آیا ہمنے انمیں سے
سات سو سوار کو اور قید کر لیا ہمنے تیرہ سو مرد کو پھر حکم کیا خالد نے سامنے بطرک کے لانے کا ان قیدیوں کو پس سامنے اسکے لائے گئے وہ
بعد عرض کیا پس خالد نے اسلام کو پیش کار کی اکثر دینے اور جسنے اسلام قبول کیا چھوڑ دیا خالد نے اسکو اور نیکی کی ساتھ اسکے اور جسنے انکار کی
اسلام سے حکم کیا خالد نے اسکی گردن مارنے کا راوی کہتا ہے کہ بطرک نے سلام کیا خالد اور مسلمانوں کو اور پھرا وہ طرف ارسطولیس شاہ کے
اور کہا کہ جان تو اے بادشاہ کہ یہ قوم ہیں کہ نہیں مملوک ہو سکتی ہے برگزیدگی انکی اور وہ ہوشیار اور احتیاط کرنے والے ہیں پھر

جو ابن ہبیرہ تھے سوار تھا وہ اچھے عربی گھوڑے پر پورا تھا ہتھیاروں میں چھپا ہوا تھا اور درمیان دونوں صفوں کے پکارا اُسنے ساتھ زبان فصیح
عربی کے اور کہا اُسنے کہ اے گروہ عرب کے پھر جاؤ تم ہماری طرف سے کس واسطے کہ ہم تمسے لڑنا نہیں چاہتے ہیں پس تحقیق مالک ہو گئے تم ہمارے
ملک سے شہر اور مسجد اور اکثر مقامات لے لیے اور باقی رہا ہمارے پاس تھوڑا ہمارے ملک سے اور مالک ہو گئے تم اکثر اُسکے اور ہم نہ
جھگڑا کرینگے تمسے اُس چیز میں جو لے لی ہے تمنے ہمسے اور ہم تبعیت کرینگے تمہاری باقی ملک میں پس اگر مصالحہ کرو گے تم ہمسے تو مصالحہ کرینگے
ہم تمسے ایسا مصالحہ کہ رجوع کریگی بہتری اُسکی ہم پر اور تم پر اور عدل کرو تم ہمارے ساتھ اور نہ ظلم کرو تم ہم پر صلح میں پس اگر انکار کرو گے تم
اس امر سے تو پیش آوینگے ہم تمسے ساتھ [illegible] اور [illegible] دینگے ہم تمکو تمہاری کشتیوں کی طرف [illegible] ایک شکست اُٹھانے سے ڈراتے
ہو گئے تم اور [illegible] کشتیوں کو بھی ذلت کے [illegible] ہو گے اس واسطے کہ نہیں [illegible] کسی نے اس [illegible] کے لوگوں سے مگر یہ کہ ذلیل ہوا وہ
اور شکست اُٹھائی اُسنے کیونکہ ہم ایسی قوم ہیں جنکے درمیان کنیسے اور صومعے اور قسیس اور رہبان اور انجیلی اور تسبیح اور صلیبان ہیں پس تھا
بلکہ آگیا جواب ہر ایک کا [illegible] گفتگو کرنے والا بادشاہ اسطلیس [illegible] فارغ ہوا تھا وہ اپنے کلام سے تو اُٹھے
اُسکی طرف شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور جواب دیا شرحبیل نے اور کہا کہ سچی ہو تجھ [illegible] کیا تو
ساتھ ایسی چیز کے [illegible] بلاتی تجھکو طرف [illegible] اور عذاب میں [illegible] آیا برائی [illegible] ساتھ کفر
اور نافرمانی اور عبادت صلیبان اور شرک ساتھ رحمان کے اور ہم لوگ صاحب پرہیزگاری اور ایمان اور [illegible] اور خوشنودی خدا اور
قبلہ قرآن اور حج اور احرام اور نماز اور روزہ [illegible] اور بزرگ و عیوب [illegible] ساتھ معجزات اور
بیان اور آیات اور براہین کے [illegible] قرآن [illegible] کی آگئی ہو بخشش [illegible] اور دلیلیں [illegible] ساتھ
غضب کے ایسے بادشاہ [illegible] والے سے کہ ہے وہ اور نہیں ہے مکان اُسکے واسطے اور نہ دہر و زمان ہے اُسکے واسطے گواہی دی اُسنے اپنی
ذات پر اپنی ربوبیت کی اور ازلیت اپنی صفات کی اور احدیت اپنی ذات کی اور [illegible] اپنے ملک کی غلبہ [illegible] اور تدبیر اُسکی
استوار ہے اور حکم اُسکا مضبوط ہے عرش اُسکا بلند ہے صفت اُسکی نادر ہے نہ وہ کسی کا باپ ہے نہ کسی کا بیٹا ہے اور نہ اُسکی ذات کے واسطے کوئی
حد مقرر ہے اور نہ اُسکی بقا کے واسطے کوئی وقت شمار کیا گیا ہے فرشتے تسبیح کرتی ہیں گردنیں واسطے اُسکی بزرگی کے اور ذلیل ہیں قومی لوگ
بمقابلہ اُسکی قوت کے نہیں [illegible] سکتا ہے کمال اُسکا اور نہیں نیست ہوتی ہے بخشش اور عطا اُسکی اور نہیں کم ہوتی ہے بزرگی اُسکی سختی ہے
تیری کیونکر خوش اور اچھا معلوم ہوا تم لوگوں کو کفر ساتھ اُسکی معبودیت کے اور شرک ساتھ اُسکی ربوبیت کے اور یہ کہ مقرر کرو تم واسطے اللہ کے
شریک کو اُسکی وحدانیت میں پھر پڑھی انھوں نے یہ آیت یوم یحشر اعداء اللہ الی النار فہم یوزعون پھر کہا شرحبیل بن حسنہ نے کہ [illegible] ایسے ہی [illegible]
کہ [illegible] قسم [illegible] اُسنے اس طرح کہ ریزہ ریزہ کر دیوے اللہ [illegible] کے واسطے اس دیوار شہر پناہ کو تو ایسا ہی کریگا وہ اور اشارہ کیا [illegible]
اپنے ہاتھ سے شہر پناہ کی دیوار کی طرف پس گر پڑی وہ دیوار زمین پر اور ظاہر ہوئے اور دکھائی دیے قلعہ اور عمارتیں شہر کی اور [illegible]
کہنے لگے [illegible] بادشاہ کے وقت دیکھنے اس حال کے بڑائی قدرت سے پھر پھیرا اُسنے سر اپنے گھوڑے کا بجانب اپنے لشکر کے اور [illegible]
قبطیوں کے اس حال کے دیکھنے سے اور [illegible] قبطی لڑائی اس معاملے سے جو دیکھا انھوں نے اور متحیر ہوئے وہ اور پھرے بجانب اپنے خیموں کے

اور نہ ارادہ کیا اُنھون نے لڑائی کا اور اسی طرح پر مسلمان بھی پھر گئے اپنے خیمون کی طرف یہ گذر گیا دن پس جب رات ہوئی لیا بادشاہ نے خزانہ اور
وہ چیز جو عزیز تھی اُسکو اور اہل و عیال اور لونڈیان اپنی اور سوار ہوا کشتیون مین روانہ ہوا اُسی رات سے طرف جزیرہ اندلس کی پس
جب صبح ہوئی واقع ہوا شور شہر مین بادشاہ کے بھاگ جانے کا اور اکٹھا ہوئے رئیس لوگ قبطیون کے بعض اُنمین سے بعض کے پاس اور کہا اُنھون
نے کہ بادشاہ نے پیٹھ پھیری اور چلا گیا ہمارے میان سے اور آج ہمارے لیے کوئی ایسا نہیں ہے جو ملامت کرے ہمکو تحقیق باز رہے ہین قوم مسلمان
ہمسے اور اگر چاہتے وہ داخل ہونے کو ہماری طرف تو داخل ہو جاتے لیکن وہ ایسی قوم ہین کہ ٹھہرایا ہے اللہ تعالی نے رحمت اور مہربانی کو انکے دلون مین
پس چلو تم لوگ اب ہمارے ساتھ اُنکے پاس تاکہ لیوین ہم اپنے لیے اُنسے عہد اور ذمہ داری کو اور مصالحہ کرلین ہم اُنسے اپنے شہر کے واسطے اور بچاوین ہم اپنے
لڑکے بالون کو اُس چیز سے جو پہنچی ہمارے اور اُنکے اتفاق واقع ہو راوی کہتا ہے کہ متفق ہوئی راے اکابر کی اس امر پر اور نکلے وہ بجانب لشکر مسلمانون کے
اور چاہی اُنھون نے حضوری سامنے سردار خالد بن الولید کے اور آئے اُنکے پاس بعد اجازت کے پس جب پہونچے اُنکے سامنے سلام کیا اُنکو جو شخص جانتا تھا
زبان عربی کو پس جواب سلام کا دیا اُنکو خالد نے اور پوچھا سبب اُنکے آنے کا اور کہا کہ تم کیا چاہتے ہو پس آگے بڑھے اکابر سے وہ لوگ جو زبان عربی
جانتے تھے اور کہا اُنھون نے کہ اے سردار اللہ تعالی نے غلبہ دیا تمکو ہمپر بسبب سچائی اور صفائی تمھارے دلون اور نیتون کے اسواسطے کہ تم ایسی قوم ہو
کہ ٹھہرایا ہے اللہ نے رحمت کو تمھارے دلون مین اور ہم چاہتے ہین تمسے اس امر کو کہ معاملہ کرو تم ہمسے ساتھ نصفت کے اور دیکھو ہماری طرف کو
مہربانی کی آنکھ سے اور حلم کرو ہم مین ساتھ عدالت کے اُن لوگون کے طریقہ پر جو پیشتر تمھارے تھے ہمارے ساتھ قوم روم سے پس کہا خالد نے ہان ہم وہ
قوم ہین کہ ٹھہرایا ہے اللہ تعالی نے رحمت کو ہمارے دلون مین اور غلبہ دیا ہمکو ساتھ نشانیون ہمارے دین کے اور مدد دی ہمکو ہمارے دشمنون پر اور ہم کرینگے
تمھارے ساتھ وہ معاملہ جیسا کہ جاری ہوئی ہین عادتین ہماری ساتھ تمام اُن لوگون کے جنکے شہر ہمنے فتح کیے اور اگر ہم چاہین داخل ہونے کو تمھارے
شہر مین بزور تلوار کے تو ایسا کرسکتے ہین اور آسان ہے ہمپر یہ امر و لیکن بہتر آدمیون کا وہ ہے جسنے قدرت پائی اور معاف کر دیا اور اب ہم چاہتے ہین
تمسے تمھاری صلح پر ایک لاکھ دینار تمھارے لیے اور شہرون کے اوپر صلح کے تمھاری جانون اور اہل عیال پر اور بعد اسکے بلاوینگے ہم تمکو طرف اسلام اور
توحید اللہ تعالی اور تصدیق شریعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس جو کوئی تم مین سے قبول کریگا اس امر کو تو ہمارا اُسکا حال یکسان ہوگا اور
جو انکار کریگا اسلام سے تو لینگے ہم اُس سے جزیہ سال آئندہ سے فی کس تم مین سے اور اُسکے تابع سے چار دینار اور پیش کرینگے ہم تمپر کچھ شرطین کہ قبول کروگے تم انکو
اور وہ شرطین یہ ہونگے کہ نہ سوار ہو کسی جانور پر اور نہ بلند اور اونچے کرو تم اپنے گھرون کو مسلمانون کے گھرون پر اور نہ بلند کرو تم اپنی آوازون کو مسلمانون پر
اور نہ بناؤ تم اسلام مین کوئی کنیسہ اور نہ کوئی دیر اور نہ تازہ کرو اُس چیز کو جو پرانی ہو گئے رسومات تمھارے دین شریعت سے اور ملاقات کرو مسلمانون سے
ساتھ عاجزی اور فروتنی کے اور جلدی کرو تم واسطے اجرا انکی حاجتون کے اُس چیز کے جو چاہین اپنی بہتری حال کے واسطے اور تعظیم کرو تم اسلام اور اُسکے لوگون
کی اور جو کوئی گناہ کریگا تم مین سے تو حد جاری کرینگے ہم اُسپر اور جو پھر جائیگا ہمارے عہد اور قول سے تو مار ڈالینگے ہم اُسکو اور باندھو تم زنار اپنی کمرون مین
واسطے اظہار اپنے دین شناخت اپنی عبادت کے اور نہ بجاؤ تم اور نہ بلند کرو صلیب کو اور نہ قوت اور غلبہ چاہو درمیان مسلمانون کے ساتھ کسی چیز کے اپنے دین
اور کفر کی باتون سے اور جب نماز پڑھو تم اپنے کنیسوں مین تو پست کرو تم اپنی آوازون کو اپنی انجیل کے پڑھنے مین پس کہا اُن لوگون نے کہ اے سردار دشوار ہے ہمپر
چھوڑنا اپنے دین اور عہد اُس چیز کا جسپر ہمارے باپ دادا تھے پیشتر سے پس جب سنا خالد نے انکی باتون سے تو پڑھی اُنھون نے یہ آیت واذا قیل لہم

اتبعوا ما انزل اللہ قالوا بل نتبع ما وجدنا علیہ اباءنا اولو کان الشیطان یدعوہم الی عذاب السعیر پس کہا اُنھون نے کہ اے سردار بہ تحقیق منظور کیا ہمنے
جو کچھ تمنے کہا اور ہم چاہتے ہین تمسے اس امر کو کہ حاکم مقرر کرو تم ہمپر ایک مرد کو اپنے ہمراہیون سے تا انیکہ یکجا ہو جاوے وہ مال
جو تم ہمسے مانگتے ہو پس کہا خالدؓ نے کہ ہم نہین جانتے ہین حال تمھارے ساتھیون کا اور ہمکو نہین معلوم کہ انمین سے صاحب مقدور
کون ہے اور ضعیف و غریب کون ہے پس نیک ہو اور تجویز کرو تم اپنے رئیسون مین سے ایسے شخص کو جسکو تم لوگ یکجا کرنے مال کا مختار کر سکتے ہو پس حاکم مقرر
کرو تم اُسکو اُن لوگون پر اور اُسکے ساتھ ایک شخص ہمارے ہمراہیون سے بھی رہیگا کہ قوت دیگا وہ اُسکو اس کام پر اُن لوگون نے کہا کہ
اچھا پھر اشارہ کیا اُن لوگون نے بجانب ایک مرد رئیس کے اپنے اکابر سے جسکا نام شعیا بن شامس اور وہ رئیس اور مشیر تھا قبطیون مین پس
حاکم مقرر کیا اُسکو اُن لوگون پر بحکم خالدؓ کے اور مقرر کیا خالدؓ نے ساتھ اُسکے ایک مرد کو اپنے ساتھیون سے جسکا نام قیس بن سعد تھا
اور حکم کیا اُن دونون کو یکجا کرنے مال کا اور کہا اُنسے کہ جو کوئی تنگ حال اور ضعیف ہو اُسکو چھوڑ دو اور لو تم ہر مرد سے اسقدر جسکا
وہ متحمل ہو اور نیکی کرو تم کہ اللہ تعالی دوست رکھتا ہے نیکی کرنے والون کو اور نہ ظلم کرو تم کسی محتاج اور رانڈ اور یتیم پر راوی کہتا ہے
کہ داخل ہوے وہ شہر مین اور متوجہ ہوے مال کے یکجا کرنے مین اور لیتے تھے وہ ہر مرد سے اتنا جسکا وہ متحمل ہوتا تھا اور جو تنگ حال اور ضعیف تھا
اُسکو چھوڑ دیتے تھے قیس بن سعد بموجب حکم خالدؓ کے راوی نے بسلسلہ راویون کے مازن بن شیث سے بیان کیا ہے کہا شیث نے کہ تحقیق
تھا مین جبکہ داخل ہوے شعیا بن شامس اور قیس بن سعد شہر مین تاکہ تحصیل کرین مال کو اور ایک جا ہوے وہ قصر مقوقس مین قریب باب الیونیہ تھے
اور مقرر کیا اور بھیجا شعیا بن شامس نے اپنے غلامون کو دور دراز لیکر یکجا کرتے تھے وہ مال کو اور زمین اُنکے پاس مین جو تھا اور حصے کر دیے تھے اُنھون نے
مال کے شہر والون پر بیس چوبیس پر دولتمند اور بہت مالدار اُنمین کا تھا اُسکا حصہ برابر دس قیراط کے ہوتا تھا اور اوسط الدار کا حصہ قیراط کہ اُسی وقت
آئے وہ ایک مرد کے پاس اپنے ساتھیون سے جسکا نام یونس بن مقوقس تھا نہین جانتا تھا کوئی کہ وہ کسقدر مال اور نعمتون اور ملک کا مالک ہے اور تھا وہ
حبر انجیل اپنے وقت کے لوگون مین پس کہا اُس سے رئیس قوم شعیا بن شامس نے جو خراج یکجا کرنے پر مامور تھے کہ تحقیق واجب ہوا تجھپر اس حصے سے
ایک دینار اُسنے کہا قسم ہے حق مسیح کی کہ مین ہرگز اُسکو ادا نہ کرونگا اگرچہ مر جاؤن مین صدقہ دینا میرے کنیسے پر بہت اچھا ہے میرے دینے سے
عرب کو پس کہا اُس سے قیس بن سعد نے کہ برا ہو تیرا جو کچھ لیتے ہین ہم تجھسے حلال ہے نہ حرام تو برا ہو تیرا جان تو کہ تحقیق داخل ہوے ہین ہم لوگ تمھارے
شہر مین بزور تلوار کے آیا نہ مارا جاتا تو اور تیرا مال یہ لیے لونڈی جاتا پس کہا شعیا بن شامس نے اس بطریق سے کہ زیانکار کرے تجھکو اللہ تعالی اور لعنت کرے
تجھپر سب لوگ اسکندریہ کے جانتے ہین کہ تو ایسا محتاج تھا کہ نہین قدرت رکھتا تھا دنیا کی کسی چیز پر اور دیا تجھکو اللہ تعالی نے اپنی مہربانی
اور کشایش دیا تجھپر اپنا روزی کو پس کہا ملعون نے کہ آیا نہین ہے یہ بات کہ وارث ہوا مین مال کا باپ دادا سے مجھپر اللہ تعالی کی کوئی بزرگی اور مہربانی
نہین ہے پس خشمناک ہوے قیس بن سعد اُسکے کلام سے اور اُٹھ کھڑے ہوے اُسکی طرف اور ماری اُسکو ایک لکڑی جو اُنکے ہاتھ مین تھی اور کہا کہ جھوٹا ہے تو
اے دشمن خدا اور دشمن اُسکے رسول کا بلکہ بزرگی اور احسان خاص ہے واسطے اللہ کے اسواسطے کہ روزی دیتا ہے وہ ہمکو اپنی مہربانی اور احسان سے اور بہت سی
اور فراخ کیا اُسنے ہمپر اپنی نعمتون کو اور اگر شمار کرو تم سب لوگ اللہ کی نعمتون کو تو نہ گھیر سکیگے اُسکو شمار مین پھر کہا قیس نے اللہم انت مجید
نعمتک وکفرہا فانزل لما عند راوی کہتا ہے کہ قسم ہے خدا کی نہین گذرا تھا وہ دن انجام اُسکا اتنیکہ آدمی مگر کہ ہلاک اُسکی گردن ٹوٹی وہ گھر مین

اور یہ بات اسکے سوکھ گئے اور سب اُنکی آنکھیں جاتی رہیں کہا قیس بن سعد نے اللہ اکبر یہ بات اُسی طرح کی ہے جو کہ سنی میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے پس فرمایا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تھا بنی اسرائیل میں تین شخص
ایک کوڑھی جسکا بدن سفید تھا دوسرا گنجا تیسرا اندھا پس چاہا اللہ تعالیٰ بزرگ نے یہ کہ آزمایش کرے اُنکی پس بھیجا انکے پاس ایک
فرشتے کو اور آیا وہ فرشتہ کوڑھی کے پاس اور کہا اُس سے کہ کون چیز بہت پیاری ہے تجھکو اُسنے کہا کہ اچھی جلد بدن کی پس مسح کیا فرشتے نے اسکے
بدن کو پس جاتا رہا وہ مرض اُسکا اور اچھی کردی جلد اسکے بدن کی پھر کہا فرشتے نے کہ کون مال زیادہ دوست ہے تجھکو اُسنے کہا کہ اونٹ پس دی
اسکو ایک اونٹنی دس مہینے کی باردار اور کہا فرشتے نے کہ برکت دیوے اللہ تجھکو اسمیں اور آیا وہ فرشتہ گنجے کے پاس پوچھا کہ کون چیز زیادہ دوست ہے تجھکو
اُسنے کہا کہ اچھے بال پس مسح کیا فرشتے نے اسکو اور جاتا رہا مرض اُسکا اور اچھا کردیا اسکے بالوں کو پھر کہا کہ کس مال کو دوست رکھتا ہے اُسنے کہا
گائے کو پس دی اسکو مادہ گائے حاملہ پھر کہا اُس سے کہ برکت دیوے اللہ تجھکو اسمیں آیا وہ فرشتہ اندھے کے پاس پس کہا اُس سے کہ کون چیز تجھکو بہت پیاری ہے
اُسنے کہا کہ پھیر دیوے اللہ تعالیٰ میری بصارت کو تاکہ دیکھوں میں ساتھ اسکے سب لوگوں کو پس مسح کیا اسکو فرشتے نے اور پھیر دی اللہ تعالیٰ
نے بصارت اسکی پس کہا فرشتے نے کہ کون مال تجھکو بہت دوست ہے اُسنے کہا بکریاں پس دی فرشتے نے ایک بکری بچے دینے والی اور کہا کہ برکت دیوے
اللہ تجھکو اسمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پھر اسکے پل گئے وہ تینوں جانور یہانتک کہ بچے دیئے کوڑھی کی اونٹنی اور گنجے کی گائے
اور اندھے کی بکری نے پس آیا وہ فرشتہ پاس کوڑھی کے بصورت ولباس فقیر کے اور کہا کہ میں اللہ کی راہ میں تجھسے سوال کرتا ہوں اُس
شخص کے واسطے کہ جسنے دیا تجھکو اچھی جلد اور اچھا رنگ اور مال ایک اونٹ کا کہ پہونچ جاؤں میں ساتھ اسکے اپنے سفر میں پس کہا اُسنے کہ مجھپر
حقوق حقداروں کے بہت ہیں فرشتے نے کہا کہ گویا میں تجھکو پہچانتا ہوں آیا نہ تھا تو کوڑھی کہ پلید اور گھن کرتے تھے تجھسے لوگ اور محتاج تھا
تو پس بخشش کی تجھپر اللہ تعالیٰ نے پس کہا اُسنے کہ نہیں وارث ہوا میں اس مال کا مگر اپنے بزرگوں سے وارث ہوا ہوں فرشتے نے کہا کہ اگر
تو جھوٹا ہے تو کردیگا اللہ تعالیٰ تجھکو جیسا کہ تو تھا پس پھیر دیا اللہ تعالیٰ نے اسکو طرف اُس چیز کے جیسا کہ وہ تھا اور آیا وہ فرشتہ گنجے
کے پاس بلباس فقیری کے پس کہا اُس سے جیسا کہ کوڑھی سے کہا تھا پس ویسا ہی جواب دیا اُسنے جیسا کہ کوڑھی نے جواب دیا تھا پس کہا
فرشتے نے کہ اے بیچارے اگر تو جھوٹا ہے تو کردے اسکو جیسا کہ وہ تھا پس پھر گیا وہ طرف اُس چیز کے جس پر تھا اور آیا وہ فرشتہ اندھے
کے پاس بلباس فقیری کے اور کہا کہ میں مرد غریب مسافر ہوں قطع کیا ہے میرے بیوپار کو اپنے سفر میں پس نہیں ہے اب کوئی چیز میری پہونچانے والی
مگر ساتھ اللہ کے پھر تجھسے سوال کرتا ہوں بیچ واسطہ اُسکے جسنے پھیر دیا تجھپر تیری بینائی کو اور دیا تجھکو مال سوال کرتا ہوں میں تجھسے ایک بکری کا
کہ پہونچ جاؤں میں اسکے سبب اپنے سفر کو اُسنے کہا کہ تھا میں اندھا پس پھیری اللہ تعالیٰ نے مجھپر بصارت میری اور عطا کیا اُسنے مال پس لے تو جو چیز تجھکو
منظور ہو قسم ہے خدا کی نہ انکار کرونگا میں تجھسے آج کے دن کسی چیز کو جسکو تو اللہ کی راہ میں لیویگا پس کہا فرشتے نے کہ رکھ تو اپنے پاس مال اپنا کہ نہیں ہے یہ
مگر آزمایش کہ تمہاری پس تحقیق راضی ہوا اللہ تجھسے اور خشمگین ہوا اوپر تیرے دونوں ساتھیوں پر راوی نے بیان کیا کہ پھر جمع ہوا مال اور نکلے اور آگئے
وہ لوگ ساتھ مال کے پاس خالد بن الولید کے پس لیا خالد نے مال کو اور داخل ہوئے وہ شہر میں اور لے لیا اُنکے بڑے کنیسے کو پس بنایا اُسکو جامع مسجد اور
چھوڑا اُنکے واسطے چار کنیسوں کو واسطے ادائے رسوم اُنکے دین کے اور لکھا عمرو بن العاص کو خط فتح کے پس جب پہونچا خط عمرو بن العاص کو

اور پڑھا اُنھون نے اُسکو بہت خوش ہوے وہ اس حال سے اور حاکم مقرر کیا مصر مین اباذر غفاری کو ساتھ ایک جماعت
مسلمانون کے اور کوچ کیا عمرو بن العاص نے بجانب اسکندریہ کے اور داخل ہوے وہان اور بنائی اُسمین ایک مسجد پیچ بین اور
وہ مسجد ابتک بنام جامع عمرو بن العاص مشہور ہے راوی نے بیان کیا ہے کہ بعد تھوڑے دن کے آئے لوگ رشید اور قوۃ اور
محلہ اور ومیرہ اور سمنود اور بحیرہ کے واسطے صلح کے اور صلح کیا اُنسے عمرو بن العاص نے اُس چیز پر کہ اتفاق کیا اُنھون نے اُسپہ
پھر بھیجا عمرو بن العاص نے مقداد بن اسود الکندی اور ضرار بن الازور اور رفیع بن عمیرۃ الطائی اور شاکر بن مربوع اور نوفل
بن طاعن اور راجح بن عیاض اور عاصم بن عبد اللہ اور قیدار بن سمر اور عطیہ بن ماجد اور دخیم بن عاطل و صعصعہ بن عدی
اور عمیر الجہنی اور کعب بن مالک اور سعید بن عبادہ اور یزید بن خطاب اور عطیہ بن ماجد اور دخیم بن عاطل اور صعصعہ بن عمران
اور ہشام بن سعید اور جبلہ بن الشرید اور مربوع بن ثابت اور یاسر بن الاخرس اور مجمع بن سعید اور بکر بن راشد اور مرہ بن الحکم
اور زاہر بن قیس اور حنظلہ بن کامل اور عبیدہ بن اوس اور رافع بن اسید اور مرداس بن طاعن اور اسود بن یحیی و غانم بن
الاحوص اور عبد اللہ بن جابر اور حازم بن ناصر اور حامد بن حرام کو پس یہ سب جنکے نام ہمنے ذکر کیا چھتیس آدمی تھے اور چار شخص اور تھے
جنکے نامون پر ہمکو واقفیت نہین ہوئی پس یہ سب چالیس مرد تھے بزرگ صحابہ سے اور سردار کیا اُنپر عمرو بن العاص نے مقداد بن اسود
الکندی کو اور حکم کیا اُنکو روانگی کا بجانب دمیاط کے راوی نے بیان کیا ہے کہ تھا حاکم دمیاط کا ہامرک نامون مقوقس کا اور وہ
سوار ہوتا تھا ساتھ بارہ بیٹون کے اور تھے ہر بیٹے کے قبضے اور اختیار مین پانچ سو سوار دلیران قبط سے اور مضبوط کیا تھا اُسنے دمیاط کو ساتھ
لوگون اور غلات وغیرہ کے پس جب پہونچے وہان مقداد مع اپنے چالیس مرد ان کے اور دیکھا ہامرک نے بجانب اُنکی قلت کے ہنسا وہ اور کہا
اُسنے کہ قوم نے بھیجا ہے ہماری طرف چالیس مرد ان کو تاکہ مالک ہو جاوین وہ ہمارے شہر کے ہر آئینہ وہ لوگ سست رائی اور اندک بین عقل مین
راوی کہتا ہے کہ بڑا بیٹا ہامرک کا شہسوار مشہور تھا قبیل کے شہرون مین اور اُسکا نام ہربر تھا اور باپ اُسکا اعتماد رکھتا تھا اُسکی شجاعت اور
دانشمندی پر اور اُسکی نگاہ مین کوئی شہسوار نہین جنتا تھا پس جب دیکھا اُسنے صحابہ اور اُنکی قلت کو امید کی اُسنے اُنکی لڑائی مین اور پہنے
ہتھیار اپنے اور پورا ہوا ساتھ اپنے سامان کے اور سوار ہوا اور نکلا مع اپنے بیٹون اور لشکر کے اور متوجہ ہوا بجانب میدان لڑائی کے اور
صف بندی کی اپنے ساتھیون کی راوی کہتا ہے کہ جب دیکھا مسلمانون نے بجانب لشکر دمیاط کے کہ نکلا ہے واسطے لڑائی مسلمانون کے اور صف
کی ہے سوار ہوے مسلمان بھی اور ٹھہرے اُنکے مقابلے مین پس نکلا قبطیون کی صف سے ہربر بڑا بیٹا ہامرک کا اور گردا دیا اُسنے اپنے
گھوڑے کو اور طلب کیا لڑنے والے کو پس نکلے اُسکی طرف ضرار بن الازور اور حملہ کیا اُسپر اور نیزہ مارا اُسکے سینے مین کہ نکلا نیزہ چمکتا ہوا اُسکی
پشت سے پس گر پڑا وہ مردہ ہو کر زمین پر اپنے گھوڑے کی پشت سے اور لوٹنے لگا اپنے خون مین اور حملہ کیا ضرار نے ہامرک کے لشکر پر اور پھیر دیا
اُسکو شہر پناہ تک پس پناہ مانگی ہامرک نے ضرار اور اُنکے حملون سے اور در آیا خوف اُسکے لشکر اور لوگون کے دلون مین اور تنگی مین پڑا سینہ اُسکا بسبب بیٹے
کے اور افسوس کیا اُسپر اور رویا اور پھر ابجانب شہر کے مع اپنی اولاد اور لشکر کے اور بند کر لیا شہر کے دروازون کو اور آیا ہامرک اپنے قصر مین اور
بلوا کیا اُسنے اپنے پاس اکابر دولت کو اور یہ تحقیق شخت اندر شوار گذرا اُنپر وہ امر جو نازل ہوا اُنپر [illegible]

ساتھیون سے کہ کیا راے ہی تم لوگون کی اس قوم کے بارہ مین جو آئے ہین ہماری طرف اور آتے ہین ہمارے شہر پر بارادہ ہماری لڑائی اور لینے
ہمارے شہر کے پس کہا اُنھون نے کہ اے بادشاہ راے وہی درست ہی جو تجھکو مناسب معلوم ہو بادشاہ نے کہا ضرور ہی ہمکو راے اور تدبیر سے راوی
کہتا ہی کہ تھا واسطے قوم کے شہر مین ایک حکیم کہ اعتماد رکھتے تھے وہ لوگ اُسپر راے اور مشورہ مین اور وہ حکیم صاحب عقل اور مشورہ اور
شناسا امور کا تھا پس حکم کیا بادشاہ نے اُسکے حاضر لانے کا اور حاضر ہوا وہ سامنے بادشاہ کے پس دیکھا بادشاہ نے اُسکی طرف اور کہا کہ
اے حکیم دانا کیا مشورہ دیتا ہی تو ہمکو ان عرب کے مقدمہ مین حکیم نے کہا کہ جان تو اے بادشاہ اس امر کو کہ جوہر عقل کی قیمت نہین ہی اور جسنے
روشنی حاصل کی اُس سے پہونچاوے اُسکو بجانب راہ اسکی نجات کے اور تحقیق ہی اُسکو ظاہر نشانیون اُنکی بہتری کے اور اس قوم کو کوئی راے
ذلیل نہین کرتی ہی اور نہین پہونچتا ہی اُنسے کوئی مطلب کو اور بہ تحقیق فتح کیا ہی اُنھون نے شہرون کو اور ذلیل کیا ہی بندون کو اور مشہور
ہوگیا ہی کام اُنکا اور بلند ہوگیا ہی ذکر اُنکا اور پھیل گئی ہی خبر اُنکی اور بلند ہوا ہی کلمہ اُنکا اور پھر لیا ہی اُنکی طلب اور دعوت نے زمین کو پس
کوئی اُنپر قادر نہین ہو سکتا ہی اور اُن تک نہین پہونچ سکتا ہی اور نہین زیادہ سخت ہین ہم شام کی فوجون سے مضبوطی مین اور نہ بہت شمار
مین اور نہ مضبوطی شہرون مین اور یہ قوم تائید کی گئی ہی ساتھ فتح اور غلبے کے اور غالب ہوے ہین ساتھ دباؤ کے اور مہربانی اُنکے دلون مین ہی اور
نہین کوئی ایسا عہد کیا اُنھون نے جسمین خیانت کی ہو اور نہین کوئی قسم کھائی اُنھون نے جسکے خلاف کیا ہو اور بہ تحقیق معلوم
ہو چکا ہی تجھکو وہ امر جسپر وہ ہین دین اور نگہبانی اور راستی اور امانت داری سے اور میری راے تو یہ ہی کہ صلح کرے تو اُنسے واسطے ہم
لوگون کے پس پہونچیگا تو اُسکے سبب سے بے خوفی اور رہائی خونریزی اور حفاظت لڑکے بالون کو اور صلح کرینگے ہم قوم سے اور
دیوینگے ہم اُنکو کسی قدر اپنے مالون سے کہ باز رکھینگے ہم اُنکو بسبب اسکے اپنے سے **راوی** کہتا ہی کہ جب سنا ہامرک نے
یہ کلام حکیم کا کہا اُسنے کہ بُرا ہو تیرا میرا بیٹا مارا گیا اور تو مشورہ دیتا ہی مجھکو سپرد کر دینے میرے شہر کا پھر حکم کیا اُسنے
حکیم کی گردن مارنے کا پس جب دیکھا حکیم نے موت کو کہ ڈھانپ لیا ہی اُسکو کہا اُسنے اللّٰھم انی بری مما یشرکون لا
شریک لک ولا صاحبۃ لک ولا ولد لک اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ **راوی** کہتا ہی کہ
جب سنا ہامرک نے یہ کلام اُس سے جست کر کے کھڑا ہوگیا اور کھینچ لیا اپنی تلوار کو اور مارا اُسکی گردن پر اور کاٹ کر
پھینک دیا اُسکے سر کو اُسکے بدن سے پس جب دیکھا اُسکے ساتھیون اور ارباب دولت نے اُسکے کام کو ساتھ حکیم کے
نہین جرأت کی کسی نے اُنمین سے کوئی مشورہ دینے کی اور باز رہے وہ لوگ گفتگو سے پس اُسی وقت متوجہ ہوا ہامرک اُنکی
طرف اور حکم کیا اُنکو درستی سامان لڑائی اور سوار ہونے کا پس لیا قوم نے اپنے سامان کو اور سوار ہوے وہ اور نکلے باہر شہر کے
اور کھڑے کیے خیمے اپنے اور قصد کیا لڑائی کا صحابہ سے **راوی** نے بیان کیا ہی کہ گذر گیا وہ دن اور نہوئی لڑائی اور سوئے وہ لوگ
رات کو اور تھا حکیم ریخان کا ایک بیٹا عاقل اور دانا اور وارث ہوا تھا وہ اپنے باپ کی بزرگیون کا اور صاحب عقل اور تدبیر
تھا پس جب مار ڈالا بادشاہ ہامرک نے اُسکے باپ کو ظاہر کیا اُسنے خوشی اور دعا کو واسطے بادشاہ کے اور کہا کہ آرام دی مجھکو بادشاہ نے
اُس سے اور اُسکی برائی سے اسواسطے کہ ذلیل کرتا تھا اور مارتا تھا وہ مجھکو **راوی** کہتا ہی کہ پہونچی خبر کلام پسر حکیم کی بادشاہ کو پس بلایا اُسکو

اور خوش کیا اسکے دل کو اور خلعت دیا اسکو پس جب رات ہوئی کہا حکیم کے بیٹے نے کہ قسم ہی خدا کی ہر آئینہ لونگا مین عوض
اپنے باپ کا اور تھا گھر حکیم کا ملا ہوا شہر پناہ سے پس کھودا حکیم کے بیٹے نے ایک کشادہ سوراخ اور نکلا اسمین سے اور نہین آگاہ
ہوا اس حال سے کوئی شخص اور قصد کیا اسنے بجانب صحابہ کے پس جب آہٹ پائی اسکی لوگون نے آئے اسکے پاس اور
کہا اس سے کہ تو کون ہی اسنے کہا کہ جان لو تم اس امر کو کہ باپ میرا مار ڈالا گیا تم لوگون کے سبب سے اور ایک کشادہ
سوراخ کھودا مین نے شہر پناہ مین اور نکلا مین اسمین سے اور آیا تمھارے پاس تاکہ در آؤ تم شہر مین پس اٹھ کھڑے ہو تم
اللہ کی برکت اور مدد پر تاکہ داخل اور مالک ہو جاؤ تم شہر کے پس کہا اس سے ضرار نے کہ برا ہو تیرا جسنے کہ تجکو اس کام پر بھیجا
ہی اسنے تیرا مار ڈالنا چاہا ہی آیا نہین جانتا تو نے کہ احتیاط عادت ہماری ہی اور ہوشیار رہنا خاصہ ہمارا ہی اور آدمی کہتا ہی کہ قصد
کیا اسکا ضرار نے پس کہا اسنے مقداد نے کہ ای ضرار جلدی نہ کرو تم کہ دیکھا ہی مین نے اس رات مین جبکہ میری آنکھ لگ گئی تھی
خواب مین کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے ہین میرے پاس اور آپ ہمکو بشارت دیتے ہین اور یہ
لڑکا ہمارے سامنے کھڑا ہوا ایسی کلام کر رہا ہی اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دست بزرگ سے اشارہ فرماتے ہین اسکی
طرف پس بہ تامل دیکھا مین نے اسکو ای ضرار پس پایا تھا مین نے اسکو خواب مین اس حالت پر جو اس وقت ہی اور
دیکھا تھا مین نے اسکی کمر مین ایک کمربند چمڑے کا جسمین کڑیان چاندی کی تھین پھر کہا مقداد نے کہ ای لڑکے کھول تو اپنی کمر کو
پس اٹھایا اسنے اپنے کپڑے کو تو کمربند اسکی کمر مین تھا پھر کہا لڑکے نے اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ پس سامنے آئے
مقداد اور ضرار اس لڑکے کے اور مصافحہ کیا اس سے اور بہت خوش ہوئے صحابہ اس حال سے اور سوار ہوئے مقداد اور ضرار اور
چالیسون مرد اپنے گھوڑون پر بدون جلدی اور گھبراہٹ کے اور چلے وہ تاریکی مین اور لڑکا انکے آگے تھا تا اینکہ آئے وہ اس
شہر پناہ تک جسمین لڑکے نے سوراخ کیا تھا پس کشادہ کیا اس سوراخ کو صحابہ نے اور داخل ہوئے اسمین مع اپنے گھوڑون کے پھر
بند کر دیا انھون نے سوراخ کو پتھرون اور مٹی سے پس تحقیق لے لیا تھا اللہ تعالی نے انکے دشمنون کی بینائی کو پس نہین دیکھا
انکو کسی نے شہر والون سے اور داخل ہوئے صحابہ حکیم کے گھر مین اور چھپ رہے اسمین ابن اسحاق نے روایت کی ہی کہ خبر
پہونچی ہی مجکو اس امر کی کہ حکیم کے بیٹے کے چچازاد بھائی اور یگانے اسکے باپ کے اسی مرد تھے پس گیا لڑکا ان لوگون کے پاس
رات کو اور آگاہ کیا انکو اپنے کام سے اور وہ لوگ بھی خشمگین تھے بسبب مارے جانے حکیم کے پس آئے وہ لوگ اسکے ساتھ
گھر کی طرف اور داخل ہوئے صحابہ کے پاس اور سلام کیا انکو اور رات کاٹی انکے نزدیک پس جب صبح ہوئی کھولا گیا دروازہ شہر کا
اور نکلے لوگ دمیاط کے واسطے توت دہی اور کمک بادشاہ کے عرب کی لڑائی پر اور نہین ٹھہرا شہر مین کوئی سوائے عورتون اور لڑکون
کے اور سوار ہوا ہامرک مع اپنے لشکر کے اور طلب کیا ان لوگون نے صحابہ کو پس نہ پایا انکو اور نہ معلوم ہوئی انکو خبر
انکی پس واقع ہوا شور اس امر کا کہ عرب بھاگ گئے پس اسی وقت جلد گیا بیٹا حکیم کا اور اسکے مرد یگانے اسکے
بجانب دروازۂ دمیاط کے پس بند کر لیا انھون نے دروازے کو اور ٹھہری انمین سے ایک جماعت واسطے

نگہبانی دروازے کے اور حملہ کیا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہر مین ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور مالک ہو گئے
وہ شہر کے اور سپرد کیا اُسکو حکیم کے بیٹے اور اُسکے بگالون کے اور نکلے صحابہ اُس دروازے سے جسکو باب التراجم یعنی باب الحبس
کہتے تھے اور اُسی نام سے وہ ابتک مشہور ہے راوی کہتا ہے کہ جب دیکھا ہامرک نے صحابہ کو کہ نکلے ہین وہ شہر سے جانا اُسنے کہ
شہر قبضے مین آگیا اُنکے اور نہین باقی رہا اُسکو پہونچنا شہر مین اور نکل گیا شہر اُسکے ہاتھ سے دشوار گذرا اُسپر یہ امر اور ڈرے لوگ
ہمراہی اُسکے اپنے لڑکے بالون پر اور حیران ہوے وہ اپنے کام مین راوی کہتا ہے کہ جب نکلے صحابہ دروازے سے آراستہ
ہوے وہ واسطے لڑائی کے اور ارادہ کیا اُنھون نے لڑائی کا ہامرک اور اُسکے ساتھیون سے اور ہامرک نے اپنے ہمراہیون کو
لڑائی کے واسطے مرتب کیا پس جب فارغ ہوا وہ ترتیب سے ٹھہرا آگے اپنے لشکر کے نیچے اپنی صلیب کے اور ٹھہرا شطا بیٹا
اُسکا داہنی جانب اُسکے اسواسطے کہ ہامرک اُسکو بہت دوست رکھتا تھا سوائے اور بھائیون کے بسبب اُسکی عقل اور
اُسکے اجتہاد کے اپنے دین مین کہ تھا وہ عالم اور عاقل بہت ہوشیار بڑا ادب والا تبعیت کرتا تھا راہبون کی اور صحبت رکھتا
تھا اپنے دین کے عالمون سے اور پیدائش اور ایام طفولیت سے نہین کھایا تھا اُسنے گوشت سور کا نہین پی تھی شراب
اور نہین سجدہ کیا تھا کسی تصویر کا اور نہین بوسہ دیا تھا کسی صلیب کو اور نہین مرتکب ہوا تھا حرام کا اور چاہا تھا اُسنے یہ
کہ بناوے اپنے لیے ایک صومعہ اور اکیلا ہو کر رہے اُسمین پس نہین چھوڑا اُسکے باپ نے اور باز رکھا اُسکو اس ارادے
سے بسبب زیادتی محبت کے اُسکے ساتھ راوی کہتا ہے کہ یہ لڑکا شطا گفتگو کرتا تھا حالات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پس جب پہونچے صحابہ اُنکے شہر مین اور ہوا معاملہ اُنکا جیسا کہ بیان کیا ہم نے اور نکلے صحابہ شہر سے بعد اُسکے کہ مالک ہو گئے اُسکے اور
ٹھہرے ایک صف مین اور مرتب کیا ہامرک نے اپنے لشکر کو قبطیون مین اور ٹھہرا بیٹا اُسکا داہنی جانب اُسکے اور دیکھتا تھا
شطا صحابہ کی طرف پس کھول دیا اللہ تعالیٰ نے اُسکی بینائی کو بسبب اسکے کہ چاہا اُسکی راہنمائی کو پس دیکھا اُسنے جو دیکھا
کہ چمکتا ہے اُنپر پس اُسی وقت اُٹھایا اُسنے اپنی نگاہ کو آسمان کی طرف پس کھول دیا گیا معاملہ اُسپر اور دیکھا اُسنے جو دیکھا پس
چلایا وہ شور کر کے اور جھکا اپنے گھوڑے پر سے اور رکھا اپنے منھ کو اوپر زمین پر بحالت غشی کے پس میل کیا ساتھ شوق اور
حرص کے باپ اُسکے نے اس حال سے اور آیا اُسکے پاس اور ڈرا اُسکو خوف اُسکے گر پڑنے کے زمین پر پس جب ہوش مین آیا
وہ کہا اُسکے باپ نے کہ اے میرے بیٹے کیا ہوا اور کس چیز نے صدمہ پہونچایا تجھکو اُسنے کہا کہ اے باپ ظاہر ہوا مجھکو قسم ہے خدا کی امر حق
اور جان لیا مین نے حقیقت ایمان کو اور دیکھا مین نے ان عرب پر ایک بڑے نور کو اور دیکھا مین نے اُنکے ساتھ کچھ لوگون کو سبز کپڑے پہنے ہوے
اور اُنکے ہاتھون مین زرد نشان جو چمکتے تھے ساتھ نور کے اور وہ لوگ ابلق گھوڑون پر سوار تھے پھر دیکھا مین نے زمین آسمان کے بیچ
پس دیکھے مین نے گنبد لٹکتے ہوے بدون کسی لگاو کے اُنکے اوپر سے اور بدون ستونون کے اُنکے نیچے سے اور اُسمین کچھ مرد ہین
کہ نہین دیکھا مین نے بہت اچھا کسی کو اُنسے اور نور چمکتا تھا اُنکے چہرون سے پس کہا مین نے کہ یہ لوگ کون ہین ہمکو اُسی قوت کا
ایک کہنے والے نے کہ یہ وہ شہید لوگ ہین جو مارے گئے اللہ کی راہ مین پھر دیکھا مین نے ایک بڑے گنبد چمکنے والے کو پس دیکھتا تھا

مین اُسکی طرف اور دیکھا مین نے اُسمین ایک حور کو جو بہت نور والی تھی کہ اگر ظاہر ہو جاوے وہ کسی اہل دنیا پر تو مرجاوین
وہ اُسکے شوق مین اور ہان تو اے باپ میرے کہ بتحقیق اللہ غالب و بزرگ نے نہین کھول دیا میری آنکھ کو اور دیکھا مین نے
جو دیکھا مگر واسطے میری ہدایت کے اور چاہا اُسنے میری بہتری کو اور نہین ہو سکتا ہو بعد اس خواب کے کہ رہون مین گمراہی پر اور تعصب کرون
اُسکی جسنے کفر کیا ساتھ اللہ کے اور مین گواہی دیتا ہون اس بات کی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پھر بخشش دی اُسنے اپنے گھوڑے کو اور کہا اپنے
غلامون اور لوگون سے کہ جو کوئی دوست رکھتا ہو مجھکو تبعیت کرے میری پس تبعیت کی اُسکی قوم نے ایکہزار مرد نے اور جاملے صحابہ مین
راوی کہتا ہو کہ جب متوجہ ہوا شطا اور ساتھی اُسکے بجانب صحابہ کے پھینک دیا اُنھون نے اپنے ہتھیار دن کو اور ظاہر کیا کلمہ توحید کو
اور توحید بیان کی اللہ غالب و بزرگ کی پس متوجہ ہوے صحابہ اُنکی طرف اور بہت خوش ہوے اور مبارکباد دی اُنکو ساتھ سلامتی کے
اور خوش خبری دی اُنکو اللہ غالب اور بزرگ کی طرف سے ساتھ بزرگی اور قبولیت کے پس جب دیکھا ہامرک نے اپنے بیٹے شطا اور اُسکے
ایمان لانے کو ساتھ اللہ غالب اور بزرگ کے اور اُسکے جاملنے کو صحابہ مین کہا اُسنے کہ نہین ایمان لایا بیٹا میرا مگر یہ کہ دیکھ لیا اُسنے حق کو اور نہین
تھے ہم شک رکھتے ہون اُسکی عقل و دانائی سے مین پس ظاہر کیا ہامرک نے کلمہ شہادت کو اور جاملا ساتھ اپنے بیٹے شطا کے راوی کہتا ہو کہ
جب دیکھا ہر کی اولاد اور سرداران اور اکابر دولت نے بادشاہ کو کہ مسلمان ہو گیا وہ اور مل گیا اپنے بیٹے شطا کے ساتھ کہا اُنھون نے کہ اگر نہ ظاہر
ہوا اُنکو حق تو نہ مسلمان ہوتے پس مسلمان ہو گئے وے سب اور جاملے اپنے بادشاہ ہامرک سے پس خوش ہوے صحابہ اس معاملے سے اور
متوجہ ہوے اور آئے ہامرک کے پاس اور بلند کیا اُسکے اور اُسکی اولاد اور اُسکے اُمرا کے مرتبون کو اور شکریہ ادا کیا اُنکے کامون کا اور تجدید کی
اُن سبھون نے اپنے اسلام کی صحابہ کے ہاتھون پر اور کھول دیئے گئے دروازے شہر کے اور داخل ہوے صحابہ اور بادشاہ اور اولاد اور لشکر اُسکے
شہر مین پس جو ایمان لایا ہو برابر رہا اپنے اسلام پر اور جسنے انکار کی اسلام کی اور ارادہ کیا ٹھہرنے کا اپنے دین پر چھوڑ دیا صحابہ نے اُسکو
اور نہین جبر کیا اُسپر اور نکال دیا اُسکو دیہات اور جزائر کی طرف راوی کہتا ہو کہ کھولا مقداد نے اُس گھر کو جسمین سے داخل
ہوے تھے شہر مین اور حکم کیا اُسکے بنانے کا پس بنایا گیا ایک دروازہ اور نام اُسکا باب النعیم رکھا اور وہ بڑا حکیم کا تھا راوی
کہتا ہو کہ چھوڑا اُنکے پاس مقداد نے ایک مرد کو صحابہ سے جسکا نام زید بن عامر تھا تاکہ سکھا وین وہ اُنکو مسائل دین اسلام کے اور
روانہ ہوے مقداد دمیاط سے بجانب اسکندریہ کے اور بیان کیا عمرو بن العاص سے کیفیت فتح دمیاط اور مسلمان ہونے ہامرک
اور اُسکی اولاد اور اُسکے لشکر اور شہر والون کی پس خوش ہوے عمرو بن العاص اس حال سے اور لکھا اُنھون نے ایک خط
حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو مشتمل بشارت فتح اسکندریہ اور رشید اور فوہ اور دمنھور اور بحیرہ اور دمیاط کے اور بھیجا
اُسکو مع عامر بن لوی کے راوی نے بسلسلۂ راویون کے نصر بن مسروق سے روایت کی ہو کہا اُنھون نے کہ جب فتح کیا دمیاط اور ہوا
معاملہ اُسکا جو ہوا کہا ہامرک نے اپنے بیٹے شطا سے کہ اے میرے بیٹے بہ تحقیق اللہ پاک اور برتر نے چھوڑایا ہمکو دوزخ کی آگ سے اور ہدایت
کی ہمکو بجانب راہ راست اور بہشت کے اور یہ بزرگی اور بخشش اللہ کی ہو کہ ہمیشہ لکھ گئی تھی ہمارے واسطے اور یہ مقام تنیس کا ایک جزیرہ ہو
اور وہ جزیرہ ہو کہ نہین پہونچ سکتا ہو کوئی وہان مگر کشتیون مین اور بہتر ہو کہ ہم لکھین وہان کے حاکم ابا ثوب کو اور بلاوین اُسکو

ذکر فتح جزیرہ تنیس

بجانب اللہ تعالیٰ اور دین ہمارے نبی کے پس اگر قبول کیا اسنے تو بہتر ہی ورنہ چلین ہم اسکی طرف اور اللہ تعالیٰ
مدد دیگا پس کہا شطا نے کہ یہ اچھی تجویز ہی اور مین بذات خود ایلچی ہوکر جاؤنگا اسکی طرف پس کہا بادشاہ نے کہ اے میرے بیٹے
قصد کر تو اللہ کی برکت اور اسکی مدد پر راوی کہتا ہی کہ سوار ہوا شطا اور چار مرد اسکے غلامون سے پس کہا یزید بن عامر
نے کہ مین بھی تمہارے ساتھ چلونگا بجانب حاکم تنیس کے اسواسطے کہ اگر وہ پوچھیگا تجھسے کوئی بات ہمارے دین کی تو تم سوال کے
جواب سے آگاہ نہوگے اور ہم خدا کے فضل سے مسائل اپنے دین کے جانتے ہین اور جواب سوال کا دے سکتے ہین اور
ہم مین کوئی شخص ایسا نہین ہی جو غرور اور بڑائی ظاہر کرے کس واسطے کہ خواہش ہماری عالم آخرت اور کام ہمارا وہی جو نزدیک
کردیوے ہمکو اللہ تعالیٰ سے شطا نے کہا چلو تم میرے ساتھ راوی کہتا ہی کہ روانہ ہوا شطا اور چار غلام اسکے اور
یزید بن عامر اور برابر وہ چلتے رہے تا آنکہ آگئے وہ دریائے تنیس پر تو وہان کشتیان وہان کے حاکم کی طرف سے مقرر تعین
پس جب دیکھا کشتی کے لوگون نے شطا اور اسکے چارون غلام اور انکے ساتھ ایک مرد کو عرب ... شطا نے کہا
کہ مین شطا بیٹا بادشاہ بزرگ سردار دمیاط کا ہون اور میرے ساتھ یہ مرد اصحاب رسول اللہ سے ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ایلچی ہوکر
ہم تمہارے پاس آئے ہین پس بھیجا قوم نے ایک مرد کو ابی ثوب حاکم جزیرہ تنیس کے نزدیک واسطے خبر رسانی اور طلب اجازت عبور
دریا اور اسکے پاس آنے کے پس اجازت دی ابی ثوب نے انکے واسطے پس پھر آیا وہ مرد انکے پاس ساتھ اجازت کے
اور پیش کیا ان لوگون نے واسطے شطا اور اسکے غلامون اور یزید بن عامر کے ایک چھوٹی کشتی کو پس سوار ہوئے وہ لوگ اسمین
اور لیکر چلے وہ لوگ انکو تا آنکہ آگئے جزیرہ کے گھاٹ پر اور اسی وقت بادشاہ ابوثوب نے بھیجے تھے گھوڑے بہم سواری کے ...
وہ کشتی سے اور چاہا شطا نے یہ کہ سوار ہون یزید انکے ساتھ گھوڑون پر پس انکار کی یزید نے سوار ہونے سے پس موافقت کی اسکی
شطا اور اسکے غلامون نے اس امر مین اور پاپیادہ چلے وہ تا آنکہ پہونچے قریب محل ابی ثوب کے اور اجازت طلب کی اس سے پس
اجازت دی اسنے انکو داخل ہونے کی پس جب بیچ محل مین آگئے وہ پایا انھون نے ابا ثوب کو بڑے دبدبہ اور دولت اور زینت مین اور
حجاب اسکے سامنے تھے اور وہ اپنے رتبے کی جگہ مین تھا اور غلام اسکے سامنے خدمت گذاری مین کھڑے تھے پس جب داخل ہوئے یہ لوگ اور
ٹھہرے سامنے اسکے تو جلدی کی ابوثوب نے انپر سلام کرنے مین پس کہا یزید بن عامر نے السلام علی من اتبع الہدی انا قد اوحی الینا ان العذاب
علی من کذب وتولی راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ ابوثوب ان عرب سے تھا جو زمین عریش مین رہتے تھے اور تھا وہ عرب
متنصرہ غسان اور جبلہ بن الایہم کے بگانون سے اور تھا وہ صاحب مال اور جمال کا اور جب مالک ہوگئے مسلمان
ملک شام کے اور ذلیل کیا انھون نے رومیون کو اور شکست اٹھا کر بھاگا ہرقل بجانب قسطنطنیہ کے اور بھاگا جبلہ بن
الایہم بھی مع اپنے مال اور لڑکے بالے اور اکابر قوم کے اور سوار ہوے وہ دریا مین اور طلب کیا انھون نے جزائر کو
بھاگا یہ ابوثوب مع اپنے مال اور لڑکے بالے اور اپنے بھائی بندون کے بجانب زمین حفار کے اور اترا وہ خشکی مین
درمیان عریش اور رنج کے اور قابو مین کیا اس زمین کو اور اقامت کی وہان راوی کہتا ہی کہ بادشاہ مقوقس

ترجمہ

نکلا تھا ایکدن مع اپنے امرا اور اکابر دولت کے بقصد شکار کے پس پہونچا وہ اپنے شکار مین زمین عریش تک پس بھاگی آسکے سامنے ہو کر ایک ہرنی اور پیچھا کیا اُسکا بادشاہ نے اپنے گھوڑے پر تا اینکہ بھگایا اُسکو فرودگاہ ابی ثوب بن کامل بن مسعود تک پس ماندہ ہو گیا گھوڑا بادشاہ کا اور بچ گئی ہرنی اور ابی ثوب بیٹھا تھا اپنے خیمے مین پس جب دیکھا اُسنے مقوقس بادشاہ کو کہ متوجہ ہوا ہی اُسکے خیمے کی طرف جلد اُٹھ کر چلا بادشاہ کی طرف اور نہین پہچانا اُسکو بلکہ دیکھا اُسکی حشمت اور لباس شاہانہ کو پس جانا اُسنے یہ بادشاہ ہی پس جب پہونچا اُس تک بزرگداشت کی اُسکی اور تعظیم کی اُسکے مرتبے کی اور پکڑا اُسکی رکاب کو اور اتارا اُسکو اور حکم کیا اپنے غلامون کو بادشاہ کے گھوڑے کے لینے اور اُسکے ٹہلانے اور آرام دینے کا اور داخل ہوا بادشاہ کو لیکر خیمے مین اور بٹھایا اُسکو اور حکم دیا غلامون اور لونڈیون کو بکریان ذبح کرنے اور کھانا پکانے کا **راوی** کہتا ہی کہ ابھی تھے لشکر اور غلام بادشاہ کے بھی اُسکے پیچھے تا پہونچے پس اُتارا اُنکو ابو ثوب نے اور جب طیار ہوا کھانا تو لائے گئے بڑے کانسے بھرے ہوئے گوشت اور ہر طرح کے کھانون سے **راوی** کہتا ہی کہ بادشاہ اور اُسکے لوگون نے تین دن ابو ثوب کے نزدیک توقف کیا پس جب چوتھا دن ہوا سوار ہوا بادشاہ مع اپنے ہمراہیون کے بارادۂ مصر کے پس سوار ہوا ابو ثوب بھی اُسکے ساتھ اور برابر بادشاہ کے ساتھ تھا تا اینکہ قسم دلائی اور پھیر دیا اُسکو بادشاہ نے بعد اُسکے کہ اچھی تعریف کی اُسکی اور وعدہ کیا ہر طرح کی نیکی کا اُسکے ساتھ اور چلا مقوقس بادشاہ تا اینکہ داخل ہوا مصر مین اور بیٹھا تخت سلطنت پر پس اُسی وقت حکم کیا اُسنے اپنے وزیر کو کہ لکھدیوے ابی ثوب کو ولایت تنیس اور اُسکے متعلقات کی اور روانہ کیا اُسکے واسطے ساتھ فرمان کے خلعتون اور غلامون کو پس جب پہونچا فرمان بادشاہ کا اور خلعتین اور غلام ابی ثوب کو خوش ہوا اور قبول کیا اُسنے اُس زمین کو اور روانہ ہوا مع اپنے لڑکے بالون اور یگانون کے بجانب قرسہ کے اور سوار ہوا وہان سے کشتیون مین اور گیا تنیس کو پس جب قرار پکڑا اُسنے اپنی ولایت مین بھیجا اُسنے لوگون کو واسطے لانے اپنے بھائیون اور باقی قوم کے اور آئے وہ لوگ اُسکے پاس پس حاکم کیا اُسنے اپنے بھائی ابا سعیا کو جزیرۂ صدف پر اور حاکم کیا اُسنے دوسرے بھائی ابو شفا کو جزیرۂ تاجیر پر اور حاکم کیا اپنے بیٹے مغافص کو جزیرۂ اور حاکم کیا اپنے غلام فینا کو ابا الاجچ پر **راوی** کہتا ہی کہ قرار پکڑا حکومت پر ابو ثوب نے اور بھٹک گیا اور مغرور ہو گیا وہ اور گذری مدت اسی حال مین تا اینکہ آئے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مصر مین اور ہوا حال بادشاہ کا اُس طرح پر جیسا کہ بیان کیا ہمنے مارا جانا اُسکا اُسکے بیٹے ارسطولیس کے ہاتھ سے اور کیفیت اُسکے ہلاک ہونے کی پس جب پہونچی یہ خبر ابو ثوب کو رد کیا اُسنے اُس محصول کو جو مقوقس کے بیٹے ارسطولیس کے پاس بھیجتا تھا اور دیکھا اُسنے اپنے کو ایک ایسے جزیرہ مین کہ باز رکھتا تھا اُسکو جو پہونچے اُس تک آدمیون سے اور سپاہ مین رکھا اپنے تئین اسی جزیرے مین پس جب مالک ہو گئے مسلمان مصر اور اسکندریہ اور اُسکے اطراف کے شہرون اور دیہاتون کے اور مسلمان ہو گیا ہرگب اور طلادا اور فوج اُسکی روانہ ہوئے شطا اور غلام اُسکے اور یزید بن عامر بطور ایلچی کے بجانب ابو ثوب کے

پس جب داخل ہوے وہ لوگ وہان اور ٹھہرے اُسکے سامنے اور دیکھا انکو ابو ثوب نے تو ظاہر کیا آسنے غرور اور تکبر کو اور نہین اُٹھایا اُسنے اپنے سر کو اُنکی طرف اور کسی کو اُسکے حجاب سے جرات اس امر کی نہوئی کہ ان لوگون کو اجازت بیٹھنے کی دیوے پس جب دیکھا یزید بن عامر نے یہ حال پڑھا اُنھون نے یہ کلام اللہ تعالی کا اِنَّ الارض للہ یورثہا من یشاء من عبادہ والعاقبۃ للمتقین پھر بیٹھ گئے وہ اور بیٹھے اُنکے پہلو مین شطا اور دیکھا یزید نے تخت ابی ثوب کو تو وہ سونے کا تھا اور اسمین تصویر ایک درخت خرمے کی اور اس درخت کے نیچے تصویر مریم کی تھی اور مسیح عیسی اُنکی گود مین تھے پس پڑھا یزید رضی اللہ عنہ نے کلام اللہ تعالی کا فناداہا من تحتہا الا تحزنی قد جعل ربک تحتک سریا وہزی الیک بجذع النخلۃ تساقط علیک رطباً جنیاً فکلی واشربی وقری عیناً اور برابر پڑھتے رہے یزید ان آیات کو اس آیت تک انی عبد اللہ اتانی الکتاب وجعلنی نبیاً وجعلنی مبارکاً اینما کنت واوصانی بالصلوٰۃ والزکوٰۃ ما دمت حیاً وبراً بوالدتی ولم یجعلنی جباراً شقیاً والسلام علی یوم ولدت ویوم اموت ویوم ابعث حیاً پس جب سنا ابو ثوب نے یزید بن عامر کو یہ آیات پڑھتے ہوے بدل گیا رنگ اُسکا اور بہت برہم ہوا پس جب فارغ ہوے یزید پڑھنے آیات سے متوجہ ہوا ابو ثوب اُنکی طرف اور کہا اُسنے غضب اور غصّے سے کہ یہ کیا کلام ہی جو تمنے کہا یزید نے کہا کہ یہ کلام اللہ غالب اور بزرگ کا ہی کہ اُتارا ہی اُسنے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نہین مٹینگے عجائبات اُسکے اور نہ بدلینگے کلمات اُسکے اور نہ مثل ہوگا اُسکی آیات کا ابو ثوب نے کہا کہ جو تمنے ذکر کیا اُسکے کیا معنی ہین یزید نے کہا کہ معنی اُسکے یہ ہین کہ جو خبر دی ہی اللہ غالب اور بزرگ نے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کہ معلوم کیا عیسی نے حق کو اور حق کلام کیا اُنھون نے اپنی ذات پاس طرح کہ وہ بندہ اللہ کے ہین نہین ہین بیٹے اللہ واحد اور پاک کے اور جو اُنھون نے یہ کہا کہ اوصانی بالصلوٰۃ والزکوٰۃ تو اور مطلب اُنکا یہ ہی کہ مین حکم کیا گیا ہون ساتھ بندگی اللہ اور اُسکی فرمانبرداری کے مثل ہم لوگون کے اور نماز پڑھتا ہون مین واسطے اپنے پروردگار اور یہ کہ ہی میرے مال مین حق اللہ تعالی کا اور معنی آنکے اس کلام کے والسلام علی یوم ولدت ویوم اموت ویوم ابعث حیاً یہ ہین کہ عیسی نے آگاہ کیا لوگون کو اس امر سے کہ وہ پیدا کیے گئے ہین نہین استحقاق رکھتے ہین معبود ہونے کا اور جو کوئی مر گیا اُسکے واسطے کوئی بزرگی اور بڑائی نہین ہی اور معنی اس قول کے ابعث حیاً یہ ہین کہ آگاہ کرتے ہین عیسی لوگون کو اس امر سے کہ عیسی اور وہ سب اُٹھائے جائینگے روز قیامت کے جو دن افسوس اور پشیمانی کا ہوگا اور اگر ہوتے وہ دونون معبود تو نہین ہوتین اُن دونون کے واسطے خواہشین اور پڑجاتا اختلاف دونون کے بیچ مین ولیکن دیکھ اور فکر کر تو اسمین اور اس امر مین کہ دیکھتا ہی تو حکمت کو کہ نہین پکڑتی ہی اور وہ اللہ کی وحدانیت پر گواہ ہی پس جب سنا ابو ثوب نے کلام یزید بن عامر کا متوجہ ہوا انکی طرف اور کہا کہ بتحقیق تمنے چنگل مارا اور بھروسا کیا ساتھ جھوٹھی باتون کے اور ڈوبے ہو تم لوگ دریاے گمراہی مین پس کہا یزید بن عامر نے کہ اللہ خوب جانتا ہی اُسکو جو سرگردان ہی چنگل مارا اور برائی مین شریک کرنے والا ہی ساتھ بادشاہ برتر کے اللہ ایسا قدرت رکھنے والا ہی کہ نہ آسمان اُسپر سایہ کر سکتا ہی اور نہ زمین اسکا بوجھ اُٹھا سکتی ہی اور نہ رات اُسکو تاریک کر سکتی ہی اور نہ ... اُسکو چھپا سکتا ہی

اور نہ کوئی روشنی اسپر غالب ہوسکتی ہو اور نہ کوئی تاریکی اُسکو چھپا سکتی ہو اور کوئی بادشاہ اُسکو مغلوب نہین کرسکتا ہو
اور کوئی زمانہ اُسکو بدل نہین سکتا ہو اور ہر ساعت اُسکو ایک دھندھا ہو آیا نہین ہو تمکو سوجھ آیا نہین ہو تم مین کوئی
ایسا جو دیکھے اور عبرت حاصل کرے اور فکر کرے بادشاہ قہار کی قدرت مین آیا نہین ہو کوئی تم مین ایسا کہ نصیحت
کرے اپنے نفس کو بسبب جانے دن روشن اور آنے رات تاریک کے آیا نہین ہوسکتا ہو تمسے کہ واحد جانو تم اللہ کو
اور عبادت کرو اُسکی اور پاک جانو اُسکو شرکت سے اور اقرار کرو اُسکی یکتائی کا آیا نہین سُنا تمنے کلام اُس شخص کا جسکی تم
لوگ عبادت کرتے ہو اور اشارہ کرتے ہو اُسکی طرف اور تعظیم کرتے ہو اُسکی یعنی کلام عیسیٰ بن مریم کا کہ اقرار کیا انھون نے
اللہ کی وحدانیت اور عبودیت کا اور کہا کہ مین بندہ اللہ کا ہون اور بشارت دی عیسیٰ نے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی قبل آپ کے مبعوث ہونے کے اور آگاہ کیا لوگون کو ساتھ بزرگی ہمارے نبی اور نزدیکی اُنکی اللہ برتر سے آیا نہین سُنا
تمنے آپ کے معجزات کو اور وہ جو کچھ ظاہر کیا اپنے حق کو اپنے معجزات اور نشانیون اور دلیلون سے آیا نہین دو ٹکڑے ہوا چاند اُنکے
واسطے آیا نہین بات کی اُنسے سوسمار اور بھیڑیے نے آیا نہین مخاطب ہوا اُنسے اونٹ اور درخت آیا نہین ہین وہ اچھے گھر والے
قبیلہ مصر مین راوی کہتا ہو کہ چپ رہگیا ابوثوب جواب دینے سے اور نہ رہی اُسکے واسطے کوئی چیز جسکے سبب سے وہ حجت
اور دلیل کو اُٹھا دے مگر یہ کہ کہا اُسنے یزید بن عامر سے کہ پہونچے ہین ہمکو وہ سب کلام جو تمھارے نبی نے کہا تھا لیکن تھا وہ
جادو قدیم سے چلا آتا اور اگرچہ گفتگو تمھاری سچ ہو پس دعا کرو تم اللہ سے اور وسیلہ گردانو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس
بات پر کہ برساوے اللہ پانی پس اگر برسیگا پانی تو جانینگے ہم کہ کلام تمھارا حق ہو اُسمین کوئی شک نہین ہو اور ایمان لاوینگے
ہم ساتھ اللہ برتر کے اور تصدیق کرینگے ہم رسالت محمد کی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یزید بن عامر نے کہا کہ اللہ غالب اور بزرگ
قادر ہو اس بات پر جو تو نے کہی وان اللہ علی کل شیٔ قدیر اور بندہ نیک خالص جب دعا کرتا ہو اللہ تعالی سے تو اللہ
قبول کرتا ہو اُسکی دعا کو اور اللہ کرتا ہو جو چاہتا ہو پھر اُٹھ کھڑے ہوے یزید بن عامر اور نکلے ابی ثوب کی مجلس سے پس کہا اُسنے
ابوثوب نے کہ کہان تک جاوگے اے یزید انھون نے کہا کہ دعا کرونگا مین اللہ سے ایسا اللہ کہ اگر چاہے تو اُتارے تمھارے
اوپر عذاب کو آسمان سے پھر پڑھا انھون نے کلام اللہ تعالی کا بل اتبع الذین ظلموا اھواءھم بغیر علم فمن یھدی من
اضل اللہ وما لھم من ناصرین راوی نے بسلسلۂ راویون کے وقاص بن جبیر سے روایت کی ہو کہ نہین
طلب کیا ابوثوب نے پانی کو اور اسی قدر پر کفایت کی مگر اس وجہ سے کہ اُسکی ایک زراعت تھی قاصلے پر
دریاے نیل سے پس نہین قدرت رکھتا تھا وہ اُسکے سینچنے کی اور نہین پہونچ سکتا تھا وہان تک پانی اور نہین
سینچی جاتی تھی وہ مگر آسمان کے پانی سے اسواسطے کہ ابوثوب نے اُس کھیتی کے واسطے گڈھے اور تالاب بنائے تھے کہ
بکجا ہوتا تھا اُنمین پانی باران کا اُسقدر کہ کفایت کرتا تھا اُس زراعت کو ایک سال سے دوسرے سال تک پس جب
موقوف ہوجاتا تھا برسنا پانی کا گرمیون کے دنون مین تو سینچتا تھا وہ اُس زراعت کو اُن تالابون سے اور اُس سے کھیتی کو

قوت ہوتی تھی اور لگائے تھے اُسنے اُسمین درخت سب پھلون کے اور اس سال مین کہ آئے تھے یزید بن عامر ابو ثوب کے پاس
روکا تھا اللہ تعالی نے پانی کو جاڑدن کے دنون مین اور چُپ گیا تھا وہ پانی جو تالابون مین کھجا تھا اور پیاسی ہوئی تھی کھیتی اور
قریب تہ خشکی پہونچی تھی گریسون مین اور ابو ثوب بہت محتاج تھا پانی کا اُسوقت مین کہ یزید بن عامر اُسکے پاس آئے تھے اور
گذرا حال اُن دونون کا وہ جو بیان کیا ہمنے اور طلب کیا ابو ثوب نے یزید سے پانی برسنے کو حالانکہ وہ زمانہ برسات کا نہ تھا
پس کہا یزید نے کہ اللہ کرتا ہے جو چاہتا ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے پھر نکلے یزید اور قصد کیا دریا کا اور وضو کیا اور دو رکعت
نماز پڑھی پھر بلند کیا اپنے سر کو آسمان کی طرف اور کشادہ کردیا دونون ہتھیلیون کو اور دعا مانگی ان الفاظ سے اللھم انک قد
امرتنا بالدعاء و عدتنا بالاجابۃ وانت اصدق القائلین اذتقول واذا سالک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع
اذا دعان وقد دعوتک کما امرتنی فاستجب کما وعدت یاذا المعروف الذی لاینقضی ابدا ولا یحصیہ غیرک احدا
استغثنا غثیک بحق محمد ن المصطفےٰ وآلہ الشرفا واصحابہ اہل الوقار انک علی کل شئی قدیر و قاص بن جبیر نے
بیان کیا ہے کہ مجھکو ثقات سے یہ حال معلوم ہوا ہے کہ یزید بن عامر دعا کرتے تھے کہ اُسی وقت اونچی ہوئی بدلی زمین
آسمان کے بیچ مین اور ٹھہری وہ مثل ٹھہرنے شخص عاجزی اور فروتنی کرنے والے کے اور بلند ہوئی مثل بازو چلنے
والے تیز کے اور پھیل گئی اور آپسمین ملگئی اور رعد حملہ کرتا تھا اُسپر مثل حملے شخص غضبناک کے اور رعد
اُسکو ساتھ آواز برق کے مارتا تھا اور ڈپٹتا تھا مثل ڈپٹنے غضبناک کے اور وہ اُسکو ساتھ آواز برق کے
مارتا اور چلاتا تھا اور طرح طرح کی آواز کرتا تھا اُسپر اور بدلی اللہ کی آسمان قدرت پر بحالت فرمانبرداری کے
چلتی تھی اور اللہ قادر نے مقرر کیا تھا بدلی پر فرشتگان رحمت کو دران حالیکہ باندھے تھے وہ کمرون مین
پٹکے خدمتگزاری کے چلاتے تھے وہ بدلی کو ساتھ خزانون رحمت اللہ کے کھینچتے تھے اُسکو مہار قدرت سے
ساتھ ہاتھون اُسکے دبدبے اور حملے کے اور بدلی رکھے ہوئے تھی بار د اطاعت کے موافق منطوق یسبح
الرعد بحمدہ والملائکۃ من خیفتہ اور بدلی چلتی تھی مثل چلنے تیز رو کے اور جلدی کرتی تھی مثل جلدی ڈرنے
والے کے اور رعد تسبیح کرتا تھا مثل تسبیح اُس شخص کے جو سجدہ کرتا ہے واسطے بزرگی اللہ کے وتری الودق
یخرج من خلالہ پس جب سیراب اور پوری ہوئی وہ اور باردار ہوئی ساتھ پانی کے اور کشادہ ہوئی
زمین آسمان کے بیچ مین اور پھیل گئی اور رعد چلاتا تھا اُسکو اور برق مارتی تھی اُسکو ساتھ آواز اپنی چمک کے
اور چمکتی تھی اُسکے درمیان سے چلی بدلی پر ہوا سے قدرت اللہ کی دران حالیکہ پھیلی تھی وہ ہوا درمیان ہاتھون
اُسکی رحمت کے تو اُس وقت کھل گئے پٹ اُسکے دروازون کے اور اُٹھ گیا پردہ اُسکے پانی کا پس روئی وہ ساتھ
آنسو اپنے پانی کے جدائی اپنے خزانے پر اور پڑی در پڑی روان کیا زمین پر صاف پانی اپنے آنسوؤن کا پس خوش ہوئی زمین قوت
اُترنے اُسکے پانی کے اور آراستہ کیا پانی نے اُسی پھولون کی بیچ گردن اُسکے وجود کے پس نکالا زمین نے اپنی پونجی

ترجمہ اے میرے اللہ بتحقیق تو نے حکم کیا ہمکو دعا کا اور وعدہ کیا تو نے قبول کرنے کا اور تو بڑا سچا ہے کلام کرنے والون مین جس جگہ کہتا ہے ۱۲ ترجمہ آیت اور جب پوچھین تجھسے بندے میرے مجھکو تو مین نزدیک ہون پہونچتا ہون پکارنے کی پکار کو جسوقت مجھکو پکارتا ہے

جمع کی ہوئی سبزے کی ازروے خوشی اور بشارت کے ساتھ رحمت اپنے پروردگار کے اور پکارا پکارنے والے قدرت نے یہ انظر الی آثار رحمۃ اللہ کیف یحیی الارض بعد موتہا راوی نے بیان کیا ہی کہ برسا پانی دران حالیکہ برستا رہا وہ باقی دن اور تمام رات تک تا اینکہ سیراب ہو گئی زمین اُنکی اور بھر گئے تالاب اُنکے پس جب ہوا دوسرا دن آئے یزید بن عامر ابی ثوب کی مجلس مین اور کہا اُس سے کیونکر دیکھی تو نے صنعت اللہ صانع کی جو ذمہ دار ہی بندگی روزی کا پس ہنسا ابو ثوب اور کہا اُسنے کہ یہ جادو تمھارا عظیم ہی اور مکر تمھارا بڑا ہی اور جادو اس سے زیادہ کام کرتا ہی پس کہا اُس سے یزید نے کہ رحمت نہین ہوتی ہی مگر اللہ تعالی کی طرف سے کہ وہ نیکوکار اور قبول کرنے والا توبہ کا ہی اور قسم دلائی مین نے اُسکو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پس قبول کی اُسنے دعا میری پس جب رہگیا ابو ثوب پھرنے جواب سے جبکہ دیکھی اُسنے قدرت اللہ تعالی اور بزرگی کی برسنے پانی اور ظاہر ہونے برکت صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور کہا اُسنے کہ اب ظاہر ہوا مجکو حق اور ثابت ہو گئی مجکو یہ بات کہ دین تمھارا حق اور کلام تمھارا راست ہی اور مین ایمان لاتا ہون ساتھ اللہ کے تصدیق کرتا ہون رسالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھر کہا ابو ثوب نے کہ مین چاہتا ہون کہ عرض کرون مین اسلام کو اپنے جزیرے کے لوگون اور اپنے اہل وعیال اور اپنے ساتھیون پر اور کھود ڈالون مین کنیسون کو اور بناؤن مین مسجدون کو اور حکم کرون مین نیک کامون کا اور منع کرون مین بد کامون سے پس کہا یزید بن عامر نے کہ اگر تو ایسا کریگا تو راہ نیک پر ہوگا اور اگر اُسکے خلاف کریگا تو اللہ تیری گھات مین ہی پھر نکلے یزید اور شطا اور غلام اُسکے ابو ثوب کے پاس سے اور پھر آئے ہامرگ حاکم دمیاط کے پاس اور بیان کیا حال ابو ثوب کا پس کہا ہامرگ نے کہ قسم ہی خدا کی مکر اور فریب کیا اُسنے تمھارے ساتھ اور چلایا تیر اپنے مکر کا پس کہا یزید نے ومکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین راوی نے بیان کیا ہی کہ تھوڑے دن نہین گذرے تھے کہ پہونچی مسلمانون کو یہ خبر کہ ابو ثوب نے یکجا کیا ہی لشکرون کو تمام جزیرون سمینہ اور ابی بینا اور ابی سلو دسے اور وہ بعد چند روز کے مسلمانون کے پاس ہوگا پس جب سُنا ہامرگ نے یہ حال کہا اُسنے یزید بن عامر سے کہ مدد طلب کرتے ہین ہم اللہ سے اور بھروسا کرتے ہین ہم اُسپر اور جو کوئی لڑیگا ہمسے لڑینگے ہم اُس سے اور بھیجا ہامرگ نے اپنے بیٹے شطا کو بجانب برلس دردیرہ اور اشمون اور اُن شہرون کے جو اُسکے قبضے مین تھے دران حالیکہ بلاتا تھا اُنکو طرف جہاد کے پس آئی قوم اُسکے پاس ہر جگہ سے مع اپنے لوگون اور سامان کے اور کھڑے کیے اُنھون نے خیمے اپنے قریب پورب اور قبلہ رُخ دمیاط کے اور لکھا مسلمانون نے کل حال عمرو بن العاص کو اور یہ کہ ابو ثوب نے یکجا کیا ہی جماعتون کو اور وہ ارادہ ہماری طرف کا رکھتا ہی پس کمک کرو تم ہماری ساتھ لوگون کے دلیران مسلمین سے پس جب پہونچا خط عمرو بن العاص کو اور پڑھا اُسکو روانہ کیا اُنھون نے ہلال بن اوس اور صفوان بن ربیعہ کو مع ایکہزار سوار کے بادیہ اعراب اور وادی القری سے اور حکم کیا اُنکو روانگی دمیاط کا راوی نے بیان کیا ہی کہ حال ابو ثوب کا یہ ہوا کہ جب یکجا ہوئین اُسکے پاس جماعتین تو جائزہ لیا اُنکا باہر تنیس کے اور وہ بیس ہزار پیدل اور پانچ سو سوار قبط اور عرب تنصرہ سے تھے اور نکلا اُنکو ساتھ لیکر

کشتیون مین اور چنپے وہ تا اینکہ نزدیک دمیاط کے پہونچے اور اترے مسلمانون کے مقابلے مین اور صف بندی کر کے
ارادہ کیا لڑائی کا اور مقابل ہوے دونون لشکر پس پہلے جو نکلا مسلمانون کے لشکر سے وہ شعبان ہامرگ تھے پس نکلے وہ
اپنے گھوڑے پر اور حملہ کیا دشمنون پر پس مار ڈالا لوگون کو اور زمین پر گرا دیا دلیرون کو اسواسطے کہ انھون نے مول لیا تھا
ایمان کو بعوض اپنی جان کے اور کھل گیا تھا واسطے اسلام کے سینہ انکا اور مشتاق تھے وہ گھر سلامتی یعنی بہشت کے اور
یہ امر اسوقت تھا کہ ظاہر ہوے انکو یہ انوار اور کھولے گئے انکے واسطے دروازے انکے دل کے ساتھ معرفت کے اور برابر لڑتے
رہے وہ باقی دن تمت تا اینکہ آئی تاریکی رات کی اور پھرے وہ قبطیون کی لڑائی سے طرف نماز اور شب بیداری ساتھ کھڑے
رہنے کے پس بہت رات تک کھڑے رہے قدمون کے بل بیچ خدمت بادشاہ جاننے والے پوشیدگیون کے بحالت خوف اور
شرمندگی اپنے سر جھکائے ہوے تھے حالت مین پروردگار غالب اور بزرگ سے پس جب آدھی رات ہوئی اور سہیل ستارے
نے طلوع کیا سو گئے وہ پہلو کے بل پس جب ہوا وقت تاریکی کا اور نزدیک ہوئی صبح اور پراگندہ ہوئی روشنی صبح کی
بیدار ہوے شعبان درانحالیکہ وہ مارے ڈر کے تھے پس کہا انسے انکے باپ نے کہ اے میرے بیٹے کس چیز نے ڈرایا ہے تمکو انھون نے کہا
کہ دیکھی مین نے خواب مین وہ چیز جو کبھی نہین دیکھی اور سنی مین نے وہ چیز جو کبھی نہین سنی تھی اور دنیا مجھسے چھوٹتی ہے
پس کہا انسے انکے باپ نے کہ پناہ مانگتا ہون مین ساتھ اللہ کے اس کلام سے اور شاید کہ یہ خواب پریشان ہے پس کہا شعبان نے
کہ قسم ہے خدا کی یہ خواب پریشان نہین ہے ولیکن یہ قرب اور نزدیکی ہے بادشاہ علام الغیوب سے جسنے کہ جاری کیا
قلمون کو اور پیدا کیا روشنی اور تاریکی کو اور بھیجا محمد سید الانام و بہترین خلائق کے ساتھ راہ و روش اسلام کے اور مین نے
دیکھا ہے خواب مین کہ گویا دروازے آسمان کے کھولے گئے اور روشنی ہدایت کی بلند ہوئی اور چمکتی ہے پس دیکھا مین نے
فرشتگان آسمان دنیا کو اس حال مین کہ بعض انمین کے سجدہ مین ہین کہ نہین کھڑے ہوتے اور بعض رکوع مین
ہین کہ نہین سیدھے ہوتے اور بعض انمین کے کھڑے ہین کہ نہین بیٹھتے اور وہ سب اللہ کے خوف سے روتے ہین
کہ نہین خشک ہوتی ہین آنکھین انکی اور اسی طرح پر دیکھا مین نے ایک آسمان کو بعد ایک کے ساتوین
آسمان تک پھر دیکھا مین نے ساتوین آسمان مین ایک گنبد زمرد سبز کا جسمین قندیلین سفید موتی کی ہین کہ وہ چمکتی ہین
ساتھ روشنی کے اور روشن ہین بدون آگ کے اور اس گنبد مین چالیس حورین ہین جو ایسی پوشاک پہنے ہین
کہ نہین دیکھا مین نے مثل اسکے اور نہ مثل انکی شکلون کے اور چہرے انکے مثل انسان کے چہرون کے ہین لیکن
نور انکا مانند کرتا ہے سورج کے نور کو اور انکے پانون مین یاقوت سرخ کی نعلین ہین کہ لٹپٹتی اور چلتی ہین وہ اسکو پہنے ہوے فرش
ریشمین اور نگارین اور رنگین پر اور پھرتی ہین سرور کے تختون پر پس پکارا مجکو ایک نے انمین سے اور وہ یہ کہتی تھی یا شعبان

بدار الغرور اما لک ان تذکرنا و ترغب فی قربنا اما علمت ان من اجلک خلقنا ربنا وجعل مہرنا منک الجہاد فما ہذا البعد و
البعاد الفت الجنان فما ہکذا صنع اہل الوفاء والآن فقد نفذت المیقات وانقضت الساعات فیستیقظ

من التام و بادر الی الرحیل واقصد دار السلام وارفع راسک ترمی اما اعد اللہ تعالی القوام اللیل و صیام النہار والمجاہدین الابرار پس بلند کیا مین نے اپنے سر کو تو دیکھا مین نے بہت گنبدون کو لٹکے ہوے جنکی نہایت نہین موافق شمار تارون اور قطرات باران کے ہر گنبد مین حورین ہین مثل انکے جو مین نے پہلے گنبد مین دیکھا تھا اور وہ اچھی پوشاک اور زیور پہنے ہین اور نور انکا چمکتا ہی پس ظاہر اور سامنے میرے ہوئی ایک حور انمین سے کہ اگر ظاہر ہو وہ اہل دنیا پر تو بے نیاز ہو جاوین اہل دنیا بسبب اُسکی روشنی سورج اور چاند سے اور وہ یہ اشعار پڑھتی تھی اشعار

انت یا مفتون بارح فی بحر المنام
تو اہی مبتلا و فریفتہ ترک کوشش کرنیگا دریا خواب غفلت مین

فدع السہو و بادر مثل فعل المستہام
پس چھوڑ تو آرام و راحت کو اور جلدی کر تو کام مین مانند کام ازاد

واشفع الدمع علی ما اسلفت
اور بہا تو آنسو اُسپر جو گذرا تو نے پہلے

وابل والا تلو علی عدل الملام
اور رو آنسو اور نہ ہو پیچ منتشر لدا ہوا بار ملامت سے

ایہا اللائم دعنی است اصغی للملام
اے کہ تو ای ملامت کنندہ چھوڑ مجکو نہ سنونگا مین ملامت کو

انتی اطلب ملکا نیلہ صعب المرام
سو اسطے کہ مین خواہش رکہتا ہون ایسے ملک کی کہ پہنچنا

فی جنان الخلد والفردوس فی دار السلام
وہ ملک ہی بیچ باغ بہشت کے اور خواہش رکھتا ہون مین

وعروسا فاقت الشمس مع بدر التمام
اور خواہش رکھتا ہون مین ایک عروس خواستہ یعنی حور بہشتی کی

طرفہا یشرق بالحظ مضیا بالسہام
آنکھ اسکی روشن ہو ساتھ ایسے خط شعاعی کے کہ روشن اور تاہ

ولہا صدغ علی اخد کنون تحت لام
اور ہوے سیاہی ہین اسکے رخسارے پر مثل دائرہ حرف نون کے

احسن الاتراب قدا فی اعتدال و قوام
بہت اچھی ہے ہم عمرون مین از روے قد کے اعتدال اور استقامت

فمہرہا من قام لیلا و ہو یبکی فی الظلام
مہر اسکا وہ ہی جو شب بیداری کرے اور روئے تاریکی مین

یا امانی و رجائی و مرادی و مرام
ای آرزو میری اور امید میری اور مراد میری اور مقصد میرے

فاستمع منی کلامی و فکر فی النظام
سُن تو میری بات کو اور سوچ اور اندیشہ کر تو

وغدا بادر الی الحرب واضرب بالحسام
اور کل جلدی کر تو طرف لڑائی کے اور شمشیر زنی کر تو

وانت یا سیدی تجدنی بعد رحال الظلام
پس تو اہی سردار میرے پاویگا مجکو بعد دور ہونے تاریکی کے

راوی نے بیان کیا ہی کہ جب نشاہ مرگ نے وہ امر جو بیان کیا اُس سے اُسکے بیٹے شعلانے کیفیت خواب سے کہا اُسنے کہ ای میرے بیٹے جان تو کہ بعض خواب سچ ہوتے ہین اور بعض خواب پریشان ہوتے ہین پس نہ مشغول کر تو اپنے دل کو اُس چیز مین جو دیکھا تو نے خواب سے شعلانے کہا کہ نہ قسم ہی خدا کی ای باپ میرے یہ خواب پریشان نہین ہین بلکہ یہ بزرگیان ہین بادشاہ غیب دان کی اور نہین باقی رہی مجکو ای میرے باپ کوئی امید دنیا مین غرض کہ اسی طرح برابر روتے رہے شعلات پھر اور عاجزی کرتے رہے اور کھڑے رہے نرمی اور فروتنی کے قدمون کے بل اور آنسو انکے جاری تھے بدر در کار کے خوف سے تا اینکہ صبح ہوئی اور ظاہر ہوئی روشنی صبح کی اور سوار ہوے لوگ واسطے لڑائی کے اور چھوڑا شعلانے اپنے باپ اور گھر والون کو اور لیا اُنھون نے اپنا سامان لڑائی کا اور پہنا اپنے ہتھیارون کو اور سوار ہوے اپنے گھوڑے پر پس لپٹ گئے اُنسے باپ اُنکے اور کہا کہ ای میرے بیٹے قسم ہی تجکو میرے حق کی کہ نہ مبتلا کر تو مجکو اپنی جدائی مین پس کہا شعلانے کہ چھوڑ دو تم غصے کو کہ نزدیک آگیا زمانہ ملاقات دوستون کا پس اُسی وقت برپا ہوا ماتم اور

خواب سے اور عاجزی کر
بیاہن اور کھڑے رہے اور
قصہ مین شعلانے اور شانی
اور نہ پہنچنا تو وہاں اور
پھر تو ملامت سے
جو کہ باپ کو تو نہ دیکھا
اور نہ رہا ہے
شانت بدر رات
اور بیدار رہنے رات
والوں رات کے
اور دن کے
والوں دن کے
اور مجاہدین نیک کار
۱۲ شعلہ
بالفتح بعضے سہام
شیطان سے آن
اندر تار عنکبوت
است کہ از ہوا فرود
آید در حفظ آنرا بنویسند
گم شد ۱۲ منتہی الارب

جاری ہوئے آنسو اور روان ہوا ایک چشمہ ہر آنکھ سے اور رخصت کیا ہامرک نے اپنے بیٹے کو اور کہا کہ ای میرے بیٹے اگر ٹھیک
ہو خواب تیرا اور کام آکرے تو اپنے تئیے کو بہشت مین پس یاد کر تو ہمکو اچھے طریقہ وفا سے اور عرض کر سلام میرا محمد مصطفی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو راوی کہتا ہے کہ نکلے شطا بجانب میدان لڑائی اور جا سے نیزہ بازی و شمشیر زنی کے اور گردا دیا اپنے گھوڑے کو اور
طلب کیا لڑنے والون کو پس نکلا انکی طرف ایک سوار ابی ثوب کے لشکر سے پس مار ڈالا اسکو شطا نے اور نکلا دوسرا اور تیسرا پس مار ڈالا
ان دونون کو اور چوتھے اور پانچوین کو بھی قتل کیا اور برابر وہ جہاد اور کوشش کرتے رہے تا اینکہ مار ڈالا انھون نے بارہ سوارون
کو ابی ثوب کے لشکر سے پس جب دیکھا ابی ثوب نے اس معاملے کو جو شطا نے اسکے سوارون کے ساتھ کیا نہ طاقت رہی اسکو صبر کی
بغیر اسکے نکلا وہ بذات خود اور تھا وہ جوانمردان مشہور اور دلیران نامی سے پس جب برابر ہوا شطا کی لڑائی کے میدان مین
کہا اسنے کہ ای لڑکے کیونکر چھوڑ دیا تو نے دین راست کو اور تبعیت کی تو نے ان عرب کی اور داخل ہوا تو انکے ساتھ دین اسلام مین
بہ تحقیق کام کر گیا تجھ مین جادو قوم کا اور سزاوار خشم اور ملامت کا ہوا پھر کر بجانب دین صحیح ہمارے سید مسیح کے پس جب سنا شطا نے
کلام ابی ثوب کا خشمناک ہوئے وہ اسپر اور کہا کہ ای مردود ظلم کرتا ہے تو مجکو چھوڑ دینے ایسے دین راست کا جس دین پر ابراہیم اور
موسی تھے اور بہ تحقیق ظاہر ہوئی مجکو وہ چیز جو مہیا کی ہے اللہ تعالی نے میرے واسطے بڑی نیکی اور بہتری سے پس جب سنا ابو ثوب
نے کلام انکا غصے مین آیا وہ اور حملہ کیا انپر اور بڑھایا اپنے نیزے کو انکی طرف پس پیش آئے شطا اسکے سامنے ساتھ دل مضبوط
اور قصد روشن اور تلوار چمکنے والی کے اور سخت لڑائی لڑے وہ دونو اور مقابلہ کیا آپسمین دونون نے اپنے گھوڑون پر اور برابر
مشغول رہے مار دھاڑ سخت مین تین گھڑی تک تا اینکہ بلند ہوا دن اور اوپر آ گیا ان دونون کے غبار اور تیزی پر ہوا آفتاب اور
رنج دیا شطا کو پیاس نے اور جان لیا پروردگار نے یہ حال انکا پس چاہا اللہ تعالی نے کہ خوش کرے دل اپنے بندے شطا کا اور
دکھلادے انکو وہ چیزین کہ جو مہیا کین تھین انکے واسطے بزرگیون سے پس کھول دیا انکی بینائی کو پس دیکھا شطا نے اس گنبد کو
جسکو خواب مین دیکھا تھا اور اس حور کو جسنے اشعار پڑھے تھے اور اسکے ہاتھ مین ایک کاسہ جواہر کا بھرا آب کوثر سے تھا اور وہ یہ
کہتی تھی یا شطا ہذا شراب من شرب ما یسقے ولا یہرم ولا یسقم ولا یموت ولا یبلی والساعۃ تصل الینا پس جب دیکھا شطا نے
اس حال کو چلائے وہ اور کہا اللہ اکبر یہ وہی چیز ہی جسکا وعدہ کیا تھا مجسے میرے پروردگار نے اور دکھلایا تھا مجکو میرے خواب
مین اور روئے شطا اور جاری ہوئے آنسو انکے اللہ غالب اور بزرگ کے خوف سے پس کہا ابی ثوب نے کہ کس سبب سے ہے رونا
تمھارا شطا نے کہا کہ مین نے ایسا ایسا کچھ دیکھا ہے پس ہنسا ابو ثوب انکے کلام سے اور حملہ کیا انپر اور لڑے وہ دونون بڑی
لڑائی پہلے مرنے سے مگر یہ کہ ابو ثوب نے سبقت کی شطا پر اور حملہ کیا انپر اور مارا اسنے اپنے چھوٹے نیزے کو انکے سینے مین
کہ نکلا نیزہ چمکتا ہوا انکی پشت سے پس گر پڑے وہ زمین پر مردہ ہو کر اور جلد لے گیا اللہ انکی روح کو طرف بہشت کے راوی
کہتا ہے کہ جب دیکھا ہامرک نے اپنے بیٹے کو مردہ نہ رہا انکو صبر سوائے اسکے کہ حملہ کیا انھون نے اور انکے ہمراہیون
نے ابو ثوب پر دران حالیکہ لڑنے لگین مرد ون جماعتیں آپس مین اور بلند ہوا شور تا اینکہ ہو گیا دن مثل

تاریکی سے کثرت گرد و غبار سے اور واقع ہوئی ہزیمت ہامرک کے لشکر پر پس چلے وہ بجانب شہر پناہ دمیاطہ کے اور امید کی
اُنہین دشمن خدا ابو ثوب نے اور گمان کیا اُسنے کہ مسلمان اُسکے قبضے مین ہین کہ اُسی وقت آئی مسلمانون کے واسطے کشائش
اور آئے اُنکی طرف نشان مسلمین کے اور اُنکے نیچے دلیران موحدین اور شمشیر اُنکے ہلال بن اوس اور صفوان بن ربیعہ تھے اور
بلند کیا تھا اُنھون نے اپنی آوازون کو ساتھ تہلیل اور تکبیر اور پڑھنے درود بشیر اور نذیر پر راوی کہتا ہے کہ جب دیکھا
ہامرگ نے کہ آئے مسلمان قوی ہو گیا دل اُنکا اور اُنکے ساتھیون کا اور زیادہ ہوئی خوشی اُنکی اور بڑا حملہ کیا اُنھون نے
ابو ثوب اور اُسکے ہمراہیون پر اور کہا اُنھون نے کہ اے دشمنان خدا کے آپہونچے تمھارے لیے راستی اور ایمان کے
لوگ اور در آئی ہلاکی تم مین اے بندگان صلیبون کے راوی کہتا ہے کہ حملہ کیا ہلال بن اوس اور صفوان بن ربیعہ نے
مع اپنے ہمراہیون کے کافرون پر اور مارا اُنھین شمشیر ہاے بران کو پس جب دیکھا ابو ثوب نے کہ ناگہان
در آئے اُسپر عرب نیک متحیر ہو گیا وہ پس اُسی حال مین کہ وہ اپنی حیرانی اور گمراہی مین تھا کہ ملے اُسکو یزید بن
عامر پس کہا یزید نے اُس سے کہ اے دشمن خدا اور دشمن اپنی جان کے آیا نہین نصیحت کی تھی مین نے تجکو ساتھ
آیات اللہ کے آیا نہین ظاہر ہوئی تھی تجکو حقیقت اللہ کے دین کی اور دیکھین تھین تو نے نشانیان اُسکی اور سنی
تھی تو نے وہ چیز جو لائے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حق سے اور یہ معجزات اُنکے ہین پھر جا پڑے یزید اُسپر ساتھ
اپنے حملے کے اور قبضہ کر لیا اُسکی زرہ کے گردن بند پر اور کھینچا اور جدا کر لیا اُسکو گھوڑے سے اور گرفتار کر لیا اور
لیچلے اُسکو حالت ذلت مین اور پڑ گیا شور پس اُمرکا کہ ابا ثوب گرفتار ہو گیا پس گردن رکھی اُسکی قوم نے
واسطے قضا و قدر کے پس بعض اُنمین سے لڑتے تا اینکہ مارے گئے اور بعض اُنمین کے گرفتار ہو گئے اور کچھ بھاگ گئے
شکست اُٹھا کر اور گرفتار ہو گیا حاکم ابو بینا اور ابو شقا اور حاکم درنا اور سمینا کا اور غلبہ اور مدد دیا اللہ غالب اور
بزرگ نے مسلمانون کو اور خوار کیا مشرکین کو اور آئے مسلمان ہامرگ کے پاس اور سلام کیا اُنکو اور مبارکباد دی بسبب
سلامتی اور فتح کے اور تعزیت کی اُنکے بیٹے شطا کی پس کہا ہامرگ نے کہ امید مزدوری اور ثواب کی رکھتا ہون مین
اُسکے واسطے نزدیک اللہ غالب اور بزرگ کے اور صبر کیا مین نے ساتھ حکم اللہ برتر کے پس کہا اُنسے یزید بن عامر نے
کہ بہ تحقیق بہشت مین کچھ ایسے درجے ہین کہ نہین پہونچ سکتے ہین اُن تک مگر صبر کرنے والے اور یہ قول اللہ بزرگ کا
اُسکی کتاب بزرگ مین ہے وبشر الصابرین الذین اذا اصابتہم مصیبة قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون اولئک
علیہم صلوات من ربہم ورحمة واولئک ہم المہتدون راوی نے بیان کیا ہے کہ دفن کیا لوگون نے شطا کو
اُنھین کپڑون مین جنکو وہ پہنے تھے اور اُن مسلمانون کو بھی دفن کیا جو شہید ہوے تھے اور اترے مسلمان
اپنے خیمون مین باقی دن تک اور رات کاٹی اُنھون نے پس جب صبح ہوئی آئے ہامرگ یزید بن عامر کے خیمے مین
اور کہا کہ اے صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم دیکھا مین نے رات کے وقت اپنے بیٹے کو خواب مین کہ وہ آسکے

پھر جانا
ہین اپنے
رب کی
اور مہربانی
اور وہی
ہین راہ

انھون نے خواب مین دیکھا تھا اور ایک حور انکے سامنے ہے پس کہا مین نے کہ اے میرے بیٹے اللہ تعالی نے تمھارے ساتھ کیا معاملہ کیا انھون نے کہا قبول کیا مجکو اللہ تعالی نے اچھی طرح سے اور بخشش کی مجھپر ساتھ بشارت اور حلیہ بے مثل کے اور اُتارا مجکو جوار رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین راوی نے بیان کیا کہ شہید ہوے شطا شب نصف شعبان کو پس کیا اللہ تعالی نے اُس رات کو بطور رسم کے پس نہین باقی رہا کوئی مسلمان اُس رات مین مگر یہ کہ زیارت کی اُنکی قبر کی راوی کہتا ہے کہ سامنے اپنے بُلایا ہلال بن اوس نے ابا ثوب کو اور عرض کیا اُسپر اسلام کو پس مسلمان ہو گیا وہ اور اسی طرح سب قیدیون کو بُلا کر اسلام عرض کیا اُنپر پس جسنے اسلام قبول کیا بزرگداشت کی اُسکی اور دعا دی اُسکو اور جسنے انکار کیا مسلمان ہونے سے ٹھہرایا اُسکو ادای جزیہ پر سال آیندہ سے پس داخل ہوے سب لوگ جو سواری کشتیون کے تنیس میں دجا اور جمع جابا اُنکے کشتیون کی اور سب جزیرون مین ایسا ہی کچھ کیا اور نکالا ابو ثوب نے اپنے اور اپنے قوم کے مال سے خمس کو اور بھیجا اسکو تحفات سردار مسلمین عمرو بن العاص کے مع مال اُن لوگون کے جو مارے گئے حالت کفر مین راوی کہتا ہے کہ اُترے ہلال بن اوس ایک سرخ ٹیلے پر جو باہر جزیرہ تنیس کے تھا بعد اسکے کہ فراغت پائی انھون نے جزیرون اور وہان کے لوگون سے پس جب آے ہلال ابن اوس مع اپنے لشکر کے سرخ ٹیلے پر باہر کہنے لگا کہ اے سردار یہ ڈر ہے کہ ہم طرف سے لیکر ایک جا ہے ہمکو خوف باقی رہا ہے پس کہا ہلال بن اوس نے کہ مین نہین جانتا ہون کہ باقی رہا ہو تمھارے واسطے کوئی دشمن جسکی طرف سے تم لوگ ڈرتے ہو لوگون نے کہا [illegible] وہ لوگ قلعہ مدنیہ کے ہین راوی نے بیان کیا کہ تھا انکے قریب [illegible] گاہ تنیس پر قریب بدر کے ایک قلعہ اور حاکم وہان کا صامت بن مرہ تھا اہل مدینہ کا جو ہلال بن اوس نے سنا یہ حال آگے کی طرف جمعیت تمام عرب ہمراہی اپنے اور لوگ اُس جزیرے کے اور قصد کیا قلعہ کے محاصرہ کا پس قریب پہونچے اور دیکھا صامت بن مرہ نے مسلمانون کو کہ اُترے ہین وہ قلعہ پر اور ارادہ اُسکے محاصرے کا رکھتے ہین پس متوجہ ہوا وہ اپنے ساتھیون کی طرف اور حکم کیا انکو تیر چلانے کا مسلمانون پر اور اُس قلعہ مین ایک ہزار تیر انداز تھے پس چلایا انھون نے ایک ہزار تیر ایک ہی ساتھ پس نام رکھا عرب نے اس قلعہ کا الف رمی اور ٹھہرے رہے ہلال بن اوس اسی حالت محاصرے کے بیس دن تک مگر نہ قادر ہو سکے اُسپر پس کہلا بھیجا انھون نے عمرو بن العاص کے پاس اور کمک طلب کی اُنسے پس روانہ کیا عمرو بن العاص نے انکی طرف مقداد بن اسود الکندی کو بجمعیت پانچ سو سوار عرب اور تین ہزار ان قبطیون کے جو مسلمان ہو گئے تھے پس جب آئی کمک ساتھ مقداد کے اور اُترے وہ قلعہ پر اور ارادہ کیا انھون نے محاصرہ قلعہ دراز کا وہان کے لوگون سے اور دیکھا صامت بن مرہ نے ان لوگون کے اُترنے اور انکی کوشش کو جانا اُسنے کہ اب کوئی مددگار اور کمک کرنے والا اُسکا باقی نہین ہے پس اُس حال مین مصالحہ کیا اُسنے مقداد سے چار ہزار دینار اور چار سو اونٹنی اور ایکہزار بکری اور اس بات پر کہ مہلت دیوین اُسکو سال کے پورے ہونے تک پس اگر چاہے وہ تو اسلام قبول کرے ورنہ کوچ کر جاوے مع اپنے لڑکے بالون اور مال کے اور سپرد کر دیوے قلعہ کو پس منظور کیا اسکو مقداد نے اور مصالحہ کیا اُس سے اور لیا اُس سے وہ چیز جسپر مصالحہ کیا اُسنے اور بھیجا مقداد نے مال کو پاس عمرو بن العاص کے اور کوچ کیا مقداد اور ہلال بن اوس نے مع لشکر کے اور اُترے وہ بلقادہ پر اور تھا وہان ایک شخص عرب تنعرہ سے جسکا نام باقرین تھا پس مسلمان ہوا وہ مع اُن لوگون کے

[illegible] لوگون نے بجانب مصر سید کے اور اسکو بھی تسخیر [illegible] فتح کیا

اور کوچ کیا انھون نے طرف وردہ کے اور اُترے اُسکے پس مصالحہ کیا وہان کے لوگون نے جس چیز پر کہ متفق ہوئے وہ سب اور کوچ کیا مسلمانون نے بجانب عریش کے پس اسکو بھی صلح سے فتح کیا واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب فتح کیا اللہ تعالی نے بلاد شام کو ابوعبیدہ بن الجراح اور خالد بن الولید اور تمام صحابہ کے ہاتھون پر اور فتح کیا اللہ تعالے نے بلاد مصر اور اسکندریہ اور دمیاط اور ان دونون کے شہرون اور جزائر کو عمرو بن العاص اور خالد بن الولید اور عبداللہ لوقنا اور [illegible] کے ہاتھون پر اور یہ معاملہ آخر سنہ سولہ ہجرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم مین واقع ہوا اور خلافت حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ مین ساڑھے چار برس گذرے تھے تو لکھا عمرو بن العاص نے امیر المومنین عمر بن الخطاب رضہ کو ایک خط مشتمل خوشخبری فتح اور اُس چیز کے جو پوری کی اللہ تعالی نے مسلمانون پر مدد اور مال اور فتح سے اور روانہ کیا خط کو پس جب پہونچا خط خلیفہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو اور پڑھا انھون نے تو اسکو بہت حمد و ثنا کی برتر کی اور شکر کیا اُسکا غالب ہونے مسلمانون اور ہلاکی مشرکین پر پھر عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے لکھا ابو عبیدہ بن الجراح رضہ کو حکم بھیجنے فوجون کا بجانب ارض ربیعۃ الفرس اور دیار بکر کے پس جب پہونچا خط [illegible] رضہ کو کھولا اور پڑھا انھون نے خط کو اور جب سمجھے وہ اُسکے مطلب کو فرمان برداری کی انھون نے حکم امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کی اور روانہ کیا لشکرون کو بجانب ارض ربیعۃ الفرس اور دیار بکر کے

[illegible]

الحمد للہ [illegible] کہ ترجمہ کتاب [illegible] جامع غزوات صحابہ کرام فتوح الشام عن مرویات علامہ واقدی علیہ الرحمہ مترجمہ عالم نبیل فاضل جلیل [illegible] الشہیر المعظم مولوی سید عنایت حسین ابن مولوی نوازش احمد [illegible] الجامع سیدنپوری ۔ و ترجمہ فتوح المصر مترجمہ واقف اسرار فروع و اصول آئینہ حقیقت نمائے منقول و معقول مولوی سید مہدی حسین النقوی المدارس السیدنپوری ابن منشی محمد حسین برادر سید عنایت حسین صاحب موصوف بہ اصرار شائقین و استبداد مسلمین [illegible] مطبع اودھ اخبار واقع لکھنؤ مملوکہ و مقبوضہ عالیجناب منشی نولکشور صاحب سی آئی ای دام اقبالہ بہ چاپ طبع سے آراستہ ہوا اب بخواہش شائقین سے شائع مطبع موصوف واقع کانپور ماہ اگست [illegible] میں بہلی مرتبہ چھپا